وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

اَحْسَنُ الْقَصَص

مُؤلِّف:

خلیفہ مجاز: تاج العارفین قطب الاقطاب

حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحبزادہ محمد سلیم شامی اویسی نقشبندی

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

اَحْسَنُ الْقَصَص

مُؤلِّف:

خلیفہ مجاز: تاج العارفین قطب الاقطاب

حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادہ محمد سلیم شامی اویسی نقشبندی

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ

83944

نام کتاب: اَحسَنُ القَصَص

تقریظ: ——— جناب حضرت علامہ محمد شہزاد مجددی مدظلہ العالی

تعارف مؤلف: ——— حضرت صوفی محمد ساجد جاوید اکبر نوری، سروری، اویسی، قادری، قلندری، چشتی مدظلہ العالی
سابق سیکرٹری حکومت پنجاب

ہدیہ تشکر: ——— صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری اویسی نقشبندی عفی اللہ عنہ

کمپیوٹر کمپوزنگ: ——— عمران اسماعیل خلف الصدق محمد اسماعیل صاحب، مکان نمبر، B-192 بلاک نمبر 2، سیکٹر D-2
گرین ٹاون لاہور

انڈیکس کمپوزنگ: ——— سید اعظم انوار خلف الصدق سید محمد انوار

ڈیزائینگ اینڈ سکیننگ: ——— حافظ سکین گرافکس A-19 ایبٹ روڈ، لاہور 0321-4199326

طابع: ——— جناب انعام الحق خلف الصدق احسان الحق مالک نیو فائن پرنٹنگ پریس 48A لوئر مال لاہور

سال اشاعت: ——— مئی 2010 ——— تعداد 1000

ہدیہ: فی سبیل اللہ برائے مولف و معاونین و ایصال ثواب مرحوم محمد رحمٰن شیخ

(1) صاحبزادہ تحسین احمد شامی خلف الصدق صاحبزادہ ضیاء الدین شامی 31-C-1 فیصل ٹاون لاہور

(2) صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری اویسی نقشبندی عفی اللہ عنہ آستانہ شامی 244-G، گلشن راوی، لاہور (پاکستان)
فون: 042-37460955

(بسلسلہ اشاعتِ عام عطیات بشکریہ قبول ہونگے)

Marfat.com

فہرس مضامین

نمبر شمار	حروف	موضوعات وصفحات نمبر	صفحہ نمبر
i		حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت شیخ سعدی رضی اللہ عنہ کا ہدیہ تبرک۔	۵۱
ii		تقریظ۔	۵۲
iii		ہدیہ تشکر۔	۵۶
iv		تعارف مؤلف	۵۹
v		تحقیق کلام اللہ	۶۴
		چوبیس انبیاء کرام علیہم السلام کا مختصر تذکرہ	
vi		آقائے نامدار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔	۶۶
vii		حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔	۶۶
viii		حضرت شعیب علیہ السلام ۔	۶۶
ix		حضرت یونس علیہ السلام ۔	۶۷
x		حضرت الیاس علیہ السلام ۔	۶۷
xi		حضرت اسماعیل علیہ السلام ۔	۶۷
xii		حضرت اسحٰق علیہ السلام ۔	۶۷
xiii		حضرت یعقوب علیہ السلام ۔	۶۸
xiv		حضرت ایوب علیہ السلام ۔	۶۸
xv		حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ۔	۶۸
xvi		حضرت کالب علیہ السلام۔	۶۸
xvii		حضرت ایلیا علیہ السلام۔	۶۹
xviii		حضرت یوشع علیہ السلام۔	۶۹
xix		حضرت شمویل علیہ السلام۔	۷۰
xx		حضرت داؤد علیہ السلام۔	۷۰
xxi		حضرت سلیمان علیہ السلام۔	۷۰
xxii		حضرت الیسع علیہ السلام۔	۷۱
xviii		حضرت اموص علیہ السلام۔	۷۱
xiv		حضرت ذوالکفل علیہ السلام۔	۷۱
xv		حضرت یشعیا علیہ السلام۔	۷۱
xvi		حضرت عزیر علیہ السلام۔	۷۱
xvii		حضرت زکریا علیہ السلام۔	۷۲
xviii		حضرت یحییٰ علیہ السلام۔	۷۲
xix		حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔	۷۳
xx		عیسائیوں کے بڑے راہب اور حضرت بایزید بسطامیؒ کے درمیان مکالمہ۔	۷۴
xxi		اللہ کے خاص بندوں کا تعلق باللہ۔	۸۵
1		**سورۃ الفاتحہ**	۸۸
	الف	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پہلی وحی۔	۸۸
	ب	رب تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر۔	۸۸
	پ	گمراہوں کا ذکر۔	۸۸
	ت	معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نمازیں۔ کم کروائیں۔	۸۸
	ٹ	عداوت کا ذکر کم کرنا۔	۸۸
	ث	ناجائز کام میں بسم اللہ پڑھنا منع ہے۔	۸۸
	ج	ذبح کے وقت پوری بسم اللہ نہ پڑھنے کا حکم۔	۸۸
2		**سورۃ البقرہ**	۸۸
	الف	تقویٰ ۲ طرح کا ہے۔	۸۸
	ب	تین قسم کے لوگ ہیں۔	۸۹
	پ	اللہ تعالیٰ مومن کو سکون قلب بخشتا ہے۔	۸۹
	ت	جس آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی آیات نہ دیکھی جائیں وہ اندھی ہے۔	۸۹
	ٹ	حضرت آدم علیہ السلام سراندیپ پہاڑ پر سری لنکا میں اور حضرت اماں جدہ شریف میں اتاری گئیں۔	۸۹

Marfat.com

ث	توبہ کرنے کا تذکرہ۔	۸۹
ج	فرعون کی خواب کا تذکرہ۔	۸۹
چ	دعا سے تقدیریں بدل جاتی ہیں۔	۸۹
ح	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ۔	۸۹
خ	مدینہ منورہ کی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار ہے۔	۹۰
د	ایلیا والوں نے ہفتے کا دن مقرر ہونے پر سرکشی سے کام لیا۔	۹۰
ڈ	شرعی حیلے کرنے بنی اسرائیل پر حرام تھے۔	۹۰
ذ	رب تعالیٰ کی قدرتیں ہماری عقل وفہم سے بالا ہیں۔	۹۰
ر	کتاب کے احکام یا عبارت میں رشوت لینا یا آیات کا بیچنا منع ہے۔	۹۰
ڑ	دین موسوی علیہ السلام میں زکوٰۃ اور نماز فرض تھی۔	۹۰
ز	حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد چار ہزار پیغمبر تشریف لائے۔	۹۰
ژ	کوئی پیغمبر جہاد میں شہید نہ ہوا۔	۹۱
س	لمبی عمر یا زیادہ مال ملنا خدا کی رضا کی علامت نہیں۔	۹۱
ش	فرشتوں اور انسانوں کی درجہ بندی	۹۱
ص	ہاروت وماروت فرشتوں کا تذکرہ۔	۹۱
ض	جادو کفر ہے اس کا کرنے والا مرتد ہے۔	۹۱
ط	تین بار قل ھو اللہ پڑھنے کا ثواب قرآن کے برابر۔	۹۱
ظ	بعد از موت اللہ کے بعض بندے ذکر اللہ اور تلاوت قرآن کرتے ہیں۔	۹۱
ع	حضرت عثمان غنیؓ کو مصریوں نے شہید کیا۔	۹۲
غ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی قبلتین فرمایا گیا۔	۹۲
ف	فرشتوں کی بہت سی قسمیں ہیں	۹۲
ق	جو مسلمان ظلما قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔	۹۲
ک	زمانہ جاہلیت میں صفا مروہ پہاڑوں پر ۲ بت اساف اور نائلہ رکھے گئے تھے۔	۹۲
گ	گناہ سے ہر وقت توبہ ہو سکتی ہے۔	۹۲
ل	قبر میں ابولہب کا عذاب پیر کے دن ہلکا ہوتا ہے۔	۹۳
م	مسافر اگر گھر میں مالدار ہو لیکن سفر میں حاجت مند ہو تو صدقات وزکوٰۃ لے سکتا ہے۔	۹۳
ن	اگر باپ بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص نہیں ہے۔	۹۳
و	بیماری میں روزہ رکھنے کے متعلق۔	۹۳
ہ	جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔	۹۳
ء	قرآن شریف کے ۵۵ نام ہیں۔	۹۳
ی	شروع اسلام میں رمضان کی راتوں میں بھی اپنی بیوی سے صحبت حرام تھی۔	۹۴
ے	عورت کے ساتھ لواطت یا بغل یاران میں صحبت کرنا حرام ہے۔	۹۴
A	جھوٹی گواہی، جھوٹی وکالت وغیرہ حرام۔	۹۴
B	مسلمانوں کے کاروبار چاند کی تاریخوں میں ہونے چاہیے۔	۹۴
C	کفار کے چھوٹے بچوں بوڑھوں کے	

Marfat.com

	متعلق احکام۔	۹۴
D	صدقات اور خیرات بند کرنا اپنے	
	آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔	۹۴
E	متبرک مقامات میں جیسے نیکیوں کا	
	ثواب بڑھ جاتا ہے ویسے گناہوں کا	
	عذاب بھی۔	۹۴
F	حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا	
	علیہ السلام کی میدان عرفات میں	
	ملاقات ہوئی۔	۹۴
G	زیادہ چکنی چپڑی باتیں کرنے والے	
	دل کے چور ہوتے ہیں۔	۹۵
H	کتابیں کل چار اتریں اور صحیفے	
	110۔	۹۵
I	مومن اور کافر کا کفو نہیں اگرچہ رشتہ دار	
	ہوں۔	۹۵
J	عورت سے لواطت حرام ہے۔	۹۵
K	زیادہ قسمیں کھانا منع ہے۔	۹۵
L	ایلا صرف منکوحہ بیوی سے ہوسکتا	
	ہے۔	۹۶
M	طلاق رجعی میں دوبارہ نکاح کی	
	ضرورت نہیں۔	۹۶
N	حضرت طالوت علیہ السلام کو بادشاہ	
	ہونے کی بشارت۔	۹۶
O	جہاد سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔	۹۶
P	تابوت سکینہ کی بناوٹ کا تذکرہ۔	۹۶
Q	آیت الکرسی کے فضائل۔	۹۷
R	قیامت کا ماننا ایمان کا رکن ہے۔	۹۷
S	لطیفہ قرآنی۔	۹۸
T	مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز پچاس	
	ہزار کے برابر ہے۔	۹۸
U	مومن قبر میں بھی نماز اور تلاوت کرتا	
	ہے۔	۹۸
V	زمین کی زکوٰۃ کا ذکر۔	۹۹
W	صدقات سے گناہ صغیرہ معاف ہو	
	جاتے ہیں۔	۹۹
X	مقروض کو معافی دینا صدقہ ہے۔	۹۰
Y	گناہوں کے مختلف درجات ہیں۔	۹۹
3	**سورۃ آل عمران**	۹۹
الف	عیسائیوں کے وفد کی حضور ﷺ سے	
	ملاقات۔	۹۹
ب	جنگ بدر کا تذکرہ۔	۹۹
پ	جنتی کو تین طرح کی بیویاں ملیں گی۔	۹۹
ت	صبح کے وقت استغفار پڑھنا زیادہ	
	بہتر ہے۔	۱۰۰
ٹ	حضرت مریم علیہا السلام ایک دن میں اتنا	
	بڑھتی تھی جتنا دوسرے بچے ایک سال	
	میں بڑھتے تھے۔	۱۰۰
ث	حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی قرعہ	
	اندازی۔	۱۰۰
ج	حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات سے	
	تصویریں بنوائیں۔	۱۰۱
چ	حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزوں کا ذکر۔	۱۰۱
ح	تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں	
	کرے گا۔	۱۰۱
خ	عباد عبد کی جمع ہے۔	۱۰۲
د	فرشتوں کا قبلہ بیت المعمور ہے۔	۱۰۲
ڈ	مقام ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ۔	۱۰۲
ذ	جنگ بدر میں شرکت کرنے والے	

Marfat.com

		تمام مہاجرین و انصار صابر اور متقی تھے۔	۱۰۲		ث	نسب والی اولاد میں نواسا نواسی شامل نہ ہوں گے۔	۱۰۵
	ر	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معونہ والے کفار کے حق میں بددُعا کی۔	۱۰۲		ث	اگر میت کی کوئی اولاد نہیں تو بحکم حدیث پاک پوتی پڑ پوتی وغیرہ بیٹی کے حکم میں ہے۔	۱۰۵
	ڑ	سود لینے والے دینے والے سے زیادہ گنہگار ہے۔	۱۰۲		ج	سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے۔	۱۰۶
	ز	خرمافروش اور ثقفی کے واقعات۔	۱۰۲		چ	جن سے نکاح حرام ہے۔	۱۰۶
	ژ	جہاد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا۔	۱۰۳		ح	جو چیز مال نہ ہو وہ مہر نہیں بن سکتا۔	
	س	اللہ کی راہ میں مرنے کا ذکر۔	۱۰۳		خ	متعہ حرام ہے۔	۱۰۶
	ش	توکل کی تین علامتیں۔	۱۰۳		د	بیوی کا مہر ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسے قرض ادا کرنا۔	۱۰۶
	ص	تمام نعمتیں فانی ہیں۔	۱۰۳		ڈ	کفار عرب اپنی لونڈیوں سے زنا کرا کر اس کی آمدنی خود کھاتے تھے۔	۱۰۶
	ض	شہدا کی پانچ صفات ہیں۔	۱۰۳		ذ	اسلام کے سوا باقی تمام ادیان میں شہوت رانی، تن پروری اور خواہش نفسانی کی پیروی ہے۔	۱۰۷
	ط	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کفر ہے۔	۱۰۳		ر		
	ظ	شدید مصیبت کے وقت پڑھنے کی دعا۔	۱۰۳		ڑ	حسد حرام ہے۔	۱۰۷
	ع	جنگ یرموک کا ذکر۔	۱۰۳		ز	عورت کیلئے خاوند کا ادب کرنا لازم ہے۔	۱۰۷
	غ	لمبی عمر کے بارے میں۔	۱۰۴		ژ	شوہر اور بیوی میں صلح کرا دینا بہترین عبادت ہے۔	۱۰۷
	ف	یہودیوں کا دعویٰ۔	۱۰۴		س	جہاد نماز و زکوٰۃ کے بعد فرض ہوا۔	۱۰۷
	ق	قبولیت دعا کا ذکر۔	۱۰۴		ش	قوت ایمانی کے ۲ نتیجے ہوتے ہیں۔	۱۰۷
4		**سورۃ النساء۔**	۱۰۴		ص	حدیث شریف میں ہے کہ شہید کو موت کی تکلیف چیونٹی کے کاٹنے جتنی ہوگئی۔	۱۰۷
	الف	مہر کی حقدار خود عورت ہے۔	۱۰۴		ض	جو مسلمان فسق و فجور کرتا ہوا سے سلام کرنا مکروہ ہے۔	۱۰۷
	ب	بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا اور بیٹی کے ہوتے ہوئے نواسا میراث نہیں پا سکتا۔	۱۰۴		ط	اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غلطی	۱۰۸
	پ	جب میت کے یتیم یا غائب وارث ہوں تو مال مشترک میں سے اس کا فاتحہ تیجہ منع ہے۔	۱۰۵				
	ت	قرآن کریم نے ذی فرض کا حصہ نہیں فرمایا۔	۱۰۵				

Marfat.com

		سے قتل کر دے تو اس کی سزا ایک مسلمان غلام آزاد کرنا اور خون بہا ادا کرنا ہے۔	۱۰۸
	ظ	جہاد تین قسم کا ہے۔	۱۰۸
	ع	مجاہد غازی کو جنت میں سو درجے عطا ہونگے۔	۱۰۸
	غ	نماز قصر کا تذکرہ۔	۱۰۸
	ف	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حویرث کا شہید کرنے کی کوشش کا واقعہ۔	۱۰۸
	ق	طعمہ کی چوری کا واقعہ۔	۱۰۸
	ک	توبہ کا طریقہ مختلف ہے۔	۱۰۸
	گ	نماز استسقاء، نماز کسوف اور نماز خسوف کا بیان۔	۱۰۸
	ل	حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں زبان درازی کرنے والے کا واقعہ۔	۱۰۸
	م	نبوت کا توحید سے ملا رہنا ضروری ہے۔	۱۰۸
	ن	یہودی منافق حضرت عیسیٰؑ کا ہم شکل ہوگیا۔	۱۰۹
	و	چار پیغمبر زندہ ہیں ۲ زمین پر ۲ آسمان پر۔	۱۰۹
	ہ	رشوت، چوری و ناچ گانے کی مزدوری حرام ہے۔	۱۰۹
	ی	کلالہ کا تذکرہ۔	۱۰۹
5	ے	**سورۃ المائدۃ**	۱۱۰
	الف	وعدہ پورا کرنے کا حکم۔	۱۱۰
	ب	فال نکالنا بدشگونی کرنا اور پانسے ڈالنا سب حرام ہے۔	۱۱۰
	پ	کونسے جانور حلال ہیں۔	۱۱۰
	ت	غسل کرنے کا طریقہ۔	۱۱۰
	ٹ	ایک بدوی کا مسلمان ہونے کا واقعہ۔	۱۱۱
	ث	بنی اسرائیل پر ۲ نمازیں اور چوتھائی حصہ زکوٰۃ فرض تھی۔	۱۱۱
	ج	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا ذکر۔	۱۱۱
	چ	ایمان روشنی اور کفر تاریکی ہے۔	۱۱۱
	ح	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بہت پہلے سے انبیاء علیہم السلام کا آنا بند ہوگیا تھا۔	۱۱۱
	خ	جس زمین میں بزرگان دین کے مزارات ہوں وہ شہر اور تمام علاقہ مقدس اور پاک ہوجاتا ہے۔	۱۱۱
	د	اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو علم غیب عطا فرماتا ہے۔	۱۱۲
	ڈ	حضرت موسےٰ علیہ السلام کی برکت سے بنی اسرائیل پر من وسلویٰ اترا۔	۱۱۲
	ذ	ہابیل وقابیل کا واقعہ۔	۱۱۲
	ر	قابیل کا ہابیل کو قتل کرنے کا واقعہ۔	۱۱۲
	ڑ	ہابیل کو دفن کرنے کا واقعہ۔	۱۱۲
	ز	قبیلہ عرینہ کا صحت یاب ہونے کا واقعہ۔	۱۱۳
	ژ	ڈاکو ۴ قسم کے ہوتے ہیں۔	۱۱۳
	س	مسلمان کو تقویٰ کے ساتھ انبیاءؑ واولیاءؒ کا وسیلہ تلاش کرنا چاہیے۔	۱۱۳
	ش	شہوت عورت میں زیادہ ہے۔	۱۱۳
	ص	نبی ۱،۲۴،۰۰۰ اور ان میں سے ۳۱۳ رسول ہوئے۔	۱۱۳
	ض	ایک عیسائی کے تمام گھر والوں کے جل جانے کا واقعہ۔	۱۱۳
	ط	عیسائیوں کے عقائد۔	۱۱۳

Marfat.com

	ظ	حضرت داؤد علیہ السلام کی بد عا سے یہودی بندر اور سور بن گئے۔	۱۱۴
	ع	نجاشی بادشاہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اُم حبیبہؓ سے کر دیا تھا۔	۱۱۴
	غ	مہاجرین کا حبشہ میں داخل ہونے کا واقعہ۔	۱۱۴
	ف	قسم تین طرح کی ہے۔	۱۱۴
	ق	حرام چیزوں کا ذکر۔	۱۱۴
	ک	تقوی کے دو پر ہیں۔	۱۱۵
	گ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے راز فاش نہ کراؤ۔	۱۱۵
	ل	جانوروں کو بتوں کے نام پر نذر ماننا۔	۱۱۵
	م	حضرت عیسے علیہ السلام نے حضرت نوحؑ کے بیٹے سام کو قبر پر جا کر زندہ کیا۔	۱۱۵
	ن	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاص صحابہ کو حواری کہا جاتا ہے۔	۱۱۶
	و	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ۳۰ روزے رکھنے کا حکم دیا۔	۱۱۶
	ہ	رازق کے تین معنی ہیں۔	۱۱۶
	ء	ہر جنتی کو کئی قسم کے باغ عطا ہونگے۔	۱۱۶
	ی	ہر سچے متقی کو رضی اللہ عنہ کہہ سکتے ہیں۔	۱۱۶
	ے	اولیاء اللہ انبیاء علیہم السلام کرام کے نائب اور دست قدرت ہوتے ہیں۔	〃
6		**سورۃ الانعام**	۱۱۶
	الف	سات آسمانوں اور سات زمینوں کا تذکرہ۔	۱۱۶
	ب	دنیا کی عمر موت پر ختم اور آخرت کی عمر ختم نہیں ہوتی۔	۱۱۶
	پ	نیکو کار پر تکلیف کا آنا رحمت الٰہی کا ذریعہ ہے۔	۱۱۶
	ت	مومن کی موت کے ۳ نام ہیں۔	۱۱۷
	ٹ	جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب چاہے وہ رب تعالیٰ کو یاد کیا کرے۔	۱۱۷
	ث	ہر گناہ کی توبہ جداگانہ ہے۔	۱۱۷
	ج	ملک الموت اور ان کے خدام فرشتے ساری دنیا کی روح قبض کرتے ہیں۔	۱۱۷
	چ	چاند سے قمری مہینے اور سورج سے شمسی مہینے بنتے ہیں۔	۱۱۸
	ح	قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا۔	۱۱۸
	خ	یہود کے ۷۱ فرقے، نصاری کے ۷۲ اور امت مسلمہ کے ۷۳ مگر ان میں سے ایک فرقہ ناجی ہوگا۔	۱۱۸
7		**سورۃ الاعراف**	۱۱۸
	الف	اللہ تعالیٰ کے میزان کی وسعت کا بیان۔	۱۱۸
	ب	دعاؤں کی قبولیت کا ذکر۔	۱۱۸
	پ	حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے دنیا میں آنے کا واقعہ۔	۱۱۸
	ت	جو ننگا ہونا پسند کرتے ہیں وہ فطرت انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔	۱۱۹
	ٹ	خطا اپنی طرف اور نیکی رب تعالیٰ کی طرف منسوب کرنی چاہے۔	۱۱۹
	ث	حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں آ کر کئی سال روتے رہے۔	۱۱۹
	ج	رب تعالیٰ نے تین قسم کے لباس اتارے۔	۱۱۹

Marfat.com

چ	خاوند بیوی ایک دوسرے کے سامنے آزادی سے ننگے نہ رہیں۔	۱۱۹
ح	انسان ننگا اور بے ختنہ پیدا ہوا ایسے ہی قیامت میں اٹھے گا۔	۱۱۹
خ	کسی جائز چیز کو حرام سمجھ لینا اسراف ہے۔	۱۱۹
د	حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر بڑھ گئی۔	۱۱۹
ڈ	نبی کریم علیہ السلام تمام خلق کے نبی ہیں۔	۱۱۹
ذ	بدعملی سے رزق و عمر گھٹ جاتے ہیں۔	۱۱۹
ر	مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ مرنے والے کے پاس بیٹھ کر کلمہ پڑھیں۔	۱۱۹
ڑ	قیامت میں ہر ایک اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسکا دلی تعلق ہوگا۔	۱۲۰
ز	جو تکبر و غرور میں مبتلا ہیں مرتے وقت ان کی روح کیلئے آسمان کا دروازہ نہیں کھلتا۔	۱۲۰
ژ	رب تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد جنت میں بھی ہوگی۔	۱۲۰
س	نورانی مخلوق لاکھوں کوس سے معمولی آواز سن لیتی ہے۔	۱۲۰
ش	جنت اوپر ہے اور دوزخ نیچے۔	۱۲۰
ص	عالم خلق اور عالم امر کی وضاحت۔	۱۲۰
ض	ہر چیز کی موت علیحدہ ہے۔	۱۲۰
ط	حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں بہن بھائی کا نکاح حرام ہوا۔	۱۲۱
ظ	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں ۴۰ مرد اور ۴۰ عورتیں تھیں۔	۱۲۱
ع	قوم عاد ۲ تھیں۔	۱۲۱
غ	تمام جہان کی عقل نبی کی عقل کی بہ نسبت ایسی ہے جیسے سمندر میں قطرہ۔	۱۲۱
ف	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور کرنا عبادت ہے۔	۱۲۱
ق	قوم عاد اولیٰ کی ہلاکت کا واقعہ۔	۱۲۱
ک	حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے پتھر سے اونٹنی پیدا ہوئی۔	۱۲۲
گ	بعض بزرگوں کے نزدیک تالاب کی مچھلیاں حرام نہیں بلکہ نقصان دہ ہیں۔	۱۲۲
ل	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور میلاد شریف بھی عبادت ہے۔	۱۲۲
م	قوم ثمود کی اتنی لمبی عمریں ہوتی تھیں کہ ان کے مکان فنا ہو جاتے تھے۔	۱۲۲
ن	اونٹنی کے قتل کا واقعہ۔	۱۲۲
و	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور اولاد سب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔	۱۲۳
ہ	قوم لوط کی ہلاکت کا منظر۔	۱۲۳
ء	سچا تاجر قیامت میں نبیوں کے ساتھ ہوگا۔	۱۲۳
ی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری شریف کا مطالعہ بہترین عبادت ہے۔	۱۲۳
ے	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا دوزخ کا مشاہدہ۔	۱۲۳
A	دنیاوی مصائب رفع کرنے کیلئے نیک اعمال کرنے جائز ہیں۔	۱۲۴
	عذابی بستیوں کا تذکرہ۔	۱۲۴

Marfat.com

	نبوت اور جھوٹ میں وہی فرق ہے جو	
C	اندھیرے اور اجالے میں ہے۔	۱۲۴
D	حضرت موسےٰ کے مقابلے میں ۷۲۰۰۰ جادوگر آئے۔	۱۲۴
E	حضرت موسےٰ علیہ السلام کے طمانچے سے ملک الموت کی آنکھ نکل گئی۔	۱۲۴
F	جادوگر ۳۰۰ اونٹ بھر کر لاٹھیاں	
	حضرت موسےٰ علیہ السلام کے عصا کے	
	مقابلہ میں لائے تھے۔	۱۲۴
G	حضرت موسےٰ علیہ السلام کا جادوگروں	
	سے سکندریہ میں مقابلہ ہوا تھا۔	۱۲۴
H	جادوگروں کے سجدہ میں گر جانے سے	
	چھ لاکھ آدمی ایمان لائے۔	۱۲۵
I	فرعون نے اپنی ۴۰۰ سال کی عمر میں	
	کبھی سر میں درد محسوس نہیں کی۔	۱۲۵
J	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بد دعا سے	
	فرعونیوں پر عذاب آیا۔	۱۲۵
K	بنی اسرائیل نے 10 محرم کو بحر قلزم پار	
	کیا۔	۱۲۵
L	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ۴۰ روزے رکھنے	
	کے بعد توریت شریف عنایت ہوئی۔	۱۲۵
M	عارفوں اور عاشقوں کی توبہ میں فرق	۱۲۲
N	غرور وہ آگ ہے جو دل کی تمام	
	قابلیتوں کو جلا کر برباد کر دیتی ہے۔	۱۲۲
O	سامری کا بچھڑا بنانے کا ذکر۔	۱۲۲
P	اللہ تعالیٰ کی بادشاہی زمین و آسمان	
	میں ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت	
	زمین و آسمان میں ہے۔	۱۲۲
Q	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے معجزے	
	کا ذکر۔	۱۲۲
R	اسلام میں جمعہ یہودیوں میں ہفتہ اور	
	عیسائیوں میں اتوار کا دن عظمت والا	
	ہے۔	۱۲۲
S	حضرت داؤد علیہ السلام کی بد عا سے بنی	
	اسرائیل بندر بن گئے اور تیسرے دن	
	سب ہلاک ہو گئے۔	۱۲۲
T	حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل	
	پر پہاڑ اُکھاڑ کر ان پر سایہ کر دیا۔	۱۲۲
U	تقلید سے دین اختیار نہیں کرنا چاہیے۔	۱۲۷
V	رب تعالیٰ کی نزدیک نبی کا گستاخ	
	عالم کتے کی مانند ہے۔	۱۲۷
W	جو زبان حمد الٰہی اور نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم	
	کہنے سے قاصر ہو وہ گونگی ہے۔	۱۲۷
X	عالم کی چیزوں پر غور فکر کرنے سے	
	معرفت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔	۱۲۸
Y	رب تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا	
	علم عطا فرمایا۔	۱۲۸
Z	عبداللہ بن ابی منافق کے اعتراض کا	
	واقعہ۔	۱۲۸
A-1	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی	
	کنجیاں عطا ہوئیں۔	۱۲۸
A-2	اولیاء اللہ کی قبور کی تعظیم ایسی ہے جیسے	
	کعبہ معظمہ کی توقیر اور حجر اسود یا مقام	
	ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم و توقیر۔	۱۲۸
A-3	اعوذ باللہ دفع غصہ کے لئے بڑی اکسیر	
	ہے۔	۱۲۸
8	**سورۃ الانفال**	
الف	اطاعت کا ذکر۔	۱۲۸

Marfat.com

طاہر باطن رحمۃ محلک محرم امر ناہ شکور قریب منیب مجیب مبلغ طس حر حسیب اولی
اسم النبی محمد
احمد حامد محمود قاسم عاقب فاتح خاتم حاشر ماحی رائع سراج رشید منیر بشیر
عالم متاع جواد غنی یتیم رحیم رؤف حریص عزیز امی مضری قرشی ترازی حجازی تہامی ہاشمی عربی مدنی مکی صاحب ناطق مصدق صادق امین واعظ مذکر مطیع مومن ابطحی برہان حجۃ نور حکیم عادل شہید

ب	بدر کے میدان میں کفر اور اسلام کے مقابلے کا ذکر۔	۱۲۸
پ	بدر کی جنگ سے ایک دن پہلے حضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں کافر فلاں جگہ مارا جائے گا۔	۱۲۹
ت	میدان بدر میں مسلمانوں کی قلت اور کفار کی کثرت تھی۔	۱۲۹
ٹ	جنگ بدر میں فرشتوں کی آمد کا ذکر۔	۱۲۹
ث	جنگ بدر میں مسلمان اونگھ رہے تھے۔	۱۲۹
ج	بنی اسرائیل کیلئے تابوت سکینہ اور مسلمانوں کیلئے فرشتے آئے۔	۱۲۹
چ	جنگ بدر میں حضور ﷺ نے ایک مٹھی خاک شاہت الوجودۃ فرما کر کفار کے طرف پھینکی جو تمام کافروں کی آنکھوں پڑ گئی۔	۱۲۹
ح	جنگ یرموک مسلمانوں کی تعداد ۴۰۰۰۰ جبکہ عیسائیوں تعداد ۷ لاکھ تھی پھر بھی فتح مسلمانوں کی ہوئی۔	۱۲۹
خ	اگر نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔	۱۲۹
د	امانت میں مال، راز، عزت، آبرو سب قسم کی امانتیں داخل ہیں۔	۱۲۹
ڈ	حضور ﷺ کی ایذا رسانی کا واقعہ۔	۱۳۰
ذ	کوئی کافر اور فاسق ولی نہیں ہو سکتا۔	۱۳۱
ر	جنگ میں ۱۲ قریشیوں کا کردار۔	۱۳۱
ڑ	کفر نجاست ہے ایمان طہارت۔	۱۳۱
ز	مال غنیمت کے حصوں کا ذکر۔	۱۳۱
ژ	جنگ بدر میں ابلیس کے آنے کا واقعہ۔	۱۳۱
س	شکر سے نعمت بڑھتی ہے۔ ناشکری سے عذاب آتا ہے۔	۱۳۱
ش	فرعون لاولد تھا۔	۱۳۱
ص	اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد لینا شرک نہیں۔	۱۳۲
ض	حضرت عمرؓ کے ایمان لانے سے مسلمانوں کی تعداد ۴۰ ہو گئی۔	۱۳۲
ط	مسلمانوں اور کافروں کے درمیان مقابلے کا تناسب۔	۱۳۲
ظ	جنگ بدر میں ۷۰ کفار گرفتار ہوئے۔	۱۳۲
ع	بدر کے قیدیوں کا فدیہ فی کس ۴۰ اوقیہ سونا تھا۔	۱۳۲
غ	قیدیوں میں حضرت عباسؓ بھی شامل تھے۔ ان کے فدیہ کا واقعہ۔	۱۳۲
9	**سورۃ التوبہ**	۱۳۲
الف	رجب، ذیقعد، ذی الحجہ، اور محرم، یہ حرمت والے مہینے ہیں۔	۱۳۳
ب	حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس میں کبریت احمر کی روشنی کی جو ۱۲ میل میں ہوتی تھی۔	۱۳۳
پ	حنین کی جنگ میں مسلمان ۱۲ ہزار جبکہ کفار چار ہزار تھے اس جنگ میں صرف حضور ﷺ کے ہمراہ حضرت عباسؓ اور حضرت ابوسفیانؓ ہی رہ گئے تھے۔	۱۳۳
ت	وقف مال میں زکوٰۃ نہیں خواہ لاکھوں روپے ہوں۔	۱۳۳
ٹ	غزوہ میں صحابہ کرامؓ کی امداد کا ذکر۔	۱۳۳
ث	حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق کا درجہ سب سے بڑا ہے۔	۱۳۳

Marfat.com

ج	حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق نے غار ثور میں ۳ دن گزارے۔	۱۳۴
چ	جہاد کی کئی قسمیں ہیں۔	۱۳۴
ح	عشق ہر مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔	۱۳۴
خ	حضور ﷺ کی تشریف آوری سے تمام غیبی عذاب بند ہو گئے۔	۱۳۴
د	ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۱۳۴
ڈ	جو مال و اولاد رب تعالیٰ سے غافل کر دے وہ عذاب ہے۔	۱۳۴
ذ	آج بھی مسلمانوں کے ۷۳ فرقے ہیں۔	۱۳۵
ر	اگر کوئی تنہائی میں بھی بات کرے تو آپ ﷺ کو خبر ہو جاتی ہے۔	۱۳۵
ڑ	مادی طاقت روحانی طاقت کے مقابلے میں شکست سے دوچار ہو جاتی ہے۔	۱۳۵
ز	زندہ مومن بعد از موت مردوں کیلئے دعائیں اور ایصال ثواب کرتے ہیں۔	۱۳۵
ژ	ثعلبہ ابن حاطب کا واقعہ۔	۱۳۵
س	مردے کے کفن میں یا قبر میں متبرک چیزیں رکھنا دفع عذاب قبر کے لئے ہے۔	۱۳۵
ش	صحابہ کرامؓ صدقات دیتے وقت حضور ﷺ کی رضا حاصل کرتے تھے۔	۱۳۶
ص	سابقین و اولین صحابہ کرامؓ کا تذکرہ۔	۱۳۶
ض	ہر متقی مسلمان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں۔	۱۳۶
ط	صحابہ کرامؓ کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔	۱۳۶
ظ	مختلف جرموں کی توبہ بھی مختلف ہے۔	۱۳۶
ع	مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔	۱۳۶
غ	حضرت جابرؓ نے مسجد ضرار سے دوزخ کا دھواں نکلتے ہوئے دیکھا۔	۱۳۶
ف	جہاد میں تنگی کا ذکر۔	۱۳۶
ق	تین صحابہ کرامؓ کے بائی کاٹ کا واقعہ۔	۱۳۷
ک	جس جماعت میں اولیاء اللہ ہیں وہی برحق ہے۔	۱۳۷
گ	غزوہ تبوک میں چھوٹا خرچ حضرت علیؓ کا تھا۔	۱۳۷
ل	قرآن رحمت کا پانی ہے۔	۱۳۷
م	گزشتہ نبیوں نے بھی میلاد شریف پڑھا۔	۱۳۷
10	**سورۃ یونسؑ**	۱۳۷
الف	ادائے قرض، لڑکی کا نکاح، میت کے دفن میں جلدی کرنی چاہیے۔	۱۳۷
ب	سورج کیلئے ۱۲ منزلیں اور چاند کیلئے ۲۸ منزلیں مقرر ہیں۔	۱۳۷
پ	غصہ میں اپنے آپ کو یا اپنے بال بچوں کو کوسنا نہیں چاہیے۔	۱۳۸
ت	سرکش اور غافل انسان کو لمبی عمر ملنا رب تعالیٰ کا عذاب ہے۔	۱۳۸
ٹ	حضرت عمر فاروقؓ کی برکت سے رمضان شریف کی شب بیوی سے صحبت جائز ہوئی۔	۱۳۸
ث	حضور ﷺ کا ہر کام رب تعالیٰ کے حکم	

Marfat.com

	سے تھا۔	۱۳۸
ج	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے سارے عرب مومن تھے۔	۱۳۸
چ	ابوجہل نے مال سے دوزخ خریدی جبکہ حضرت عثمان غنیؓ نے مال سے جنت۔	۱۳۸
ح	بخیل کے کندھوں پر اسکا مال کالے سانپ کی شکل میں سوار ہوگیا۔	۱۳۸
خ	سورج سے چمگادڑ اور بارش سے شور زمین فائدہ نہیں اٹھاتی۔	۱۳۸
د	جمال مصطفویؐ کو دیکھنے والی نگاہ اور ہوتی ہے۔	۱۳۸
ڈ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد بھی تمام عالم کو کف دست کی طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں۔	۱۳۹
ذ	ہر امتؔ کی ہلاکت کا وقت لکھا ہوا ہے۔	۱۳۹
ر	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں خوشی منانا اور عبادت کرنا بہتر ہے۔	۱۳۹
ڑ	بھوک ہڑتال کرنی حرام ہے کہ اس میں اللہ کے حلال رزق کو اپنے اوپر حرام کرنا ہے۔	۱۳۹
ز	حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں بہن بھائی کا نکاح حرام ہوا۔	۱۳۹
ژ	انبیاء کرام کا شجرہ نسب۔	۱۳۹
س	حضرت موسےٰ علیہ السلام کا قبلہ مکہ معظمہ تھا۔	۱۴۰
ش	جب فرعونی صبح کو جاگے تو دیکھا کہ کوئی اسرائیلی ان کی خدمت کیلئے نہ آیا۔	۱۴۰

11

ص	حضرت جبرائیل علیہ السلام تحریری سوال لائے کہ تیرا کیا حکم ہے اس غلام کے بارے میں جو اپنے مولا کی نعمتوں میں پرورش پائے پھر اس سے سرتابی کرکے خود مولا ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے اس نے کہا کہ اس کو بحر قلزم میں ڈبو دیا جائے۔	۱۴۰
ض	مصر کے کسی عجائب گھر میں فرعون کی لاش لوگوں کی عبرت کیلئے رکھی ہے۔	
ط	حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے رب تعالیٰ سے عاجزی کی اور ایک دوسرے کے مال دبائے ہوئے واپس کئے۔	۱۴۰
ظ	لوگ عذاب کی علامات دیکھ کر نزول عذاب سے پہلے ہی ایمان لے آئے۔	۱۴۱
ع	ارادہ الٰہی کو کوئی بدل نہیں سکتا۔	۱۴۱
	سورۃ ھودؑ	
الف	گذشتہ گناہوں سے معافی مانگنا استغفار ہے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے۔	۱۴۱
ب	حیا و غیرت کیلئے ستر پوشی کرو۔	۱۴۱
پ	سات آسمانوں اور سات زمینوں کا تذکرہ۔	۱۴۱
ت	شیخی کی خوشی منع ہے شکریہ کی خوشی عبادت ہے۔	۱۴۲
ٹ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو فرشتے آتے تھے وہ صحابہ کرامؓ نے بھی دیکھے۔	۱۴۲
ث	جنتی وہ لوگ ہیں جن میں تین اوصاف ہوں۔	۱۴۲

Marfat.com

ج	حضرت نوح علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر تشریف لانے کے ۱۶۴۲ سال بعد مبعوث ہوئے۔	۱۴۲
چ	حضرت نوحؑ ۴۰ سال کی عمر میں نبی ہوئے اور ۹۵۰ سال تبلیغ فرمائی	۱۴۲
ح	اللہ کے بندوں کے منہ سے جو نکلتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔	۱۴۲
خ	حضرت نوح علیہ السلام نے ساگوان کی لکڑی سے ۱۲۰۰ گز لمبی ۶۰۰ گز چوڑی اور ۳۰۰ گز اونچی کشتی تیار کی۔	۱۴۲
د	جب تنور سے قدرتی طور پر پانی جوش مارے تو سمجھ لو کہ عذاب آ گیا تو فوراً کشتی میں سوار ہو جاؤ۔	۱۴۲
ڈ	جب آپ کشتی چلانا چاہتے یا ٹھہرانا چاہتے تو بسم اللہ شریف پڑھتے۔	۱۴۳
ذ	کشتی جودی پہاڑ موصل کے علاقہ میں واقعہ ہے جو آج کل ترکی میں شامل ہے۔	۱۴۳
ر	استغفار کی برکت سے مال میں اولاد میں برکت ہوتی ہے۔	۱۴۳
ڑ	قوم ثمود کی عمریں ۳۰۰ سے لیکر ۱۰۰۰ سال تک ہوتی تھیں۔	۱۴۳
ز	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا دودھ ۱۵۰۰ لوگ پیتے تھے۔	۱۴۳
ژ	تقدیر مبرم کسی صورت میں بھی نہیں ٹل سکتی۔	۱۴۴
س	حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کا واقعہ۔	۱۴۴
ش	حلال کی تھوڑی روزی حرام کی زیادہ روزی سے بہتر ہے۔	۱۴۴
ص	ہر گناہ کی توبہ الگ ہے۔	۱۴۴
ض	حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ۹ معجزے عطا ہوئے۔	۱۴۴
ط	چاند سورج بت وغیرہ بھی دوزخ میں جائیں گے۔	۱۴۴

12

سورۃ یوسفؑ

الف	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب میں اور قرآن کا عربی میں آنا تم لوگوں پر رب تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔	۱۴۴
ب	برادران یوسف علیہ السلام مومن، صالح اور صحابی تھے۔	۱۴۴
پ	حضرت یعقوب علیہ السلام کی دو بیویاں اور ۲ لونڈیاں تھیں۔	۱۴۴
ت	بزرگوں کے تبرکات گلے میں ڈالنا حفاظت کیلئے جائز ہے۔	۱۴۵
ٹ	حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوئیں میں ڈالنے کا واقعہ۔	۱۴۵
ث	حضرت یوسف علیہ السلام نو ئیں میں تین دن رہے۔	۱۴۵
ج	پیغمبر کے جسم کو تو قبر کی مٹی بھی نہیں کھاتی۔	۱۴۵
چ	مصر کے بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدا۔	۱۴۵
ح	حضرت یوسف علیہ السلام علم تعبیر میں امام اول تھے۔	۱۴۶
خ	زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تھا۔	۱۴۶
د	اللہ کے بندے دور سے مدد کرتے	

Marfat.com

		ہیں۔	۱۴۶		
	ڈ	حضرت یوسف علیہ السلام کی سچائی کی گواہی		13	
		ایک شیر خوار بچے نے دی۔	۱۴۶		
	ذ	زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح			
		میں آئی۔	۱۴۷		
	ر	حضرت یوسف علیہ السلام کی رخساروں کا			
		عکس دیواروں پر پڑتا تھا۔	۱۴۷		
	ڑ	حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل میں خوابو			
		ں کی تعبیر۔	۱۴۷		
	ز	حضرت یوسف علیہ السلام ۱۲ سال جیل میں			
		رہے۔	۱۴۷		
	ژ	گندم بھوسہ سے نکال کر ایک سال			
		سے زیادہ عرصہ تک محفوظ نہیں نہ رہ			
		سکتی۔	۱۴۷		
	س	حضرت یوسف علیہ السلام کا جیل سے رہائی			
		کا منظر۔	۱۴۷		
	ش	حضور ﷺ حضرت ابراہیمؓ کی وفات پر			
		آنسوؤں سے روئے تھے۔	۱۴۸		
	ص	حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی		14	
		جدائی میں ۸۰ سال روتے رہے۔	۱۴۸		
	ض	حضرت یعقوب علیہ السلام روتے روتے			
		نابینا ہو گئے تھے۔	۱۴۸		
	ط	حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم شریف			
		میں ایک خاص قسم کی خوشبو تھی۔	۱۴۸		
	ظ	مردے کے کفن میں کلمہ شریف لکھ کر			
		رکھنا جائز ہے۔	۱۴۸		
	ع	حضرت یعقوب علیہ السلام کے استقبال کا			
		منظر۔	۱۴۸		
	غ	حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر مبارک			
		سال ہوگی۔	۱۴۹		
		سورۃ الرعد	۱۵۰	13	
	الف	سورج چمکا ڈر کو روشنی نہیں پہنچا سکتا۔	۱۵۰		
	ب	پھلوں میں بھی نر اور مادہ ہیں۔	۱۵۰		
	پ	حضور ﷺ نے چھ ہزار سے زیادہ			
		معجزے دیکھائے۔	۱۵۰		
	ت	انسان کے حمل کی مدت کا ذکر۔	۱۵۰		
	ٹ	ہر انسان کے ساتھ فرشتے منسلک			
		ہیں۔	۱۵۰		
	ث	چمکنے والی بجلی کی تشریح۔	۱۵۱		
	ج	بادل کی گرج کے وقت کی دعا۔	۱۵۰		
	چ	بارش کے برسنے کا تجزیہ۔	۱۵۰		
	ح	حضور ﷺ نے انگلیوں سے پانی کے			
		چشمے جاری کئے۔	۱۵۰		
	خ	رضا اور ارادے میں فرق۔	۱۵۰		
	د	حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ			
		السلام نے بغیر بیوی کے عمر گزار دی۔	۱۵۰		
	ڈ	تقدیروں میں رد و بدل ہوتا ہے۔	۱۵۰		
		سورۃ ابراھیمؑ	۱۵۱		
	الف	حضور ﷺ سب کی زبانیں جانتے ہیں۔	۱۵۱		
	ب	توکل کی تشریح۔	۱۵۲		
	پ	سلام کرنے کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام کے			
		وقت سے ہوئی۔	۱۵۲		
	ت	مکہ شریف ہمیشہ امن اور سلامتی والا			
		شہر ہے۔	۱۵۲		
	ٹ	قیامت میں آسمان و زمین کے			
		صفات و حالات بدل جائیں گے۔	۱۵۲		
	ج	ہر انسان کے ساتھ شیطان پیدا ہوتا			
		ہے۔	۱۵۲		

Marfat.com

15		**سورۃ الحجر**	۱۵۲
	الف	اللہ کے بندوں کی نگاہ لوح محفوظ پر ہوتی ہے۔	۱۵۲
	ب	بارہ برجوں کا تذکرہ۔	۱۵۳
	پ	تارا خود نہیں ٹوٹتا۔	۱۵۳
	ت	قرآن شریف میں رحمت کی ہوا کو ریاح اور قہر کی ہوا کو ریح فرمایا جاتا ہے۔	۱۵۳
	ٹ	نماز پنجگانہ کے متعلق ذکر۔	۱۵۳
	ث	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر۔	۱۵۳
	ج	مومن کی پہچان کا ذکر۔	۱۵۳
	چ	دوزخ کے ۷ طبقے ہیں۔	۱۵۳
	ح	متقی کی تشریح۔	۱۵۳
	خ	بغض ختم کرنے کا طریقہ۔	۱۵۳
	د	مہمان کی تشریح۔	۱۵۴
	ڈ	قوم لوط کی ہلاکت کا واقعہ۔	۱۵۴
	ذ	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے پیدا ہوئی۔	۱۵۴
	ر	حضرت صالح علیہ السلام کی قوم پر ۳ دن پہلے عذاب آنا شروع ہو گیا تھا۔	۱۵۴
	ڑ	قرآن شریف بڑی عظمت والی کتاب ہے۔	۱۵۴
16		**سورۃ النحل**	۱۵۴
	الف	باپ کے نطفہ سے ہڈیاں اور ماں کے نطفہ سے گوشت و بال وغیرہ بنتے ہیں۔	۱۵۴
	ب	ذکر سے فکر افضل ہے۔	۱۵۴
	پ	کل پہاڑ ۶۶۷۳ ہیں۔	۱۵۴
	ت	نمرود نے ۵۰۰۰ گز بلند محل تعمیر کرایا۔	۱۵۴
	ٹ	شہد کی مکھی کا تذکرہ۔	۱۵۵
	ث	خراب غذا کی وجہ سے عورت کے ہاں سانپ پیدا ہوتا ہے۔	۱۵۵
	ج	بعض قسم کی مخلوق ہوا میں رہتی ہے۔	۱۵۵
	چ	حضرت عمر فاروق علیہ السلام کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔	۱۵۶
	ح	دنوں کی عظمت کا تذکرہ۔	۱۵۶
17		**سورۃ بنی اسرائیل**	۱۵۶
	الف	ہر اسم الٰہی کی تجلی عامل پر پڑتی ہے۔	۱۵۶
		مسجد اقصیٰ مسجد مکہ معظمہ سے ایک ماہ کے فاصلے پر ہے۔	۱۵۶
	ب	آسمانی کتابوں کے نزول کا تذکرہ۔	۱۵۶
	پ	بدعملی کی وجہ سے ظالم بادشاہ مقرر ہوتے ہیں۔	۱۵۷
	ت	زکوٰۃ نہ دینے سے قحط سالی اور زنا سے قتل و غارت پھیلتی ہے۔	۱۵۷
	ٹ	غصے میں اپنے یا کسی مسلمان کیلئے بد دعا کرنی اچھی نہیں۔	۱۵۷
	ث	تہجد کی نماز روح کا آرام ہے۔	
	ج	عذاب الٰہی بنی کی نافرمانی سے آتا ہے۔	۱۵۷
	چ	ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا تیجا چالیسواں کرنا چاہیے۔	۱۵۷
	ح	اسراف کی تشریح۔	۱۵۷
	خ	ایک یہودی عورت اور ایک مسلمان بی بی میں سخاوت کا تذکرہ۔	۱۵۷
	د	حرام چیزوں کا تذکرہ۔	۱۵۸
	ڈ	اگر ورثا نابالغ ہوں تو میت کے مال سے فاتحہ وغیرہ نہ دلائی جائے۔	۱۵۸

Marfat.com

	ذ	ہر چیز زبان قال سے رب تعالیٰ کی تسبیح خواں ہے۔	۱۵۸
	ر	حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمائی گئی۔	۱۵۸
	ڑ	ہر کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیے۔	۱۵۸
	ز	جس کی موت جہاں لکھی ہوتی ہے	
		اسے وہاں ضرور ہی جانا پڑتا ہے۔	۱۵۸
	ژ	قیامت میں کوئی ان پڑھ نہ ہوگا۔	۱۵۸
	س	فرشتوں کے تقرر کا تذکرہ۔	۱۵۸
	ش	خانہ کعبہ میں بتوں کا صفایا۔	۱۵۸
	ص	قرب قیامت قرآن شریف اٹھا	
		لیا جائے گا۔	۱۵۸
	ض	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکروں سے کلمہ پڑھوادیا۔	۱۵۸
	ط	محشر میں ان کے جسم کے اصلی اجزا ہی	
		ہونگے جو دنیا میں تھے۔	۱۵۸
	ظ	ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔	۱۵۸
18		**سورۃ الکہف**	۱۵۹
	الف	اصحاب کہف کے ناموں کی تاثیر۔	۱۵۹
	ب	اصحاب کہف ۳۰۹ سال تک سوتے	
		رہے۔	۱۶۰
	پ	اصحاب کہف دقیانوس بادشاہ کے	
		زمانہ میں غار میں جا چھپے تھے۔	۱۶۰
	ت	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کہف کو دیکھا۔	۱۶۰
	ٹ	اصحاب کہف اب بھی سو رہے ہیں۔	۱۶۰
	ث	ولی کی کرامت اس کی بے خبری میں	
		بھی صادر ہو سکتی ہے۔	۱۶۱
	ج	قبرستان میں مردوں کو سلام کیا جاتا	
		ہے۔	۱۶۱
	چ	مکہ والوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے	
		اصحاب کہف کا حال دریافت کیا۔	۱۶۱
	ح	چاند کے حساب سے ہر سال میں قریباً	
		10 دن بڑھ جاتے تھے۔	۱۶۱
	خ	ہر جنتی کو ۳ کنگن پہنائے جائیں گے۔	۱۶۲
	د	نظر بد سے بچنے کیلئے دعا۔	۱۶۲
	ڈ	قیامت کے دن زمین کھلی ہوئی	
		میدان بن جائے گی۔	۱۶۲
	ذ	غیر عورت سے بوس و کنار گناہ ہے۔	۱۶۲
	ر	مرتے ہی سب کی زبان عربی ہو جاتی	
		ہے۔	۱۶۲
	ڑ	لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہیں۔	۱۶۲
	ز	نیکی بھول جانا صالحین کا طریقہ ہے۔	۱۶۲
	ژ	آب حیات کے لگنے سے بھنی ہوئی	
		مچھلی زندہ ہوگئی۔	۱۶۲
	س	حضرت خضر علیہ اسلام نے ۱۰۰۰ ہاتھ	
		اونچی دیوار کو اشارے سے سیدھا کر دیا۔	۱۶۳
	ش	حرم شریف کے کبوتر اس کبوتری کی	
		اولاد ہیں جس نے ہجرت کے وقت	
		غار ثور میں انڈے دیئے تھے۔	۱۶۳
	ص	حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت	
		موسےٰ علیہ السلام کو ۲۰ وصیتیں فرمائیں۔	۱۶۳
	ض	تمام دنیا کے کل چار بادشاہ مالک	
		ہوئے ۲ مومن تھے ۲ کافر۔	۱۶۳
	ط	درحقیقت سورج کسی وقت بھی غروب	
		نہیں ہوتا۔	۱۶۳
	ظ	حضرت ذوالقرنینؑ اس جگہ پر پہنچے	
		جہاں یاجوج ماجوج قتل و غارت	
		کرتے تھے۔	۱۶۴
	ع	حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے ایسی	

Marfat.com

		دیوار بنائی کہ وہاں یاجوج ماجوج نہ آئیں۔	۱۶۴
	غ	جنت میں سب سے اونچا طبقہ فردوس کا ہے۔	۱۶۵
	ف	حضرت جبرائیل علیہ السلام شکل بشری میں آتے تھے تو کپڑے سفید اور بال سیاہ رکھتے تھے۔	۱۶۵
	ق	سورۃ کہف کی فضیلت۔	۱۶۵
19		**سورۃ مریمؑ**	۱۶۵
	الف	نبیوں کے نام رب تعالیٰ رکھتا ہے۔	۱۶۵
	ب	حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ولادت کے وقت شیطان نے نہیں چھوا۔	۱۶۵
	پ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کی جائے پیدائش پر ۲ رکعت نماز ادا کی۔	۱۶۵
	ت	ولی کے ہاتھ کی برکت سے سوکھے ڈنڈ ہرے ہو جاتے ہیں۔	۱۶۵
	ٹ	بی بی مریم علیہ السلام نفاس اور کمزوری سے محفوظ تھیں۔	۱۶۶
	ث	حضرت مریم علیہ السلام اور حضرت ہارونؑ کا ۱۸۰۰ برس کا فاصلہ تھا۔	۱۶۶
	ج	انبیاء کرام بدعقیدگی، بدعملی، بدخلقی سخت دلی سے معصوم ہوتے ہیں۔	۱۶۶
	چ	حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۳۰ برس کی عمر میں نبی ہوئے اور ۳۳ برس کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔	۱۶۶
	ح	جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پہنچا کر موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔	۱۶۶
	خ	کافر کو سلام کرنا منع ہے۔	۱۶۶
	د	بتوں کے پجاری بد بخت ہوتے ہیں۔	۱۶۶
	ذ	بعض مشرکین حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کرشن جی کہتے ہیں۔	۱۶۶
	ذ	نمازوں میں سستی تمام گناہوں کی جڑ ہے۔	۱۶۷
	ر	جنت میں صبح شام نہ ہوگی۔	۱۶۷
	ڑ	اللہ تعالیٰ نے کسی نبی یا ولی کا نام "محمد" نہیں رکھا۔	۱۶۷
	ز	جس کو جس سے تعلق ہوگا اسی کے ساتھ حشر ہوگا۔	۱۶۷
	ژ	دوزخ جنت کے راستے میں ہے دوزخ پر پل صراط ہے۔	۱۶۷
	س	تقویٰ و طہارت کے باوجود تکلیف میں مبتلا ہونا رب تعالیٰ کی رحمت ہے۔	۱۶۷
	ش	اولیاء اللہ قبور میں سو رہے ہیں اور لوگ ان کی طرف کھینچے چلے جا رہے ہیں۔	۱۶۷
20		**سورۃ طٰہٰ**	۱۶۷
	الف	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی۔	۱۶۸
	ب	حضرت موسیٰ علیہ السلام سارے مصر والوں کے رسول تھے۔	۱۶۸
	پ	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں انگارا منہ میں رکھ لیا تھا جس سے زبان شریف میں لکنت آ گئی تھی۔	۱۶۸
	ت	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو غیبی خبر دے دی تھی کہ تمہارا بچہ دریائے نیل میں ہلاک نہ ہوگا۔	۱۶۸

Marfat.com

	ث	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر تو ایمان قبول کر لے تو تجھے کبھی بڑھاپے نہ آئے گا۔	۱۶۸			پڑھ لیا کرے اس کا سارا گھر چوری اور آفات ناگہانی سے محفوظ رہے گا۔	۱۷۱
	ث	عربی زبان میں دن کے حصوں کا تذکرہ۔	۱۶۸		ث	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا آزر اس دن ہلاک ہوئے جب آپ علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالا۔	۱۷۱
	ج	جادوگر ۷۲ صفیں بنا کر سامنے آئے۔	۱۶۸		ج	حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مندر کے تمام بت توڑ دیئے اور کلہاڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا۔	۱۷۱
	چ	پیغمبر کے ادب سے ہدایت، ایمان سب کچھ ملتا ہے۔	۱۶۹		چ	نمرود اور اس کی قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید کر دیا اور بعد میں آپ کو گوپھن میں ڈال کر آگ میں پھینکا۔ نمرود کو مچھر نے ہلاک کر دیا۔	۱۷۱
	ح	بنی اسرائیل کو میدان تیہ میں من و سلویٰ کھانے کو ملتا تھا۔	۱۶۹		ح	حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنا کر فروخت کرتے تھے اسی پر ان کا گزارہ تھا۔	۱۷۲
	خ	برائی دیکھ کر غصہ نہ کرنا جرم ہے۔	۱۶۹		خ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے چاند پھٹا سورج واپس ہوا۔	۱۷۲
	د	حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کی ٹاپ کی خاک زندگی بخش ہے۔	۱۶۹		د	حضرت ایوب علیہ السلام کے امتحان کا	
	ڈ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کی بارگاہ میں ایسا درجہ ہے کہ اگر کوئی سوال ہو تو رب تعالیٰ جواب دیتے ہیں۔	۱۶۹		ڈ	واقعہ۔	۱۷۲
	ذ	حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت میں داخلہ تربیت کے لئے تھا۔	۱۷۰			حضرت ادریسؑ جنت میں زندہ پہنچائے گئے۔	۱۷۲
21		**سورۃ الانبیا**	۱۷۰		ذ	حضرت یونس علیہ السلام چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔	۱۷۲
	ا	جو اعلانیہ طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا کہے وہ کفار سے بدتر ہے۔	۱۷۰		ر	جو مقبول الدعا ہونا چاہے وہ تین کام کرے۔	۱۷۲
	ب	قرآن شریف کے الفاظ کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔	۱۷۰		ڑ	یاجوج ماجوج کے دو قبیلے ہیں ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ نو حصے یہ ہیں اور دسواں حصہ باقی سارے انسان۔	۱۷۳
	پ	فرشتوں کے ذمہ دنیا کا انتظام ہے انہیں مدبرات کہتے ہیں۔	۱۷۰		ز	نامہ اعمال لکھنے والا فرشتہ انسان کے مرنے کے بعد اس کا نامہ اعمال لپیٹ	
	ت	اسلامی قانون ہے کہ غروب سے تاریخ بدلتی ہے یعنی رات پہلے اور دن بعد میں۔	۱۷۰				
	ٹ	جو کوئی رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی					

Marfat.com

		دیتا ہے۔	۱۷۳
22		**سورۃ الحج**	۱۷۳
	الف	قیامت کی دہشت کا ذکر۔	۱۷۳
	ب	انسان کی پیدائش کا تذکرہ۔	۱۷۳
	پ	صور کی آواز سے بے جان جسموں میں جان پڑ جائے گی۔	۱۷۴
	ت	ایمان اور اعمال کی شرح۔	۱۷۴
	ٹ	بہشت میں ۴ چار نہریں ہوں گی۔	۱۷۴
	ث	مکہ معظمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر۔	۱۷۴
	ج	خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت اللہ تعالیٰ نے ایک بادل کا ٹکڑا کعبہ کی جگہ کے لئے مقرر کر دیا تھا۔	۱۷۴
	چ	حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقیس پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاروں طرف ایک آواز میں حج کرنے کا پیغام دیا۔	۱۷۴
	ح	حضرت عمرؓ نے مدینہ منورہ سے حضرت ساریہؓ کو پکارا۔	۱۷۴
	خ	خانہ کعبہ کی ۵ مرتبہ تعمیر ہوئی۔	۱۷۴
	د	قربانی کے گوشت کے ۳ حصے کرنے کا حکم۔	۱۷۴
	ڈ	شعار اللہ کا ذکر۔	۱۷۵
	ذ	اسلام سے پہلے بھی دوسری امتوں میں قربانی فرض تھی۔	۱۷۵
	ر	اونٹ کو ذبح کرنے کا طریقہ۔	۱۷۵
	ڑ	کفار مکہ صحابہ کرامؓ پر بڑا ظلم کرتے تھے۔	۱۷۵
	ز	اگر عیسائی مسلمان ہو جائیں تو وہ اپنا گرجا گرا سکتے ہیں۔	۱۷۵
	ژ	قیامت کا دن ایک ہزار سال کا ہوگا۔	۱۷۵
	س	نبی اور رسول میں فرق ہے۔	۱۷۵
	ش	صحابہ کرام کے متعلق حضورؐ کا ارشاد۔	۱۷۵
	ص	بارش کے برسنے کا طریقہ۔	۱۷۶
	ض	زمین کے اندر جو کچھ ہے وہ تمام انسان کے زیر فرمان کر دی گئیں۔	۱۷۶
	ط	سارے غیبی واقعات لوح محفوظ میں لکھ دیئے گئے۔	۱۷۶
	ظ	چہرہ دل کا آئینہ ہوتا ہے۔	۱۷۶
	ع	بت ایک مکھی نہیں بنا سکتے۔	۱۷۶
23		**سورۃ المومنون**	۱۷۶
	الف	ایمان اور تقویٰ دونوں جہانوں کی کامیابیوں کا ذریعہ ہے۔	۱۷۶
	ب	روزہ رکھنے سے شہوت کا زور ٹوٹ جائے گا۔	۱۷۶
	پ	نماز کی حفاظت کی تین صورتیں۔	۱۷۶
	ت	تخلیق انسان کے مراحل کا بیان۔	۱۷۷
	ٹ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر مبارک اس دنیا میں آ کر پوری ہوگی۔	۱۷۷
	ث	پانی کا اصل کارخانہ آسمان پر ہے۔	۱۷۷
	ج	حضرت نوحؑ کشتی کے موجد تھے۔	۱۷۷
	چ	حضرت نوحؑ کی اولاد سے دنیا کی ساری نسل چلی۔	۱۷۷
	ح	اولاً شیطان نے نبی کو بشر کہا۔	۱۷۷
	خ	انبیاء کرام پر بھی عبادات فرض ہیں۔	۱۷۸
	د	حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق احکام شرعی آئے۔	۱۷۸
	ڈ	مکہ معظمہ پر سات سال قحط سالی مسلط ہوئی۔	۱۷۸

Marfat.com

	ڈ	ابوجہل کی ہلاکت پر حضور ﷺ نے سجدہ شکر ادا کیا۔	۱۷۸
	ر	برزخ ایک آڑ ہے۔	۱۷۸
	ڑ	دنیا کی عمر ۳،۶۰،۰۰۰ برس ہے۔	۱۷۸
24		**سورۃ النور**	۱۷۸
	الف	پارسا عورت پر زنا کی تہمت لگانے کے متعلق حکم۔	۱۷۸
	ب	جو اپنی بیوی پر زنا کا عیب لگائے تو اپنی گواہی کے علاوہ وہ گواہ نہ پیش کر سکے تو ۴ بار کہے سچا ہے پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔	۱۷۹
	پ	حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا کہ کسی کا پاؤں اس پر نہ پڑے۔	۱۷۹
	ت	حضرت عائشہ صدیقہؓ پر لگی تہمت بارے میں تین جماعتیں بن گئیں۔	۱۷۹
	ٹ	تہمت لگانے والوں اور بد گمانی کرنے والوں کو کبھی توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔	۱۷۹
	ث	خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے۔	۱۸۰
	ج	غیر گھر میں بغیر اجازت جانا منع ہے۔	۱۸۰
	چ	عورت کے لئے لباس کا تعین۔	۱۸۰
	ح	حضور ﷺ تمام مخلوق کی تسبیح ملاحظہ فرما رہے ہیں۔	۱۸۰
	خ	جیسے زمین پر پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان پر برف کے پہاڑ ہیں۔	۱۸۱
	د	حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلانا رب تعالیٰ کی قدرت تھی۔	۱۸۱
	ڈ	عہد صدیقیؓ و فاروقیؓ میں روم و فارس فتح ہوئے۔	۱۸۱
	ذ	بھائی اپنی شادی شدہ بہن کے گھر رہ سکتا ہے۔	۱۸۱
	ر	جو کوئی ذی رحم محرم کے گھر سے چوری کرے اس کے ہاتھ کاٹے نہیں جائیں گے۔	۱۸۲
25		**سورۃ الفرقان**	۱۸۲
	الف	قرآن شریف میں غیبی خبروں کا ہونا اس کی حقانیت کی دلیل ہے۔	۱۸۲
	ب	صحابہ کرام نے کئی بار فرشتوں کو انسانی شکل میں دیکھا۔	۱۸۲
	پ	جسم کی پاکی کیلئے پانی اور دل کی پاکی کیلئے محبت مصطفیٰ ﷺ۔	۱۸۲
	ت	دوزخ میں عقل و حواس ہے۔	۱۸۲
	ٹ	گنہگار مومن دوزخ سے جلے ہوئے کوئلے کی شکل میں نکلے گا۔	۱۸۲
	ث	ابولہب کو حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کرنے کی خوشی میں دوزخ میں انگلی سے پانی ملتا ہے۔	۱۸۲
	ج	مستقر سے مراد قبر اور مقیل سے مراد جنت ہے۔	۱۸۲
	چ	انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے دشمن پیدا کئے۔	۱۸۳
	ح	آسمانی کتابوں کے نزول کا تذکرہ۔	۱۸۳
	خ	حضور ﷺ نے تمام مخلوق بنتی ہوئی دیکھی۔	۱۸۳
	د	بارش کے پانی سے وضو اور غسل	

Marfat.com

	درست ہے۔	۱۸۳	
ڈ	پیغمبر کی تعلیم بد نصیب کیلئے زیادہ گمراہی بن جاتی ہے	۱۸۳	
ذ	سراج سے مراد روشنی اور منیر سے مراد دوسرے سے روشنی۔	۱۸۳	
ر	چاند، سورج وغیرہ آسمان کے گھیرے میں ہیں۔	۱۸۳	
ڑ	اسراف ناجائز جگہ پر مال خرچ کرنا اولاد کے تقویٰ اور پرہیز گاری سے مومن ماں باپ کی قبر بھی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔	۱۸۴ ۱۸۴	
26	**سورۃ الشعراء**	۱۸۴	
الف	جہاں مسلمان اپنے کاروبار میں لگے ہوئے ہوں وہاں قرآن کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔	۱۸۴	
ب	اگر رب کو ڈھونڈنا ہو تو محبوبوں کے دروازوں پر جاؤ۔	۱۸۴	
پ	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا۔	۱۸۵	
ت	فرعونی آسمان اور زمین کو دائمی مانتے تھے۔	۱۸۵	
ٹ	مومن کی موت عید ہے۔	۱۸۵	
ث	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ بنی اسرائیل کو لیکر روانہ ہو جاؤ۔	۱۸۵	
ج	جس جگہ پر پیغمبر کی قبر ہو وہاں عذاب نہیں آتا۔	۱۸۵	
چ	فرعون کا لشکر کو ترتیب دینے کا ذکر۔	۱۸۵	
ح	حضرت موسیٰ نے جب اپنے عصا کو دریا کے اندر مارا تو دریا کے ۱۲ حصے ہو گئے۔	۱۸۶	
خ	دنیا میں نیک نامی اور اچھا ذکر رب تعالیٰ کی رحمت ہے۔	۱۸۶	
د	حضرت نوح علیہ السلام چوتھے نبی تھے	۱۸۶	
ڈ	آپ علیہ السلام نے ایک ہزار برس سے زیادہ تبلیغ فرمائی۔	۱۸۶	
ذ	قوم عاد اور قوم ثمود کی ہلاکتوں میں ۵۰۰ سال کا فاصلہ تھا۔	۱۸۶	
ر	جو کام بندے کے سپرد ہو اس کی اجرت لینی کا حرام ہے۔	۱۸۶	
ڑ	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا سینہ ۶۰ گز چوڑا تھا۔ کنوئیں کا سارا پانی پی جاتی تھی۔	۱۸۶	
ز	اغلام قوم لوط کی ایجاد تھی۔	〃	
ژ	عورتوں سے اغلام، لواطت جلق وغیرہ تمام حرام ہیں۔	۱۸۷	
س	لواطت سخت ترین جرم ہے۔	۱۸۷	
ش	کسی نبی نے نبوت پر اجرت نہیں لی۔	۱۸۷	
ص	انبیاء کرام رب کی رحمت لاتے ہیں۔	〃	
ض	قرآن شریف ۲۳ سال کے عرصہ میں آہستہ آہستہ نازل ہوا۔	۱۸۷	
ط	پانچ صوبوں کے مجموعے کا نام عرب ہے۔	۱۸۷	
ظ	ضد پیدا کرنا ایسا ہی ہے جیسے قتل کے بعد مقتول میں موت پیدا کی جاتی ہے۔	۱۸۷	
27	**سورۃ النمل**	۱۸۷	
الف	وادی طور کے عناب یا کسی اور درخت سے آواز آئی۔	〃	
ب	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ۹ معجزے عطا ہوئے۔	۱۸۸	

83944

Marfat.com

پ	بغیر کسی استاد کے حضرت داؤد علیہ السلام کو زرہ بنانی عطا ہوئی۔	۱۸۸	
ت	حضرت سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولیاں سمجھ جاتے تھے۔	۱۸۸	
ٹ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جانوروں بلکہ درختوں پتھروں کی بولیوں کا علم عطا ہوا۔	۱۸۸	
ث	حضرت سلیمان علیہ السلام تمام روئے زمین کے بادشاہ تھے۔	۱۸۸	
ج	آصف بن برخیاء یمن سے تخت بلقیس کو اٹھا لائے۔	۱۸۸	
چ	بلقیس کے تخت کی لمبائی ۸۰ گز چوڑائی ۴۰ گز تھی۔	۱۸۹	
ح	رب وہ ہے جس میں تین صفتیں ہوں۔	۱۸۹	
خ	ملکہ بلقیس نے حضرت سلیمانؑ کو تحائف بھیجے۔	۱۸۹	
د	ملکہ بلقیس نے اپنے تخت کو سات محلوں کے اندر رکھا تھا۔	۱۹۰	
ڈ	بلقیس مسلمان ہو کر حضرت سلیمانؑ کے نکاح میں آئی۔	۱۹۰	
ذ	قوم ثمود کے شہر حجر میں ۹ آدمی تھے جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا۔	۱۹۰	
ر	اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کے گھر کی حفاظت کیلئے فرشتے بھیجے۔	۱۹۰	
ڑ	اپنی بیوی کو معلقہ رکھ چھوڑنا حرام ہے۔	۱۹۰	
ز	جو موت کی تیاری نہ کرے وہ قیامت سے اندھا ہے۔	۱۹۱	
ژ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت عالم بھی ہیں اور		
س	مومنوں کیلئے خاص رحمت بھی۔		۱۹۱
ش	جساسہ چوپایہ پیدا ہو چکا ہے۔		۱۹۱
ص	عبادت و ریاضت روح کا حق ہے۔		۱۹۱
ض	مکہ میں شکار کرنا گھاس کاٹنا حرام ہے۔		۱۹۱
ط	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ذکر۔		۱۹۲
28	**سورۃ القصص**		۱۹۲
الف	لوح محفوظ کو بھی کتاب مبین فرمایا جاتا ہے۔		۱۹۲
ب	فرعون نے بنی اسرائیل کے نوے ہزار معصوم بچے ذبح کئے۔		۱۹۲
پ	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ولیہ کاملہ تھیں۔		۱۹۲
ت	پیغمبروں کی خدمت کرنے سے ڈوبے ہوئے بیڑے تر جاتے ہیں۔		۱۹۲
ٹ	فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی تنخواہ مقرر کی تھی۔		۱۹۲
ث	اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو روحانی طاقت کے ساتھ جسمانی طاقت بھی عطا کرتا ہے۔		۱۹۳
ج	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حضرت آدم علیہ السلام کا عصاء تھا۔		۱۹۳
چ	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ سورج کی طرح چمکتا دمکتا تھا۔		۱۹۳
ح	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی کیونکہ آپ علیہ السلام نے بچپن میں منہ میں انگارہ رکھ لیا تھا۔		۱۹۳
خ	فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا تھا کہ آپ جادو سیکھ کر آئے ہیں۔		۱۹۳

Marfat.com

	د	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات ان لوگوں کو دوزخ میں عذاب پاتے دیکھا۔	۱۹۴		
	ڈ	نفسانی خواہش ۲ قسم کی ہے۔	۱۹۴		
	ذ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈوبا ہوا سورج لوٹایا۔	۱۹۴		
	ر	اسلام میں آفتاب ڈوبنے سے تاریخ بدلتی ہے۔	۱۹۴		
	ڑ	قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا۔ وہ توریت کا بڑا عالم تھا۔	۱۹۴		
	ز	قارون کے خزانوں کی چابیاں 40 خچروں پر لادی جاتی تھیں۔	۱۹۴		
	ژ	انسان پہلے فراغت کو غنیمت جانے۔	۱۹۴		
	س	قارون اپنی آخری عمر میں بہت شاندار جلوس کے ساتھ نکلا۔	۱۹۴		
	ش	قارون کا زمین میں دھنسنے کا واقعہ۔	۱۹۵		
	ص	مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں 40 آدمیوں کے غرق ہونے کا واقعہ۔	۱۹۵		
	ض	جنت ان لوگوں کو عطا ہوگی جو راضی برضا الٰہی رہے۔	۱۹۶		
	ط	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ فتح کیا۔	۱۹۶		
29		**سورۃ العنکبوت**	۱۹۷		
	ا	حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کا ایمان لانے کا واقعہ۔	۱۹۷		
	ب	نیکوکاروں کا حشر انبیاء صدیقین کے ساتھ ہوگا۔	۱۹۷		
	پ	ابوجہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور تھا اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ قریب تھے۔	۱۹۷		
	ت	جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ ایجاد کیا تو موجد قیامت کے عاملین کے گناہ کا ذمہ دار ہوگا۔	۱۹۷		
	ٹ	حضرت نوح علیہ السلام کو ۴۰ سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔	۱۹۷		
	ث	حضرت نوح علیہ السلام اور حضور درمیان ۳۹۷۴ سال کا فاصلہ تھا۔	۱۹۷		
	ج	صنم بت کا تجزیہ۔	۱۹۷		
	چ	دریاؤں پہاڑوں اور زمین کے عجائبات و مقامات کی سیر کرنی بھی عبادت ہے۔	۱۹۷		
	ح	اسلام میں کسی جاندار کو زندہ جلانا منع ہے۔	۱۹۷		
	خ	سب سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔	۱۹۸		
	د	حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگی۔	۱۹۸		
	ڈ	جس کو کسی کے ساتھ محبت ہوگی وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔	۱۹۸		
	ذ	پیغمبر کے جھٹلائے بغیر اور ان کی نافرمانی کے بغیر عذاب نہیں آتا۔	۱۹۸		
	ر	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے تین قسم کے ہیں۔	۱۹۸		
	ڑ	تین حیوان رزق جمع کرتے ہیں۔	۱۹۹		
	ز	دنیاوی زندگی تو محض کھیل کود ہے۔	۱۹۹		
	ژ	جب کسی ہندو کی جانکنی سخت ہوتی ہے۔ تو مسلمان کو بلا کر کلمہ پڑھواتے ہیں۔	۱۹۹		
	س	لوگ تین قسم کے ہیں۔	۱۹۹		
30		**سورۃ الروم**	۱۹۹		
	الف	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ابی بن خلف کے درمیان سو اونٹ کی شرط لگی۔	۱۹۹		
	ب	ایجاد مشکل ہوتی ہے دوبارہ بنانا			

Marfat.com

	آسان ہے۔		۱۹۹
پ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہوں گے ایک کے سوا		
	باقی سب دوزخی ہیں۔		۱۹۹
ت	جسمانی روزی کیلئے ظاہری رزق اور		
	روحانی بقا کیلئے ایمان وتقویٰ۔		۲۰۰
ٹ	دنیا کی تکالیف انسان کے بعض		
	گناہوں کی سزا ہے۔		۲۰۰
ث	حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مردہ دفن		
	ہونے کے بعد لوگوں کے قدموں کی		
	آہٹ سنتا ہے۔		۲۰۰
31	**سورۃ لقمانؑ**		۲۰۰
الف	جب قرآن کریم کی پہلی آیت		
	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم		
	نماز واعتکاف میں تھے۔		۲۰۰
ب	باجے، تاش، شراب بلکہ تمام کھیل کود		
	کے آلات بیچنا بھی منع ہیں۔		۲۰۱
پ	جو چیز اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر		
	دے وہ لہو الحدیث میں داخل ہے۔		۲۰۱
ت	گھاس اور درخت وغیرہ سب میں نر و		
	مادہ ہیں۔		۲۰۱
ٹ	ماں باپ کافر بھی ہوں تب بھی ان کا		
	حق پدری ومادری اولاد پر ہے۔		۲۰۱
ث	گدھا شہوت میں چیختا ہے۔		۲۰۱
ج	شریعت کی بقا کیلئے علماء اور طریقت		
	کے فروغ کے لئے صوفیاء اور اولیاء اللہ۔		۲۰۱
چ	اگر تمام روئے زمین کے درخت قلم		
	بن جائیں اور ساتوں آسمان روشنائی		
	بن جائیں مگر اللہ کے علوم ختم نہ ہوں		
	گے۔		۲۰۱
ح	فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب		
	کفار مکہ کو امن دے دیا سوائے چار		
	مخصوں کے۔		۲۰۱
خ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک		
	دن پہلے ہر کافر کے قتل کی جگہ بتائی۔		۲۰۲
32	**سورۃ السجدہ**		۲۰۲
الف	حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم		
	اور تمام صحابہ کرام کے امین اور سچے ہیں۔		۲۰۲
ب	حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی تھے۔		۲۰۲
	کفار کو خود اپنی ایک بات پر قرار نہ		
	تھا۔		۲۰۲
پ	قرآن شریف کے الفاظ کا رب تعالیٰ		
	کی طرف سے ہونا برحق ہے۔		۲۰۲
ت	دنیا کے ظاہری انتظام بادشاہوں اور		
	احکام کے سپرد ہیں اور باطنی وتکوینی		
	انتظامات اولیاء اللہ کے۔		۲۰۲
ٹ	قیامت کا دن کسی کافر کو پچاس ہزار		
	برس کا محسوس ہوگا کسی کو ایک ہزار		
	برس کا۔		۲۰۲
ث	ہمارے جد امجد حضرت آدمؑ کی		
	پیدائش کی ابتدا مٹی سے ہوئی۔		۲۰۲
ج	حضرت عزرائیل علیہ السلام جن کے		
	ذمے سب کی جان نکالنا ہے۔		۲۰۳
چ	قیامت میں حساب کتاب کیلئے		
	میدان حشر ملک شام کی زمین میں ہو		
	گا۔		۲۰۳
ح	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا رب تعالیٰ کی ہی		
	رضا ہے۔		۲۰۳

Marfat.com

		جو نبی کو عام انسانوں کے برابر مانتے				سب پر فرض ہیں۔	۲۰۷
	خ	ہیں وہ کافر ہیں۔	۲۰۳		ر	حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حیات ہیں۔	۲۰۸
		صالحین بعد از وفات زندہ صالحین			ڑ	درود ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن	
	د	سے ملتے ہیں اور کلام کرتے ہیں۔	۲۰۳			نماز سے باہر غیر کامل۔	۲۰۸
33		**سورۃ احزاب**	۲۰۳		ز	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کا تذکرہ۔	۲۰۸
	الف	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے القاب سے پکارو۔	۲۰۳		ژ	عورت کو مرد کی طرح اور مرد کو عورت	
	ب	اہل عرب منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا				کی طرح وضع قطع رکھنا حرام ہے۔	۲۰۸
		اور مظاہر کی بیوی کو اس کی ماں قرار			س	بنی اسرائیل سب کے سامنے ننگے	
		دیتے تھے۔	۲۰۳			نہاتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ کے	
	پ	جنگ خندق کا واقعہ۔	۲۰۴			کپڑے پتھر لے بھاگا۔	۲۰۸
	ت	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شریف سارے			ش	تقویٰ کے بعد زبان سنبھالنے کا حکم۔	۲۰۹
		انسانوں کیلئے نمونہ ہے۔	۲۰۴	34		**سورۃ سبا**	۲۰۹
	ٹ	حضرت انس ابن نضرؓ کی شہادت کا			الف	حضرت داؤدؑ کو زرہ بنانے کا معجزہ	
		ذکر۔	۲۰۴			عطا ہوا۔	۲۰۹
	ث	غزوہ خندق کا واقعہ۔	۲۰۵		ب	حضرت سلیمان تخت پر اڑتے تھے۔	
	ج	حضور کی ازواج پاکؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم			پ	جنات حضرت سلیمانؑ کے سامنے	
		سے دنیاوی سامان اور خرچ بڑھانے				دبے رہتے تھے۔	۲۰۹
		کا مطالبہ کیا تھا۔	۲۰۵		ت	حضرت سلیمانؑ کے ساتھ ایک فرشتہ	
	چ	جس نیکی کا ثواب دوسروں کو مدینہ				آتشین گرز لئے رہتا تھا۔	۲۰۹
		منورہ میں پچاس ہزار ملے گا تم کو اس			ٹ	حضرت سلیمانؑ کی وفات بیت	
		کا ثواب ایک لاکھ ملے گا۔	۲۰۵			المقدس کی تعمیر سے ۹ سال بعد ہوئی۔	۲۰۹
	ح	حضرت عیسیٰؑ اور حضورؐ کے درمیان کا			ث	ملکہ سبا (بلقیس) کے باغوں میں	
		فاصلہ ۵۷۰ سال ہے۔	۲۰۶			پھلوں کی کثرت تھی۔	۲۱۰
	خ	حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ			ج	ناشکری زوال نعمت کا سبب ہے۔	۲۱۰
		جوانان جنت کے سردار ہیں۔	۲۰۶		چ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ نبیوں کے بھی نبی ہیں	۲۱۰
	د	اگر خلوت سے پہلے خاوند فوت ہو			ح	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا دن، مہینہ	
		جائے تو بھی عدت ہے۔	۲۰۶			اور تاریخ اور علامت سب کچھ بتا دیں	۲۱۰
	ڈ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ نسب۔	۲۰۷		خ	دو شخصوں کا واقعہ۔	۲۱۰
	ذ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ کے آداب			د	جس دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و وقار	

Marfat.com

		کبھی قائم نہیں ہوسکتا۔	۲۱۱
	ڈ	روحانی طاقت کے مقابل جسمانی قوت بیکار ہوجاتی ہے۔	۲۱۰
35		**سورۃ فاطر**	۲۱۱
	الف	فرشتوں کے پروں کا تذکرہ۔	۲۱۱
	ب	اللہ تعالیٰ نے ارواح کے بھی جوڑے پیدا کیے۔	۲۱۱
	پ	دریاؤں کے پانی کا تذکرہ۔	۲۱۱
	ت	مونگا و مرجان، موتی کھارے پانی سے نکلتے ہیں۔	۲۱۱
	ٹ	مرد کو موتی وغیرہ پہننا جائز مگر سونا چاندی حرام۔	۲۱۱
	ث	ہر شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کا حاجت مند ہے۔	۲۱۱
	ج	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عالم غیب کا مشاہدہ فرمایا۔	۲۱۱
	چ	مردے سنتے ہیں۔	۲۱۱
	ح	شریعت و طریقت رنگ برنگے راستے ہیں۔	۲۱۱
	خ	تلاوت قرآن مجید عبادت ہے۔	۲۱۲
	د	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ۳۰ دجال ہوں گے۔	۲۱۲
	ڈ	علم الیقین، حق الیقین اور عین الیقین کا تذکرہ۔	۲۱۲
	ذ	جنت میں مسلمان مرد پر سونا ریشم پہننا حلال ہوگا۔	۲۱۲
	ر	کفار و مشرکین کا عذاب ہمیشہ رہے گا۔	۲۱۲
	ڑ	فترت والے لوگوں کے لئے صرف عقیدہ توحید کافی ہے۔	۲۱۲
	ز	اطاعت، اتباع اور عبادت میں بہت فرق ہے۔	۲۱۲
36	ژ	**سورۃ یٰسین**	۲۱۲
		یہ سورۃ قرآن پاک کا دل ہے۔	۲۱۲
		ابوجہل کی قسم اور اس کا نتیجہ۔	۲۱۲
	الف	انطاکیہ شہر کا تذکرہ۔	۲۱۳
	ب	حبیب ابن مری نجار نے مدینہ منورہ کو بسایا تھا۔	۲۱۳
	ت	اہل انطاکیہ کو حضرت جبرائیلؑ نے ہلاک کیا۔	۲۱۴
	ٹ	نبوت کی بارش سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں۔	۲۱۴
	ث	رب العالمین نے اپنی مخلوق میں جوڑے رکھے ہیں۔	۲۱۴
	ج	بہت سی وہ مخلوق ہے جس کا انسان کو علم نہیں۔	۲۱۴
	چ	چاند کی ۲۸ منزلیں ہے جن کو چاند ۲۸ دن میں طے کرتا ہے جبکہ سورج انہیں ایک سال میں طے کرتا ہے۔	۲۱۴
	ح	دوسری بار سب کو زندہ کرنے کیلئے صور پھونکا جائے گا۔	۲۱۴
	د	وسیلہ کا انکار کفر ہے جو کفار کا کام ہے۔	۲۱۴
	ڈ	قیامت کے دن سب سے پہلے پیغمبروں کی نعمت خوانی ہوگی۔	۲۱۵
	ذ	قیامت میں جزا و سزا گواہی کے ذریعہ سے ملے گی۔	۲۱۵
	ر	فرشتوں کا ماں کے پیٹ میں بچہ بنانا رب تعالیٰ ہی کے حکم سے ہے۔	۲۱۵

Marfat.com

ڑ عاص بن وائل یا ابوجہل یا ابی بن خلف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مناظرہ کیلئے آئے۔ ۲۱۵

ز عرب میں ۲ درخت پائے جاتے ہیں جن سے پانی ٹپکتا ہے مگر جب ایک دوسرے سے رگڑ لگ جائے تو آگ نکلتی ہے۔ ۲۱۵

37 **سورۃ الصف** ۲۱۵

الف ہر روز سورج نئی جگہ سے طلوع ہوتا ہے۔ ۲۱۵

ب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے شیاطین آسمانوں پر جاتے تھے۔ ۲۱۵

پ حضرت آدمؑ کو چپکنے والی مٹی سے بنایا۔ ۲۱۵

ت پوجا کے پتھر، درخت، سورج چاند دوزخ میں جائیں گے۔ ۲۱۵

ٹ جنت میں بھوک نہ ہوگی۔ ۲۱۵

ث موت کو بکرے کی شکل میں ذبح کر دیا جائے گا۔ ۲۱۵

ج حضرت نوح علیہ السلام کا لقب آدم ثانی ہے۔ کیونکہ ساری دنیا میں آپ ہی کی نسل سے چلی۔ ۲۱۵

چ سورۃ ۹۷ پڑھنے کی فضیلت۔ ۲۱۵

ح حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے ۲۶۴۰ سال بعد ہوئے۔ ۲۱۷

خ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارے بت توڑ کر تیشہ بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا۔ ۲۱۷

د حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ ۲۱۷

ذ حضرت جبرائیل علیہ السلام قربانی کیلئے دنبہ لائے۔ ۲۱۷

ر چار پیغمبر زندہ ہیں دو آسمان میں اور ۲ زمین پر۔ ۲۱۸

ڑ حضرت خضر علیہ السلام سمندر پر اور حضرت الیاس علیہ السلام خشکی پر منتظم ہیں۔ ۲۱۸

ز حضرت یونس علیہ السلام نینوا بستی کے نبی تھے۔ ۲۱۸

ژ حضرت یونس علیہ السلام ۴۰ روز مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ ۲۱۸

س حضرت یونس علیہ السلام کو بحکم خداوند ایک بکری روزانہ آتی اور آپ علیہ السلام کو دودھ پلا جاتی تھی۔ ۲۱۸

ش ہر فرشتہ کا مقام عبادت جدا ہے۔ ۱۱

ص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر نے عذاب قبر دیکھا۔ ۲۱۸

38 **سورۃ ص** ۲۱۹

الف حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ ۲۱۹

ب حضرت سلیمان علیہ السلام پہاڑ کی تسبیح سنتے تھے۔ ۲۱۹

پ حضرت داؤد علیہ السلام کے محل پر ۴۰۰۰ سپاہی پہرہ دیتے تھے۔ ۲۱۹

ت حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات مسجد میں ہوئی۔ ۲۱۹

ٹ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ۳۰۰ بیویاں اور ۷۰۰ لونڈیاں تھیں۔ ۲۱۹

ث حضرت ابوہریرہؓ نے شیطان کو پکڑا۔ ۲۱۹

ج کسی پیغمبر پر زکوٰۃ فرض نہ تھی۔ ۲۱۹

Marfat.com

	چ	خارش میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا مفید ہے۔	۲۱۹
	ح	وصال کے وقت اور قبروں میں ہوا کیلئے جنت کی کھڑکیاں کھلی ہیں۔	۲۲۰
	خ	جنت میں سب متقی ہوں گے۔	۲۲۰
	د	جو کوئی "یا قہار" روزانہ ایک ہزار بار پڑھ لیا کرے اس کے دل سے خلقت کا خوف دور ہو جائے گا۔	۲۲۰
	ذ	محبوب بندے کا رب تعالیٰ سے جھگڑنا برا نہیں بلکہ اس کا ناز ہے۔	۲۲۰
	ذ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر اللہ تعالیٰ نے اپنا دست کرم رکھا جس سے آسمان اور زمین کی سب چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آ گئیں۔	۲۲۰
	ر	بغیر علم غیب نبوت کے کام انجام نہیں پا سکتے۔	۲۲۰
	ڑ	حضرت آدم علیہ السلام کی تیاری کی تکمیل ۴۰ سال میں ہوئی پھر اس میں روح پھونکی گئی۔	۲۲۰
	ر	بزرگوں کی دعا سے بھی عمریں بڑھ سکتی ہیں بلکہ بعد از موت زندگی بھی مل سکتی ہے۔	۲۲۰
39		**سورۃ الزمر**	۲۲۱
	الف	چاند تارے چلتے ہیں۔	۲۲۱
	ب	بچے کی پیدائش کے مراحل۔	۲۲۱
	پ	تقویٰ اور نیک اعمال ایمان کے بعد ہیں۔	۲۲۱
	ت	جنت کے درجات اوپر نیچے ہیں۔	۲۲۱
	ٹ	زیادہ کھانے زیادہ سونے اور زیادہ بولنے سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے۔	۲۲۱
	ث	موت کی ۲ صورتیں ہیں۔	۲۲۱
	ج	کفار اپنے بتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈراتے تھے۔	۲۲۱
	چ	حضرت جبرائیلؑ ہر رمضان میں ایک بار سارا قرآن سنایا کرتے تھے۔	۲۲۱
	ح	انسان میں ۲ روحیں ہیں۔	۲۲۲
	خ	جو چیز رب تعالیٰ سے غافل کریں وہ وبال ہے۔	۲۲۲
	د	دنیا کی دولت بارش کے پانی کی طرح ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔	۲۲۲
	ذ	کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے معبودوں کو مان لیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کو مان لیتے ہیں۔	۲۲۲
	ذ	صور کے نفخوں کا تذکرہ ۔	۲۲۲
	ر	دوزخ کے سات طبقوں کے علیحدہ علیحدہ دروازے ہیں جو بند رہتے ہیں۔	۲۲۳
	ڑ	حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت ہے۔	۲۲۳
	ز	ادنیٰ مومن کی جنت کی وسعت۔	۲۲۳
40		**سورۃ المومن**	۲۲۳
	الف	عرش الٰہی کو چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ قیامت میں ۸ اٹھائیں گے۔	۲۲۳
	ب	دنیا میں حضرات انبیاء کرامؑ باذن رب تعالیٰ شرعی حاکم ہیں۔	۲۲۳
	پ	جو نگاہ بغیر قصد پڑ جائے وہ معاف ہے مگر عمداً دیکھنے پر پکڑ ہے۔	۲۲۳
	ت	حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت	۲۲۳

Marfat.com

	یوسف علیہ السلام سے ۹۰۰ برس بعد ہوئے	۲۲۳	
	حضرت معاذؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم یمن بنا کر بھیجا۔	۲۲۴	
ث	ہر نعمت کا شکر جداگانہ ہے۔	۲۲۴	
ج	نطفے کے مراحل۔	۲۲۴	
چ	کفار کا ہر گروہ اُس دروازے سے جائے گا جس کا وہ اہل ہوگا۔	۲۲۴	
41	**سورۃ حم السجدۃ**	۲۲۴	
الف	۲ دن میں زمین بنائی گئی۔	۲۲۵	
ب	زمین آسمان سے افضل کیونکہ یہ نبیوں کی جائے سکونت ہے۔	۲۲۵	
پ	قوم عاد میں معمولی آدمی ۸ گز کا تھا۔	۲۲۵	
ت	اگر مکہ سے مومنین فقراء نکل جاتے تو ان پر عذاب آجاتا۔	۲۲۶	
ٹ	قیامت میں کافر کی زبان جھوٹ بولے گی۔ باقی سارے اعضا سچ بولیں گے۔	۲۲۶	
ث	دنیا میں درخت بھی بولتے ہیں جنہیں خاص بندے سنتے ہیں۔	۲۲۶	
ج	بُرا ساتھی رب تعالیٰ کا عذاب ہے اچھا ساتھی رحمت۔	۲۲۶	
چ	قابیل نے قتل ناحق ایجاد کیا۔	۲۲۶	
ح	موت کے وقت بھی فرشتے مدد کرتے ہیں۔	۲۲۶	
خ	مال ملنا آسان ہے۔ اعمال اور کمال ملنا دشوار۔	۲۲۶	
د	اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو قیامت کا علم عطا فرمایا۔	۲۲۶	
ڈ	دنیا میں راحت کم اور تکلیف زیادہ		
	سورۃ الشوریٰ	۲۲۷	
الف	قرآن کریم نے فرمایا کہ ہر چیز کے جوڑے ہیں۔ لکڑی، پتھروں اور درختوں کے بھی۔	۲۲۷	
ب	ایک استقامت ہزار کرامتوں سے افضل ہے۔	۲۲۷	
پ	نومسلم جو ایمان لاتے ہی فوت ہوگیا وہ جنت میں جائے گا۔	۲۲۷	
ت	ہر گناہ سے توبہ کرنی چاہیے۔	۲۲۷	
ٹ	مقبول بندوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔	۲۲۷	
ث	دنیاوی افکار بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔	۲۲۷	
ج	قیامت میں سب بکھرے ہوئے ایک جگہ ایک وقت میں جمع کر دیئے جائیں گے۔	۲۲۷	
چ	ہر انسان کا ایک گھر جنت میں ایک دوزخ میں بنایا گیا ہے۔	۲۲۸	
43	**سورۃ الزخرف**	۲۲۸	
الف	ساری کتب عبرانی زبان میں تھیں۔	۲۲۸	
ب	بندہ رب تعالیٰ کو بھول جاتا ہے مگر رب تعالیٰ نہیں بھولتا۔	۲۲۸	
پ	علماء کی وفات بھی مسلمانوں کے لیے مصیبت ہے۔	۲۲۸	
ت	اللہ تعالیٰ نے جسمانی اور روحانی جوڑے بنائے۔	۲۲۸	
ٹ	رب تعالیٰ نے جانوروں میں طاقت اور جرأت جمع نہیں فرمائی۔	۲۲۸	
ث	انسانوں کے سوا کوئی مخلوق رب تعالیٰ		

Marfat.com

	کیلئے اولاد نہیں مانتی۔	۲۲۹	
ج	دنیا کا مال واولاد وغیرہ سب فانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ باقی رہتی ہے۔	۲۲۹	
چ	بُرا ساتھی اللہ کا عذاب ہے اچھا ساتھی نصیب ہونا اللہ کی رحمت ہے۔	۲۲۹	
ح	آخرت دنیا سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔	۲۲۹	
خ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد بھی سارے عالم کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہے ہیں۔	۲۲۹	
د	حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری زبانیں جانتے تھے	۲۲۹	
ڈ	انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد عالم کی سیر کرتے ہیں۔	۲۲۹	
ذ	انبیاء کرام علیہم السلام خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آتے ہیں۔	۲۳۰	
ر	بزرگوں کے پاس حاضر ہونے سے کفار کی سخت مشکلیں بھی حل ہو جاتی ہیں۔	۲۳۰	
ڑ	انبیاء کرام تمام جہانوں سے اعلیٰ و افضل ہیں۔	۲۳۰	
ز	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت اترنا برحق ہے۔	۲۳۰	
ژ	قیامت کا آنا اچانک اور آنا فانا ہوگا۔	۲۳۰	
س	جنت کے درخت سدا بہار ہیں۔	۲۳۰	
ش	ہجرت کی رات کا واقعہ۔	۲۳۰	
ص	اگر رب تعالیٰ کا بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اُس کا عابد ہوتا۔	۲۳۰	
44	**سورۃ الدخان**	۲۳۱	
	الف	شب معراج کی رات پورا قرآن لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان کی طرف اُتارا گیا۔	۲۳۱
	ب	آسمان پر دھواں کا آنا جو قرب قیامت میں ظاہر ہوگا۔	۲۳۱
	پ	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی موت ،جگہ اور کیفیت سے مطلع فرما دیا تھا۔	۲۳۱
	ت	مومن کے مرنے پر آسمان وزمین روتے ہیں۔	۲۳۱
	ٹ	یمن کے بادشاہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غائبانہ خط لکھ کر لوگوں کے سپرد کیا تھا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوں تو خط پیش کر دینا۔	۲۳۲
	ث	تھوہر کے عرق کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی تلخ ہو جائے۔	۲۳۲
	ج	جنتیوں کا لباس سندس واستبرق کا ہوگا۔	۲۳۲
45	**سورۃ الجاثیہ**		۲۳۲
	الف	قرآن پاک ۲۳ سال کی مدت میں بقدر ضرورت نازل ہوا۔	۲۳۲
	ب	نضر ابن حارث کا حشر۔	۲۳۲
	پ	اللہ تعالیٰ نے دریا کو مسخر کر دیا	۲۳۳
	ت	مومن کی زندگی رب تعالیٰ کی اطاعت میں اور کافر کی زندگی نافرمانی میں گزرتی ہے۔	۲۳۳
	ٹ	آسمان اور زمین برابر نہیں۔	۲۳۳
	ث	اللہ تعالیٰ نے بے جان نطفہ کو جاندار بنایا۔	۲۳۳
46	**سورۃ الاحقاف**		۲۳۳

Marfat.com

	الف	حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایمان لانے کا واقعہ۔	۲۳۳
	ب	ولی کے مقابلہ میں تکبر محرومی اور نبی کے مقابلہ میں تکبر کفر ہے۔	۲۳۴
	پ	قوم عاد کو آندھی نے ہلاک کر دیا۔	۲۳۴
	ت	حضرت ہود علیہ السلام نے مومنوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا جس سے وہ سب محفوظ رہے۔	۲۳۴
	ٹ	جنات کا قرآن سننے کا واقعہ۔	۲۳۴
47		**سورۃ محمد ﷺ**	۲۳۴
	الف	اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا اِسم محمد ﷺ قرآن مجید میں چار مرتبہ لیا۔	۲۳۴
	ب	نومسلم کو کفر کے زمانہ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔	۲۳۵
	پ	شہدا کی شہادت رائیگاں نہیں جائے گی۔	۲۳۵
	ت	جنت میں چار نہریں ہوں گی۔	۲۳۵
	ٹ	انسان بغیر دیکھے بھالے اور حلال حرام میں تمیز کیے بغیر ہڑپ کر جاتا ہے۔	۲۳۵
	ث	اولیاء اللہ سچے جھوٹے مرید کو پہچانتے ہیں۔	۲۳۵
	ج	بخیل کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اپنے مالک کو ڈسے گا۔	۲۳۵
48		**سورۃ الفتح**	۲۳۵
	الف	حضور ﷺ کی خواب مبارک۔	۲۳۶
	ب	صلح حدیبیہ کی شرائط۔	۲۳۶
	پ	حضور ﷺ خدا اور ساری خدائی کے محبوب ہیں۔	۲۳۶
	ت	حضور ﷺ نے خود رب تعالیٰ کو بچشم سر معراج میں دیکھا۔	۲۳۶
	ٹ	فتح خیبر ۷ سات ہجری میں ہوا۔	۲۳۶
	ث	مسلیمہ کذاب خلافت صدیقی میں جہنم رسید ہوا۔	۲۳۷
	ج	حضرت عثمان غنیؓ کو سفیر بنا کر مکہ معظمہ بھیجا۔	۲۳۷
	چ	حضور ﷺ نے ۸۰ کفار مکہ کو معاف کر دیا۔	۲۳۷
	ح	مکہ معظمہ پر حملہ کرنے سے روکا گیا۔	۲۳۷
	خ	انسان کا خمیر چار چیزوں سے اٹھایا۔	۲۳۸
49		**سورۃ الحجرات**	۲۳۸
	الف	حضور ﷺ کی بے ادبی حق تعالیٰ کی بے ادبی ہے۔	۲۳۸
	ب	خبردار میرے محبوب کے بے ادبی نہ ہونے پائے۔	۲۳۸
	پ	حضرت ثابت ابن قیس ؓ کا واقعہ۔	۲۳۸
	ت	حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کی بخشش اسی طرح یقینی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا۔	۲۳۸
	ٹ	کسی کام میں جلدی نہ کی جائے ورنہ پچھتانا پڑے گا۔	۲۳۸
	ث	عظمت کا دارومدار محض نسب پر نہیں تقویٰ و پرہیزگاری پر ہے۔	۲۳۹
	ج	مسلمانوں کو کتا گدھا سور وغیرہ نہ کہو۔	۲۳۹
	چ	کسی کو کانا ٹینا اور لنگڑا کہہ کر نہ پکارو	۲۳۹
	ح	اگرچہ یہ عیب اُس میں ہوں۔ غیبت گناہ ہے مگر بے لذت جیسے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا۔	۲۳۹

Marfat.com

50		**سورۃ ق**	۲۳۹
	الف	قرآن پاک بے وضو چھونا منع ہے۔	۲۳۹
	ب	مٹی کا گوشت پوست بنا دینا اللہ تعالیٰ کو کوئی مشکل نہیں۔	۲۳۹
	پ	آسمان بغیر ستون کے قائم ہے۔	۲۳۹
	ت	ہر عاقل بالغ کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔	۲۳۹
	ٹ	نفس امارہ کو مشورہ دینے والا شیطان اور دل کو مشورہ دینے والا فرشتہ ہے۔	۲۴۰
	ث	رب تعالیٰ نے دوزخ جنت بھرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔	۲۴۰
	ج	زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان میں ۶ دن میں بنایا۔	۲۴۰
	چ	ایک دن میں صرف ایک آسمان ہی بنا۔	۲۴۰
	ح	سارے گناہ بخشوانے کی دعا۔	۲۴۰
51		**سورۃ الذریت**	۲۴۰
	الف	چاروں ہواؤں کی قسم۔	۲۴۰
	ب	سحر کا وقت استغفار اور دعا کیلئے بڑا موزوں ہے۔	۲۴۰
	پ	حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو کہا کہ تم ۳ دن زندہ رہو گے۔	۲۴۰
	ت	درخت اور پتھر میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں۔	۲۴۱
52		**سورۃ الطور**	۲۴۱
	الف	بیت العمور ساتویں آسمان پر ہے جو فرشتوں کا قبلہ ہے۔	۲۴۱
	ب	تقدیر مبرم کو کوئی شے نہ ٹال سکتی ہے اور نہ بدل سکتی ہے۔	۲۴۱
	ت	جو چیز رب تعالیٰ سے غافل کر دے وہ کھیل کود اور بُرا شغل ہے۔	۲۴۱
	ٹ	دنیا میں انسان کا نکاح غیر انسان سے نہیں ہو سکتا۔	۲۴۱
	ث	جنت میں گناہ کرنے کی قدرت نہ رہے گی۔	۲۴۱
53		**سورۃ النجم**	۲۴۲
	الف	سدرۃ ایک بیری ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے۔	۲۴۲
	ب	گناہ وہ ہے جسے عقل انسانی بُرا سمجھے۔	۲۴۲
	پ	فرائض بدنی دوسروں کی طرف سے ادا نہیں ہو سکتے۔	۲۴۲
	ت	نیک اعمال کی تحقیق فرمائی جائے گی۔	۲۴۲
	ٹ	قرآن سن کر رونا محبوبوں کا طریقہ ہے۔	۲۴۲
54		**سورۃ القمر**	۲۴۲
	الف	شق القمر کا واقعہ۔	۲۴۲
	ب	شق القمر کے مشاہدے کا ایک واقعہ۔	۲۴۳
	پ	طوفان نوح میں مسلسل ۴۰ دن مینہ برستا رہا۔	۲۴۳
	ت	قرآن یاد کرنے والے کی غیبی امداد ہوتی ہے۔	۲۴۳
	ٹ	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پانی پینے کی باری کا تذکرہ۔	۲۴۳
	ث	حضرت لوط علیہ السلام کے گھر فرشتے۔	۲۴۳
	ج	خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے۔	۲۴۴
		قرب حضوری ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھی حاصل تھی۔	۲۴۴
55		**سورۃ الرحمن**	۲۴۴

Marfat.com

	الف	کلی طور پر زمین آسمان سے افضل ہے۔ کیونکہ سید الانام کا مقام	
		استراحت ہے۔	۲۴۴
	ب	حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ	
	پ	قیامت کے روز موجودہ زمین اور آسمان بدلے ہوئے ہوں گے۔	۲۴۴
	ت	دو جنتوں کا وعدہ ۔	〃
	ٹ	جنت میں پانی کی ۲ نہریں ہوں گی ایک تسنیم دوسری سلسبیل جو ایک مشک کے پہاڑ سے نکلتی ہے۔	۲۴۴
	ث	حور کی پنڈلی کا مغز اوپر سے نظر آئے گا۔	۲۴۵
56		**سورۃ الواقعہ**	۲۴۵
	الف	سورۃ واقعہ کی فضیلت۔	۲۴۵
	ب	جنت میں گوشت آگ سے نہ پکایا جائے گا۔ قدرتی طور پر خود بخود جائے گا۔	۲۴۵
	پ	جنت میں اعلیٰ درجہ کے بیر بھی ہیں جن میں گٹھلی نہیں۔	۲۴۵
	ت	حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مقام سدرۃ المنتہیٰ ہے۔	۲۴۵
	ٹ	دنیاوی بیوی جنت میں جوان باکرہ اور حسین ہوگی۔	۲۴۵
	ث	عرب میں ۲ درخت ہیں جن کی رگڑ سے آگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔	۲۴۵
	ج	قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آہستہ آہستہ ۲۳ سال کی مدت میں اتارا گیا۔	۲۴۵
	چ	مقربین کو اعمال نامے دیئے ہی نہ جائیں گے۔	۲۴۵
57		**سورۃ الحدید**	۲۴۶
	الف	خوش دلی سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر جنت کا وعدہ ہے۔	۲۴۶
	ب	پل صراط پر مخلصین آگے ہونگے اور منافقین پیچھے۔	۲۴۶
	پ	لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں۔	۲۴۶
	ت	زندگی توشہ آخرت جمع کرنے کا ذریعہ ہے۔	۲۴۷
	ٹ	جنت کی وسعت کا ذکر ۔	۲۴۷
	ث	سب کچھ پہلے ہی ہے طے ہو چکا ہے اور لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے۔	۲۴۷
	ج	ترازو حضرت نوح علیہ السلام کو بذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام دیا گیا۔	۲۴۷
58		**سورۃ المجادلہ**	۲۴۷
	الف	ظہار کا بیان ۔	۲۴۷
	ب	ظہار کے کفارے کا ذکر ۔	۲۴۷
	پ	خلوت اور جلوت کا ذکر ۔	۲۴۸
	ت	توکل ۲ قسم کا ہے۔	۲۴۸
	ٹ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا صحابی بن جاتا ہے۔	۲۴۸
	ث	کوئی نبی علیہ السلام میدان جہاد میں شہید نہیں ہوا۔	۲۴۸
	ج	حضرت ابوعبیدہؓ ابن جراح نے جنگ اُحد میں اپنے باپ کو قتل کیا۔	۲۴۸
59		**سورۃ الحشر**	۲۴۸
	الف	سبزے کی تسبیح سے قبر کا عذاب دور ہوتا ہے۔	۲۴۹
	ب	حضرت ابوطلحہ کا واقعہ ۔	۲۴۹
	پ	ایک ساعت کی فکر ذکر کثیر سے بہتر	

Marfat.com

		ہے۔	۲۴۹		
	ت	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب شریف پہاڑ سے زیادہ قوی و مضبوط ہے۔	۲۴۹		
60		**سورۃ الممتحنہ**	۲۴۹		
	الف	ایک کافرہ عورت کا واقعہ۔	۲۴۹		
	ب	عورت کے مرتد ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔	۲۴۹		
	پ	مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے۔	۲۵۰		
61		**سورۃ الصف**	۲۵۰		
	الف	جاندار یا بے جان، سمجھ والی یا ناسمجھ ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔	۲۵۰		
	ب	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۵۷۰ برس بعد ہوئی۔	۲۵۰		
	پ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور نام چمکتا رہے گا۔	۲۵۰		
	ت	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد عیسائیوں کے تین گروہ ہو گئے۔	۲۵۰ ۲۵۱		
62		**سورۃ الجمعہ**	۲۵۱		
	الف	آسمان اور زمین کی سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔	۲۵۱		
	ب	قرآن و حدیث آسان نہیں ہے کہ ہر کوئی شخص اپنی عقل سے سمجھ سکے۔	۲۵۱		
	پ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کسی کے شاگرد نہیں تھے۔	۲۵۱		
	ت	تا قیامت اولیاء اللہ پاکیزہ سیرت ہوتے رہیں گے۔	۲۵۱		
	ٹ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے والا صحابی کا مرتبہ نہیں پا سکتا۔	۲۵۲		
	ث	علمائے یہود نے توریت پر عمل نہیں کیا۔	۲۵۲		
	ج	جمعہ کی پہلی اذان پر کاروبار بند کر دینا چاہیے۔	۲۵۲		
	چ	جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے مسجد میں آ جانا چاہیے۔	۲۵۲		
	ح	جس پر نماز جمعہ فرض ہے اس پر نماز ظہر فرض نہیں ہے۔	۲۵۲		
	خ	جمعہ کی نماز آزاد مرد، بالغ عاقل اور تندرست شہری پر فرض ہے۔	۲۵۲		
	د	نماز جمعہ کے بارے میں آیت کا نزول۔	۲۵۲		
63		**سورۃ المنافقون**	۲۵۲		
	الف	زیادہ قسمیں کھا کر اپنے مومن ہونے کا ثبوت دینا منافقوں کا کام ہے۔	۲۵۲		
	ب	جو مومن کو ذلیل سمجھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہے۔	۲۵۲		
	پ	بال بچوں میں مشغول ہو کر ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جاؤ۔	۲۵۳		
	ت	تندرستی میں صدقہ خیرات کا ثواب موت کے وقت کے صدقہ سے دو گناہ ہے۔ صدقہ سے آئی ہوئی موت ٹل جاتی ہے۔	۲۵۳		
	ٹ	پانچ بیبیاں بڑے کمال والی ہیں۔	۲۵۳		
	ث	کاتب تقدیر فرشتہ بچے کی نیک بختی اس پر لکھ دیتا ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔	۲۵۳		
64		**سورۃ التغابن**	۲۵۳		
	الف	انسانی صورت بگاڑنا حرام ہے۔	۲۵۳		

Marfat.com

		ب	قرآن شریف شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان اول پر نازل کیا گیا۔	۲۵۳	
		پ	قیامت کے دن مومن اور کافر علیحدہ کردیئے جائیں گے۔	۲۵۳	
		ت	بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں۔	۲۵۳	
		ٹ	قرآن کریم پر عمل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔	۲۵۳	
65			**سورۃ الطلاق**	۲۵۴	
		الف	عورت کے عدت کے بارے میں بیک وقت تین طلاقیں دینا مکروہ ہے۔	۲۵۴	
		ب	حضرت عوفؓ کے لڑکے کا واقعہ۔	۲۵۴	
		پ	تقویٰ اختیار کرنے سے غموں سے نجات اور غیبی روزی ملتی ہے۔	۲۵۴	
		ت	درود شریف اور نعت شریف اختلاج قلب کا بہترین علاج ہے۔	۲۵۴	
		ٹ	شہداء کی روحیں فوت ہوتے ہی جنت میں پہنچ جاتی ہیں۔	۲۵۵	
66			**سورۃ التحریم**	۲۵۵	
		الف	قسم کھالینے سے چیز قسم کھانے والے پر حرام ہوجاتی ہے۔	۲۵۵	
		ب	اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو خبر دی۔	۲۵۵	
		پ	فرعون نے حضرت آسیہ کو چار میخوں سے ہاتھ پاؤں بند ھوادیئے۔	۲۵۵	
67			**سورۃ الملک**	۲۵۶	
		الف	ایک صحابیؓ نے جنگل میں زمین کے اندر سورۃ ملک پڑھنے کی آواز سنی۔	۲۵۶	
		ب	ہر دو آسمانوں کے درمیان ۵۰۰ سال کا فاصلہ ہے۔	۲۵۶	
		پ	سارے تارے پہلے آسمان پر ہیں۔	۲۵۶	
		ت	دوزخ میں احساس ہے وہ غضب بھی کرتی ہے اور کلام بھی کرتی ہے۔	۲۵۶	
		ٹ	حضور ﷺ نماز تہجد میں اتنا روتے تھے کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی یہ ہے خوف خدا۔	۲۵۶	
		ج	جسم کو توانا رکھنے کیلئے جسمانی روزی اور روح کی نشوونما کیلئے روحانی غذا استعمال کرو۔	۲۵۶	
		چ	ماں کے پیٹ میں ناک کان آنکھیں اور دل بنانا فرشتے کا کام ہے۔	۲۵۶	
68			**سورۃ القلم**	۲۵۷	
		الف	قلم کا طول آسمان اور زمین کے برابر ہے۔	۲۵۷	
		ب	ولید اپنی ماں کے پاس پہنچا اور بولا کہ حضور ﷺ نے میرے دس عیب بیان فرمائے ہیں تو کو میں جانتا ہوں دسویں کی تجھے خبر ہے۔	۲۵۷	
		پ	قیامت میں ولید کا منہ سور جیسا ہوگا۔	۲۵۷	
		ت	مکہ والے قحط سالی میں مردار تک کھا گئے۔	۲۵۷	
		ٹ	گناہ کا ارادہ کرنا بھی گناہ ہے۔	۲۵۷	
		ث	تقویٰ کے بہت درجے ہیں۔	۲۵۷	
		ج	جو مال و دولت غفلت پیدا کرے وہ رب کا عذاب ہے۔	۲۵۷	
		چ	عرب میں بعض لوگ نظر بد لگانے		

Marfat.com

		میں مشہور تھے انہوں نے حضور ﷺ	
		پر قصد کیا مگر بے کار۔	۲۵۷
	ح	سارے عالم کو عقل کا ایک حصہ ملا	
		حضور ﷺ کو ۹ حصے۔	۲۵۷
69		**سورۃ الحاقۃ**	۲۵۷
	الف	قوم عاد پر ۷ رات اور ۸ دن تک تیز	
		آندھی چلی اور پھر سب ہلاک کر	۲۵۷
		دیئے گئے۔	
	ب	حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت	
		مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا۔	۲۵۸
	پ	اللہ تعالیٰ کے عرش کو قیامت کے دن	
		۸ فرشتے اٹھائیں گے۔	۲۵۸
	ت	فرشتوں کے ہاتھ کی لمبائی ایسی ہے	
		جیسے مکہ معظمہ اور کوفے کے درمیان کا	
		فاصلہ۔	۲۵۸
	ٹ	قرآن کریم سارے جہان کیلئے	
		ہدایت ہے۔	۲۵۸
	ث	جھوٹے مدعی نبوت کا انجام بُرا ہوتا	
		ہے۔	۲۵۸
70		**سورۃ المعارج**	۲۵۸
	الف	سات آسمانوں اور عرش و کرسی کا	
		مالک اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔	۲۵۸
	ب	دوزخ نام لے لے کر بلا رہی ہے۔	۲۵۸
	پ	حضور ﷺ کو ایمان و محبت سے دیکھنا	
		مومن و صحابی بنا دیتا ہے۔	۲۵۹
	ت	سال میں ۳۶۰ مشرق اور اتنے ہی	
		مغرب ہیں۔	۲۵۹
71		**سورۃ نوحؑ**	۲۵۹
	الف	اللہ تعالیٰ حقوق العباد نہ بخشے گا۔ قرض	
		ادا کرنا ہوگا اور مظالم کا قصاص دینا ہو	
		گا۔	۲۵۹
	ب	اگر سورج کی روشنی سے چمگادڑ اندھا	
		ہو جاتا ہے تو سورج کی ذمہ داری تو نہ	
		ہوئی۔	۲۵۹
	پ	نبیوں، اہل ولیوں کو تہی دست	
		جاننا طریقہ کفار ہے۔	۲۵۹
	ت	تخلیق انسان کے مراحل کا ذکر۔	۲۵۹
	ٹ	قوم نوح علیہ السلام کے بت بہت تھے مگر	
		یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عزت	
		والے تھے۔ ۲ مرد کی شکل باقی تین	
		عورت شیر اور گھوڑے کی شکلوں میں	
		انہیں بتوں کی پوجا عرب میں پہنچی۔	۲۶۰
72		**سورۃ الجن**	۲۶۰
	الف	جنات کی پناہ لینا حرام ہے کہ اس سے	
		ان کی سرکشی بڑھتی ہے۔ نبی ولی کی	
		مدد لینا جائز ہے۔	۲۶۰
	ب	حضور ﷺ کی ولادت سے پہلے	
		جنات بے تکلف آسمان پر جاتے اور	
		فرشتوں کی باتیں سنتے تھے۔	۲۶۰
	پ	حضور ﷺ اولین و آخرین کے لیے	
		رحمت ہیں۔	۲۶۰
	ت	ذکر الٰہی میں خاص لذت ہے۔	۲۶۰
	ٹ	جب غیب کی وحی آتی تھی تو	
		حضور ﷺ کے ارد گرد فرشتوں کا پہرہ ہوتا تھا۔	۲۶۰
73		**سورۃ المزمل**	۲۶۱
	الف	اللہ تبارک تعالیٰ نے تمام نبیوں کا نام	
		لے کر پکارا مگر حضور ﷺ کو صفات	
		شریف سے خطاب کیا گیا۔	۲۶۱

Marfat.com

	ب	تہجد کی نماز بہت اہم اور فائدہ مند ہے۔	۲۶۱
	پ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں کیلئے بڑا عذاب ہے۔	۲۶۱
	ت	قرآن غافلوں کیلئے نصیحت اور عاقلوں کیلئے نور اور گمراہوں کیلئے ہدایت۔	۲۶۱
	ٹ	شریعت طریقت حقیقت اور معرفت اللہ تعالیٰ کے راستے ہیں۔	۲۶۱
74		**سورۃ المدثر**	۲۶۱
	الف	کوہ حرا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا ہوئی۔	۲۶۲
	ب	ولید تین لاکھ دینار اور ایک بہت بڑے باغ کا مالک تھا۔ نیز وہ اپنی قوم کا چوہدری تھا۔	۲۶۲
	پ	دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس کی بلندی پچاس سال کی راہ ہے۔	۲۶۲
	ت	سب سے بڑی مخلوق فرشتے ہیں۔ اور سب سے چھوٹی مخلوق انسان ہیں۔	۲۶۲
	ٹ	انسان شکل میں یکساں ہے مگر فطرت میں مختلف۔	۲۶۲
	ث	انسان با اختیار اور با ارادہ ہے مگر اس کا ارادہ اور اختیار رب تعالیٰ کے ارادے کے تابع ہے۔	۲۶۲
75		**سورۃ القیمٰۃ**	۲۶۲
	الف	قیامت کا دن بہت اہم ہے اس دن سوائے رب تعالیٰ کے کسی کی بادشاہت نہ ہوگی۔	۲۶۲
	ب	قیامت بروز جمعہ ۱۰ محرم کو قائم ہوگی۔	۲۶۲
	پ	کفار و فساق کی آنکھیں عذاب الٰہی دیکھ کر بالکل سیاہ ہو جائیں گی۔	۲۶۳
	ت	دنیا میں بھی ہر شخص اپنے گناہ جانتا ہے۔	۲۶۳
	ٹ	حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن کی سورتوں کو علیحدہ علیحدہ صحیفوں میں جمع فرمایا۔	۲۶۳
	ث	حضرت جبرائیل علیہ السلام رب و محبوبِ صلی اللہ علیہ وسلم رب کے پیغام رساں ہیں۔	۲۶۳
	ج	حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔	۲۶۳
	چ	دم درود جھاڑ پھونک برحق ہے۔	۲۶۳
	ح	قرآن سے منہ پھیرنا اور اس کی طرف پشت کرنا طریقہ کفار ہے۔	۲۶۳
76		**سورۃ الدھر**	۲۶۳
	الف	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صدہا سال پہلے اپنی قوم کو خبر دے دی تھی کہ آخری نبی آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا۔	۲۶۳
	ب	انبیاء علیہم السلام کی سمع و بصر اتنی تیز ہوتی ہے کہ دور کی چیز کو دیکھ لیتے ہیں۔	۲۶۴
	پ	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا نذر ماننے کا واقعہ۔	۲۶۴
	ت	صبر چار قسم کا ہوتا ہے۔	۲۶۴
	ٹ	جنتی نعمتیں وہم و خیال سے بالاتر ہیں۔	۲۶۴
	ث	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ حاضر ہوئے اور کہا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین کی تبلیغ بند کر دیں تو میں اپنی بیٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیاہ دوں گا اور بغیر مہر حاضر کر دوں گا۔	۲۶۴

Marfat.com

	ج	طریقت کا راستہ صرف واقف کار کے ذریعہ ہی سے طے ہوتا ہے۔	۲۶۴
77		**سورۃ المرسلت**	۲۶۴
	الف	جس طرح انسان کا ماں کے پیٹ میں رہنا بھی اندازے سے تھا اس طرح دنیا میں رہنا بھی اندازے سے تھا۔	۲۶۵
	ب	بارش اگرچہ آسمان کی طرف سے آتی ہے لیکن وہ پانی بھی زمین ہی کا ہوتا ہے۔	۲۶۵
	پ	دنیا میں جو رب تعالیٰ چاہتا تھا تم لوگ کرتے تھے اور آخرت میں جو یہ چاہیں گے رب تعالیٰ دے گا۔	۲۶۵
78		**سورۃ النبا**	۲۶۵
	الف	جنت و دوزخ میں نیند اور رات و دن نہ ہونگے۔	۲۶۵
	ب	آسمان میں بے شمار دروازے ہیں۔	۲۶۵
	پ	دنیا میں تمام حیوانات و جمادات میں سمجھ بوجھ ہے۔ وہ سنتے بولتے ہیں۔	۲۶۵
	ت	جیسے سمندر کے پانی اور سورج کی روشنی کی حد نہیں ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کی حد نہیں۔	۲۶۵
	ٹ	ہر شخص کے سارے نیک و بد اعمال لوح محفوظ میں پہلے ہی لکھے جا چکے ہیں۔	۲۶۶
	ث	جسمانی متقی وہ ہے جو نیک اعمال کرے۔	۲۶۶
	ج	دل کا متقی وہ ہے جس کے دل میں اللہ والوں کا ادب ہو۔	۲۶۶
79		**سورۃ النازعات**	۲۶۶
	الف	مومن کو سکرات کی شدت محسوس نہیں ہوتی۔	۲۶۶
	ب	حضرت موسیٰؑ کو رب تعالیٰ نے تبلیغ اور وعظ کی بھی تعلیم دی۔	۲۶۶
	پ	رات اگرچہ زمین کے سایہ کا نام ہے مگر وہ سایہ سورج سے حاصل ہوتا ہے۔	۲۶۶
80		**سورۃ عبس**	۲۶۶
	الف	وہ فرشتے جو قرآن کریم کو لوح محفوظ سے صحیفوں میں نقل کرتے ہیں رب تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔	۲۶۶
	ب	مومن کی موت بھی اللہ کی نعمت ہے۔	۲۶۷
	پ	ایک ساعت کی فکر ہزار برس کی ذکر سے افضل ہے۔	۲۶۷
	ت	جو تر و تازگی بارش سے حاصل ہوتی ہے وہ کنوئیں کے پانی سے حاصل نہیں ہوتی۔	۲۶۷
	ٹ	چہرے پر مارنا اور چہرہ بگاڑنا منع ہے۔	״
81		**سورۃ التکویر**	۲۶۷
	الف	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قیامت کو آج دیکھنا چاہے وہ سورۃ تکویر پڑھے۔	۲۶۷
	ب	زندہ در گور لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس خطا کی پاداش میں دفن ہوئی۔	۲۶۷
	پ	جب حمل میں جان پڑ جائے تو اسے گرانا حرام ہے کہ یہ جان کا قتل ہے۔	۲۶۷
	ت	۲۷ رجب اور ۱۲ ربیع اول قابل قسم ہو گئیں۔	۲۶۷
	ٹ	قرآن شریف توریت اور انجیل کی طرح لکھا نہیں اترا۔	۲۶۷
	ث	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں	۲۶۷

Marfat.com

		مبارکہ میں خدائی قوت ہے۔	۲۶۸
	ج	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیلؑ کو ان کی اصلی شکل میں آسمان کے مشرقی کنارے پر دیکھا۔	۲۶۸
82		**سورۃ الانفطار**	۲۶۸
	الف	انسانوں کی جان و مال کی حفاظت کیلئے فرشتے مقرر ہیں۔ جان کی حفاظت کیلئے ۸ فرشتے اور مال کی حفاظت کیلئے ۴ فرشتے۔	۲۶۸
	ب	فرشتے نیکی ایک کی ۱۰ لکھتے ہیں اور گناہ اتنا ہی لکھتے ہیں۔	۲۶۸
	پ	فرشتے روزانہ لکھی ہوئی ڈائری لوح محفوظ کے نوشتہ کے مطابق نظر رکھتے ہیں۔	۲۶۸
83		**سورۃ المطففین**	۲۶۸
	الف	حرام رزق سے دل سیاہ، خیالات خراب اور اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔	۲۶۹
	ب	سجین نہایت ہولناک جگہ ہے جو ساتویں زمین کے نیچے وہاں ابلیس اور اس کی لشکر کا دفتر ہے۔	۲۶۹
	پ	علیین ساتویں آسمان کے بھی اوپر عرش کے نیچے واقع ہے۔	۲۶۹
	ت	بعض صالحین کی روحیں علیین میں ہیں بعض کی ارواح زمزم میں۔	۲۶۹
	ٹ	جنت میں تین قسم کی شراب ہوگی۔	۲۶۹
	ث	جنت سات آسمانوں سے اوپر ہے اور دوزخ سات زمینوں کے نیچے۔	۲۶۹
84		**سورۃ الانشقاق**	۲۷۰
	الف	وضع حمل کے وقت ولادت کی آسانی کیلئے آیت ۴ کے متعلق۔	۲۷۰
	ب	جن کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے ان کا حساب آسان ہوگا۔	۲۷۰
	پ	تکبر اور شیخی حرام ہے۔	۲۷۰
	ت	چالیس دن تک مردے کی روح کا تعلق اس عالم سے بھی ہوتا ہے۔	۲۷۰
	ٹ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے انجام سے باخبر ہیں کہ کون دوزخی اور کون جنتی ہے۔	۲۷۰
85		**سورۃ البروج**	۲۷۰
	الف	بارہ برج آسمان اور زمین کی بقاء کا ذریعہ ہیں۔	۲۷۰
	ب	ایک حیرت انگیز واقعہ	۲۷۰
	پ	بزرگوں کی صحبت کا فیض عبادت سے زیادہ ہے۔	۲۷۱
	ت	اولیاء کا وجود دین کی حقانیت کی دلیل ہے۔	۲۷۱
	ٹ	اگر مومن مومن کو ظلماً مارے تو اس کی توبہ کے لیے قصاص یا دیت ضروری ہے۔	۲۷۱
	ث	جس مال و عزت سے رب تعالیٰ کی بندگی کی توفیق ملے وہ رحمت ہے۔	۲۷۱
	ج	قرآن کے معنی ہیں ملانے والا۔ ملاحظہ فرمائیں۔	۲۷۱
86		**سورۃ الطارق**	۲۷۲
	الف	حضرت ابوطالبؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہونا۔	۲۷۲
	ب	آسمان روزی کا خزانہ ہے۔	۲۷۲
	پ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تاروں کی مانند ہیں	۲۷۲

Marfat.com

	ت	انبیاءؑ و اولیاؑ فرشتے بحکم رب تعالیٰ دفع بلاو مشکل کشا ہیں۔	۲۷۲
	ٹ	قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے روحانی روزی نصیب ہوتی ہے۔	۲۷۲
87		**سورۃ الاعلیٰ**	۲۷۲
	الف	دنیا تجارت کی جگہ ہے اور آخرت مہمانی کی جگہ۔	۲۷۲
	ب	سبزے اور جانوروں کی عبادتیں مختلف ہیں۔	۲۷۳
	پ	حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتے ہیں۔	۲۷۳
	ت	حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بجز رب تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں۔	۲۷۳
	ٹ	حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑی سے آب زمزم جاری ہوا۔	۲۷۳
	ث	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگوں کے دن منانے کے لئے حکم دیا۔	۲۷۳
	ج	ایک انصاری نے اپنے پڑوسی کی شکایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کی۔	۲۷۳
	چ	آگ ایک ہے مگر یکساں نہیں۔	۲۷۴
	ح	اولیائے کرام کے ذکر اللہ اور عوام کے ذکر میں فرق ہے۔	۲۷۴
	خ	دنیاوی زندگی چار قسم کی ہے۔	۲۷۴
	د	جس نیکی کا تعلق آخرت سے ہو جائے وہ باقی بن جاتی ہے۔	۲۷۴
	ڈ	کل صحیفے ایک سو دس ہیں۔	۲۷۴
88		**سورۃ الغاشیہ**	۲۷۴
	الف	قیامت میں مسلمانوں اور کافروں کا حشر۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گناہ تیز ہے۔	۲۷۴
	ب	روحانی یا ایمانی کھانا وہ ہوتا ہے جو رب تعالیٰ کی عبادت کیلئے کھایا جائے۔	۲۷۵
	پ	جنتی لوگوں کے صدقات جاریہ ان کی نیک اولاد کا نعم البدل ہونگے۔	۲۷۵
	ت	جنتی لوگ ۱۰۰ گز بلند تختوں پر بٹھائے جائیں گے جو خود بخود اوپر نیچے آئیں گے۔	۲۷۵
	ٹ	اونٹ میں چھ صفات موجود ہیں ملاحظہ فرمائیں۔	۲۷۵
	ج	پہاڑوں کی ساخت قدرت الٰہی کا پتہ دیتی ہے۔	۲۷۵
	چ	بظاہر ساری زمین یکساں ہے مگر اس کے جوہر مختلف ہیں۔	۲۷۵
	ح	بہت سے حضرات نزول قرآن سے پہلے ایمان لے آئے۔	۲۷۵
	خ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کلام ہر کام مخلوق کیلئے نصیحت ہے۔	۲۷۵
	د	جو اللہ تعالیٰ کی واحدنیت اور حضور کی نبوت و رسالت کا انکار کرے وہ دائمی عذاب کا مستحق ہے۔	۲۷۶
	ڈ	مرنے کے بعد قبر میں بھی مومن کے صدقات جاریہ رہتے ہیں۔	۲۷۶
89		**سورۃ الفجر**	۲۷۶
	الف	فجر کی چھ تفسیریں ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔	۲۷۶
	ب	چار نمازیں جفت ہیں۔ نماز مغرب اور وتر طاق ہیں۔	۲۷۶
	پ	شداد جو تمام روئے زمین کا بادشاہ تھا	

Marfat.com

		جس نے عدن کے قریب ۳۰۰ سال کے عرصے میں جنت تیار کروائی۔	۲۷۶		اور رہے گا۔	۲۷۹
	پ	شریعت نے زکوٰۃ وصدقے کا حکم دیا۔	۲۷۶	ب	سورج ہزارہا میل دور سے ناپاک زمین کو خشک کر کے پاک کر دیتا ہے۔	۲۷۹
	ت	مال کی محبت بُری نہیں بلکہ گہری محبت بُری ہے۔	۲۷۶	پ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تمام سلسلوں کو منور کرتا ہے۔	۲۷۹
	ٹ	میدان حشر میں ہر آسمان کے فرشتوں کی علیحدہ قطار ہوگی۔	۲۷۷	ت	حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ بلافصل ہیں۔	۲۷۹
	ث	حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ نفس مطمئنہ وہ ہے جسے ایمان کے ساتھ ایقان بھی نصیب ہو۔	۲۷۷	ٹ	امت کے اولیاء وعلما تا قیامت حضورؐ کا پیغام پہنچاتے رہیں گے۔	۲۷۹
	ج	نفس انسانی کے تین درجے ہیں۔	۲۷۷	ث	جو وقت رب تعالیٰ کی یاد میں گزرے وہ دن ہے اور جو غفلت میں کٹے وہ رات ہے۔	۲۷۹
	چ	اصحاب کہف کے کتے کو اولیاء کی صحبت سے دائمی زندگی اور عظمت مل گئی۔	۲۷۷	ج	انسان کا نفس امارہ بھی ہے لوامہ بھی اور مطمئنہ بھی۔	۲۷۹
90		**سورۃ البلد**	۲۷۷	92	**سورۃ اللیل**	۲۸۰
	الف	مکہ معظمہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے بسایا۔	۲۷۷	الف	حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت بلالؓ کو امیہ بن خلف سے خرید کر آزاد کیا۔	۲۸۰
	ب	بیٹا کسی درجہ میں پہنچ کر باپ کے برابر نہیں ہوسکتا۔	۲۷۸	ب	عقل کی کوشش اور ہے اور روح کی کچھ اور۔	۲۸۰
	پ	ایک پہلوان کا واقعہ۔	۲۷۸	پ	حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا بہترین مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا۔	۲۸۰
	ت	آنکھ دوسرے کو دیکھتی ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔	۲۷۸	ت	عام مومنوں کی موت کو وفات اور خاص مومنوں کی موت کو عرس کہہ سکتے ہیں۔	۲۸۰
	ٹ	پاک زبان سے قرآنی دعائیں زیادہ اثر کرتی ہیں۔	۲۷۸	ٹ	آخرت دنیا سے افضل ہے کیونکہ وہ باقی رہنے والی ہے۔	۲۸۰
	ث	جانوروں میں وہ بچہ یتیم ہے جس کی ماں مرجائے۔	۲۷۸	ث	آخرت پھل کھانے، آرام پانے کا زمانہ ہے۔	۲۸۰
	ج	اعمال نحوست کی تشریح۔	۲۷۸	ج	دوزخ ۲۲ سال کی راہ سے کافروں کو	۲۸۰
91		**سورۃ الشمس**	۲۷۹			
	الف	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض عالم میں ہمیشہ رہا				

Marfat.com

	کھینچے گی۔	۲۸۰
	ج ولی کا دشمن بڑا بد بخت ہے۔	۲۸۰
	ح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کے دھوون سے شفا حاصل ہوتی ہے۔	۲۸۱
	خ جیسے روزی کے دروازے مختلف ہیں۔ایسی ہی رضائے الٰہی کے دروازے مختلف ہیں۔	۲۸۱
93	**سورۃ الضحیٰ**	۲۸۱
	الف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک راضی یعنی خوش نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔	۲۸۱
	ب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے مراحل۔	۲۸۱
	پ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام نبیوں کی امامت فرمائی۔	۲۸۱
	ت حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے زمینی خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں۔	۲۸۱
	ٹ جماعت انبیاء میں سے چار نبی تو نگر گزرے ہیں۔	۲۸۱
	ث میت کے بارے میں فقہا کا ارشاد	۲۸۱
94	**سورۃ الانشرح**	۲۸۲
	الف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ۴ مرتبہ چاک کیا گیا۔	۲۸۲
	ب حضرت یوسف علیہ السلام زمانہ قحط سالی میں ایک وقت میں چند لقمے کھاتے تھے	۲۸۲
	پ سکون قلبی تین قسم کا ہے۔	۲۸۲
	ت ہر مصیبت کے بعد راحت ہے۔	۲۸۲
95	**سورۃ التین**	۲۸۲
	الف زیتون کے درخت کی عمر ۳ ہزار سال ہے۔	۲۸۲
	ب حضرت جبرائیل علیہ السلام جسمیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی پیشکش کرنے آئے تو شکل انسانی میں آئے۔	۲۸۳
	پ نیکوکار بندے کو بڑھاپے، بیماری سفر میں اتنی ہی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے جتنا کہ جوانی میں۔	۲۸۳
96	**سورۃ العلق**	۲۸۳
	الف ظہور نبوت کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ۶ ماہ تک سچی خوابیں آئیں۔	۲۸۳
	ب کسی کا کسی کو توجہ دینا سینے سے لگا کر فیض دینا برحق ہے۔	۲۸۳
	پ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہور نبوت سے پہلے عارف باللہ عابد اور زاہد تھے۔	۲۸۴
	ت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل کو پہلے ہی سے جانتے تھے۔	۲۸۴
	ٹ تلاوت قرآن شریف سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا چاہیے۔	۲۸۴
	ث حضرت سلیمان علیہ السلام نے بسم اللہ کے ساتھ بلقیس کو خط لکھا۔	۲۸۴
	ج حضرت یوسف علیہ السلام کاغذ کے موجد ہیں۔	۲۸۴
	چ قلم سے مراد کاتب تقدیر فرشتے کا وہ قلم جس سے وہ ماں کے پیٹ میں بچے کی تقدیر لکھتا ہے۔	۲۸۴
	ح انسان اپنی حد میں رہ کر اشرف المخلوقات ہے۔	۲۸۴
	خ رب تعالیٰ نے مال کی برائی اور علم کی فضیلت بیان فرمائی۔	۲۸۴
	د ابوجہل کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کا انجام۔	۲۸۵
	ڈ مقابر اولیاء اللہ متبرک ہیں۔	۲۸۵

Marfat.com

	ذ	حضرت عبداللہؓ ابوجہل کا سر کاٹ کر لائے۔	۲۸۵		
	ر	ابوجہل نے حضور ﷺ سے مقابلہ کیا۔	۲۸۵		
	ڑ	سجدے بہت قسم کے ہیں۔	۲۸۵		
97		**سورۃ القدر**	۲۸۵		
	الف	شب قدر کی رات کو سال بھر کے ہونے والے واقعات کی فہرستیں تقسیم ہوتی ہیں۔	۲۸۵		
	ب	روح فرشتے کی بے شمار زبانیں ہیں۔	۲۸۶		
	پ	ساری شب قدر افضل ہے مگر اس کا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے۔	۲۸۶		
98		**سورۃ البینۃ**	۲۸۶		
	الف	حضور ﷺ ساری کائنات کے رسول ہیں۔	۲۸۶		
	ب	پہلی امتوں کے قبر میں سوال جواب نہ ہوتے تھے۔	۲۸۶		
	پ	قرآن شریف تمام صحیفوں کا جامع ہے۔	۲۸۶		
99		**سورۃ الزلزال**	۲۸۶		
	الف	قیامت کے قریب زمین پر سخت زلزلہ آئے گا۔	۲۸۶		
	ب	قیامت میں سات گواہ ہوں گے۔	۲۸۶		
	پ	حضور ﷺ نے قوم ثمود کی زمین پر ٹھہرنے سے منع فرمایا۔	۲۸۷		
	ت	جو مسلمان ذرہ بھر نیکی کرے گا اس کی جزا دیکھے گا۔			
100		**سورۃ العدیٰت**	۲۸۷		
	الف	حُب مال چار قسم کے ہیں۔	۲۸۷		
	ب	قیامت میں جانور بھی اٹھیں گے۔	۲۸۷		
101		**سورۃ القارعہ**	۲۸۷		
	ا	قیامت کے غم سے حضرات انبیاء علیہم السلام و اولیاءؒ محفوظ ہوں گے۔	۲۸۷		
	ب	حضور ﷺ نے معراج کی رات قیامت بلکہ دوزخ و جنت اور وہاں کے عذاب و ثواب کا ملاحظہ فرمایا۔	۲۸۷		
	پ	فرشتوں اور جانوروں کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا۔	۲۸۸		
102		**سورۃ التکاثر**	۲۸۸		
	ا	دنیا کی حرص بُری ہے۔	۲۸۸		
	ب	میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔	۲۸۸		
	پ	زیارت قبور اپنی موت کو یاد کرنے کے لئے ہے۔	۲۸۸		
	ت	مرنے کے بعد مومن کو تو دوزخ دِکھا کر فوراً چھپا دی جاتی ہے۔	۲۸۸		
	ٹ	بعد از موت تین وقت اور تین جگہ حساب ہوگا۔	۲۸۸		
103		**سورۃ العصر**	۲۸۸		
	الف	حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا مومن متقی نقصان میں نہیں رہتا۔	۲۸۸		
	ب	زندگی کا نفع بندگی ہے ورنہ شرمندگی۔	۲۸۸		
	پ	بادشاہ خراب ہو تو نظام خراب ہے۔	۲۸۸		
	ت	دل بدعقیدہ ہو تو نیکیاں برباد۔	۲۸۸		
	ٹ	ہر کام تین طرح کا ہے۔	۲۸۹		
104		**سورۃ الھمزۃ**	۲۸۹		
	الف	گستاخی کی تین صورتیں ہیں اور تینوں کفر ہیں۔	۲۸۹		
	ب	جو مال نفسانی یا شیطانی راہ میں خرچ ہو وہ فانی ہے اور جو رحمانی راہ میں			

Marfat.com

	پ	خرچ ہو وہ باقی اور جاودانی ہے۔	۲۸۹
		انسان کی اندرونی آگیں ۲ قسم کی ہیں۔ حسد کی آگ اور عشق کی آگ۔	۲۸۹
105		**سورۃ الفیل**	۲۸۹
	الف	خانہ کعبہ کو شہید کرنے کا واقعہ۔	۲۸۹
	ب	ابرہہ کے لشکر پر ابابیلوں کے حملے کا ذکر۔	۲۹۰
106		**سورۃ القریش**	۲۹۰
	الف	حضور ﷺ کا شجرہ نسب۔	۲۹۰
	ب	جب مکہ والوں نے مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کیا تو رب تعالیٰ نے ان پر بارش اور غلہ کی درآمد بند کردی۔	۲۹۰
107		**سورۃ الماعون**	۲۹۰
	الف	نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں۔	۲۹۰
108		**سورۃ الکوثر**	۲۹۰
	الف	جب حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصال ہوا تو عاص بن وائل وغیرہ کفار نے کہا کہ آپ ﷺ منقطع النسل ہو گئے۔	۲۹۱
	ب	حوضِ کوثر کی وسعت کا ذکر۔	۲۹۱
	پ	نماز پنج گانہ کی پابندی کا حکم۔	۲۹۱
109		**سورۃ الکافرون**	۲۹۱
	الف	بعض سرداران قریش نے حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ کچھ باتیں آپ ﷺ ہماری مان لیں اور کچھ باتیں ہم آپ ﷺ کی مان لیں گے۔	۲۹۱
	ب	انسان چار وجہ سے گمراہ ہوتا ہے۔	۲۹۱
	پ	جو سوتے وقت یہ سورت پڑھ لیا کرے تو اس کا خاتمہ بالخیر نصیب ہو گا۔	۲۹۱
110		**سورۃ النصر**	۲۹۱
	الف	صحابہؓ کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ صحابہ بدر ۳۱۳ خلفائے راشدین ۴ ہیں۔ یہ تعداد انبیاء علیہم السلام و رسل و مرسلین کی تعداد کے برابر ہے۔	۲۹۲
	ب	اس سورت کے بعد حضور ﷺ اس دنیا میں ۸۰ دن تشریف فرما رہے۔	۲۹۲
111		**سورۃ اللہب**	۲۹۲
	الف	جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضور ﷺ اپنے تمام اقارب کو کوہ صفا پر لے گئے اور تبلیغ فرمائی۔	۲۹۲
	ب	قرآن کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں۔	۲۹۲
	پ	ابولہب کے ۲ بیٹوں کے ساتھ حضور ﷺ کی صاحبزادیوں کی شادی ہوئی تھی اس صورت کے نزول کے بعد ابولہب نے طلاق دلوادی۔	۲۹۲
	ت	ابولہب کی ہلاکت جنگ بدر کے ایک ہفتہ کے بعد ہوئی۔	۲۹۲
	ٹ	ام جمیلہ حضور ﷺ کی سخت دشمن تھی۔	۲۹۲
	ث	ایک فرشتے نے بحکم رب تعالیٰ ام جمیلہ کو پھانسی دے دی۔	۲۹۳
112		**سورۃ اخلاص**	۲۹۳
	الف	کفار عرب حضور ﷺ سے سوال کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سونے کا ہے یا چاندی کا وہ کیا کھاتا پیتا ہے۔ اس کا	۲۹۳

Marfat.com

		حسب نسب کیا ہے۔	۲۹۳
	ب	اس سورت کے بڑے فضائل ہیں۔	۲۹۳
113		**سورۃ الفلق**	۲۹۳
	الف	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا وار۔	۲۹۳
	ب	دفع جادو کیلئے دعائیں تعویز و منتر کرنا جائز ہے۔	۲۹۴
	پ	جادو کرنے کے اوقات۔	۲۹۴
	ت	جب جادوگر کے دم میں اثر ہے تو اللہ کا نام پڑھ کر دم کرنے میں ضرور اثر ہے۔	۲۹۴
	ٹ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں پر دم فرماتے تھے۔	۲۹۴
	ث	جادو اور حسد سب بدتر جرم ہیں۔	۲۹۴
114		**سورۃ الناس**	۲۹۴
	الف	برے خیال کو وسوسہ کہا جاتا ہے اچھے خیالات کو الہام کہتے ہیں۔	۲۹۴
	ب	نفس امارہ کے غلبہ سے وسوسے زیادہ آتے ہیں۔ نفس مطمئنہ کے غلبہ میں الہام زیادہ ہوتا ہے۔	۲۹۴
	پ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر پہنچ کر شب کو یہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم فرماتے تھے۔	۲۹۴
	۱	قرآن کی شان۔	۲۹۵
	۲	ساتوں آسمانوں کا تذکرہ۔	۲۹۶
	۳	یمن کے بادشاہ تبع کی حجاز مقدس پر چڑھائی کا واقعہ۔	۲۹۸
	۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک کے متعلق کرشن جی مہاراج اور گوتم بدھ کی پیشن گوئیاں۔	۳۰۲
	۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مشاہدہ۔	۳۰۴
	۶	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں دوبارہ آمد۔	۳۰۴
	۷	نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔	۳۰۵
	۸	علم الاعداد کی روشنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک۔	۳۱۲
	۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کی حفاظت۔	۳۱۸
	۱۰	صحابہ کرامؓ کے اجساد مبارکہ کی حفاظت۔	۳۲۰
	۱۱	تیرہ سو سال بعد کا واقعہ۔	۳۲۱
	۱۲	اولیا اللہ کی قسموں اور ان کے مقام کے بارے میں۔	۳۲۵
	۱۳	حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات۔	۳۳۷
	۱۴	سیاح لامکاں۔	۳۴۳
	۱۵	تابوت سکینہ۔	۳۷۵
	۱۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دس خصائص اوفران کے فوائد۔	۳۷۷
	۱۷	معجزہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔	۳۷۸
	۱۸	قدرت کا کرشمہ۔	۳۷۹
	۱۹	لوح محفوظ	۳۸۰
	۲۰	[illegible] ضروری [illegible]۔	۳۸۱
			۳۸۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمدالله رب العالمین

الصلوة والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام اوراس کی صفات ذاتیہ میں سے ایک صفت ہے جسے رب العالمین نے وحی کی صورت میں روح الامین علیہ السلام کے ذریعے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر وانور پر نازل کیا۔ یہ کتاب لاریب یعنی ہر شک وشبہ سے پاک ومنزہ ہے۔ خالق کریم نے اسے ''ھدی للمتقین''، یعنی اہل تقوی کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے اوراس کے تحفظ کی ذمہ داری خود لی ہے۔ قرآن بلاشبہ سرچشمہ ہدایت، کتاب زندہ ولازوال اور معجزات کی دنیا کا سب سے عظیم الشان شاہکار ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں:

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت اولایزال است وقدیم

یعنی قرآن حکیم وہ زندہ کتاب ہے جس کی حکمتیں لازوال وقدیم ہیں۔ اس لازوال، زندہ اور معجزات سے معمور کتاب کو پڑھنا، پڑھانا، سیکھنا اور سیکھ کر اس پر عمل پیرا ہونا ہی بندۂ مومن کی معراج اوراس کا مقصد حیات ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الزین یتلون کتب الله و اقامو الصلوة و انفقوا مما رزقنهم سراً و علانیة یرجون تجرة لن تبور۔ لیوفیهم اجورهم و یزیدهم من فضله، انه غفور شکور۔ (سورۃ فاطر 29,30)

ترجمہ: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں، پوشیدہ اور ظاہر، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں، جس میں ہرگز نقصان نہیں، تاکہ انھیں ان کا اجر بھرپور دیا جائے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے، بے شک وہ بخشنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔

علوم قرآن کا فروغ اور تعلیم قرآن کا اہتمام کتنی عظیم سعادت ونعمت عظمیٰ ہے اور قرآن کا معلم ومتعلم ہونا کتنا بڑا شرف ہے۔ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ تم سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (صحیح بخاری: فضائل القرآن: رقم ۴۶۳۹، ترمذی: رقم: ۲۸۳۲، ابوداؤد، الصلوٰۃ: رقم ۱۲۴۰، ابن ماجہ: رقم: ۲۰۷، مسند احمد: رقم: ۳۸۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے کئی قوموں کو سربلند کرتا ہے اور اسی کے ترک کرنے سے بہت سی قوموں کو پست کر دیتا ہے"۔ (مسلم: رقم: ۸۱۷)

قرآن اپنی تلاوت و قراءت کے شرف سے مشرف رہنے والوں کی قبر حشر میں شفاعت بھی کرتا ہے، چنانچہ حضرت ابوامامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: قرآن کی تلاوت کیا کرو، بلاشبہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا

(صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، فضل قراءۃ القران: رقم: ۱۳۳۷، مسند احمد: رقم: ۲۱۱۲۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے

:

جس نے اللہ کی کتاب کا ایک لفظ پڑھا تو اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا اجر رکھتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

(جامع الترمذی: فضائل القرآن: رقم: ۲۸۳۵)

قرآن کی تلاوت اور حفظ سے محرومی بہت بڑا خسارہ ہے، اس لیے کچھ نہ کچھ اس پاک کلام میں سے ضرور یاد کرنا چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا، رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بے شک وہ شخص جس کے سینہ میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو، وہ ویران گھر کی مانند ہے"۔ (ترمذی)

قرآن پاک چونکہ محض ایک کتاب ہی نہیں بلکہ بنی نوع انسان کے کیلئے مرشد کامل اور منشور حیات ہے۔ اس لیے شریعت مطہرہ میں اس کے پڑھنے اور سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس کے احکام اور اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہونے کا بھی حکم ہے۔

قرآن کو درست اور صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا اور اس کے معانی و مفاہیم تک رسائی کا اہتمام دراصل اس کے اندر موجود احکام کی ٹھیک ٹھیک بجا آوری کے لئے ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

Marfat.com

جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی جیسی ہوگی اور اس کے والدین کو ایسے خلعت (لباس) زیب تن کروائے جائیں گے جن کا بدل پوری دنیا (مل کر بھی) نہیں ہوسکتی، وہ کہیں گے، یہ سب ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے، تو کہا جائے گا: تمہارے بیٹے کی قرآن سے وابستگی کے سبب۔ (الحاکم:۵۶۸/۱، الترغیب:۳۲۸/۲:رقم:۲۱۲۳)

حضرت عبدالحمید الحمانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: میں نے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو جہاد کرنے والا شخص زیادہ پسند ہے یا قرآن پڑھنے والا؟ تو انھوں نے فرمایا: قرآن پڑھنے والا؟ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: مذہب صحیح ومختار، جس پر جمہور علماء کا اعتماد ہے، یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت، تسبیح تہلیل اور ان کے علاوہ دیگر تمام اذکار سے افضل ہے۔

حامل قرآن اور خادم قرآن کا بڑا مرتبہ وشرف ہے، لیکن قرآن سے بے اعتنائی برتنے والا اس کی برکات و فیوضات سے محروم رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ قرآن پاک سے قلبی تعلق اور حقیقی وابستگی کے بغیر کوئی شخص بھی کامل مسلمان اور عبد حقیقی نہیں بن سکتا۔ خالق کائنات کی خوشنودی ورضا، قرآن پاک کے احکام پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے، علامہ اقبالؒ کہتے ہیں:

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

اگر تو مسلمان بن کر جینا چاہتا ہے تو ایسا جینا قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ کو خود بھی قرآن پاک سے خاص لگاؤ اور تعلق تھا۔ تلاوت قرآن آپ ﷺ بڑی رغبت وشوق سے سماعت فرماتے۔ صحیح بخاری، فضائل القرآن میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: ابن مسعودؓ مجھے قرآن سناؤ۔ عبداللہ ابن مسعودؓ نے (تعجب سے) عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں حالانکہ قرآن آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ میں قرآن کسی دوسرے سے سنوں۔ راوی کہتے ہیں میں سورۃ النساء کی آیات تلاوت کیں، جنھیں سن کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ درس گاہوں اور مدارس دینیہ میں قرآن پاک کی تعلیم وتدریس ایسے شفاف اور پاکیزہ انداز سے ہو کہ دلوں میں خشیت اور جذبوں میں تڑپ پیدا ہو جائے اور قرآن کا نفاذ اور نفوذ دونوں ہمیں میسر آجائیں۔ (آمین)

Marfat.com

اَحْسَنَ القَصَصْ

حضرت پیر طریقت صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی اویسی دامت برکاتھم العالیہ کے شغف بالقرآن کا ایک اور گراں قدر نمونہ ہے حضرت شامی صاحب قبلہ اس سے پہلے کنز العقبیٰ، کنز العرفان اور ایسے ہی دیگر عنوانات سے قرآن عظیم الشان کی خدمات جلیلہ سرانجام دے چکے ہیں پیرانہ سالی کے باوجود ان کے جذبات ایمانی میں جوانوں کی سی سرگرمی اور سرمستی ہے۔

حضرت شامی صاحب قبلہ کی بے لوث خدمات، اہلیت اور اخلاص باطنی کو دیکھ کر بے اختیار اقبالؒ کا شعر یاد آتا ہے۔

حدیث دل کسی درویشِ بے گلیم سے پوچھ
خدا کرے تجھے تیرے مقام سے آگاہ

عصر حاضر میں شامی صاحب کی شخصیت بھی کسی درویش بے گلیم (فقیر کی گدڑی) سے کم نہیں ہے۔

آپ تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے، روحانی فیوض و برکات سمیٹ کر آگے خلق خدا میں تقسیم کر رہے ہیں اور روایتی پیری مریدی کے پیشہ ورانہ انداز سے ہٹ کر اسلاف کے طریقہ پر گامزن ہیں۔

ان کی یہی درویشانہ روش ہے جس نے راقم کو متاثر کیا اور مجھے بھی اس قرآنی خدمت میں کچھ حصہ ڈالنے کا شرف تصحیح و نظر ثانی کے حوالے سے حاصل ہوا۔

پیشِ نظر کتاب عوام الناس کے علاوہ علما و خطباء کے لیے بھی مفید اور معلومات افزاء ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں اپنے کلام قدیم سے مناسبت اور اس کا درست فہم نصیب فرمائیں۔ آمین

از علامہ محمد شہزاد مجددی
ایم۔اے علوم اسلامیہ
سند امتیاز و صدارتی ایوارڈ یافتہ فاضل عربی و السنہ شرقیہ
ڈائریکٹر: دارالاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی)
49 ریلوے روڈ لاہور۔ 0300-9436903

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدیۂ تشکر

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق ہے جس کے امر کے بغیر کوئی چیز منصۂ شہود پر نہیں آسکتی۔ کلام خداوندی ہے۔ ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون۔ (یوسف ۶۷)۔ حکم صرف اللہ ہی کا کافی ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا۔ اس پر چاہیے سب بھروسہ کرنے والے بھروسہ کریں۔

سیّد المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ" (ترمذی ۳۵) جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔

عرصہ دراز سے میرے دل میں یہ خواہش موجزن تھی کہ میں اپنے پیر ومرشد کامل واکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی بہل کھتری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشن کو جاری وساری رکھوں۔ چنانچہ ۱۹۸۵ء کو آپؒ نے مندرجہ ذیل پیغام اپنے ایک خادم گورشرن کے ذریعہ بھیجا جسے ۲ سکھوں نے ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء کو بوقت ۲.۱/۲ دوپہر روضہ مبارک میں ۵ گولیاں مار کر قتل کر دیا تھا۔

Marfat.com

"ڈیئر سلیم! السلام علیکم۔ آپ کا پیامبر پیامی ملا۔ خواجہ غریب نواز بغداد تشریف لے گئے ہیں۔ ملنے پر اطلاع ہو جائیگی۔ کام کرتے رہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ کا بھائی گورشرن" (ترجمہ)

مندرجہ بالا پیغام عروس الاولیاء ملتان شریف سے بھیجا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب تک بیس ہزار کتابیں یعنی مجموعۃ الاسرار تذکرہ تاج العارفین جواہر شکر گنج وسلاسل انوار فی سیر الابرار کنز الطالبین من مراۃ المتقین کنز العقبیٰ اور کنز العرفان بغیر کسی معاوضہ کے فی سبیل اللہ برائے نجات مولف ومعاونین تقسیم ہو چکی ہیں۔

زیر نظر کتاب اَحسنُ القَصَص بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ بندہ ناچیز کو اپنے فضل وکرم سے اس کتاب کو مکمل کرنیکی سعادت عطا فرمائے کیونکہ بندہ اس وقت ۸۸ سال کی عمر میں سفر کر رہا ہے۔

یہاں یہ بیان کر دینا بیجا نہ ہوگا کہ میرے پیرومرشد کامل واکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبیؒ شامی بہل کھتری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بروز پیر ۲۹ رمضان المبارک ۱۰۲۸ ہجری مطابق ۳۰ اگست ۱۶۱۹ء کو دیوان لالہ بہڑہ مل بہل کھتری کے ہاں شاہجوراسی (بھارت) میں بحالت صائم پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد ماجد نے آپؒ کا نام لالہ بھوپت رائے رکھا تھا۔

آپؒ کے ۹ صاحبزادے تھے مگر آپؒ نے کسی کو بھی خلافت عطا نہ فرمائی۔ آپؒ کی عمر مبارک ۱۱۸ سال ہوئی۔ آپؒ اس دارِ فانی سے بروز بدھ مورخہ ۲۲ ربیع اوّل ۱۱۴۶ ہجری مطابق ۲۲ اگست ۱۷۳۳ء کو شاہجوراسی سے رخصت ہوئے۔ آپؒ نے اپنی زندگی اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دین کو فروغ دینے کے لیئے وقف کر رکھی تھی۔

بندۂ ناچیز آپؒ کی دسویں پشت سے تعلق رکھتا ہے جس کو آپؒ نے عرصہ ۲۶۱ سال کے بعد اپنا خلیفہ مجاز بذریعہ الشیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی، قادری، فاضلی سروری، سلطانی، درگاہی، چشتی، نظامی، سہروردی، نقشبندی، خالقی، رزاقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقرر فرمایا۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۶ ہجری بمطابق ۸ جون ۱۹۸۶ء کی رات میرے پیر بھائی عالی جناب حضرت صوفی محمد ساجد جاوید اکبر نوری، سروری، اویسی، قادری، قلندری، چشتی، مدظلہ العالی سابق سیکرٹری حکومت پنجاب کو فرمایا کہ لاہور میں ہمارے ایک دوست رہائش رکھتے ہیں انشاء اللہ بحکم ربی مزید معلومات ان سے ملیں گی۔

مندرجہ بالا کتابوں کا ظہور میں آنا بھی محض میرے پیرومرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصرّف ہے۔ آپؒ کا تعلق اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے براہِ راست ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپؒ کو علم لدنی عطا فرمایا تھا جو صرف پیغمبروں اور نبیوں کو ہی عطا ہوتا ہے۔ ان کتابوں کی تکمیل میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری نہ صرف رہنمائی فرمائی بلکہ مالی امداد بھی جاری رکھی۔ جس کے لیئے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے فضل وکرم سے مجھ جیسے مصیبت کار اور عاصی کو یہ سعادت عظیم نصیب فرمائی۔

بروز ہفتہ مورخہ ۶ مارچ ۲۰۱۰ء کو مؤلف کے پیرومرشد کامل واکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبیؒ شامی بہل کھتری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ۲۸۵ سالہ عرس مبارک کے موقع پر مندرجہ ذیل پیغام یعنی حکم نامہ بھیجا جسے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ دعاء حق ثناء دیتے نمازی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

بیٹا سلیم اللہ تجھے اپنا قرب نصیب فرمائے اور تجھ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور تیری صحت میں برکت فرمائے تمہارے لئے ایک پیغام اس پنجتن کے لاڈلے کے ہاتھ بھیج رہا ہوں امید ہے تم اس کی پیروی کرو گے۔ میرے عرس کے موقع پر اس مرقع کے مکلہ منبری پیسوں سے ایک حجرہ جس کے اوپر سفید پٹڑا ہو اور یہ اپنے جس کی چوحاجت ہے وہ یہ منبری حجرہ میں رکھ دینا لیڈھ کر دعا کرنا کھانے اور آئندہ سال بھی اس لو نیاز میں شامل کرنا اور اپنی سفید انگوٹھی تحسین کو پہنا دینا ایک آخری پیغام جو کتاب تم نے شروع کی ہے اس میں وہ تبرکات کی تصویریں نہ لگانا اور اس کو کلر رنگ میں جلد کروانا۔

خدا تمہارا حامی و ناصر ہو۔ عبدالنبی شامی"

اس سے پیشتر مؤلف کو زندگی میں تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی بہل کھتری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے کئی چیزیں و پیغامات ملے نیز ان کے علاوہ آپؒ کی کشف و کرامات کا بھی مشاہدہ کیا۔ یہاں یہ بھی بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپؒ نے ۱۹۸۶ء میں مؤلف کو ایک دوست کی شکل میں پکارا اور ۲۰۱۰ء میں بیٹے کی شکل میں یاد فرمایا۔

میرے پیر و مرشد نے ہدیہ تشکر اپنے تصرف کے ذریعہ مکمل کروایا۔ جس کا بندہ کو بالکل کوئی علم بھی نہ تھا۔ آخر میں بندہ ناچیز کی اللہ تبارک وتعالیٰ سے دلی دعا اور التجا ہے کہ وہ احقر کو اپنے پیر و مرشد کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کے عظیم مشن کو جاری و ساری رکھنے کی لگن میں باقی ماندہ زندگی بسر کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۲۲ ربیع اوّل ۱۴۳۱ ہجری

بمطابق ۹ مارچ ۲۰۱۰ء

صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری

اویسی نقشبندی عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارفِ مؤلّف

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۶ ہجری مطابق ۸ جون ۱۹۸۶ء کی رات تھی ۔ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد یہ حقیر فقیر تلاوت قرآن الحکیم میں مصروف تھا ۔ کہ خلاف معمول نیند نے کچھ غلبہ کیا عالم رؤیا میں عجیب اسرار مُنکشف ہوئے کہ جس کی مثال اِس دنیا میں ناممکن ہے ۔ ایک باغ پُر بہار نظر پڑا جہاں حضرات اولیاء کرام و دیگر ارواح مُقدّسہ موجود تھیں ۔ ایک رُوح پُر نُور، پُر بہار و پُر شکوہ جلوہ افروز ہوئی اور قریب آکر بغل گیر ہوئی اور اِس فقیر کے سر پر بوسہ ثبت فرمایا ۔ طبعیت عجب مسرور ہوئی ایک عالم وارفتگی طاری ہوا ۔ مودبا" اور دست بستہ ہو کر عرض کی کہ نام نامی اِسم گرامی سے اِس فقیر کو مطلع فرماویں رُخ پُر نُور پر ملکوتی تبسم ظاہر ہوا ' اور آواز شیریں سے فرمایا "عبدالنبیؐ" طبعیت از حد مسرور ہوئی کہ سُبحان اللہ کیا اِسم اقدس ہے ۔ عرض کی مزید سُننے کی آرزو ہے : فرمایا :

"عزیزی ! ہمارا تعلق لالہ بوہڑہ مل کھتّری کے گھرانہ اور
موضع شام چوراسی ضلع ہوشیار پور موجودہ ہندوستان سے تھا ۔
ہمارا پیدائشی نام لالہ بھوپت رائے رکھا گیا تھا اور عزیزم تمہارا
بھی ہمارے خاندان سے گہرا تعلق ہے"

فقیر حیرت زدہ رہ گیا ۔ سوال دیگر کرنے کی جرات ہی نہ رہی ۔ منہ کھلا کا کھلا

Marfat.com

رہ گیا ۔ قدم بوس ہو کر عرض کی یا حضرت میری عقل چکرا گئی ہے ۔ کچھ تفصیل اگر فرمادیں تو عقدہ کھلے ۔ ایک مسکراہٹ رخساروں پر پھیل گئی اور فرمانے لگے ۔

"ہم سلطان اولیاء حضور پُر نُور حضرت مجدّد الف ثانی
رحمتہ اللہ علیہ کی دُعا تھے اور صائم پیدا ہوئے تھے"

شوق و لطف و رُوحانی کیف عجب حالت تھی ۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ لاہور میں ہمارے ایک دوست رہائش رکھتے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بحکم ربّی مزید معلومات اُن سے ملیں گی ۔ اب یہ پریشانی لاحق ہوئی کہ کس طرح اور کیسے اُن حضرت سے شناسائی ہوگی ۔

چند روز بعد ایک دن گھر پر موجود تھا کہ فون آیا اور کسی صاحب نے تعارف کروایا کہ بندہ کو محمّد سلیم شامی کہتے ہیں اور ملاقات کرنا چاہتا ہوں ۔ فقیر کیونکہ "بطا" گوشہ نشین ہے ۔ مزید معلومات کرنے کے لئے دریافت کیا کہ مقصد ملاقات کیا ہے ۔ شامی صاحب نے فرمایا کہ بالمشافہ گفتگو میں راز و نیاز بیان کروں گا ۔ وقت ملاقات مقرر ہوا آپ تشریف لائے اور خوب ملاقات ہوئی ۔ طبیعت بہت مسرور ہوئی ۔ جناب سلیم شامی صاحب کو سُنّت و شریعت سے بھرپور ، فقراء کا متلاشی اور علم تصوّف سے لبریز پایا ۔ آپ نے بتایا کہ بہت کوششوں اور کاوش سے ایک کتاب "مجموعۃُ الاسرار" مرتب کی گئی ہے جو کہ جناب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف پر مشتمل ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ بھنوئی من جناب سجّاد احمد شامی سے معلوم ہوا کہ راقم الحروف فقیر کو بھی تصوف سے شغف اور اولیاء کرام سے رُوحانی اُنس ہے تو آپ نے سوچا کہ ایک نُسخہ مجھے بھی عنایت فرمادیں ۔

اللہ اکبر ! وہ بشارت آج حقیقت پذیر ہوئی ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ولیوں کی کیا شان ہے اور کیا تصرفات ہیں ۔ حیرت زدہ رہ گیا ۔ میں نے جناب محمّد سلیم شامی

Marfat.com

صاحب کو واقعات بشارت بیان کئے ۔ ملاحظہ کیا کہ اس وقت آپ پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ نے حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے شام چوراسی عرس مُبارک کے لا تعداد واقعات بیان کئے ۔ ذاتی مکاشفات و مشاہدات بھی بکمال محبت وعقیدت بیان کئے ۔ فقیر نے شامی صاحب کو حضرت باباجی رحمتہ اللہ علیہ کی محبت میں لبریز و سرشار پایا ۔ آپ نے بتایا کہ حضرت باباجی رحمتہ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے اور سات سال کی عمر میں آثار ولایت ' عشق رسول متجلی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ظاہر ہوئے ۔ مسلمان ہونے پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی قوم آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اولاد کے قتل کے درپے ہوئی ۔ چنانچہ سُنّت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ہجرت کی ٹھانی ۔ قوم ہنود نے تعاقب کیا لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ معہ اہل و عیال ایک مصلہ پر بیٹھ کر آیت الکرسی کا وِرد فرماتے ہوئے دریا پار کر گئے ۔ اور ہندو دیکھتے ہی دیکھتے رہ گئے ۔ اس کرامت کا نتیجہ خاطر خواہ ہوا اور بہت سے اہل ہنود اور بابا نانک کے پیروکار مسلمان ہو کر عاقبت سنوار گئے ۔ فقیر کشف و کرامت کا شاہد ہے ۔ تمام باتوں پر یقین کیا ۔

" مجموعۃُ الاسرار " کیا ہے یہ کشف الاسرار ہے ۔ ہر ورق ' ہر مکتُوب ' ہر سطر تصوف اسلام اور اسرار ملکوتی کا ایک بے بہا خزانہ ہے ۔

یہ تھا اس فقیر کا حضرت سلیم شامی صاحب سے اول تعارف ۔

مُجدّد الف ثانی حضرت سیّدی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ اپنے مکتُوب دفتر دوئم مکتوب نمبر ۵۲ میں تحریر فرماتے ہیں ۔

" وہ لوگ اللہ تبارک وتعالے کے ہم نشین ہوتے ہیں ۔ جس نے انہیں پہچان لیا اس نے اللہ بزرگ و برتر کو پہچان لیا ۔ "

احیائے اسلام سے لے کر آج تلک ہر زمانہ میں صوفیاء اعظام اور عطاء حق '

Marfat.com

میدان عمل میں اپنے اپنے فرائض میں تندہی سے کار بند رہے ہیں اور اپنے نورانی علم سے ہر خاص و عام کو راہ ہدایت کی رہنمائی فرماتے ہیں ۔ طریق لسانی ، قلبی اور تحریری یعنی خواہ کوئی بھی طریق ہو ۔

حضرت الحاج محمد سلیم شاہی صاحب مذہباً "سُنّی" حنفی ، بریلوی اور نسبتاً "شیخ اور مولداً" و ساکناً" لاہوری ہیں ۔ ۳ جمادی الاول ۱۳۴۱ ہجری مطابق ۴ جنوری ۱۹۲۳ء بروز جمعہ لاہور میں پیدا ہوئے ۔ ۱۹۵۷ء عیسوی میں زیارت حرمین شریفین کا شوق غالب ہوا اور اسی سنہء منجانب فضل ربی عازم مدینہ منورہ ہوئے ۔ مکہ مکرمہ اور دربار رسالتمآب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکھوں کی پیاس بجھائی ۔ ماہ اکتوبر ۱۹۸۸ء میں حضرت کو امام ربّانی مُجدّد الف ثانی غوث صمدانی حضرت شیخ احمد فاروقی المعروف بہ سرہندی قدس سرہ العزیز کے عرس مبارک میں حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ آپ نے مزید اِنکشاف کیا کہ صاحبزادہ سیّد پیر غلام جیلانی مجددی سجادہ نشین دربار عالیہ چورہ شریف نے آستانہ مُجدّدیہ پر آپ کی نہ صرف دستار بندی فرمائی بلکہ خلافت بھی عطا فرمائی گو کہ شاہی صاحب نہ ان کے مرید تھے اور نہ ہی ظاہراً" اس واقع سے قبل کوئی جان پہچان تھی ۔ دستار مبارک حضرت مخدوم علی ہجویری نوراللہ مرقدہ کے دربار عالیہ سے سرہند شریف پہنچی تھی ۔ جہاں دیوان بوہڑ مل والد محترم تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شاہی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کو ولادت کی خوشخبری حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے ملی تھی ۔ آپ نے مطلع کیا کہ آپ کو بھی اسی آستانہ عالیہ سے نہ صرف خلافت عطا ہوئی بلکہ حضرت تاج العارفین قطب الاقطاب عبدالنبی شاہی نقشبندی نوراللہ مرقدہٗ کی عطا کردہ خلافت کی بھی تصدیق ہو گئی بلکہ مہر ثبت ہوئی ۔

تصنیف لطیف زیر نظر پروانہ ہائے تصوف و عرفان کے لئے نور مشعل راہ

Marfat.com

ثابت ہوگی ۔ یہ کتاب اس فقیر مست الست و سرمست کی رائے میں ایک گنجینہ نور ہے ۔ فاضل مولف نے کوئی بات محض سُنی سُنائی یا صرف خوش عقیدگی کی بنا پر اس میں ضبط تحریر نہیں فرمائی ۔ یقیناً" شائقین کو ایسے بزرگوں کے حالات بھی اس کتاب میں دستیاب ہوں گے جو کہ بالکل نایاب و ناپید ہیں ۔ ہمیں یہ بھی امید ہے کہ سلاسل معرفت کے مختلف شجرہ شریفوں میں چند ایک ایسے بزرگوں کے نام نامی اسم گرامی پائے جاتے ہیں جن کا حسب نسب نہیں ملتا ۔ وہ لوگ اس کتاب سے بہت مستفید ہو سکیں گے ۔ جناب حضرت محمدؐ سلیم شامی صاحب نے بے حد کاوش و عرق ریزی سے اس خزانہ کو جمع کیا ہے اور اپنی بے پناہ محبت و عقیدت کا ثبوت دیا ہے ۔

میرا وجدان کہتا ہے کہ شامی صاحب نے منزل مراد پالی ہے ۔ خداوند کریم جناب حضرت احمد مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے ' آپ کو اپنی رحمت اور اپنے فضل و کرم سے دن دونی و رات چوگنی ترقی عطا فرمائے ۔ آمین !۔

۲۶ اپریل ۱۹۹۱ء

مطابق

۱۱ شوال المکرم ۱۴۱۱ ہجری

حقیر سگ دربار دستگیر

مست الست فقیر الحاج ساجد جاوید اکبر قلندر قادری بی ۔ اے ۔

ایل ایل بی ۔ ایم ۔ اے (پنجاب)

ایم ۔ اے (امریکہ) ۔ آئی ایم ڈی پی (امریکہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحقیقِ کلام اللہ

مصنّف کے پیر و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی بہل کھتری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳۵۰ سال قبل اپنی کتاب "مجموعۃ الاسرار" کے صفحہ ۶۱۹ پر مکتوب نمبر ۶۵ میں ارشاد فرمایا :-

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید[1]، سات حروف یعنی سات قراتوں پر نازل کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام قاری حضرات کے نزدیک یہ تحقیق شدہ بات ہے اور اس کے معانی بھی سات طرح کے ہیں۔ اور علمائے ظاہر کے مطابق بھی یہ بات پکی ہے اور اہلِ باطن کی دو تحقیقات ہیں سے ایک تحقیق کے مطابق ہے اور ہفت بطن (معنی) کی دوسری تحقیق بھی اہلِ باطن کی ہے اور اس دوسری تحقیق کی تفصیل حضرت پیر بنوری قدس سرہٗ کے نزدیک اس طرح ہے: اللہ تعالےٰ کے کلام کے تین مرتبے ازلی اور قدیمی طور پر درجۂ وجوب میں ہیں، اور ان تینوں مرتبوں کا نام وجودِ کلام، نورِ کلام اور ظہورِ کلام ہے۔ ان تینوں مرتبوں کا متکلم اپنی تمام قابلیتوں کے ساتھ کسی اور کے وجود کے بغیر جانتا ہے۔ اور یہ تینوں مرتبے دوسرے چار مرتبوں کی مظہریت کے ساتھ، جو مخلوق اور محدث ہیں، عالمِ اصل الاصول، عالمِ انوار، عالمِ اجرام اور عالمِ اجسام میں ظاہر ہیں۔ ان میں سے دو مخلوق و اسباب کے واسطے کے بغیر مخلوق ہیں۔ ایک نفسِ مدعا ہے جو حرف و صوت کے لباس کے بغیر ہے، نہ نورانی اور نہ غیر نورانی۔ یہ نورِ اوّل کی مظہریت کے طفیل ہے، اور مظہریت اوّل کے ذریعے وہ تین مرتبے بغیر کسی پردے کے وجوب

---

[1] معلوم ہونا چاہیے، کہ قرآن مجید کے کلام کے سات مرتبے ہیں تین مرتبے وجوبی، اور چار مرتبے امکانی۔ تین وجوبی مرتبے یہ ہیں:- وجودِ کلام، نورِ کلام اور ظہورِ کلام متکلم پر۔ اور چار امکانی مرتبے یہ ہیں۔ اوّل نفسِ مدعا، کہ حرف و آواز اگرچہ نورانی ہو، اسکی گنجائش نہیں رکھتے سوم حرف و آواز نورانی جس سے حضرت جبرئیلؑ کو حصہ ملا، چنانچہ کہا گیا "جبرئیل نے آواز سنی ... الخ" یہ دو مرتبے اگرچہ مخلوق ہیں، لیکن ان میں کسی مخلوق کو کسی تصرف حاصل نہیں سوم حرف و آواز جسمانی، جیسا کہ حضرت جبرئیلؑ کا فرشتوں کی زبان میں بات کرنا جس کی سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کو کوئی اطلاع نہ تھی چہارم حرف و آواز جسمانی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت صحابہ کرامؓ سے اپنی طرف سے اضافہ کے ساتھ بیان کرنا۔

Marfat.com

کے سامنے ہیں، چنانچہ اہلِ صفا پر "القاء سِرّی" (پوشیدہ القا) اس پر گواہ ہے۔ دُوسرا نورانی حرف وصوت ہے، جو عالمِ ارواح میں ان مراتبِ وجوب کی جامعیت کا مظہرِ ثانی ہے، جسے حضرت جبرئیلؑ نے سُنا۔ چنانچہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے اللہ کے کلام کو آواز سے سُنا یا جیسا اللہ تعالےٰ نے چاہا، مثلاً اہلِ نور کے دل میں بات ڈالنے کی طرح۔ اور کلام کے چار مظاہر ہیں سے دو مخلوق کے واسطے سے مخلوق ہیں، ان میں سے ایک جسمانی حرف وصوت جس کا حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ پر ظہور کیا۔ اگرچہ آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کے کلام کا ظہور غیر کے واسطے سے نفسِ مدعا کے لیے ہے، جیسا کہ اُوپر تحریر کیا گیا، اور حدیث کہ "آدم کی بنیاد پانی اور کیچڑ پر رکھی گئی" اس مفہوم پر گواہ ہے اور دوسرے درجہ پر آنحضرت کے جسمانی حرف وصوت ہیں، جن کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام بلند مراتب کے ساتھ اس کلام کو قیامت تک کے لیے تمام مخلوقات پر ظاہر کیا۔ پس جو کچھ ہمارے پاس محفوظ ہے، وہ مذکورہ بالا مظاہر کے طفیل ہے، وہی اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ کچھ اور نہیں اور اس کا محفوظ ہونا، قاری کی قرأت کے احاطہ سے پاک ہے جس طرح ہمارے احاطہ کے باہر اللہ تعالےٰ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کو بے کم وکاست سمجھنا چاہیے۔ پس سمجھیے۔

فائدہ:۔ اللہ تعالےٰ کے کلام کی تحقیق کے بارے میں یہ بات سمجھ لو۔ کہ قرآن شریف کے کلام کے سات مرتبے ہیں۔ تین مرتبے "وجوبی" ہیں۔ اور چار مرتبے امکانی ہیں، تین وجوبی مرتبے یہ ہیں:۔ وجودِ کلام، نورِ کلام، اور کلام کرنیوالے پر ظہورِ کلام اور چار امکانی مرتبے یہ ہیں:۔ پہلا نفسِ مدعا، جو حرف وآواز ہے، اگرچہ وہ نورانی ہیں، کیونکہ اس کا حصہ حضرت جبرائیلؑ کو عطا ہوا ہے اور جیسا کہ یہ طے شدہ بات ہے کہ "جبرئیل نے آواز کو سُنا.... الخ" دوسرا یہ کہ اگرچہ مخلوق ہے، لیکن کسی مخلوق کو اس میں تصرف کی گنجائش نہیں تیسرا یہ کہ اُس کے حرف والفاظ جسم رکھتے ہیں، جیسا کہ حضرت جبرئیلؑ کا بیان، اور آنحضرت فرشتے کے کلام کے سوا کوئی اور اطلاع نہیں رکھتے تھے۔ اور چوتھا۔ اس کے جسمانی حروف وآواز جیسا کہ نبی کریمؐ صحابۂ کرامؓ کو نسبتِ عام کے واسطے بیان کرتے تھے۔

مؤلف

Marfat.com

المبدی المحصی الاول الآخر المؤخر المقدم المقتدر القادر الصمد الاحد الواحد الحمید الولی المتین القوی الوکیل الشھید الحق العلی المجید الودود الکریم الواسع المجیب الرقیب الکبیر الجلیل الحسیب المقیت الحفیظ الکبیر العلی الشکور الغفور العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوبیس انبیاء کرام علیہم السلام
کا مختصر تذکرہ

(۱) آقائے نامدار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت شریف ۱۲ ربیع الاول کو عام الفیل بروز دوشنبہ ہوئی۔ چالیس برس کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت نبوت دی گئی ۱۲ سال مکہ معظّمہ میں تبلیغ رسالت فرمائی۔ پھر اہل مکہ کی ایذا رسانیوں کے باعث ۲۷ صفر ۱۲ھ نبوت بروز پنج شنبہ مطابق ۱۲ ستمبر ۶۲۲ء بحکم الٰہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ۶۳ سال کی عمر عزیز میں بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال صدملال ہوا

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت با سعادت ۳۳۲۳ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام پر بیس صحیفے نازل ہوئے تھے۔ آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۲۰۰ سال ہوئی

(۳) حضرت شعیب علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت باسعادت حضرت آدم علیہ السلام کے ۳۴۱۴ سال

الھنا المعبود الالہ الوھاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم

Marfat.com

بعد ہوئی ۳۴۲۸ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام مقام مدین میں بعمر ۲۲۰ سال وصال صدِ ملال ہوا اور آپ علیہ السلام کا جنازہ مکہ مکرمہ میں لایا گیا۔

(۴) حضرت یونس علیہ السلام

آپ علیہ السلام بن متی بنت بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام آپ علیہ السلام بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اپنی والدہ کی طرح منسوب ہیں باختلاف روایت تین یا بیس یا چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

(۵) حضرت الیاس علیہ السلام

حضرت خضر علیہ السلام کی طرح زندہ ہیں کُتب مُعتبرہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام آسمان میں اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام زمین میں بقید حیات ہیں۔

(۶) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

آپ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ۸۶ سال کی عمر میں ۳۴۱۹ ہبوط آدم علیہ السلام میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السلام کی عمر شریف ۱۳۰ یا ۱۳۷ سال ہے۔

(۷) حضرت اسحٰق علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت با سعادت ۳۴۲۳ھ ہبوط آدم علیہ السلام میں ہوئی۔ چالیس سال دعوت اسلام دی ۳۶۰۳ھ ہبوط آدم علیہ السلام میں بعمر ۱۸۰ سال آپ کا صد ملال ہوا۔

Marfat.com

(۸) حضرت یعقوب علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت باسعادت ۳۴۸۲ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں بمقام جبرون میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ہزار انبیاء علیہم السلام ہوئے ہیں۔ باختلاف آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۱۴۰ یا ۱۴۷ یا ۱۸۷ سال ہوئی ہے۔

(۹) حضرت ایوب علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت باسعادت ۳۶۴۲ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں ہوئی ۶۳ سال کی عمر میں مبتلائے مصیبت ہوئے۔ سات برس امتحان کا زمانہ رہا۔ بعد صحت ۱۴۶ سال زندہ رہے۔

(۱۰) حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

آپ علیہ السلام ۳۷۴۸ھ ہبوط آدم علیہ السلام میں فرعون مصر قابوس بن مصعب کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ ۳۸۶۸ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں وادی موآب میں آپ علیہ السلام کا وصال صدملال ہوا۔ ۱۲۰ سال کی عمر پائی۔ مرقد مقام غور میں ہے جو بیت المقدس سے ۲۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

(۱۱) حضرت کالب علیہ السلام

آپ علیہ السلام آل یہودا سے ہیں حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد نبی ہوئے۔ فریہ جبرون میں آپ علیہ السلام کا قیام رہا۔ آپ علیہ السلام نے

Marfat.com

۳۹۲۲ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں وفات پائی۔ زمین فاران میں حضرت موسٰے نے نزول کے بعد بغرض استغفار حال کنعان جاسوس روانہ کئے اُن میں آپ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام بھی شامل تھے۔ اُس زمانے میں کنعان میں اوج بن عنق کی حکومت تھی۔ جو دنیا کی زبردست اور قوی ہیکل تھی۔

حضرت کالب علیہ السلام نے جاسوسوں کو ہدایت کی کہ بنی اسرائیل کا حال بیان نہ کریں مگر اُنہوں نے واپسی پر بنی اسرائیل کو خوف زدہ کر دیا۔

مزکورہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور بہت سے دیگر انبیاء کا سلسلہ نسب نہیں ملا جن کے نام بوجہ اختصار درج نہ کئے گئے۔

(۱۲) حضرت ایلیا علیہ السلام

آپ علیہ السلام بھی انبیاء بنی اسرائیل سے ہیں۔ آپ علیہ السلام کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ حضرت ایلیا بن یعشون بن اجیا بن صوتا بن لشجر بن حضرت یعقوب علیہ السلام

(۱۳) حضرت یوشع علیہ السلام

آپ علیہ السلام کا ظہور ۳۸۲۹ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں ہوا۔ آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۹۷ سال کی تھی کہ حضرت موسٰے علیہ السلام نے تدبیر امور بنی اسرائیل کا خلیفہ مقرر کیا۔ آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۱۲۷ سال ہوئی ہے

Marfat.com

سلسلہ نسب اس طرح ہے یوشع بن لون بن ایشاماع بن عمیہود بن بارض بن اعداد بن سولاتح بن افراہیم بن حضرت یوسف علیہ السلام بن حضرت یعقوب علیہ السلام

(۱۴) حضرت شمویل علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی پیدائش ۴۳۱۰ھ ہبوط آدم علیہ السلام میں ہوئی۔ عمر مبارک ۵۲ سال ہوئی ہے سلسلہ نسب یہ ہے۔ شموئل بن کنابن یوام بن یاہد بن سوف بن الیان بن قحاص بن عیزار بن حضرت ہارون علیہ السلام

(۱۵) حضرت داؤد علیہ السلام

آپ دوابن یعقوب کی اولاد سے ہیں۔ ۴۳۳۳ھ ہبوط آدم علیہ السلام میں پیدا ہوئے۔ ۳۸ سال کی عمر میں بیت المقدس گئے۔ چالیس برس حکومت کی اور ۷۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔ آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا موم جیسا نرم ہوجاتا تھا۔ زرہ بناتے تھے۔ حکیم لقمان آپ علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ آپ علیہ السلام پر کتاب زبور نازل ہوئی۔

آپ علیہ السلام نہایت خوش الحان آواز تھے۔

(۱۶) حضرت سُلیمان علیہ السلام

آپ علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے تھے۔ آپ علیہ السلام کا ظہور ۴۳۵۱ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں ہوا۔ اور بارہ برس کی عمر میں اپنے

Marfat.com

باپ کی وفات کے بعد بادشاہ بنے۔ عمر ۵۲ برس ہوئی۔

(۱۷) حضرت الیسع علیہ السلام

آپ علیہ السلام کی ولادت باسعادت ۴۵۲۹ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں ہوئی آپ علیہ السلام کی عمر مبارکہ ۲۰۴ سال ہوئی۔ سلسلہ نصب اس طرح ہے حضرت السیع علیہ السلام بن اخطوب بن عدی بن شوئیم بن افراہیم بن حضرت یوسف علیہ السلام

(۱۸) حضرت اموص علیہ السلام

آپ علیہ السلام بن یا آوش بن اوحزیاہو بن ہویارم بن یہودشا نافل۔ آپ علیہ السلام اپنے بھائی امیصیا ہو کے زمانہ بادشاہت میں ۴۵۸۵ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے۔

(۱۹) حضرت ذوالکفل علیہ السلام

آپ علیہ السلام کا ۴۸۲۰ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں ظہور ہوا۔ آپ علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل ثانی بھی نبی تھے۔

(۲۰) حضرت لیشعیا علیہ السلام

آپ علیہ السلام حضرت اموص علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ۴۸۹۸ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں آپ علیہ السلام کا ظہور ہوا۔

(۲۱) حضرت عزیر علیہ السلام

آپ علیہ السلام کا ظہور ۴۹۱۲ھ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں ہوا۔ توریت میں آپ

Marfat.com

علیہ السلام کا اسمِ گرامی تخمیناً ہے۔ زمانہ بخت نصر میں توریت جلادی گئی تھی آپ علیہ السلام کے سوا کسی کو حفظ نہیں تھی۔ چناچہ بیت المقدس میں آلِ یہود اور بنی لاوا کے اصرار پر آپ علیہ السلام نے منبر پر بیٹھ کر سنادی اور از سر نو نسخہ توریت لکھا گیا۔ آپ علیہ السلام کا سلسلہ نسب اس طرح ہے عزیز علیہ السلام بن ساریا بن ازریاہن بن حلقیا بن سلوم بن صاروق بن اشیطوب بن سامر بن ازریا بن مارادت بن زارا بن اُوزیا بن بشی بن ایہو بن قحاص بن عیزار بن حضرت ہارون علیہ السلام۔ آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۴۰ سال ہوئی جبکہ آپ علیہ السلام کے بیٹے اور پوتے کی عمریں بالترتیب ۴۰ اور ۹۰ سال ہوئیں

(۲۲) حضرت زکریا علیہ السلام

آپ علیہ السلام کا ظہور ۵۵۷ ہبوطِ آدم علیہ السلام میں ہوا۔ آپ علیہ السلام نبی وقت اور رئیس خُدام بیت المقدس تھے۔ ۷۵ برس کی عمر کے بعد آپ علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی۔ آپ علیہ السلام کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت زکریا بن برخیا بن اون بن مسلم بن صدوق بن نحشان بن داود بن سلیمان بن مسلم بن صدیقہ بن برخیا بن شفاطیہ بن فاحور بن شلوم بن یہوشافلظ بن اُسا بن ابیا بن رجعام بن حضرت سلیمان علیہ السلام

(۲۳) حضرت یحییٰ علیہ السلام

آپ علیہ السلام بہت عابد زاہد تھے۔ خوف خدا سے بہت روتے تھے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کے چہرے مبارک پر آنسوؤں کے جاری

Marfat.com

رہنے سے زخم ہو گئے تھے۔ ساری عمر نکاح نہیں کیا۔

(۲۴) حضرت عیسےٰ علیہ السلام

تیس برس کی عمر میں علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اور ۵۶۱۷ ہبوطِ آدم علیہ السلام ۷۵۰ سال قبل آسمان پر اُٹھائے گئے۔ کل ۳۳ سال دُنیا میں رہے۔ حضرت مریم علیہ السلام آپ علیہ السلام کے بعد رفع چھ سال زندہ رہیں ۵۳ سال کی عمر میں اُن کا بھی انتقال ہو گیا۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے

حضرت مریم علیہ السلام بنت عمران بن ماسان بن امون میشان بن حرقیا بن حریق بن یوشان بن عزاریا بن امیصاہو بن یا اُوش بن اُحزیاہو بن یارم بن یہوشافاظہ بن اُسا بن ایبا بن رجعام بن حضرت سلیمان علیہ السلام

یہاں یہ وضاحت کر دینی بے جا نہ ہو گئی کہ مندرجہ بالا متن کا منظر عام پر آنا صرف میرے پیر و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی بہل کھتری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض کمال ہے جنہوں نے اس ناچیز مؤلف کو عرصہ ۲۶۱ سال کے بعد اپنا نائب اور خلیفہ مجاز مقرر فرمایا۔

صاحبزادہ محمد سلیم شامی

بہل کھتری اویسی

نقشبندی عفی اللہ عنہ

۲۷ مئی ۲۰۰۵ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسائیوں کے بڑے راہب
اور حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان مکالمہ

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ ایک دن میں مراقبہ میں مصروف تھا کہ اچانک میرے گوشہ دل میں آواز آئی کہ ابو یزید دیر سمعان جاؤ اور وہاں کے راہبوں کے ساتھ ان کی عید قربانی میں شریک ہو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس آواز کو وسوسہ خیال کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے پناہ چاہی۔ جب رات ہوئی تو ہاتف غیبی نے نیند میں پھر وہی بات دہرائی کہ بایزید دیر سمعان جاؤ۔ میں صبح بیدار ہوا تو بے قرار ہو کر لرزنے اور کانپنے لگا۔ مجھے دوران مراقبہ یہ بھی کہا گیا کہ "بایزید تم ہمارے نزدیک اولیائے اخیار میں ہو اور نیک لوگوں کے رجسٹر میں تمہارا نام درج ہے۔ تم کچھ محسوس نہ کرو اور راہبوں کا بھیس بدل کر اور ہماری خاطر زنار باندھ لو اور اس سلسلہ میں تم پر کس قسم کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح سویرے اٹھا اور حکم الٰہی کے پورا کرنے میں لگ گیا۔ میں نے راہبوں کا بھیس بدلا اور ان کے ساتھ دیر سمعان چلا آیا۔ جب ان کا بڑا پادری آیا اور یہ سب اس کے گرد اکٹھے ہوئے اور خاموش ہو کر اس کا کلام سننے کیلئے متوجہ ہوئے تو اس کے لئے کھڑا ہونا مشکل ہو گیا اور قوت گویائی نہ رہی گویا اس کے منہ میں لگام ڈال دی گئی ہے۔ سارے راہب اس کی طرف متوجہ ہو کر بولے: حضور کیا بات پیش آگئی ہے کہ آپ کچھ کلام نہیں فرما رہے کہ ہم آپ کے کلام سے فیض یاب

Marfat.com

ہوتے اور آپ کے علم کی اقتدا کرتے -پادری بولا کہ مجھے کلام کرنے اور تقریر کا آغاز کرنے میں اور کوئی رکاوٹ نہیں ہے سوائے اس کے کہ تمہارے درمیان ایک "رجل محمدی" ﷺ آ گیا اور وہ آیا ہے- تمہارے دین کو جانچنے اور تم پر زیادتی کرنے کے لئے وہ سارے بولے کہ آپ ہمیں بتلایئے وہ کون ہے ہم ابھی اسے قتل کئے دیتے ہیں-

یہ سن کر وہ پادری کہنے لگا نہیں کسی کو بغیر دلیل اور برھان کے قتل کرنا درست نہیں میرا خیال ہے کہ میں اس رجل محمدی ﷺ کا امتحان لیتا ہوں اور اس سے علم الادیان سے متعلق چند مسائل دریافت کرتا ہوں اور اگر اس نے ان کا جواب دے دیا اور اچھی طرح بیان کر دیا تو ہم اسے چھوڑ دیں گے ورنہ مار ڈالیں گے -اور اصول اور ضابطہ بھی یہی ہے کہ "آدمی کی امتحان کے وقت عزت ہوتی ہے یا وہ ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے "وہ سارے پادری کہنے لگے ٹھیک ہے جناب کی جو رائے ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے - کیونکہ ہم تو استفادہ کے لئے حاضر ہوئے ہیں-

وہ بڑا پادری اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا اور یوں پکارنے لگا "اے رجل محمدی ﷺ تجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ تو اپنی جگہ پر کھڑا ہو تاکہ نگاہیں تجھے دیکھ سکیں"- حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور اللہ تعالی کی تسبیح و تنزیہ کرنے لگے-

پادری نے آپ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ رجل محمدی ﷺ میرا ارادہ ہے کہ میں آپ سے سوال کروں اگر تو نے ان کے جوابات دے دیے اور ان کی اچھی تشریح کر دی تو ہم تیری پیروری کر لیں گے اور اگر ان کے جوابات نہ دے سکے تو آپ کو قتل کر دیں گے-

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا منقولات و معقولات میں سے جو چاہو پوچھو جو باتیں ہوں گی اللہ اس پر گواہ ہے -پادری نے سوالات کا سلسلہ شروع کیا اور کہنے لگا

Marfat.com

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	آپ ہمیں ایسا ایک بتلایئے جس کا دوسرا نہیں؟	وہ اللہ تبارک و تعالےٰ واحد و قہار ہے۔
۲	اور ایسے دو جن کا تیسرا نہیں؟	وہ رات اور دن ہیں۔
۳	اور ایسے تین جن کا چوتھا نہیں؟	وہ عرش، کرسی اور قلم ہیں۔
۴	اور ایسے چار جن کا پانچواں نہیں؟	وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نازل کردہ چاروں کتابیں، زبور، توریت، انجیل اور قرآن پاک ہیں۔
۵	اور ایسے پانچ جن کا چھٹا نہیں؟	وہ پانچ نمازیں ہیں۔
۶	اور ایسے چھ جن کا ساتوں نہیں؟	وہ چھ دن ہیں جن کا کلام پاک میں ذکر فرمایا کہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا۔
۷	اور ایسے سات جن کا آٹھواں نہیں	وہ سات آسمان ہیں ایک کے اوپر دوسرا۔
۸	اور ایسے آٹھ جن کا نواں نہیں؟	وہ عرش الٰہی کو اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں۔
۹	اور ایسے نو جن کا دسواں نہیں؟	وہ شہر میں نو شخص تھے جو حضرت صالح علیہ السلام کے زمانے میں تھے (النمل ۴۸)

Marfat.com

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱۰	اور عشرہ کاملہ کے بارے میں بتلایئے ؟	وہ دس دن ہیں جس میں تمتع ہدی نہ ہونے کی صورت میں روزے رکھتے ہیں- تین حج کے دوران اور سات جب اپنے گھر واپس جاؤ-
۱۱	اور ہمیں گیارہ کے بارے میں بتلایئے ؟	وہ برادران یوسف علیہ السلام ہیں
۱۲	اور بارہ کے بارے میں خبر دیجئے ؟	بارہ مہینے ہیں-
۱۳	اور تیرہ کے بارے میں بتلایئے کہ ان سے کیا مراد ہے ؟	حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب ہے جس میں گیارہ ستارے' سورج اور چاند سجدہ کرتے دیکھا-
۱۴	اور بتلایئے کہ وہ کونسی قوم تھی جس نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئی اور وہ کونسی قوم ہے جس نے سچ بولا اور جہنم میں پہنچی ؟	وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی تھے جنہوں نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئے اور وہ جو جہنم میں گئے وہ یہودی اور نصرانی تھے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان نہ لائے تھے-
۱۵	اور بتلایئے کہ انسانی جسم میں اس کے نام رہنے کی جگہ کہاں ہے ؟	تمہارا نام رہنے کی جگہ تمہارے کان ہیں-
۱۶	اور والذریت ذروا ؟	ان سے مراد چار ہوائیں ہیں-

Marfat.com

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱۷	فالحملت وقرا؟	ان سے مراد بادل ہیں۔
۱۸	فالجریت یسرا"؟	دریاؤں میں چلنے والی کشتیاں ہیں۔
۱۹	اور فالمقسمت امرا" سے کیا مراد ہے؟	وہ فرشتے ہیں جو نصف شعبان سے اگلے نصف شعبان تک مخلوق کی روزی تقسیم کرنے پر مقرر ہیں۔
۲۰	وہ چیز بتایئے جو بغیر روح کے سانس لیتی ہے؟	وہ صبح ہے جس کی اللہ تبارک و تعالی نے التکویر کی آیت ۱۸ میں فرمایا ہے قسم ہے صبح کی جب دم لے۔
۲۱	اور ان چودہ کے بارے میں بتایئے جنہوں نے اللہ تبارک وتعالی سے کلام کیا؟	وہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین ہیں (سورۃ حم سجدہ کی آیت ۱۱ میں ملاحظہ کریں)۔
۲۲	وہ قبر بتلایئے جو اپنے صاحب کو لیے پھرتی رہی؟	وہ مچھلی جو حضرت یونس علیہ السلام کو نگل گئی تھی اور دریا میں لئے پھرتی تھی۔
۲۳	ایسا پانی بتلایئے جو نہ زمین سے نکلا اور نہ آسمان سے؟	گھوڑے کا پسینہ مراد ہے جو ملکہ بلقیس نے قارورہ میں رکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ان کا امتحان لینے کے لئے بھیجا تھا۔

Marfat.com

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۲۴	اور ان چاروں کے بارے میں بتلایئے جو نہ باپ کی پیٹھ سے نکلے اور نہ ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے؟	(۱) حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں آنے والا مینڈھا (۲) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جو پہاڑ سے پیدا کی گئی۔ (۳) حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ (۴) حضرت سیدۃ اماں حوا علیہ السلام جو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کی گئیں۔ یہ چار مراد ہیں۔
۲۵	اور بتلایئے کہ زمین پر سب سے پہلے کونسا خون بہایا گیا؟	وہ ہابیل کا خون ہے جسے اس کے بھائی قابیل نے قتل کر دیا تھا۔
۲۶	اور وہ چیز بتلایئے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور پھر خرید لیا؟	وہ مومن کا نفس ہے سورۃ توبہ کی آیت ۱۹ میں فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔
۲۷	اور وہ چیز بتلایئے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر اسی کو برا کہا؟	وہ گدھے کی آواز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ لقمان کی آیت ۱۹ میں فرمایا بیشک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی۔

Marfat.com

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۲۸	اور وہ چیز بتلایئے جس کو اللہ تعالی نے پیدا فرمایا اور بڑا فریب بتلایا؟	وہ عورتوں کا مکر اور چالاکی ہے جس کا اللہ تبارک تعالی نے سورۃ یوسف کی آیت ۲۸ میں فرمایا البتہ تمہارا مکر و فریب بڑا ہے۔
۲۹	اور وہ چیز بتلایئے جس کو اللہ تبارک و تعالی نے پیدا فرمایا اور اس کے بارے میں سوال کیا؟	وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی ہے سورۃ طہ کی آیت ۱۷ اور ۱۸ میں ارشاد فرمایا تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے عرض کی یہ میرا عصا ہے اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں
۳۰	بتلایئے عورتوں میں سب سے افضل عورتیں کونسی ہیں؟	حضرت اماں حوا، حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت آسیہؑ حضرت مریم بنت عمران علیہم السلام۔
۳۱	دریاؤں میں سب سے افضل دریا کونسا ہے؟	سیحون، جیحون دجلہ فرات اور نیل ہیں۔
۳۲	پہاڑوں میں سب سے افضل پہاڑ کونسا ہے؟	پہاڑ طور ہے۔
۳۳	چوپایوں میں سب سے افضل چوپایہ کونسا ہے؟	گھوڑا ہے۔
۳۴	مہینوں میں سب سے افضل مہینہ کونسا ہے؟	رمضان المبارک جس مہینے میں قرآن پاک نازل ہونا شروع ہوا۔

Marfat.com

شمار نمبر	سوالات	جوابات
۳۵	راتوں میں سب سے افضل رات کونسی ہے؟	لیلتہ القدر ہے۔
۳۶	طامہ کسے کہتے ہیں؟	قیامت کو کہتے ہیں۔
۳۷	ایسا درخت بتلایئے جس میں بارہ ٹہنیاں اور ہر ٹہنی پر تیس پتے اور ہر پتے پر پانچ پھول دو دھوپ میں کھلتے ہیں اور تین سایہ میں؟	بارہ ٹہنیوں سے مراد بارہ مہینے اور تیس پتوں سے مراد تیس دن اور ہر پتے پر پانچ پھول سے مراد پانچ فرض نمازیں ہیں جو رات اور دن میں پڑھی جاتی ہیں جن میں سے دو ظہر اور عصر دھوپ (دن) میں اور تین مغرب عشاء اور فجر (رات) میں پڑھی جاتی ہیں۔
۳۸	وہ کونسی چیز ہے جس نے بیت اللہ کا طواف کیا، حج کیا حالانکہ اس پر نہ حج فرض اور نہ اس میں روح؟	حضرت نوح علیہ والسلام کی کشتی ہے۔
۳۹	بتلایئیاللہ تبارک و تعالی نے کتنے نبی بھیجے؟	ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام معبوث فرمائے۔
۴۰	اوران میں کتنے رسول تھے؟	تین سو تیرہ کو رسول بنایا۔

Marfat.com

نمبر شمار	سوالات	جولبات
۴۱	ایسی چار چیزیں بتلائیے جن کا ذائقہ اور رنگ مختلف مگر ان سب کی اصل ایک ہے ؟	وہ آنکھ، کان، ناک اور منہ ہیں۔ آنکھوں کا پانی کھارا، منہ کا پانی میٹھا، ناک کا پانی کٹھا اور کان کا پانی کڑوا ہے۔
۴۲	نقیر، قطمیر اور فتیل کے بارے میں بتلائیے ؟	نقیر کھجور کی گھٹلی کی پشت پر جو نقطہ ہے اس کو قطمیر کھجور کی گھٹلی پر جو باریک چھلکا ہے اور فتیل کھجور کی گھٹلی کے شگاف کی باریک بتی کو کہتے ہیں۔
۴۳	بتلائیے کہ سبد اور لبد کیا چیز ہوتی ہے ؟	بھیڑ اور دنبہ اور بکری کے بالوں کو کہتے ہیں۔
۴۴	بتلائیے کہ طم اور رم سے کیا مراد ہے ؟	ہمارے جد امجد حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے کی مخلوق ہے۔
۴۵	بتلائیے جب کتا آواز کرتا ہے تو کیا کہتا ہے ؟	کتا کہتا ہے دیل لاھل النار من غضب الجبار۔ اللہ تبارک و تعالی جبار کے غصہ کی وجہ سے دوزخیوں کی ہلاکت و بربادی ہے۔
۴۶	گدھا جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے ؟	گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے "لعن اللہ العشار و ھو المکاس" چنگی پر محصول لینے والے پر خدا کی پھٹکار ہو۔

Marfat.com

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۴۷	بیل کیا بولتا ہے ؟	سبحان اللہ و بحمدہ-
۴۸	گھوڑا ہنہناتے وقت کیا کہتا ہے ؟	سبحان حافطی اذا لنقت الابطال و اشقلت الرجال بالرجال
۴۹	اونٹ کیا کہتا ہے ؟	حسبی اللہ و کفی باللہ وکیلا-
۵۰	مور کیا گاتا ہے ؟	الرحمٰن علی العرش استویٰ قرآن (20-5)
۵۱	بلبل چہچاتے وقت کیا گاتی ہے ؟	تو تم اللہ کی تسبیح کرو جب شام ہو اور جب صبح ہو-(۳۰ : ۱۷)
۵۲	مینڈک اپنی تسج میں کیا کہتا ہے ؟	سبحان المعبود فی البراری والقفاد سبحان الملک الجبار-
۵۳	ناقوس سے کیا آواز آتی ہے ؟	سبحان اللہ حقا حقایا ابن آدم فی ھذہ الدنیا شر قاو غربا ماتری فیھا یبقی
۵۴	ایسی قوم بتلایئے کہ اللہ تعالی نے اس کی جانب وحی فرمائی حالانکہ نہ وہ انسان ہے نہ وہ جنات نہ فرشتے ؟	وہ شہید کی مکھی ہے (قرآن ۱۶ : ۹۸)
۵۵	اور بتلایئے کہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے اور جب رات آتی ہے تو دن کہاں رہتا ہے	یہ راز نہ کسی نبی اور رسول پر کھلا اور نہ کوئی مقرب سے مقرب فرشتہ اس پر مطلع ہوا مگر اللہ تعالی اپنے مرتضیٰ رسولوں کو ہر علم سے آگاہ فرماتا ہے-

ان تمام سوالوں کا جواب دینے کے بعد حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

قرمایا اگر کوئی اور سوال رہ گیا ہو تو وہ بھی پوچھ لو سب نے کہا کہ اب کوئی سوال باقی نہیں رہا جس پر آپؓ نے فرمایا اب میری ایک بات کا جواب دو یہ بتاؤ کہ آسمانوں اور جنت کی کنجی کیا ہے ؟ بڑا پادری اس پر خاموش رہا آواز آئی کہ تم نے اتنی باتیں پوچھیں اور انہوں نے سب کا جواب دے دیا اور انہوں نے تم سے صرف ایک بات پوچھی ہے اور تم ان کے سوال کا جواب نہیں دے رہے۔

پادری کہنے لگا کہ میں ان کی بات کا جواب دینے سے عاجز نہیں مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے ان کی بات کا جواب دے دیا تو تم میری موافقت نہیں کرو گے اور بولے ہم آپ کی موافقت کیوں نہیں کریں گے آپ ہمارے بڑے ہیں

پادری نے کہا لو پھر سنو، آسمانوں اور جنت کی کنجی "لا الہ اللہ محمد رسول اللہ" ہے جب انہوں نے یہ بات سنی تو سب کے سب مسلمان ہو گئے اور گرجے کو گرا کر اس کی جگہ مسجد تعمیر کرائی اور سب نے اپنی اپنی زناریں توڑ ڈالیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے خاص بندوں کا تعلق باللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نہ صرف اپنے رسولوں اور پیغمبروں کو علم لدنی یعنی علم غیب عطا فرماتا ہے بلکہ وہ اپنے خاص خاص بندوں کو بھی اس علم سے سرفراز کرتا ہے۔ برصغیر ہندو پاک کے مشہور و معروف صوفیائے کرام حضرت سید حسن رسول نما دہلی والے، حضرت سید محمد فاضل الدین شاہ بٹالوی، حضرت شاہ محمد غوث لاہوری، سلطان العارفین حضرت سلطان باہو اور حضرت عبداللہ کوہاٹی المعروف حاجی بہادر رضی اللہ تعالیٰ عنہم مؤلف کے پیر و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی بہل کھتری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو علم لدنی سے سرفراز کیا۔ اس ضمن میں آپ کے ۱۷۴ مکتوبات شریف (مجموعۃ الاسرار) منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مکتوب نمبر ۸۷ کے متن کا کچھ حصہ حسب ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

"اے دوست! ہم نے عربی زبان میں قدرت حاصل نہیں کی اور اب ارادہ ہے کہ فارسی میں لکھیں اور جب ہم نے قلم اٹھایا تو لوح محفوظ سے عربی کے کلمات ٹپکے جس طرح کہ خشک زمین پر بارش کے قطرے گرتے ہیں اور اس کے حسن و نعمت میں اضافہ کر دیتے ہیں اور اللہ تجھے جزائے خیر دے کہ تو نے اس امّی سے پوچھا اور اللہ کا شکر ہے کہ میں ان علوم کے ظہور کا سبب بنا ہوں تا کہ ہدایت پانے والے نفع پا سکیں اور سوال کرنے والے دوست کو اس کی جزا عطا ہو۔"

تاج العارفین قدس سرہٗ العزیز کا نہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ سے براہ راست تعلق تھا بلکہ حضور کریم ﷺ کے ساتھ بھی براہ راست تعلق تھا جیسا کہ آپ کے مکتوب نمبر ۲۸ سے عیاں ہے جس کے کچھ حصے کا متن پیش کیا جاتا ہے۔

"ہمارے پیر و مرشد شیخ المشائخ حضرت سید آدم بنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ نماز جمعہ قطعی طور پر فرض ہے اور علماء نے اس کی شرائط میں اختلاف کیا ہے۔ مجھے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی تعلیمات کے بارے میں انتظار تھا کہ اللہ کی طرف سے صحیح تحقیق حاصل ہو جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بہانہ کے بغیر یہ تحقیق والہام فرمادیں تو میں اس پر عمل کروں۔ لیکن اس انتظار کے باوجود میں طرفین میں سے ایک طریقِ کار پر عمل کیا کرتا تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے کسی بہانہ کے بغیر میں نے سرورِ دو عالم رسول کریم ﷺ کو دو تین دفعہ کسی شک وشبہ کے بغیر خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے کمال شفقت سے فرمایا کہ نماز جمعہ میں شک کرنا شیطانی وسوسہ ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔"

حضرت فیض اللہ بیگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز میں حالت مراقبہ میں رسالت پناہ ﷺ کی طرف توجہ کئے ہوئے تھا کہ میرے دل نے یہ آواز سنی کہ حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ سیام کی طرف سے کئی شعلے اٹھے۔ اس وقت مجھے ایک باغیچہ نظر آیا جو نور سے معمور تھا۔ اسی اثناء میں رسالت پناہ ﷺ میری طرف تشریف لائے اور انہوں نے مجھ سے ملاقات کی۔ اس کی تعبیر تاج العارفین قدس سرہٗ العزیز سے دریافت فرمائی۔ اس ضمن میں آپ کے مکتوب نمبر ۱۰۱ کے متن کا کچھ حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

"سرور کائنات ﷺ کے ظہور کا آغاز آنحضرت پر اعتقاد وخلوص کا کمال ہے۔ شاید کہ تیرے رب کی رحمت تیری سچائی کے مطابق تجھ پر چھا جائے اور رسول کریم ﷺ کی زیارت کا سبب بن جائے اور اس طرح ظلمت کے مقام سے ترقی تجلی کی نشان دہی کرتی ہے اور بزرگی کے مراتب کی طرف لے جاتی ہے اور سیام کی طرف سے شعلوں کا اٹھنا اس فقیر کی نااہلی کے باوجود سلسلہ نقشبندیہ کے انوار کی بدولت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اسرار کو پاک کرے اور علم کی نمود ولایت محمدی ﷺ کے علم کے ماتحت ہونا ہے۔"

تاج العارفین قدس سرہٗ العزیز کے ایک خادم میاں حافظ محمد مکمل ستکوہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؒ کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کو بعض لوگ نبی کہتے ہیں اور یہ کہ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے اور بعضوں کا

Marfat.com

قول ہے کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کے طفیل ان کی زیارت کروں۔ آپؒ نے فرمایا کہ اول تو یہ امر مقاصد میں سے نہیں لیکن اگر اشتیاق زیارت حد درجہ ہے تو فلاں دعا ایک ہفتہ تک ندی کے کنارے بیٹھ کر پڑھا کرو۔ ساتویں روز ملاقات ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دورانِ ملاقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے حافظ صاحب سے فرمایا! کہ حافظ تم نے ہماری زیارت کا شوق کیوں کیا! کیا تمہارا پیر ہم سے کم ہے۔ حافظ صاحب یہ سن کر بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' میں رقم فرمایا کہ تاج العارفین قدس سرہٗ العزیز نے شیخ محی الدین اکبر ابن عربی کی مشہور و معروف عربی کی کتاب ''فصوص الحکم'' پر تفسیر فرمائی حالانکہ وہ عجمی تھے۔ اگرچہ انہوں نے علوم عربیہ حاصل نہیں کئے تھے لیکن اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان پر علم و معرفت کے دروازے کھول دیئے تھے۔

اولیاء کرام کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ وہ گروہ ہے کہ جن کے پاس اگر کوئی بد بخت اور شقی آ کر بیٹھے تو وہ بھی بد بخت اور شقی نہیں رہتا بلکہ لمحہ بھر کی ہم نشینی کی برکت سے سعید اور نیک بخت ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی حیاتِ طیبہ میں (۱۷،۵۹،۹۰،۶۵) پینسٹھ کروڑ، نوے لاکھ، انسٹھ ہزار سترہ احادیث مبارکہ وارد ہوئیں۔

۲۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ ہجری

مطابق

۱۱ اپریل ۲۰۰۷ عیسوی

صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری

اویسی نقشبندی عفی عنہ اللہ

مؤلف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب مصطفوی ۔۱ سورۃ الفاتحہ ترتیب نزول ۔۵

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام جو پہلی وحی لائے وہ اقراء باسم ربک الذی خلق (علق :۱) تھی ۔اس میں بسم اللہ نہ تھی۔

☆ رب تعالیٰ کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت سیدھے راستے کی ہدایت ہے کہ ہر رکعت میں اس کی دعا کرائی گئی۔ دوسرے سیدھے راستہ کی پہچان یہ ہے کہ اس پر اولیاء اللہ اور صالحین چلے ہیں کیونکہ وہی رب تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ کونوا مع الصدقین (توبہ ۱۱۹) اور وہ راستہ صرف مسلک اہل سنت کا ہے کیونکہ اولیاء اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ تیسرے یہ کہ ہدایت صرف اپنی کوشش سے نہیں ملتی بلکہ رب تعالیٰ کے کرم سے ملتی ہے۔ (آیت ۔۵)

☆ گمراہوں کی ہمراہی اختیار کرنا خدا تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا ہے۔ نہ ان کے سے عقیدے رکھے نہ اس کی سی شکل وصورت بنائے، نہ ان کی بری رسمیں اختیار کرے۔ مغضوب علیھم سے یہود اور الضالین سے عیسائی مراد ہیں۔ (آیت ۔۵)

☆ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے پچاس نمازوں کی پانچ ہوگئیں۔ (آیت ۔۶)

☆ عداوت کے کفر سے محبت کا کفر نرم ہے۔ یہود عداوت پیغمبر کی وجہ سے کافر ہیں اور عیسائی محبت پیغمبر میں حد سے بڑھ کر کافر ہوئے مگر رب تعالیٰ نے یہود کو مغضوب علیھم فرمایا اور عیسائیوں کو گمراہ۔ دوسرے یہ کہ مومن کو چاہیے کہ عقائد، اعمال، سیرت صورت ہر چیز میں یہود ونصاریٰ اور تمام کفار کے مشبہ امور سے اجتناب کرے۔ نہ ان کی سی صورت بنائے اور نہ ان کی رسمیں اختیار کرے، نہ ان کے سے عقیدے اختیار کرے کیونکہ یہ تمام چیزیں کفار کا راستہ ہیں۔ (آیت ۔۷)

☆ ناجائز کام میں بسم اللہ پڑھنا منع ہے کہ اس میں رب تعالیٰ کے نام کی توہین ہے۔ (آیت ۔۷)

☆ ذبح کے وقت پوری بسم اللہ نہ پڑھے بلکہ یوں کہے بسم اللہ اللہ اکبر کیونکہ وہ قہر کا کام ہے، رحمت کا نام نہ لے۔ (آیت ۔۷)

ترتیب مصطفوی ۔۲ سورۃ البقرہ ترتیب نزول ۔۸۷

☆ تقویٰ دو طرح کا ہے۔ جسمانی اور قلبی، جسمانی تقویٰ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا نام ہے۔ قلبی تقویٰ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی تعظیم کا نام ہے، رب فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (حج ۳۲) اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری کی بناء پر ہے۔ یہاں للمتقین سے مراد صحابہ کرام کا تقویٰ ہے۔ یعنی یہ جو متقی تم کو نظر آرہے ہیں وہ اسی قرآن کی ہدایت سے متقی بنے ہیں۔ سمجھ لو کہ قرآن کیا ہے۔ صحابہ کرام کا تقویٰ قرآن کی حقانیت کی دلیل ہے۔ (آیت ۔۲)

Marfat.com

☆ تین قسم کے لوگ ہیں۔ مومن، کافر، منافق۔ مومن وہ جس کے دل وزبان میں ایمان ہو۔ کافر وہ جس کے دل وزبان پر کفر ہو۔ منافق وہ جس کے دل میں کفر ہو مگر تقیہ کر کے زبان پر اسلام ظاہر کرے۔ سب میں بدتر منافق ہے۔ (آیت۔۸)

☆ اللہ تعالیٰ مومن کو سکون قلبی بخشتا ہے۔ منافق کو حیرانی و پریشانی۔ مومن کی زندگی حیات طیبہ ہوتی ہے۔ (آیت۔۱۰)

☆ جس آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی آیات نہ دیکھیں جائیں وہ اندھی ہیں۔ جن کانوں سے رب کا کلام نہ سنا جائے وہ بہرے ہیں۔ جس زبان سے حمد الٰہی، نعت مصطفیٰ ﷺ ادا نہ ہو وہ گونگی ہے کیونکہ ان اعضا نے اپنا حق پیدائش ادا نہ کیا۔ اسی لیئے رب تعالیٰ نے زندہ کافروں کو مردہ اور مقتول شہدا کو زندہ فرمایا۔ (آیت۔۱۸)

☆ حضرت آدم علیہ السلام سراندیپ پہاڑ پر سری لنکا میں اور حضرت حوا علیہ السلام جدہ شریف میں اتاری گئیں۔ (آیت۔۳۶)

☆ توبہ کے معنی ہیں رجوع کرنا۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو معنی ہیں غضب سے رحم کی طرف رجوع کرنا اور اگر بندے کی صفت ہو تو معنی ہیں نافرمانی سے فرمانبرداری کی طرف رجوع کرنا۔ لفظ ایک ہے۔ نسبت سے معنی مختلف ہوئے۔ ہماری توبہ میں تین چیزیں ضروری ہیں۔ گزشتہ پر ندامت، آئندہ کے لیئے نہ کرنے کا ارادہ۔ اپنے قصور کا اقرار۔ (آیات ۳۶-۳۷)

☆ فرعون نے خواب میں دیکھا تھا کہ بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ اٹھی جس نے بنی اسرائیل کو تو چھوڑ دیا مگر قطبیوں کے گھر جلا دیئے۔ کاہنوں نے اس کی تعبیر یہ دی کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا جو تجھے اور تیری قوم کو ہلاک کر دے گا۔ فرعون نے یہ عمل شروع کیا کہ بنی اسرائیل کے گھر پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا اور لڑکیوں کو اپنی خدمت کے لیئے باقی رکھتا تھا۔ فرعون نے ستر ہزار بچے قتل کروائے اور نوے ہزار حمل گروائے۔ قطبیوں نے شکایت کی کہ اس طرح سارے اسرائیلی ختم ہو جائیں گے۔ پھر ہماری خدمت کون کرے گا تو اس بیوقوف نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کرائے جائیں اور ایک سال باقی رکھے جائیں۔ حضرت ہارون علیہ السلام باقی رہنے والے سال میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام قتل کے سال میں پیدا ہوئے۔ (آیت۔۴۹)

☆ دعاء سے تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ (آیت۔۵۶)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو رب تعالیٰ نے سفید ابر سایہ کے لیئے، من وسلویٰ کھانے کے لیئے، رات کو نوری ستون روشنی کے لیئے بھیجا۔ اس جنگل کے زمانہ قیام میں ان کے کپڑے نہ میلے ہوئے نہ پھٹے، نہ بال ناخن بڑھے۔ یہاں چالیس سال تک مقید رہے۔ اس جنگل کو تیہ کہتے ہیں یعنی حیرانی کا میدان۔ (آیت۔ ۵۷)

Marfat.com

☆ مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسی خطا ویسی توبہ۔ یعنی اعلانیہ گناہ کی اعلانیہ توبہ۔ خفیہ گناہ کی خفیہ توبہ چاہیے۔ رب تعالیٰ کی رحمت اگرچہ ہر جگہ ملتی ہے مگر ملتی مرکز سے ہے۔ اولیا اللہ کے آستانے رحمت ربانی کے مرکز ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وظیفہ اور درود کے الفاظ نہ بدلے جائیں شیخ سے جو ملا ہو اسی پر عمل کرنا چاہیے۔ ان لوگوں نے حطۃ کی بجائے حنطۃ کہا تھا۔ نون بڑھا دیا تھا۔ اس بدلنے کو ظلم فرمایا گیا اور عذاب کا مستحق قرار دیا گیا۔ طاعون کی شکل میں عذاب اتارا گیا جس سے آناً فاناً چوبیس ہزار اسرائیلی ہلاک ہوئے۔ طاعون بنی اسرائیل پر عذاب تھا۔ (آیات ۵۹-۵۸)

☆ ایلہ والوں نے جو مدینہ منورہ اور شام کے درمیان بحر قلزم کے کنارے واقع ہے ہفتہ کا دن مقرر ہونے پر سرکشی سے کام لیا۔ یہ عذاب حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں آیا کیونکہ بنی اسرائیل پر ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار حرام تھا۔ انہوں نے اس حیلہ سے مچھلیوں کا شکار کیا کہ دریا کے کنارے غار کھودے تاکہ ہفتہ کے دن مچھلیاں ان میں آجائیں اور اتوار کو شکار کر لیں۔ ستر سال تک یہ کام کرتے رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ صغیرہ ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ (آیت۔۶۰)

☆ شرعی حیلے کرنے بنی اسرائیل پر حرام تھے۔ ہماری امت پر حلال ہیں کیونکہ یہود نے شکار کا حیلہ یہ کیا تھا کہ شنبہ کے دن دریا کے کنارے گڑھوں میں مچھلیاں قید کر لیتے تھے اور اتوار کو شکار کرتے تھے اس پر عذاب آیا۔ جب بنی اسرائیل میں ایک مالدار شخص عامیل کو اس کے عزیز نے خفیہ طور پر قتل کر کے دوسرے محلہ میں ڈال دیا تاکہ اس کی میراث بھی لے اور خون بہا بھی حاصل کرے۔ اور دعویٰ کر دیا کہ مجھے خون بہا دلوایا جائے۔ قاتل کا پتہ نہ چلتا تھا۔ معلوم ہوا کہ گائے کا ذبیحہ اور قربانی گزشتہ پیغمبروں کے دین میں بھی تھی۔ (آیت۔۶۷)

☆ رب تعالیٰ کی قدرتیں ہماری عقل و وہم سے بالا ہیں کہ گائے کے گوشت کا ٹکڑا مردے پر مارا گیا اور مردہ رب تعالیٰ کی قدرت سے کچھ دیر کے لئے زندہ ہو کر اپنے قاتل کا پتہ بتا کر پھر مردہ ہو گیا۔ (آیت۔۷۳)

☆ کتاب کے احکام یا عبارت میں رشوت لے کر تحریف کرنا یا آیات کا بیچنا ہے۔ خود قرآن چھاپ کر کمائی کرنا یا امامت، تعلیم قرآن، تعویذ پر اجرت لینا اس میں داخل نہیں۔ کیونکہ یہ قرآن کی تبدیلی نہیں بلکہ عمل کی اجرت ہے۔ (آیت۔۷۹)

☆ دین موسوی میں زکوٰۃ اور نماز فرض تھی۔ تاہم اسلامی نماز سے کچھ فرق تھا۔ ان پر دن رات میں دو نمازیں اور ان پر مال کا چوتھائی حصہ زکوٰۃ فرض تھی۔ (آیت۔۸۳)

☆ حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے بعد چار ہزار پیغمبر تشریف لائے جو شریعت موسوی کے محافظ اور توریت کے احکام کو جاری کرتے تھے۔ چونکہ ہمارے حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اس لئے حفاظت کا یہ کام علمائے اسلام کے سپرد ہوا اور الحمد للہ کہ علما نے کامل طور پر یہ فریضہ ادا کیا۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا[1] وہ میری امت کے علما بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔

[1] محدثین کرام کے نزدیک یہ حدیث نہیں ہے۔ البتہ معنوی طور پر درست ہے۔ صحیح حدیث پاک یوں ہے ان العلما ورثۃ الانبیاء۔ بے شک علما انبیاء کے وارث ہیں۔ (احقر مجددی)

Marfat.com

روح القدس حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب ہے کیونکہ وہ روحانی ہیں اور انبیا پر وحی لاتے ہیں اور وحی روح ایمان ہے اور آپؑ ہر عیب سے پاک ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے۔ (آیت۔۸۷)

☆ کوئی پیغمبر جہاد میں کفار کے ہاتھوں شہید نہ ہوا۔ وہی نبی شہید ہوئے جن پر جہاد فرض نہ تھا۔ (آیت۔۸۷)

☆ لمبی عمر یا زیادہ مال ملنا خدا کی رضا کی علامت نہیں جب تک اس سے نیکی نہ کمائی جائے۔ (آیت۔۹۴)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام بلکہ سارے فرشتوں سے افضل ہیں۔ اسی لیئے ان کا ذکر پہلے ہوا کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام غذائے روح یعنی وحی لاتے ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام غذائے جسم یعنی بارش لاتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ سے استاد و پیر کا درجہ زیادہ ہے کہ جسم ماں باپ سے ملا اور علم و ایمان استاد و پیر سے حاصل ہوا۔ خدا کے پیاروں سے عداوت خدا سے عداوت ہے اور خدا کے پیاروں کی محبت رب تعالیٰ کی محبت ہے۔ (آیت۔۹۸)

☆ ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے جو تمام فرشتوں سے زیادہ عابد و زاہد تھے۔ ایک دفعہ بشکل انسانی دنیا میں قاضی و حاکم بنا کر بھیجے گئے۔ ایک عورت زہرہ کا مقدمہ پیش ہوا جس پر یہ عاشق ہو گئے اور اس کے عشق میں بہت گناہ کر بیٹھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ ان کے وسیلے سے توبہ قبول ہوگئی مگر بابل کے کنوئیں میں قید کر دیئے گئے اور انہیں جادو کی تعلیم کے لیئے مقرر کر دیا گیا۔ پتہ چلا کہ نُورانی فرشتے جب شکل انسانی میں آئیں تو ان میں کھانے پینے بلکہ جماع کرنے کی قوتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن کر کھاتی تھی۔ تلقف مایافکون (اعراف ۱۱۷) ان کی شکلوں کو نگلنے لگا۔ لہٰذا حضور ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے نُور ہیں مگر بشری لباس میں آئے تو کھاتے پیتے سوتے جاگتے تھے۔ کبھی نُورانیت کا ظہور ہوتا تھا تو کھانے پینے سے بے نیاز بھی ہو جاتے تھے جیسے معراج میں اور روزہ وصال میں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر اور اصحاب کہف غار میں ہزاروں سال سے بغیر کھائے پیئے زندہ ہیں۔ یہ ہے نُورانیت کا ظہور۔ (آیت۔۱۰۲)

☆ جادو کفر ہے اسکا کرنے والا مرتد ہے اور جو جادو کفر نہیں مگر جادوگر لوگوں کو اس سے ہلاک کرتا ہے وہ ڈاکو کے حکم میں ہے۔ مسئلہ جادو کو توڑنے کے لیئے جادو سیکھنا کفر نہیں جبکہ اس میں کفریہ کلمات نہ ہوں۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نقصان پہنچانے کے لیئے جادو سیکھنا حرام ہے لہٰذا دفع نقصان کے لیئے جائز ہے۔ (آیت۔۱۰۲)

☆ تین بار قل ھواللہ پڑھنے کا ثواب قرآن کے برابر ہے اور تین سو بار تبت یدآ کا ثواب اتنا نہیں۔ (آیت۔۱۰۶)

☆ بعد از موت اللہ کے بعض بندے ذکر اللہ اور تلاوت قرآن کرتے ہیں مگر اس پر جزا نہیں۔ ہاں صدقہ جاریہ کا بدلہ بعد از موت ملتا رہتا ہے کیونکہ یہ زندگی میں ہی کر لیا گیا تھا اور اس کا نفع دائمی ہے۔ (آیت۔۱۱۰)

Marfat.com

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب مصریوں نے شہید کیا تو پہلے آپ کے ہاتھ پر تلوار ماری۔ آپ قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ اسی آیت **و ان تو لو افانما هم فی شقاق فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم.** (البقرہ ۱۴۷) پر خون گرا۔ آپ قرآن کو صاف کرتے جاتے تھے، اور کہتے جاتے تھے خدا کی قسم پہلے اس ہاتھ نے قرآن لکھا ہے۔ عرصہ تک لوگ اس قرآن کی زیارت کرتے رہے۔ خون کے نشان اس جگہ موجود تھے۔ اس میں غیب کی خبر ہے کہ اگرچہ مسلمان تھوڑے اور بے سامان تھے اور کفار زیادہ اور ساز و سامان والے مگر آخر فتح مسلمانوں کی ہوگی اور بفضل تعالیٰ ایسا ہی ہوا کہ مدینہ کے یہود کچھ قتل کیے گئے اور کچھ جلاوطن اور قیامت تک مسلمان اگر مسلمان بن کر رہیں تو تھوڑے مسلمان بھی بہت سے کافروں پر فتح پائیں گے۔

(آیت ۱۳۷)

☆ حضور ﷺ کو نبی قبلتین فرمایا گیا تھا۔ قبلہ معظمہ کی یہ تبدیلی حضور ﷺ کی نبوت کی دلیل تھی مگر بد باطن یہود نے مشرکین کے ساتھ مل کر حضور ﷺ کو جھٹلایا۔ خیال رہے کہ حج ہمیشہ کعبہ ہی کا ہوا۔ بیت المقدس کا حج کبھی نہیں ہوا۔ البتہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تک کعبہ قبلہ رہا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بیت المقدس قبلہ رہا۔ شروع میں مسلمانوں کا قبلہ بھی بیت المقدس تھا۔ ہجرت کے ایک سال ساڑھے پانچ ماہ کے بعد پچیسویں رمضان ۲ ہجری پیر کے دن مسجد قبلتین میں نماز ظہر کی حالت میں تبدیلی قبلہ کا واقعہ ہوا۔

(آیت۔ ۱۴۲)

☆ صبر کی بہت سی قسمیں ہیں مصیبت میں صبر، اللہ کی اطاعت پر صبر یعنی استقامت وغیرہ۔ (آیت۔ ۱۵۴)

☆ جو مسلمان ظلماً قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ ان میں سے جو دین کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہوا وہ بہت اعلیٰ درجہ والا شہید ہے مگر یہ حیات ابدی ہر شہید کو عطا ہوتی ہے نبی کی زندگی ان سے بھی زیادہ قوی ہے کہ ان کا مال وراثت میں تقسیم نہیں ہوتا۔ ان کی بیویاں نکاح نہیں کر سکتیں۔ لہٰذا نہ انہیں زبان سے مردہ کہو نہ دل سے ان کے مردہ ہونے کا اقرار کرو۔ (آیت۔ ۱۵۴)

☆ زمانہ جاہلیت میں صفا مروہ پہاڑوں پر دو بت اساف اور نائلہ رکھے گئے تھے۔ کفار حج میں ان پہاڑوں کی سعی کرتے وقت ان بتوں کی قدم بوسی کرتے تھے۔ فتح مکہ پر یہ بت بھی یہاں سے ہٹا دیئے گئے مگر مسلمانوں کو صفا مروہ کی سعی گراں گزری کہ یہ فعل کفار سے مشابہ تھا۔ انہیں سمجھانے کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ تم یہ نہ دیکھو کہ یہاں بت رکھے گئے تھے بلکہ یہ دیکھو کہ ان پر حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے قدم پڑے جن کی برکت سے یہ پہاڑ شعائر اللہ بن گئے ہیں۔

(آیت۔ ۱۵۸)

☆ گناہ سے ہر وقت توبہ ہو سکتی ہے کیونکہ تابوا میں گناہ یا وقت کی قید نہیں۔ ہاں نزع کی حالت میں عذاب الٰہی دیکھ کر کفر سے توبہ قابل قبول نہیں۔

(آیت۔ ۱۶۱)

Marfat.com

☆ بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر میں ابولہب کا پیر کے دن عذاب ہلکا ہوتا ہے کیونکہ اس نے اس دن حضور ﷺ کی ولادت کی خبر پا کر اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ اور ثویبہ نے حضور ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ یہ حکم خصوصی ہے۔
(آیت۔۱۶۳)

☆ کھانا بھی حکم خداوندی ہے جو بھوکا رہ کر جان دے دے وہ گنہگار ہے۔ لہٰذا بھوک ہڑتال کرنا یا مرن برت رکھنا حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ حلال روزی کھانا جسم کی ضرورت ہے اور حرام کھانا منع ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے سعد خوراک پاک کرو مقبول الدعا بن جاؤ۔ اور یہ کہ ولایت یہ نہیں کہ انسان حلال چیزوں کو اپنے پر حرام کر لے بلکہ حرام سے بچنے کا نام ولایت ہے۔ اور یہ کہ اولیاء اللہ کے نام پر پالا ہوا جانور حرام نہیں بلکہ حلال ہے جبکہ وہ رب تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔
(آیت۔۱۶۸)

☆ مسافر اگر گھر میں مالدار ہو لیکن سفر میں حاجت مند ہو گیا ہو تو صدقات وزکوٰۃ لے سکتا ہے۔ (آیت۔۱۷۷)

☆ اگر باپ بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص نہیں۔ یوں ہی مولیٰ غلام کو قتل کر دے تو قصاص نہیں۔ نیز پیغمبر پر امتی کا قصاص نہیں۔
(آیت۔۱۷۸)

☆ اگر کوئی ایسا بیمار ہو کہ روزہ اسے نقصان دے اور جس بیمار کو روزہ مفید ہو نقصان نہ دے تو قضا کرنے کی اجازت نہیں۔ وہ سفر جس پر شرعی احکام مرتب ہوں کم از کم ۵۷ میل کی مسافت پر گھر سے باہر جائے اور کہیں پندرہ یا پندرہ سے زائد دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔ معلوم ہوا کہ مسافر پر خواہ مخواہ روزہ قضا کر دینا فرض نہیں۔ اسے اجازت ہے کہ خواہ روزہ سفر میں رکھ لے یا قضا کر دے۔ بخلاف نماز قصر کے کہ وہ مسافر پر لازم ہے۔
(آیت۔۱۸۴)

☆ جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور آئندہ آرام آنے کی امید نہ ہو جیسے بہت سے ضعیف، بوڑھا، یا مرض موت میں مبتلا اور اگر کفارہ دینے کے بعد طاقت آ گئی تو پھر روزہ قضا کرنا ہوگا۔ یا دو وقت ایک مسکین کو کھانا کھلائے یا ایک مسکین کو فطرہ کی بقدر گندم دے دے یعنی قریباً سوا دو سیر۔ معلوم ہوا کہ فدیہ میں زیادتی کر سکتے ہیں کمی نہیں کر سکتے۔ تطوع سے یہی مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ مسافر کو اگرچہ روزہ قضا کر دینے کی اجازت ہے مگر روزہ رکھ لینا زیادہ بہتر ہے۔ روزوں کے لئے ماہ رمضان کی خصوصیت اس لئے ہے کہ اس مہینہ میں قرآن کریم لوح محفوظ سے نازل ہو کر آسمان اول پر لایا گیا۔ جہاں سے آہستہ آہستہ ۲۳ سال میں حضور ﷺ پر اترا۔ چونکہ یہ مہینہ نزول قرآن کا ہے لہٰذا اس میں روزے رکھو۔ خیال رہے کہ قرآن کریم میں سوائے ماہ مبارک رمضان کے کسی دیگر مہینہ کا نام نہیں آیا۔
(آیت۔۱۸۵)

☆ قرآن شریف کے ۵۵ نام ہیں جن میں سے ایک نام قرآن ہے یعنی جمع کرنے والی کتاب جس نے سارے انسانوں کو ایک دین اسلام پر جمع کر دیا یا پڑھی ہوئی کہ اس کا نزول لکھ کر نہ ہوا۔ دوسرا نام فرقان ہے یعنی کافر و مومن، حرام و حلال میں فرق

Marfat.com

کرنے والی کتاب۔اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا روزہ فرض ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی رمضان بھر بے ہوش رہے اس پر روزہ فرض نہیں کیونکہ اس نے ماہ رمضان پایا ہی نہیں اور جو ایک ساعت کے لئے ہوش میں آ گیا اس پر سارے روزے فرض ہو گئے۔ (آیت۔۱۸۵)

☆ شروع اسلام میں رمضان کی راتوں میں بھی اپنی بیوی سے صحبت حرام تھی۔حضرت عمرؓ و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ فعل واقع ہو گیا۔مقدمہ بارگاہ نبوی میں پیش ہوا۔اس پر یہ آیت اتری۔اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی خطا چھوٹوں کے لئے عطا کا ذریعہ ہوتی ہے۔ (آیت۔۱۸۷)

☆ عورت کے ساتھ لواطت یا بغل یا ران میں صحبت کرنا حرام ہے۔ (آیت۔۱۸۷)

☆ جھوٹی گواہی، جھوٹی وکالت، جھوٹے فتویٰ، جھوٹے مقدمہ کی کوشش و پیروی کی اجرتیں بھی حرام ہیں۔ہاں اگر غلطی سے اسے سچا سمجھا تو حرام نہیں اس لئے فرمایا وانتم تعلمون۔ (آیت۔۱۸۸)

☆ مسلمانوں کے کاروبار چاند کی تاریخوں کے حساب سے ہونے چاہئیں کہ رب تعالیٰ نے چاند کو وقت کی علامت بنایا ہے۔یہ بھی معلوم ہوا کہ قمری مہینے شمسی مہینوں سے افضل ہیں کہ قمری مہینوں کی جنتری آسمان پر ہے۔چاند سے ہی تاریخ کا کچھ نہ کچھ پتہ لگ جاتا ہے اور شمسی مہینوں کی جنتری صرف زمین پر ہے۔ (آیت۔۱۸۹)

☆ کفار کے چھوٹے بچے، بوڑھے آدمی، گوشہ نشین، عابد، گھر میں رہنے والی عورتیں جن کا جنگ سے کوئی تعلق نہ ہو انہیں قتل نہ کیا جائے۔حد سے بڑھنے کی کئی صورتیں ہیں۔جن کو قتل کرنا منع ہے انہیں قتل کرنا۔ (آیت۔۱۹۰)

☆ صدقات اور خیرات کو بند کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔معلوم ہوا کہ ہلاکت کے اسباب سے بچنا بھی فرض ہے جیسے خودکشی کرنا، بھوک ہڑتال کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنا، زہر کھانا، طاعون کی جگہ جانا وغیرہ۔حج و عمرہ میں دو طرح کا فرق ہے۔ایک یہ کہ حج میں وقوف عرفات بھی ہے عمرہ میں نہیں۔اس میں صرف طواف و سعی ہے۔دوسرے یہ کہ عمرہ سال بھر ہو سکتا ہے مگر حج مخصوص تاریخوں میں ہی ہوتا ہے۔کبھی عمرے کو حج اصغر اور حج کو حج اکبر کہہ دیتے ہیں۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ قران افضل ہے۔ایک ساتھ حج و عمرے کا احرام باندھنے کو قران کہتے ہیں۔ (آیت۔۱۹۵)

☆ متبرک مقامات میں جیسے نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے ویسے ہی گناہوں کا عذاب بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔مگہ معظمہ میں نیکی کا ثواب اگر ایک لاکھ ہے تو گناہ کا عذاب بھی ایک لاکھ ہے۔فسق و فجور تو ہر جگہ ہی گناہ ہے مگر حج میں مکہ معظمہ میں زیادہ گناہ ہے۔ اس لئے فی الحج کی قید لگائی گئی۔اس کے یہ معنی نہیں کہ حج کے بعد بے خوف و خطر فسق و فجور لڑائی جھگڑے کیا کرو۔ (آیت۔۱۹۷)

☆ عرفات عرف سے بنا جس کے معنی ہیں پہچاننا اور اعتراف و اقرار کرنا۔حضرت آدم علیہ السلام کی حضرت حوا علیہا السلام سے اسی جگہ ملاقات ہوئی تھی۔ان دونوں نے ایک دوسرے کو پہچانا۔نیز اسی جگہ پر حاجی اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں لہٰذا اس

Marfat.com

جگہ کو عرفات اور اس دن کو عرفہ کہا گیا۔ (آیت۔۱۹۸)

☆ زیادہ چکنی چپڑی باتیں کرنیوالے اکثر دل کے چور ہوتے ہیں۔ دیکھو اخنس ابن شریق زبان کا بہت میٹھا تھا مگر عمل کا خراب تھا اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ اتری۔ انسان کو معاملات سے آزماؤ نہ کہ زبان سے۔ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ انسان غلط کام کرنے سے منع کرنے پر اور زیادہ گناہ و فساد کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ عالم کی بات ماننا میری عزت کے خلاف ہے۔ معلوم ہوا کہ اصرار کرنے سے چھوٹے گناہ گناہ کبیرہ بن جاتے ہیں۔ (آیت۔۲۰۴)

☆ کتابیں کل چار اتریں اور صحیفے ایک سو دس۔ حضرت آدم علیہ السلام پر تیس، حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس، حضرت ادریس علیہ السلام پر دس۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دس۔ (آیت۔۲۱۴)

☆ اس پوری آیت سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ مومن و کافر کا کفو نہیں اگرچہ رشتہ دار ہوں۔ دوسرے یہ کہ اگر مشرکہ عورت اہل کتاب بن جائے تو اس سے مسلمان مرد نکاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ اہلی کتاب عورت سے مسلمان مرد کا نکاح حلال ہے۔ تیسرے یہ کہ مشرک مرد اگر عیسائی ہو جائے تو اس سے مسلمان عورت کا نکاح درست نہیں۔ چوتھے یہ کہ کفار کی صحبت مسلمان کو جائز نہیں، کیونکہ وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔ پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہزار ہا حکمت پر مبنی ہیں اگرچہ ہمیں اس کی خبر نہ ہو۔ وہ ہمیں جنت کی طرف بلاتا ہے۔ (آیت۔۲۲۱)

☆ عورت سے لواطت حرام ہے کیونکہ حیض کی حالت میں بالکل علیحدگی کا حکم دیا گیا۔ اگر یہ حلال ہوتی تو اس کا استثناء فرما دیا جاتا۔ نیز جیسے حیض گندگی ہے ویسے ہی لواطت گندگی ہے۔ علت ایک رہے تو حکم بھی ایک ہوتا ہے۔ اگر دس دن سے کم میں حیض بند ہو تو غسل کے بعد یا بقدر غسل دیر سے صحبت کرو اور اگر دس دن پر بند ہو تو فوراً صحبت کر سکتے ہو۔ اس لیے یطہرن کے معنی ہیں کہ خوب پاک ہو جائیں یعنی غسل بھی کر لیں۔ معلوم ہوا کہ عورت سے لواطت حرام ہے۔ کیونکہ صحبت کرنے میں من حیث امر کم اللہ (جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا) کی قید لگائی گئی اور اللہ کا حکم غیر فطری نہیں۔ لیٹ کر، بیٹھ کر، کھڑے کھڑے بشرطیکہ صحبت صرف فرج میں ہو کیونکہ یہی راستہ کھیتی ہے جس سے اولاد ہوتی ہے غرضیکہ یہاں اَنّیٰ کیفیت کے عموم کے لیے ہے نہ کہ محل صحبت کے عموم کے لیے۔ لڑکے سے لواطت کی حرمت کی صریح آیت موجود ہے۔ بیویوں میں مشغول ہو کر عبادات سے غافل نہ ہو جاؤ یا صحبت سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو تا کہ اولاد نیک ہو۔ بغیر بسم اللہ کے صحبت میں شیطان کی شرکت ہوتی ہے۔ (آیت۔۲۲۲)

☆ زیادہ قسمیں کھانا منع ہے زیادہ قسموں سے رزق گھٹتا ہے۔ دوسرے یہ کہ قسموں کو گناہ کرنے یا نیکی نہ کرنے کا بہانہ نہیں بنانا چاہیے۔ جیسے کہا جائے کہ ہم نماز کیسے پڑھیں ہم تو نہ پڑھنے کی قسم کھا چکے ہیں۔ یہ سخت منع ہے تیسرے یہ کہ مسلمانوں میں صلح کرانی بہترین عبادت ہے۔ (آیت۔۲۲۴)

Marfat.com

☆ ایلاء صرف منکوحہ بیوی سے ہوسکتا ہے لونڈی سے نہیں ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ متعہ خالص زنا ہے کیونکہ ممنوعہ عورت بیوی نہیں ہوتی ۔ اسی لیئے مذہب شیعہ میں اس سے ایلاء نہیں ہوسکتا لہٰذا متعہ حرام ہے ۔ یہ قسم کھانا کہ میں اپنی بیوی سے چار ماہ تک صحبت نہ کروں گا اسے ایلاء کہتے ہیں ۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر قسم توڑے اور چار ماہ کے اندر صحبت کرے یا منہ سے کہہ دے یا صحبت کا وعدہ کرے ۔ تب تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے ورنہ چار ماہ کے بعد عورت کو طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی ۔ اس آیت میں اسی کا بیان ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایلاء میں چار ماہ تک رجوع نہ کرے تو طلاق واقع ہو جائے گی نکاح فسخ نہ ہوگا ۔ لہٰذا اس کے بعد دوسری طلاق کی گنجائش بھی موجود رہتی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بالغہ عورت اپنے نفس کی خود مختار ہے ۔ کسی ولی کو اس پر جبر کا حق نہیں کیونکہ یہاں نکاح سے رکے رہنے کا خود عورتوں کو حکم دیا گیا ۔ یہ نہ فرمایا گیا کہ اے ولیو تم انہیں روکے رہو ۔

(آیات ۲۲۷۔۲۲۸)

☆ طلاق رجعی میں دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ۔ صرف رجوع کافی ہے ۔ طلاق رجعی میں عورت کی مرضی لازمی نہیں صرف مرد کا رجوع کافی ہے ۔ ہاں ظلم کے لیئے رجوع کرنا سخت برا ہے ۔ بلکہ نبھانے کے لیئے رجوع کرنا چاہیے ۔

(آیت ۔ ۲۲۸)

☆ جالوت نے بنی اسرائیل کے شاہی خاندان کے ۴۴۰ آدمیوں کو گرفتار کیا تھا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد سنت انبیاء ہے ۔ پہلے پیغمبروں اور ان کی اُمتوں پر جہاد فرض تھا ہزاروں میں سے صرف تین سو تیرہ ۔ یہی تعداد صحاب بدر کی ہے جنہوں نے نہر کا ایک چلو پانی پیا تھا وہی جہاد کر سکے اور جنہوں نے زیادہ پیا وہ بزدل ہو گئے ۔ حضرت طالوت علیہ السلام حضرت بنیامین یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے ۔ دراز قد تھے ۔ اس لیئے طالوت کہلاتے تھے ۔ حضرت شموئیل علیہ السلام کو حکم الٰہی آیا تھا کہ جس کا قد آپ کے عصا کے برابر ہو وہ بادشاہ ہے ۔ حضرت طالوت علیہ السلام برابر ہوئے ۔ لہٰذا سلطنت کے لیئے مقرر ہوئے ۔ حضرت شموئیل علیہ السلام خود بادشاہ نہ بنے کہ اس وقت نبوّت اور سلطنت ایک جگہ جمع نہیں ہوئی تھی ۔

(آیات ۲۴۶۔۲۴۷)

☆ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا جو تین ہاتھ لمبا دو ہاتھ چوڑا تھا ۔ اس میں انبیائے کرام کی قدرتی تصویریں تھیں اور توریت کی تختیاں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، آپ کے کپڑے اور نعلین شریف اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ شریف اور کچھ من کے ٹکڑے تھے ۔

Marfat.com

یہ تابوت طالوت کی بادشاہت کی نشانی تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات مشکل کشا اور باذن خدا حاجت روا ہیں۔ اس لیئے میت کے ساتھ بزرگوں کے تبرکات رکھے جاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تبرکات جنگ میں حصول فتح کے لیئے رکھے جاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ مومن وہ ہے جو مقبول بندوں کے تبرکات کی تاثیر کا قائل ہو۔ اس کا انکار رب تعالیٰ کی قدرت کا انکار ہے۔ وہ صندوق سکینہ فرشتے لائے اور حضرت طالوت علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا۔ جنگ کی حالت میں یہ صندوق اسلامی فوج کے آگے رہتا تھا اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مسلمانوں کو فتح بخشتا تھا۔ آپ کے بعد یہ صندوق بنی اسرائیل کے پاس رہا۔ وہ لوگ ہر مشکل کے وقت اس صندوق کو آگے رکھ کر دعائیں کرتے تھے جو قبول ہوتی تھیں۔ جنگوں میں ساتھ لے جاتے اور فتح پاتے تھے۔ بعد میں بنی اسرائیل میں وہابی نجدی خیالات کے لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے اس صندوق کی بے حرمتی کی اور مصیبتوں میں گرفتار ہوئے۔ جب یہ صندوق حضرت طالوت علیہ السلام کے سامنے آیا تو وہ مطمئن ہو گئے اور حضرت طالوت علیہ السلام نے ستر ہزار اسرائیلی جوان چھانٹے جنہیں جالوت کے مقابل جہاد میں لے گئے۔ (آیت۔۲۴۸)

☆ اس آیت کا نام آیت الکرسی ہے۔ حدیث شریف میں اس کے بڑے فضائل ارشاد ہوئے ہیں۔ جان و مال کی حفاظت اور ایمان پر خاتمہ کے لیئے یہ اکسیر ہے۔ سوتے وقت پڑھ کر سوئے محفوظ رہے گا۔ ہر نماز کے بعد پڑھے جنتی ہوگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے۔ (آیت۔۲۵۵)

☆ قیامت کا ماننا ایمان کا رکن ہے۔ یہ اس لیئے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے ان کی توجہ اس حالت میں دنیا سے ہٹا دی۔ ورنہ انبیائے کرام اور صالحین بعد وفات دنیا سے باخبر رہتے ہیں اور تصرّف کرتے ہیں۔ اسی لیئے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اور سارے نبی معراج کی رات حضور ﷺ کے مقتدی بنے۔ قبرستان میں سلام کیا جاتا ہے۔ حضرت عزیر علیہ اسلام کو اس موقعہ پر وفات کی حالت میں اس دنیا سے ایسے بے توجہ کر دیا گیا جیسے کہ تعریس کی رات میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بے توجہ فرما دیا اور نماز فجر قضا ہو گئی۔ ورنہ آپ ﷺ کو نیند میں غفلت نہیں ہوتی تھی۔ اسی لیئے نیند سے آپ کا وضو نہ ٹوٹتا تھا۔ کھانا پانی جلدی خراب ہونے والی چیز ہے وہ تو خراب نہ ہوئی اور مردے کا جسم جو کچھ دیر میں بگڑتا ہے وہ خراب ہو گیا اور ہڈیاں بھی سفید پڑ گئیں۔ پھر آپ کے دیکھتے ہی دیکھتے گدھے کے سارے اجزء جمع ہو گئے۔ جسم پر کھال بال چڑھے اور زندہ ہو کر حرکت کرنے لگا۔ پھر آپ اس پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لے گئے۔ اندازے سے اپنا مکان معلوم فرما کر دروازے پر آواز دی۔ کہا عزیر کا یہی گھر ہے۔ ایک بوڑھی اندھی اپاہج عورت وہاں تھی آپ کا نام سن کر بہت روئی اور بولی کہ آج سو برس کے بعد عزیر کا نام کون لے رہا ہے۔ وہ تو سو برس سے لاپتہ ہیں۔

Marfat.com

یہ آپ کی لونڈی تھی۔آپ نے فرمایا کہ میں ہی عزیر ہوں۔سو سال مردہ رہ کر زندہ ہوا ہوں۔اس نے عرض کی کہ میری نگاہ کی روشنی کے لیئے دعا فرمائیں۔آپ نے دعا فرمائی اس بڑھیا کی آنکھیں کھل گئیں اور آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔اُٹھ رب تعالیٰ کے حکم سے۔اس کے ہاتھ پاؤں درست ہو گئے اور اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا۔پھر وہ عورت اس جگہ پہنچی جہاں لوگوں کا اجتماع تھا۔اس مجمع میں آپکا بیٹا بھی موجود تھا جس کی عمر ایک سو اٹھارہ برس تھی اور پوتا بھی۔بڑھیا نے لوگوں سے کہا کہ حضرت عزیر علیہ السلام زندہ ہو کر آ گئے ہیں۔دیکھو میں ان کی دعا سے تندرست ہو گئی ہوں۔تب لوگوں نے یقین کیا اور آپکی علامت دیکھ کر پہچان لیا۔اسی وجہ سے آپ کو یہود خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ (آیت۔۲۵۸)

☆ لطیفہ: قرآنی معمہ بتاؤ وہ بزرگ کون ہیں جو خود چالیس سال کے،ان کا بیٹا ایک سو چالیس سال کا اور پوتا نوے برس کا تھا۔وہ حضرت عزیر علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ سو برس تک وفات یافتہ رہے۔جب فوت ہوئے تو چالیس سال کے تھے۔جب اٹھے تو آپ کی عمر وہی تھی۔سبحان اللہ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک دفعہ سمندر کے کنارے سے گزر رہے تھے۔ملاحظہ فرمایا کہ وہاں ایک نعش پڑی ہوئی ہے۔جب سمندر کا پانی چڑھتا ہے تو اس کا گوشت مچھلیاں کھاتی ہیں۔جب پانی اترتا ہے تو جنگلی جانور اور چیل کوّے کھاتے ہیں۔یہ ملاحظہ فرما کر آپ کو شوق ہوا کہ مردہ زندہ ہونے کا نظارہ دیکھیں۔تب آپ نے رب تعالیٰ سے عرض کی تا کہ علم الیقین سے ترقی کر کے عین الیقین حاصل کر لوں یعنی کمال سے اعلیٰ کمال کی طرف منتقل ہو جاؤں۔رب تعالیٰ نے فرمایا کہ چار پرندوں کو لے کر انہیں اپنے ساتھ خوب مانوس کرالو تا کہ تمہیں انکی پہچان ہو جائے اور ان کے زندہ ہونے پر معلوم کر لو کہ یہ وہی ہیں۔معلوم ہوا کہ کبھی بے جان جانوروں کو پکارنا بھی جائز ہے فیض یاب کرنے کے لیئے۔چنانچہ آپ نے مور،مرغ،کبوتر،کوّا پالا۔پھر انہیں ذبح کر کے قیمہ بنایا اور ان کے اجزا ایک دوسرے سے ملائے اور چار پہاڑوں پر رکھ دیئے۔ان کے سر اپنے پاس رکھے۔پھر انہیں آواز دی تو انکے اجزا بحکم الٰہی اُڑے اور ایک دوسرے سے ممتاز ہوئے۔ہوا میں ان کے اجسام تیار ہوئے اور پھر اپنے سروں سے مل کر زندہ ہو گئے۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بندے جب کسی بات پر ضد کریں تو رب تعالیٰ ان کی ضد پوری فرماتا ہے۔دوسرے یہ کہ ہمارے ایمان کیلئے ایمان بالغیب شرط ہے مگر انبیاء کے لیئے ایمان بالشہادۃ بھی ہوتا ہے۔ (آیات ۲۵۹-۲۶۰)

☆ جس طرح طاقتور زمین میں تخم اچھا اگتا ہے ایسے ہی بعض زمینوں میں کھتیاں پھلتی پھولتی ہیں۔جیسے کہ مسجد نبوی میں ایک نیکی پچاس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ (آیت۔۲۶۵)

☆ مومن قبر میں بھی نماز اور تلاوت قرآن کرتا ہے مگر ان پر ثواب نہیں ملتا۔ثواب زندگی کے اعمال کا ہے۔اسی لیئے زندہ لوگ مردوں کو ثواب بخشتے ہیں کہ اب مردے ثواب کے کام خود نہیں کر سکتے۔ (آیت۔۲۶۶)

Marfat.com

☆ جس زمین کو بارش سے سیراب کیا گیا ہو اس میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اور جس کو کنوئیں سے سیراب کیا گیا ہو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ لازمی ہے۔ (آیت۔۲۶۷)

☆ صدقات سے گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ آفات دور ہوتی ہیں۔ (آیت۔۲۷۱)

☆ مقروض کو معافی دینا صدقہ ہے۔ مگر اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اس کے لیئے یہ صورت کرے کہ تنگدست مقروض کو زکوٰۃ دی جائے۔ قبضہ کے بعد اس سے اپنا قرض وصول کر لے۔ (آیت۔۲۸۰)

☆ رب تعالیٰ فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (حج ۳۲) معلوم ہوا کہ گناہوں کے مختلف درجات ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حقوق العباد ضائع کرنا بڑا گناہ ہے۔ (آیت۔۲۸۳)

ترتیب مصطفوی ۔۳ سورۃ آل عمران ترتیب نزول ۔۸۹

☆ ایک بار نجران کے عیسائیوں کا وفد حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسلام کو اس لیئے نہیں مانتے کہ اسلام حضرت عیسیٰؑ کو رب کا بندہ کہتا ہے خدا کا بیٹا نہیں مانتا۔ اگر وہ رب کے بیٹے نہیں تو بتایئے ان کا باپ کون ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بیٹا اپنے باپ کا ہم جنس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حی وقیوم۔ ازلی وابدی بذات خود عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں یہ صفات نہیں۔ پھر وہ خدا کے بیٹے اور الٰہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ (آیت۔۲)

☆ میدان بدر کی جنگ میں جو سترہ رمضان ۲ھ جمعہ کے دن ہوئی اس میں کفار قریباً ایک ہزار تھے اور ان کے ساتھ بہت سا سامان جنگ تھا۔ مسلمان کل تین سو تیرہ (۳۱۳) تھے اور اکثر نہتے تھے۔ مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے، چھ زرہ، آٹھ تلواریں اور ستر اونٹ تھے۔ اس کے باوجود مسلمانوں کو کامل فتح ہوئی اور کفار کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ لہٰذا یہ فتح اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے بڑی نشانی ہے۔ کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی۔ ان کا سردار عتبہ ابن ربیعہ تھا۔ ان کے پاس سو گھوڑے، سات سو اونٹ اور بہت زیادہ ہتھیار وغیرہ تھے۔ اس کے باوجود کفار کو یہ محسوس ہوا کہ مسلمان ہم سے دوگنے ہیں۔ اس سے صحابہ کرام کی کرامت کا ثبوت ملا کہ وہ کفار کی نگاہ میں دوگنے نظر آئے۔ (آیت۔۱۳)

☆ جنتی کو تین طرح کی بیویاں ملیں گی۔ ایک تو اپنی دنیا کی نیک بیوی جو اپنے نکاح میں فوت ہوئی۔ دوسرے کفار کی مومن بیویاں جو خود جنت میں آ گئیں اور ان کے خاوند دوزخ میں گئے یا کنواری لڑکیاں جو مومنہ فوت ہوئیں۔ تیسری جنتی حوریں چنانچہ ہمارے حضور ﷺ کو حضرت مریمؑ اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ عطا ہوں گی۔ یہ تمام بیویاں حیض، گھنونی چیزوں اور گندے اخلاق وغیرہ سے پاک ہوں گی۔ (آیت۔۱۵)

Marfat.com

☆ صبح کے وقت دعا اور استغفار کرنا زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہیں کیونکہ اس وقت ساری مخلوق ذکر الٰہی کرتی ہے سوائے کُتے کے۔ اگر ایک کا بھی ذکر قبول ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ سب کا قبول ہوگا۔ نصف شب کے آخری وقت سے لے کر آفتاب نکلنے تک کو سحر کہتے ہیں فجر کی سنتیں پڑھ کر فرضوں سے پہلے ستر بار استغفار پڑھنے کے بڑے فضائل ہیں۔ اس سے رزق میں برکت اور گھر میں اتفاق واتحاد ہوتا ہے۔ (آیت۔۱۸)

☆ چنانچہ حضرت مریم علیہ السلام ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا دوسرے بچے ایک سال میں بڑھتے ہیں۔ بیت المقدس کے خدام جنہیں احبار کہا جاتا تھا ان کی تعداد ۲۷ تھی۔ یہ لوگ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد تھے۔ ان کے سردار حضرت زکریا علیہ السلام تھے جو حضرت مریم علیہ السلام کے خالو تھے۔ حضرت عمران علیہ السلام ان سب سے بڑے اور ان سب کے امام تھے لہٰذا ہر شخص کی تمنا تھی کہ حضرت مریم علیہ السلام کی پرورش وہ کرے مگر حضرت زکریا علیہ السلام اس کام کے لیئے منتخب ہوئے۔ آپ بہت محبت سے حضرت مریم علیہ السلام کی پرورش فرمانے میں مشغول ہوگئے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ کرامت ولی برحق ہے۔ حضرت مریم علیہ السلام کو بے موسم غیبی پھل ملنا ان کی کرامت تھی۔ دوسرے یہ کہ بعض مادر زاد ولی ہوتے ہیں۔ اس لیئے ولایت عمل پر موقوف نہیں۔ دیکھو حضرت مریم علیہ السلام پیدائشی ولیہ تھیں۔ تیسرے یہ کہ ولی کو اللہ تعالیٰ علم لدنی اور عقل کامل عطا فرماتا ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام نے حضرت زکریا علیہ السلام کے سوال کا جواب ایسا ایمان افروز دیا کہ سبحان اللہ چوتھے یہ کہ بعض اللہ والوں کے لیئے جنتی میوے آئے ہیں۔ حضرت مریم علیہ السلام کو یہ پھل جنت سے ملتے تھے۔ پانچویں یہ کہ حضرت مریم علیہ السلام کی پرورش جنتی میووں سے ہوئی نہ کہ ماں کے دودھ یا دنیاوی غذاؤں سے (خزائین العرفان) کیونکہ والدہ محترمہ نے تو ان کے پیدا ہوتے ہی احبار کے سپرد کر دیا تھا۔ (آیت۔۳۷)

☆ قرعہ اندازی کی گئی اور قلموں کو دریا میں ڈالا گیا کہ جس کا قلم نہ بہے وہ مریم کو اپنی کفالت میں لے لے۔ یہ قرعہ اندازی کا انداز تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے بزرگوں کی اولاد کی خدمت کرنا سعادت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرعہ ڈالنا جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ اس لیئے کہا جاتا ہے کہ آپ کے جسم شریف کی پیدائش کلمہ کُن سے ہوئی۔ باپ یا ماں کے نطفہ سے نہیں ہوئی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان مثل عیسی عنداللہ کمثل اٰدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ (آل عمران ۵۹) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے صرف ماں سے پیدا ہوئے۔ ورنہ آپ کی نسبت ماں کی طرف نہ ہوتی بلکہ باپ کی طرف ہوتی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ ادعوھم لاٰبائھم ھو اقسط عنداللہ (الاحزاب ۵) انہیں ان کے باپ کا ہی کہہ کر پکارو۔ مسیح کے معنی ہیں چھو کر اچھا کرنے والا اور مردے زندہ کرنے والا یا بہت سفر کرنے والا۔ یہ آپ کا لقب ہے۔ نام شریف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اس طرح کہ اولاً آپ آسمان پر جائیں گے اور پھر قرب قیامت زمین پر اتر کر لوگوں سے کلام کریں گے۔ لہٰذا جیسے آپکا بچپن میں کلام کرنا معجزہ ہے ایسے ہی آپکی عمر میں اس طرح کلام کرنا معجزہ ہے۔ اس سے آپ کا

Marfat.com

آسمان پر جانا اور پھر واپس آنا بھی معجزہ ثابت ہوا۔ (آیات ۴۵ تا ۴۸)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اظہار کمال کے لیئے جنات سے تصویریں بنوائی تھیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعملون لہ مایشاء من محاریب وتماثیل۔ (سبا ۱۳) اس کے لیئے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں۔ اس سے اولیائے کرام کے دم اور درود کا ثبوت ملتا ہے۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت اور زندگی کا اختیار دیا تھا۔ حالانکہ یہ وہ چیز ہے جہاں کسی کا اختیار نہیں چلتا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے رب تعالیٰ نے زندگی اور وفات کا اختیار دیا۔ میں نے آخرت کو اختیار فرمایا۔ (آیت۔ ۴۸)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں علم طب کا بہت زور تھا۔ جالینوس حکیم آپ ہی کے زمانہ میں تھا اور اطبا کے نزدیک تین چیزیں ناممکن ہیں۔ مردہ زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اچھے کرنا اور تمام بدن کے کوڑھی کو تندرست کرنا۔ آپ نے یہ تینوں کام کر کے دکھا دیئے۔ معلوم ہوا کہ نبی کو وہ معجزے دیئے جاتے ہیں جن کا اس زمانہ میں چرچا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار مردے زندہ کئے۔ عاذر کو جو آپ کا دوست تھا موت کے تین دن بعد زندہ کیا اور وہ عرصہ تک زندہ رہا۔ اس کے اولاد بھی ہوئی۔ ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ جا رہا تھا آپ نے زندہ فرمایا۔ وہ لوگوں کے کندھوں سے کود پڑا۔ وہ عرصہ تک زندہ رہا اس کے ہاں اولاد ہوئی۔ ایک چونگی کے محصول والے کی لڑکی کو زندہ کیا۔ سام ابن حضرت نوح علیہ السلام جنہیں وفات پائے ہزارہا سال ہو چکے تھے۔ آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور انہیں زندہ فرمایا۔ مگر انہوں نے عرض کیا کہ اب مجھے زندگی کی خواہش نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی برات کو زندہ فرمایا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس دولہا کی قبر گجرات صوبہ پنجاب میں ہے۔ اس کا نام حضرت سیّد کبیر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف حضرت شاہ دولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ ہیں ان کی قبر شریف زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ ان کی عمر چھ سو برس ہوئی خیال رہے کہ تاکلون اور تدخرون مضارع ہے جس میں زمانہ حال اور مستقبل دونوں کا احتمال ہوتا ہے یا معنی یہ ہیں کہ جو تم سب لوگ کھا کر آؤ یا جو کچھ سال رواں کے لیئے گندم لکڑی وغیرہ جمع کرو وہ سب مجھ سے پوچھ لو یا ہر شخص عمر بھر میں جو کچھ کھائے گا یا جمع کرے گا آج ہی سب کچھ میں بتا سکتا ہوں۔ ہر دانہ کے متعلق جانتا ہوں کہ یہ کس کی قسمت کا ہے۔ اب بتاؤ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کتنا ہے۔ یہ تمام علوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے سمندر کے قطرے ہیں۔ معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کا معجزہ ہے۔ اونٹ کا گوشت، مچھلی اور کچھ پرندے دین موسوی میں حرام تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حلال فرمائے۔ (آیات ۴۹۔۵۰)

☆ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہ فرمائے گا نہ انہیں گناہوں سے پاک فرمائے گا ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ احسان جتانے والا ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنے والا۔ (آیت۔ ۷۸)

Marfat.com

☆ عباد عبد کی جمع ہے۔ عبد عابد کو بھی کہتے ہیں اور خادم کو بھی۔ یہاں عباد بمعنی پجاری ہے عبد یعنی خادم کی نسبت غیر اللہ کی طرف بھی ہو سکتی ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ من عبادکم وامائکم (النور ۵۵) اس معنی سے عبدالنبیؐ اور عبدالرسول کہا جاتا ہے۔ (آیت۔۷۹)

☆ فرشتوں کا قبلہ بیت المعمور ہے جو آسمان میں ہے۔ بیت المعمور کے عین نیچے کعبہ شریف ہے۔ (آیت۔۹۵)

☆ مقام ابراہیم اس پتھر کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر آپ نے کعبہ کی تعمیر فرمائی۔ یہ پتھر کعبۃ اللہ کی دیواروں کی اونچائی کے مطابق خود بخود اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو حرم شریف میں ہی جرم کرے اور قتل کی سزا کا مستحق بن جائے اسے امان نہ ملے گی۔ کیونکہ آیت کا منشا یہ ہے کہ جو قتل کی سزا کا مستحق حرم سے باہر ہو جائے پھر حرم میں پناہ لے وہ امن میں ہے یہاں ناس سے مراد مسلمان ہیں کیونکہ کافر پر ایمان لانے کے سوا کوئی عبادت فرض نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنات اور فرشتوں پر حج فرض نہیں۔ (آیت ۹۷)

☆ جنگ بدر میں شرکت کرنے والے تمام مہاجرین وانصار صابر اور متقی تھے اور ان کے صبر اور تقویٰ پر قرآن گواہ ہے کیونکہ ان کی مدد کے لئے بدر میں فرشتے اترے جنہیں بعض صحابہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بدر میں شرکت کرنے والے فرشتے دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان پر خاص نشان لگا دیئے تھے جن سے وہ دوسروں سے ممتاز ہو گئے ہیں۔ (آیت۔۱۲۵)

☆ حضور ﷺ نے بیر معونہ والے کفار کے حق میں بددعا کی تھی جنہوں نے دھوکہ سے صحابہ کرام کو ساتھ لے جا کر شہید کیا تھا۔ اس کے متعلق یہ آیت کریمہ اتری اور حضور ﷺ کو بددعا کرنے سے روک دیا گیا۔ حضور ﷺ نماز فجر کی دوسری رکعت میں بعد از رکوع ان کافروں کے بارے میں بددعا کیا کرتے تھے جسے قنوت نازلہ کہتے ہیں۔ اس آیت سے قنوت نازلہ منسوخ ہوئی۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اے محبوب تمہیں ان کفار کے لئے بددعا کرنے کا اختیار یا حق نہیں۔ ورنہ گذشتہ انبیائے کرام کفار کے لئے بددعا کر کے انہیں ہلاک نہ کراتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بددعا آپ کی شان کے لائق نہیں۔ (آیت۔۱۲۷)

☆ سود لینے والے دینے والے سے زیادہ گنہگار ہیں۔ (آیت۔۱۳۰)

☆ خرما فروش کے پاس ایک حسین عورت خرما خریدنے آئی۔ اس نے کہا یہ خرمے اچھے نہیں ہیں۔ بہترین خرمے گھر میں ہیں۔ اسے اندر لے گئے اور وہاں جا کر اس کا بوسہ لے لیا اور سینے سے چمٹا لیا۔ اس نے کہا کہ اللہ سے ڈر۔ یہ سنتے ہی اسے چھوڑ دیا اور شرمندہ ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک روایت یہ ہے کہ دو شخصوں میں بڑا پیار تھا۔ جب ان میں سے ایک جہاد کے لئے گیا تو وہ اپنا گھر بار دوسرے کے سپرد کر گیا۔ ایک روز اس مجاہد کی بیوی نے اس انصاری سے گوشت منگوایا۔ جب اس ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کو ہاتھ بڑھایا تو اس نے ہاتھ چوم لیا۔ چومتے ہی سخت شرمندگی ہوئی۔ جنگل میں نکل گیا۔ منہ پر طمانچہ مارنا اور سر پر خاک ڈالنا شروع کیا۔ جب ثقفی اپنے گھر واپس آیا تو

Marfat.com

عورت سے اپنے اس انصاری دوست کا حال پوچھا۔ وہ بولی کہ اللہ ایسے دوست سے بچائے۔ ثقفی اس کو تلاش کرنے کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں لایا۔ (آیت۔۱۳۷)

☆ جہاد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا سب سے پہلے آپ علیہ السلام نے جہاد فرمایا آپ سے پہلے کسی نبی نے جہاد نہ کیا تھا۔ (آیت۔۱۴۰)

☆ اللہ کی راہ میں مرنا یہ ہے کہ اللہ کا کام کرتے کرتے موت آجائے۔ عبادت وذکر اور علمی خدمت کرتے ہوئے مرنا سب اللہ کی راہ میں مرنا ہے اور سب کا نتیجہ مغفرت ہے۔ (آیت۔۱۵۸)

☆ صوفیا فرماتے ہیں کہ توکل کی تین علامتیں ہیں۔ بندہ غیر خدا کو اپنا مددگار نہ جانے۔ خدا کے سوا کسی کو اپنے رزق کا خازن نہ سمجھے۔ خدا کے سوا کسی کو اپنے علم کا مقصود نہ جانے۔ یہ وہ توکل ہے جو بے حساب جنتی ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔ (آیت۔۱۶۰)

☆ تمام نعمتیں فانی ہیں اور ایمان باقی۔ یہی حضور ﷺ سے ملا اور تمام نعمتوں کو نعمت بنانے والے حضور ﷺ ہیں۔ (آیت۔۱۶۲)

☆ یہاں شہدا کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔ وہ کامل زندگی والے ہیں، وہ اللہ کے پاس ہیں، انہیں روزی ملتی رہتی ہے، وہ دنیا اور دنیا والوں کے انجام سے باخبر ہیں۔ جوان، تندرست، آزاد کی زندگی کامل ہے۔ پیٹ کے بچے، نومولود، سوتے ہوئے، بیمار اور قیدی کی زندگی ناقص ہے۔ شہدا کی تمام قوتیں اعلیٰ ہیں اور کامل زندہ ہیں۔ احیاء کی تنوین تعظیمی ہے۔ شہید کی روح زندگی میں مقید ہے مگر بعد شہادت ایک قدم میں مدینہ منورہ پہنچ جاتی ہے۔ اگرچہ یہ آیت شہدائے احد کے حق میں اتری مگر تا قیامت تمام شہدا کی زندگی کا ثبوت فراہم کر رہی ہے۔ آیت کی عبارت عام ہے اس میں کوئی قید نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہدا کے جسم و روح دونوں ہی زندہ ہیں۔ اسی لیئے ان کے اجسام قبر میں گلنے سے محفوظ رہتے ہیں جس کا بکثرت مشاہدہ ہوا۔ البتہ ان کی حیات ہماری حس سے بالاتر ہے۔ اس لیئے ان پر موت کے بعض احکام جاری ہو جاتے ہیں۔ یہاں روزی سے مراد صرف روحانی روزی یعنی ثواب قبر نہیں۔ وہ تو تمام مومنوں کو بھی ہوتا ہے بلکہ جنت کے میوے اور وہاں کی عیش مراد ہیں کہ شہدا کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت کی سیر کرتی ہیں اور جو انکا دل چاہے کھاتی پیتی ہیں۔ جو مومن ابھی تک شہید نہیں ہوئے اور آئندہ شہید ہو کر ان کے پاس پہنچنے والے ہیں ان کے استقبال کی خوشیاں منا رہے ہیں اور انکے انتظار میں ہیں۔ (آیات ۱۶۹۔۱۷۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کفر ہے اور بے ادب کافر ہے کیونکہ حضور ﷺ کی آواز پر اونچی آواز کرنے سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ (آیت۔۱۷۱)

☆ مسلمانوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ (آل عمران ۱۷۳) اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت ہر شدید مصیبت کے وقت پڑھنی چاہیے۔ (آیت۔۱۷۳)

☆ جنگ یرموک میں چالیس ہزار مسلمانوں کے مد مقابل سات لاکھ عیسائی اور یہودی تھے مگر فتح مسلمانوں کی

Marfat.com

ہوئی۔
(آیت۔۱۷۶)

☆ لمبی عمر اس وقت اچھی ہے کہ نیک اعمال میں گزرے ورنہ عذاب ہے۔ لہٰذا مومن و متقی کی لمبی عمر نعمت ہے۔ کافر و فاجر کی لمبی عمر عذاب کا باعث ہے کیونکہ مومن اس عمر میں نیکیاں بڑھائے گا اور کافر گناہ زیادہ کرے گا۔
(آیت۔۱۷۷)

☆ یہودی کہتے تھے کہ توریت شریف میں ہم کو یہ حکم ہے کہ ہم اس نبی پر ایمان لائیں جو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ایک جانور ذبح کرے اور اس کا گوشت غیبی آگ آسمان سے اُتر کر جلائے۔ چونکہ آپ ﷺ یہ معجزہ نہیں لائے اس لیے ہم آپ پر ایمان نہیں لاتے۔
(آیت۔۱۸۳)

☆ دعا میں پانچ بار ربنا کہنے پر قبولیت کی قوی امید ہے کہ ان آیات میں پانچ بار ربّنا فرمایا گیا ہے۔ اسی پر قبولیت کا وعدہ ہوا۔
(آیت۔۱۹۸)

ترتیب مصطفوی ۔۴ — سورۃ النساء — ترتیب نزول ۔۹۲

☆ مہر کا حق دار خود عورت ہے نہ کہ اس کے ولی۔ دوسرے یہ کہ خاوند پر لازم ہے کہ مہر پر عورت کا قبضہ کرادے۔ مہر تین طرح کا ہوتا ہے۔ مہر معجّل اور مہر موجل اور مہر غیر مصرح۔ ان تینوں کے الگ الگ احکام ہیں۔ مہر معجّل میں عورت وطی سے پہلے ہی مطالبہ کرسکتی ہے۔ بعض علماء اس آیت سے فرماتے ہیں کہ عورت کا مہر بڑی برکت والی چیز ہے۔ اگر کسی کے بچہ کو شفا نہ ہوتی ہو تو وہ اپنے مہر سے اس کا علاج کرائے۔ اور درود شریف ہماری پہلی ماں حضرت حوّا کا مہر ہے لہٰذا ہمارے لیے شفا ہے مگر یہ اس وقت جائز ہوگا جب عورت بخوشی دے۔ جبراً لینا یا دیا ہوا مہر واپس لینا حرام ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا تاخلوا منہ شیء (النساء)
(آیت۔۴)

☆ بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا اور بیٹی کے ہوتے ہوئے نواسا میراث نہیں پاسکتا کیونکہ پوتے سے بیٹا اور نواسے سے بیٹی قریب تر ہے۔ حضرت اوس ابن صامت رضی تعالیٰ اللہ عنہ نے وفات پائی۔ ایک بیوی ام کجہ اور تین بیٹیاں دو چچا سوید اور عرفطہ چھوڑے۔ ان دونوں چچاؤں نے حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سارے مال پر قبضہ کرلیا۔ ان کی بیوی اور بیٹیوں کو محروم کردیا جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں رواج تھا۔ حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی بچے حضور ﷺ کی بارگاہ میں فریادی ہوئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ اتری۔ پھر بعد میں یوصیکم اللہ فی اولادکم آیت اتری۔ (آلنسا ۱۱) اور حضرت اوس ۔۔۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مال حضور ﷺ نے اس طرح تقسیم فرمایا کہ ۱/۸ ان کی بیوی کو ۲/۳ لڑکیوں کو باقی چچاؤں کو دے دیا (روح) اس سے معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا بیٹی کو نہ دینا صریحاً ظلم اور قرآن کے خلاف ہے۔ دونوں میراث کے حقدار ہیں۔
(آیت۔۷)

Marfat.com

☆ جب میت کے یتیم یا غائب وارث ہوں تو مال مشترک میں سے اس کا فاتحہ تیجہ وغیرہ کا اہتمام کرنا حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے۔ بلکہ پہلے تقسیم کرو۔ پھر کوئی بالغ وارث اپنے حصہ سے یہ سارے کام کرے۔ ورنہ جو بھی کوئی یتیم کے مال میں سے کھائے گا دوزخ کی آگ کھائے گا۔ قیامت میں اس کے منہ سے دھواں نکلے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ یتیم کا مال ظلماً کھانے والے قیامت میں اس طرح اٹھیں گے کہ ان کے منہ، کان اور ناک بلکہ ان کی قبروں سے دھواں اٹھتا ہوگا جس سے وہ پہچانے جائیں گے کہ یہ یتیموں کا مال ناحق کھانے والے ہیں ۔ (آیت۔۱۰)

☆ قرآن کریم نے ذی فرض کا حصہ مقرر نہ فرمایا۔ آدھا یا تہائی بلکہ اگر کوئی ذی فرض نہ ہو تو سارے مال کو بیٹا، بیٹی آپس میں بانٹ لیں اور اگر ہو تو اس سے بچے ہوئے کو آپس میں تقسیم کر لیں اس سے معلوم ہوا کہ بیٹی ذی فرض ہے اگر بیٹا نہ ہو اور عصبہ ہے اگر ساتھ بیٹا بھی چھوڑا ہو تو اُسے کل مال ملے گا کیونکہ بیٹے کے ساتھ تو بیٹی کا حصہ مقرر نہ فرمایا اور صرف بیٹی کے لئے حصہ مقرر فرمایا گیا۔ حضرت استاذی مرشدی مراد آبادی قدس سرہ نے اس سے ثابت فرمایا کہ اگر صرف ایک بیٹا چھوڑا ہو تو اسے کل مال ملے گا کیونکہ جب ایک بیٹی آدھا لیتی ہے اور بیٹے کا حصہ بیٹی سے دوگنا ہوتا ہے تو لڑکے کو کل مال ملنا چاہیے۔ سبحان اللہ۔ یعنی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی اگر ان میں سے کوئی بھی ہو تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور نہ خاوند یا بیوی ہو کیونکہ ان کے ہوتے ہوئے ماں کو بیوی یا خاوند کا حصہ نکالنے کے بعد باقی کا تہائی ملے گا نہ کہ کل کا۔ میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں ماں ذی فرض ہے اور باپ عصبہ ہے۔ کیونکہ یہاں ماں کا حصہ تو قرآن شریف نے مقرر فرمایا مگر باپ کا ذکر نہ فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ باپ کو باقی بچا ہوا یعنی ۲/۳ ملے گا۔ کیونکہ پہلے فرما دیا ہے۔ ورثہ ابوہ (النسا۱۱) ایک سے زیادہ بہن یا بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ جائز وصیت جو ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو اور کسی وارث کو نہ کی گئی۔ یہاں قرض سے مراد انسانوں کا قرض ہے اللہ کا قرض مراد نہیں۔ لہٰذا اگر میت کے ذمہ زکوٰۃ رہ گئی ہو تو وہ وصیت پر مقدم نہ ہوگی۔ یہ بھی خیال رہے کہ قرضہ وصیت پر مقدم ہے۔ (آیت۔۱۱)

☆ نسب والی اولاد میں نواسا نواسی شامل نہ ہوں گے کیونکہ نسب دادا سے ہوتا ہے نہ کہ نانا نانی سے۔ بیوی خواہ ایک ہو یا چندان کو ایک چوتھائی یا آٹھواں حصہ ہی ملے گا۔ میت کی صلبی اولاد بیوی کا حصہ آٹھواں کر دیتی ہے۔ لہٰذا اس میں روافض کی دلیل نہیں بن سکتی۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ازواج حضور ﷺ کے بعد وراثت کی مستحق نہ تھیں۔ کیونکہ کسی سے اولاد نہ تھی۔ کیونکہ قرآن کی اس آیت میں یہ قید نہیں کہ وہ اولاد تم سے ہو ورنہ منکم فرمایا جاتا۔ خیال رہے کہ ولد میں پوتا پوتی بھی داخل ہے ۔ (آیت۔۱۲)

☆ اگر میت کی کوئی اولاد نہیں تو بحکم حدیث پاک پوتی پڑپوتی وغیرہ بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت کی ایک بیٹی بھی ہے تو پوتی کو چھٹا حصہ اور اگر میت کے بیٹا بھی ہے تو پوتی محروم رہے گی اور اگر میت کے دو لڑکیاں ہیں تو بھی پوتی محروم ہے۔ لیکن اس

Marfat.com

صورت میں اگر پوتا بھی ساتھ ہے تو وہ مع پوتے کے عصبہ ہوگی۔اس سے معلوم ہوا کہ تقسیم میراث میں ظلم کرنا عذاب الٰہی کا باعث ہے اور انصاف کرنا رحمت کا موجب ہے۔

☆ اگر نکاح سے مراد عقد نکاح ہے تو معلوم ہوا کہ سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے اگر چہ باپ نے خلوت سے پہلے اسے طلاق دے دی ہو۔اور اگر نکاح سے مراد صحبت ہے تو معلوم ہوا کہ جس عورت سے اپنا باپ صحبت کر چکا ہو خواہ حرام طریقے سے یا حلال بیوی بنا کر یا لونڈی بنا کر یہ سب عورتیں بیٹے پر حرام ہیں کیونکہ یہ عورتیں بیٹے کی ماں کی طرح ہیں ۔ (آیت۔۲۲)

☆ تمہاری مائیں جن کے بطن سے تم پیدا ہوئے ہو۔اس میں نانی دادی وغیرہ بھی شامل ہیں۔سوتیلی ماؤں کی حرمت کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔اس میں پوتیاں،نواسیاں بلکہ ان کی اولاد بھی داخل ہے کہ ان سب سے نکاح حرام ہے۔اس میں بھانجیاں بھتیجیاں اور ان کی اولاد بھی شامل ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ اپنی اولاد اور اپنے اصول حرام ہیں۔ماں باپ کی ساری اولاد حرام ہے۔اس کی تصریح خود اسی آیت میں آگے آرہی ہے۔صرف خالائیں اور پھوپھیاں حرام ہیں۔ان کی اولاد حلال کیونکہ یہ اصول بعیدہ یعنی دادا نانا کی اولاد ہیں۔ان کا ہی حکم ہے کہ خالہ زاد پھوپھی زاد لڑکی حلال ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ نسبی رشتہ سے سات عورتیں حرام ہیں۔لہٰذا خالہ پھوپھی حرام ہیں مگر ان کی اولاد حلال ہے۔مگر بھائی بہن کی تمام اولاد حرام کیونکہ بھائی بہن ماں باپ کی اولاد ہیں۔ڈھائی سال کی عمر میں جس عورت کا دودھ تھوڑا سا بھی پی لیا جائے وہ عورت اور اس کی اولاد اس بچہ پر حرام ہوگئی۔خواہ اس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔یہ قید اتفاقی ہے۔اپنی بیوی کی بیٹی جو دوسرے خاوند سے ہو وہ حرام ہے اگر چہ زیر پرورش نہ ہو۔مگر یہ سوتیلی لڑکی صرف باپ کے لئے حرام ہے۔اولاد کے لئے حلال ہے اور باپ کے لئے بھی اس وقت حرام ہے جبکہ بیوی سے صحبت کر لی ہو اور اگر بغیر صحبت طلاق دی یا وہ فوت ہوگئی ہو تو اس کی بیٹی حلال ہے۔معلوم ہوا کہ اپنے لے پالک یعنی متبنیٰ کی بیوی حلال ہے۔ہر وہ دو عورتیں جن کا رشتہ ایسا ہو کہ جو بھی ان میں سے مرد ہو تو دوسری عورت اس پر حرام ہو ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے جیسے دو بہنیں یا،خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی وغیرہ۔گم شدہ خاوند کی عورت اس وقت تک دوسرے پر حرام ہے جب تک کہ اس کی موت کا ظن غالب جو قریب یقین ہے نہ ہو جائے۔ایسے ہی جن عورتوں نے نکاح ناجائز طور پر حکام وقت توڑ دیں وہ سب حرام ہیں کیونکہ یہ خاوند والی عورتیں ہیں۔ (آیت۔۲۳)

☆ جو چیز مال نہ ہو وہ مہر نہیں بن سکتی جیسے خاوند کی خدمت یا قرآن شریف پڑھا دینا۔ (آیت۔۲۳)

☆ متعہ حرام ہے کیونکہ اس سے صرف شہوت رانی مقصود ہوتی ہے نہ کہ اولاد کا حاصل کرنا اور یہ زنا کی قسم ہے۔ابتدائے اسلام میں یہ اسی طرح حلال تھا جیسے شراب۔ (آیت۔۲۴)

☆ بیوی کا مہر ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسے اور قرضوں کا ادا کرنا۔لہٰذا مہر اتنا باندھنا چاہیے جتنا ادا ہو سکے۔ (آیت۔۲۴)

☆ کفار عرب اپنی لونڈیوں سے زنا کرا کر اس کی آمدنی خود کھاتے تھے۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ایک یہ کہ کنواری لونڈی

Marfat.com

اگر زنا کرے تو اس کو پچاس کوڑے لگائے جائیں گے یعنی آزاد کی آدھی سزا۔ دوسرے یہ کہ شادی شدہ لونڈی زنا کرے تو اسے رجم نہیں کیا جائے گا کیونکہ رجم کا آدھا نہیں ہوسکتا۔ یہاں مُحصِنٰت سے مراد آزاد کنواری عورتیں ہیں نہ کہ شادی شدہ عورتیں کیونکہ شادی شدہ آزاد عورت کے زنا کی سزا اسے سنگسار کرنا ہے وہ آدھا نہیں ہو سکتا۔ (آیت۔۲۵)

☆ اسلام کے سوا باقی تمام ادیان میں شہوت رانی، تن پروری اور خواہش نفسانی کی پیروی ہے۔ مرد عورت کے بغیر اور عورت مرد کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا نکاح کے مسائل بہت تفصیل سے بیان فرما دیئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حرام کام کی اُجرت حرام ہے کہ وہ باطل ذریعہ سے حاصل ہوئی۔ لہٰذا گانا۔ جھوٹ، وکالت، ڈاڑھی مونڈنے، تصویر سازی کی اُجرتیں حرام ہیں کہ یہ حرام ذریعوں سے حاصل ہوئیں۔ اس سے ہزار ہا مسائل معلوم ہوئے۔ جوا، شراب کی قیمت، خیانت، سود سب حرام ہیں۔ (آیت۔۲۷)

☆ خودکشی اور بھوک ہڑتال سے مرنا حرام ہے۔ (آیت۔۲۹)

☆ حسد حرام ہے بلکہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ شیطان اسی سے مارا گیا۔ حسد کے معنی ہیں جلنا یعنی دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنا اور اپنے لیئے اس کے حصول کا خواہش مند ہونا۔ (آیت۔۳۰)

☆ عورت کے لیئے خاوند کا ادب واحترام کرنا لازم ہے۔ لہٰذا عورت مرد کو نام لے کر نہ پکارے۔ (آیت۔۳۴)

☆ شوہر اور بیوی میں صلح کرا دینا بہترین عبادت ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں میں صلح کرانا بہت اچھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صلح کے لیئے پنچ مقرر کرنا اعلیٰ چیز ہے۔ اسی لیئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کے لیئے ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا پنچ مقرر فرمایا۔ (آیت۔۳۵)

☆ جہاد، نماز وزکوٰۃ کے بعد فرض ہوا۔ نماز ہجرت سے پہلے شب معراج کو فرض ہوئی۔ زکوٰۃ جہاد اور روزے ۲ ہجری کو مدینہ منورہ میں فرض ہوئے۔ البتہ روزے تحویل قبلہ اور زکوٰۃ کی فرضیت کے بعد فرض ہوئے۔ جہاد ہجرت کے بعد حضور ﷺ کے مدینہ منورہ پہنچنے پر فرض ہوا۔ مکہ مکرمہ میں صرف نماز معراج کی رات کو فرض ہوئی تھی۔ چونکہ مکہ معظمہ میں جہاد کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ (آیت۔۷۷)

☆ قوت ایمانی کے دو نتیجے ہوتے ہیں۔ خالق کا خوف اور مخلوق سے بے خوفی۔ جیسا کہ صحابہ کرام اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کو نصیب ہوا۔ (آیت۔۷۸)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ شہید کو موت کی تکلیف چیونٹی کے کاٹنے جتنی ہوگی۔ (آیت۔۷۸)

☆ جو مسلمان فسق فجور کر رہا ہو اسے سلام کرنا مکروہ ہے جیسے جوگا بجا رہا ہو، تاش، شطرنج کھیل رہا ہو۔ (آیت۔۸۶)

Marfat.com

☆ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کی سزا ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا یعنی سوا اونٹ دینا ہے تاہم اگر مقتول کے ورثاء خون بہا معاف کر دیں تو یہ ان کی مرضی ہے۔ (آیت۔۹۴)

☆ جہاد جان کا بھی ہوتا ہے، مال کا بھی بلکہ قلم کا بھی، زبان کا بھی جیسا کہ موقعہ ہو ویسا جہاد ہوگا۔ (آیت۔۹۶)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مجاہد غازی کو جنت میں سو درجے عطا فرما دے گا۔ ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ (آیت۔۹۶)

☆ چار رکعت فرض والی نماز میں قصر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سنت اور نفل میں قصر نہیں۔ (آیت۔۱۰۱)

☆ حضور ﷺ لشکر سے دور قضا حاجت کے لئے جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔ حویرث ابن حارث محاربی کو پتہ چلا تو وہ فوراً تلوار سونتے ہوئے سامنے آ کھڑا ہوا اور بولا کہ اے محمد ﷺ اب آپ کو میری تلوار سے کون بچائے گا۔ حضور ﷺ نے نہایت بے پروائی سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ۔ جب اس نے وار کرنے کا ارادہ کیا تو اوندھے منہ گر پڑا۔ تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ وہ تلوار حضور ﷺ نے اٹھائی اور فرمایا کہ بتا اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ بولا کوئی نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ پڑھ لے تو تجھے امان ہے۔ وہ بولا میں کلمہ تو نہیں پڑھتا۔ البتہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ نہ تو آپ سے لڑوں گا نہ آپ کے دشمن کی مدد کروں گا۔ اس پر حضور ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔ (آیت۔۱۰۲)

☆ یہ آیت طعمہ بن ابیرق کے متعلق نازل ہوئی جس نے اپنے پڑوسی قتادہ بن نعمان کی زرہ چرائی اور آٹے کی بوری میں رکھ کر ایک یہودی کے گھر بطور امانت رکھ آیا۔ تلاش کرنے پر زرہ اور بوری یہودی کے گھر سے برآمد ہوگئی۔ یہودی نے کہا کہ طعمہ رکھ گیا ہے۔ طعمہ کی قوم اپنی برادری کی حمایت میں یہ کوشش کرنے لگی کہ یہودی کا جرم ثابت ہو۔ طعمہ بری ہو جائے۔ تب یہ آیت کریمہ اتری۔ اس کی قوم نے جھوٹی گواہی دی کہ طعمہ بے قصور ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے اکثر فیصلے دو چیزوں پر مبنی ہوتے تھے۔ کتاب اللہ اور نور نبوت۔ (آیت۔۱۰۵)

☆ ہر گناہ کی توبہ ہے مگر توبہ کا طریقہ مختلف ہے۔ کفر کی توبہ ایمان ہے اور حقوق العباد کی توبہ ادائے حقوق ہے ترک نماز کی توبہ ان کی قضا ہے۔ پھر سب کے احکام جدا ہیں۔ (آیت۔۱۱۰)

☆ نماز استسقا بارش کے لئے اور نماز کسوف و خسوف گہن دفع کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ (آیت۔۱۳۴)

☆ یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ایک شخص آپ کی شان میں زبان درازی کر رہا تھا۔ آپ نے بہت صبر کیا مگر وہ باز نہ آیا تو آپ نے بھی اسے جواب دیا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اب تک ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ جب تم نے خود جواب دیا تو وہ چلا گیا۔ (آیت۔۱۴۸)

☆ نبوت کا توحید سے ملا رہنا ضروری ہے رب تعالیٰ نے کلمہ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ حضور ﷺ کا نام ملایا۔ کلمہ کے اول جز میں

Marfat.com

اللہ آخر میں آیا اور دوسرے جز میں محمد ﷺ پہلے آیا۔ اس طرح اللہ و محمد کے درمیان ایک حرف کا فاصلہ بھی گوارا نہیں ہوا۔ غرضیکہ نبی کو اللہ سے ملانا ایمان ہے۔ (آیت۔۱۵۰)

☆ جو منافق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہودیوں کو پتہ دینے کے لیئے آپ کے گھر میں داخل ہوا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل ہو گیا اور آپ آسمان پر تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے اسی منافق کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دھوکے میں سولی دے دی لیکن پھر خود بھی حیران تھے کہ ہمارا آدمی کہاں گیا۔ نیز اس کا چہرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سا تھا۔ اور ہاتھ پاؤں اس کے اپنے تھے۔ (آیت۔۱۵۷)

☆ چار پیغمبر زندہ ہیں۔ دو زمین پر حضرت خضر علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام اور دو آسمان پر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت ادریس علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب تشریف لائیں گے۔ اُمت محمدی کے آخری ولی امام مہدی ہوں گے اور اصحاب کہف ان کی خدمت کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح کریں گے اور صاحب اولاد ہوں گے۔ (روح البیان) چالیس سال زمین پر قیام فرمائیں گے اور حضور ﷺ کے روضہ میں دفن ہوں گے۔ (آیت۔۱۵۸)

☆ سود، رشوت، چوری، و ناچ گانے کی مزدوری یہ تمام چیزیں پہلی شریعتوں میں بھی حرام تھیں کیونکہ یہ ظلم ہے اور ظلم ہمیشہ حرام رہا۔ (آیت۔۱۶۱)

☆ اے تمام لوگو تمہارے پاس وہ تشریف لائے جو سرتاپا اللہ تعالیٰ کی معرفت کی دلیل ہیں۔ یعنی حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کا نور بھی ہیں، اللہ کی دلیل بھی ہیں اور حق بھی ہیں۔ حضور ﷺ کے یہ تمام القاب قرآن مجید میں درج ہیں۔ حضور ﷺ اللہ کی پہچان کی دلیل ہیں۔ دلیل کی تائید دعویٰ کی تائید ہوتی ہے اور دلیل پر اعتراض دعویٰ پر چوٹ ہے۔ نیز حضور ﷺ از سرتاپائے اقدس حق کی دلیل ہیں۔ آپ ﷺ کا ہر عضو ایک معجزہ نہیں بلکہ بے شمار معجزات کا مجموعہ ہے۔ حضور ﷺ کا لعاب شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں کا سرمہ، عبداللہ ابن عتیک رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہڈی کا سریش، کھاری کنویں کو میٹھا کرنے والا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے تھوڑے آٹے میں پڑ کر بے بہا برکت دینے والا ہے۔ غرض کہ آپ ﷺ خود سراپا معجزہ اور رب تعالیٰ کی دلیل یعنی صاحب قرآن ہیں۔ (آیت۔۱۷۴)

☆ کلالہ وہ ہے جو اپنے مرنے کے بعد باپ اور اولاد نہ چھوڑے۔ یہ آیت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کے جواب میں آئی۔ آپ بیمار ہوئے تو حضور ﷺ آپ کی بیماری پرسی کے لیئے تشریف لے گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش تھے۔ حضور ﷺ نے وضو فرما کر باقی پانی کا چھینٹا ان پر مارا۔ آپ ہوش میں آ گئے اور پوچھا کہ میں لاولد ہوں۔ میرے بعد میرے مال کا کیا ہوگا۔ تب یہ آیت آئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر تم اس بیماری سے نہیں مرو گے۔ چنانچہ انہیں صحت ہوئی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ لوگوں کی موت و زندگی سے باخبر ہیں اور آپ کا دھوون شفا ہے۔ بے اولاد جس کا نہ بیٹا نہ بیٹی

Marfat.com

ہے۔اگر بیٹی ہے تو عصبۃ بہن کو ملے گا وہ ذی فرض نہ ہوگی اور اگر بیٹا موجود ہے بھائی بہن سب محروم رہیں گے۔ایسے ہی باپ دادا کے ہوتے ہوئے بھائی بہن محروم ہوتے ہیں۔خیال رہے کہ میراث کے مسائل میں وہ بھی جماعت ہے یعنی جو حق دو بہنوں یا بیٹیوں کا ہے وہی بہت ساروں کا ہے۔اس حدیث کا ہی مطب ہے کہ دو اور زائد جماعت ہیں۔پہلے صرف بہنیں کا ذکر تھا اور اب بھائی بہن دونوں کا۔یعنی اگر بے اولاد نے بھائی بھی چھوڑے اور بہنیں بھی۔بھائی کے ساتھ بہن عصبہ بن جائے گی ذی فرض نہ رہے گی اور بھائی سے آدھا حصہ پائے گی۔خیال رہے کہ یہاں اخیافی بہن کے سوا یعنی حقیقی اور علاتی بھائی بہن مراد ہیں۔

(آیت۔۱۷۶)

ترتیب مصطفوی ۔۵ سورۃ المائدہ ترتیب نزول۔۱۱۲

☆ رب تعالیٰ سے یا نبی ﷺ سے یا پیر سے یا بیوی اور خاوند سے یا ایک دوسرے سے کئے ہوئے وعدے پورے کرو۔مگر اس میں جائز وعدے داخل ہوں گے نہ کہ حرام وعدے۔امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید کے دن روزہ کی منت ماننے والا اپنی منت پوری کرے۔وہ یوم عید کی بجائے کسی دوسرے دن روزہ رکھے۔

(آیت۔۱)

☆ فال نکالنا، بدشگونی کرنا اور پانسے ڈالنا سب حرام ہیں۔ہاں اچھی بات یا اچھے آدمی کی ملاقات سے نیک فال لینا جائز ہے۔

(آیت۔۴)

☆ کونسے جانور حلال ہیں جن کو شکار کر کے کھایا جائے۔خیال رہے کہ دریائی جانور سوائے مچھلی کے سب حرام ہیں خشکی کے بے خون والے جانور سب حرام ہیں سوائے ٹڈی کے۔خون والے چرندے کیل والے حرام ہیں، پنجے والے شکاری پرندے حرام ہیں۔طیبات سے مراد حلال چیزیں ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کو شریعت حرام نہ کرے وہ حلال ہے۔نیز لذیذ چیزیں چھوڑنا تقویٰ نہیں ہے۔حرام سے بچنا تقویٰ ہے نہ کہ حلال کو حرام کر لینا۔خواہ درندہ ہو جیسے کتا یا شکاری پرندہ جیسے شکرہ، باز شاہین وغیرہ ان کا شکار کیا ہوا جانور حلال ہے۔جبکہ وہ اس طرح سدھائے جائیں کہ کتا اور چیتا تو بغیر دیئے ہوئے اس کا گوشت نہ کھائیں اور باز اور شکرہ اشارہ پر لوٹ آئیں اس سے معلوم ہوا کہ بلی کی ماری ہوئی مرغی حرام ہے۔تمہارے سدھائے ہوئے شکاری کتے جب شکار کر کے لائیں اور اس میں سے کچھ نہ کھائیں تو اگرچہ جانور مر گیا ہو حلال ہے اور اگر کتے نے کچھ کھا لیا ہو تو حرام ہے کیونکہ یہ اس نے اپنے لئے شکار کیا۔تمہارے لئے نہیں کیا۔ان شکاری جانوروں کو چھوڑتے وقت بسم اللہ اکبر پڑھ دیا کرو۔

(آیت۔۴)

☆ غسل میں ان اعضا کا دھونا بھی فرض ہے جو کئی لحاظ سے ظاہر بدن کا حصہ ہیں۔لہٰذا کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا غسل میں فرض ہے۔وضو میں نہیں کیونکہ وضو میں مبالغہ کا صیغہ ارشاد نہیں ہوا۔اگر عورت سے ننگا ہو کر چمٹا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر صحبت کر لی تو غسل واجب ہو گیا۔ان دونوں صورتوں میں پانی نہ ملنے کی بنا پر تیمم کیا جائے گا۔اس سے معلوم ہوا کو وضو اور غسل

Marfat.com

دونوں کا تیمم یکساں ہے۔ پانی نہ ملنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پانی وہاں موجود نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ پانی تو ہو لیکن اس کے استعمال پر قدرت نہ ہو یا بیماری کی وجہ سے یا دشمن یا موذی جانور کی رکاوٹ کی وجہ سے۔ دیکھو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں تیمم سے نمازیں پڑھیں حالانکہ دریائے فرات سامنے تھا۔ کیونکہ آپ وہاں پہنچنے پر قادر نہ تھے۔ (آیت۔۶)

☆ ایک بار سفر کے دوران نبی کریم ﷺ مع صحابہ کرام کے ایک جنگل میں قیام فرما تھے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ صحابہ کرام مختلف درختوں کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور خود حضور ﷺ ایک دوسرے درخت کے نیچے آرام فرما تھے حضور ﷺ نے اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی تھی۔ ایک بدوی نے موقعہ پا کر اس تلوار پر قبضہ کر لیا اور حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ حضرت جبریل علیہ اسلام نے وہ تلوار اس کے ہاتھ سے گرا دی اور حضور ﷺ نے اٹھالی۔ اور فرمایا کہ اب تو بتا تجھے مجھ سے کون بچائے گا۔ اس نے کہا کوئی نہیں۔ تفسیر ابو السعود میں ہے کہ بدوی اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ (آیت۔۱۱)

☆ بنی اسرائیل پر نماز و زکوۃ فرض تھیں اگرچہ وہ ہماری نماز و زکوۃ سے مختلف تھیں۔ چنانچہ ان پر دن رات میں دو نمازیں اور مال کا ایک چوتھائی حصہ زکوٰۃ تھی۔ (آیت۔۱۲)

☆ نبی کی تعظیم اتنی اہم عبادت ہے کہ رب تعالیٰ نے اس کا عہد لیا۔ اس تعظیم میں کوئی قید نہیں۔ لہٰذا ہر وہ تعظیم جو شرعاً حرام نہ ہو وہ کی جائے۔ انہیں سجدہ نہ کرو، انہیں خدا کا بیٹا نہ کہو باقی جس قدر ممکن ہو تعظیم کرو۔ ہر تعظیم ثواب ہے۔ اس میں نقل اور روایت کی ضرورت نہیں۔ مساکین کو خیرات دینا گویا اللہ تعالیٰ کو قرض دینا ہے۔ (آیت۔۱۲)

☆ رب تعالیٰ نے ایمان کو روشنی اور کفر کو تاریکی فرمایا ہے۔ جس طرح روشنی اور تاریکی دونوں ضدیں ہیں۔ اسی طرح ایمان و کفر بھی دو ضدیں ہیں۔ (آیت۔۱۶)

☆ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے بہت عرصہ پہلے سے انبیائے کرام کا آنا بند ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضور ﷺ کی ولادت ۵۷۰ عیسوی میں ہوئی۔ (آیت۔۱۹)

☆ جس زمین میں بزرگان دین کے مزارات ہوں وہ شہر اور تمام علاقہ مقدس اور پاک ہو جاتا ہے کیونکہ رب تعالیٰ نے شام کو اسی لئے مقدس فرمایا کہ وہاں انبیائے کرام کے مزارات ہیں۔ لہٰذا بغداد اجمیر و سرہند کو شریف کہنا، مکہ معظمہ اور مدینہ کو منورہ کہنا بہت بہتر ہے۔ اس کا ماخذ یہی آیت ہو سکتی ہے۔ کہا جاتا ہے مزاج شریف یا اسم شریف۔ اس قوم جبارین کی جسامت کا یہ عالم تھا کہ ان کے جوتے میں بنی اسرائیل کا ایک آدمی آجاتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حالات دیکھنے کے لئے بارہ نقیب بھیجے تھے۔ ان میں سے دس نے یہ حالات لوگوں کو بتا دیئے۔ تب بنی اسرائیل گھبرا گئے اور یہ جواب دیا۔

(آیت ۲۱۔۲۲)

Marfat.com

☆ یہ دونوں حضرات جو خشیت الٰہی کے حامل تھے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے انعامات سے نوازا کالب ابن یوقنا حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے بہنوئی یعنی مریم بنت عمران کے خاوند اور یوشع ابن نون ابن فرائیم ابن حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جنہوں نے حکم عدولی سے اجتناب کر کے قوم جبارین کے متعلق خبر کی اشاعت میں حصہ نہیں لیا بلکہ کہا کہ اگر دروازے میں سے داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے۔ یہی اس میں غیب کی خبر تھی۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو علم غیب عطا فرماتا ہے کیونکہ یہ دونوں حضرات اس وقت ولی تھے۔

(آیت۔۲۳)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برکت سے بنی اسرائیل کو مقام تیہ میں من وسلوی ملا۔ پتھر سے پانی کے بارہ چشمے ملے۔ وہ لباس عطا ہوا جو اتنے عرصہ تک نہ گلا نہ میلا ہوا۔ اس جنگل کا نام تیہ مشہور ہوا یعنی بھٹکتے پھرنے کی جگہ۔ یہ میدان نو کوس مربعہ میں تھا۔ اس تنگ جنگل میں چھ لاکھ اسرائیلی اس طرح قید ہوئے کہ دن بھر چلتے رہتے مگر شام کو وہیں ہوتے جہاں سے چلے تھے یہ ایک حیران کن معجزہ تھا۔ یہیں ان لوگوں پر من و سلویٰ اتارا گیا اور اسی میدان میں حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ پھر حضرت یوشع نبی بنائے گئے اور چالیس سال کی قید کے بعد آپ نے بنی اسرائیل کے ساتھ مل کر قوم جبارین کے خلاف جہاد کیا اور شام کو فتح فرمایا۔ خیال رہے کہ تیہ والے بنی اسرائیلیوں میں سے جن کی عمر اس قید ابتداء کے وقت بیس سال سے زائد تھی وہ سب یہیں فوت ہو گئے اور جن لوگوں نے ارض مقدس میں داخل ہونے سے انکار کیا تھا ان میں سے کوئی بھی وہاں داخل نہ ہو سکا۔

(آیت ۲۴۔۲۵)

☆ ہابیل و قابیل کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے جو اس طرح ہے کہ حضرت حوا علیہ السلام کے شکم سے ہابیل کے ساتھ لیوا پیدا ہوئی تھی اور قابیل کے ساتھ اقلیمہ کی ولادت ہوئی تھی۔ لہٰذا مروجہ شریعت کی رو سے اقلیمہ قابیل پر حرام تھی اور لیوا حلال تھی۔ مگر اقلیمہ زیادہ خوبصورت تھی۔ قابیل نے اس سے ہی نکاح کرنا چاہا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے منع فرمایا تو قابیل بولا کہ یہ آپ کی رائے ہے۔ رب تعالیٰ کا حکم نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں قربانیاں پیش کرو۔ جس کی قربانی کو آگ جلا دے وہ سچا ہے چنانچہ قابیل نے گندم کا ڈھیر اور ہابیل نے اونٹ یا بکری ذبح کر کے پہاڑ پر رکھی۔ غیبی آگ آئی اور گوشت کو جلا گئی۔ گندم کو چھوڑ گئی۔ اس پر قابیل کے دل میں ہابیل کے خلاف حسد پیدا ہو گیا اور اس نے ہابیل کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔

(آیت۔۲۷)

☆ قابیل نے ہابیل کا سر ایک پتھر پر رکھا اور دوسرے پتھر سے کچل دیا۔

(آیت۔۲۹)

☆ قابیل کے سامنے دو کوے آپس میں لڑے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ پھر زندہ کوّے نے اپنی چونچ اور پنجوں سے زمین کریدی اور گڑھا کھود کر مرے ہوئے کوّے کو اس میں رکھا اور اوپر سے مٹی ڈال دی۔

(آیت۔۳۱)

Marfat.com

☆ قبیلہ عرینہ کے لوگ مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر ایمان لائے مگر بیمار ہو گئے سرکار نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ پیو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے۔ (آیت۔۳۳)

☆ ڈاکو تین قسم کے ہوتے ہیں لہٰذا ان کی سزائیں بھی تین طرح کی ہوں گی۔ ایک وہ جو صرف راستہ روکیں۔ دوسرے وہ جو مال بھی لوٹیں۔ تیسرے وہ جو مال کے ساتھ کسی کو قتل بھی کر دیں۔ پہلوں کی سزا صرف شہر بدر کرنا ہے۔ دوسروں کی سزا ہاتھ کاٹنا اور تیسرے گروہ کی سزا سولی ہے۔ اگر ڈاکو گرفتاری سے پہلے سچی توبہ کر لیں پھر پکڑے جائیں تو تم انہیں ڈکیتی کی سزا نہ دو۔ اس توبہ سے وہ آخرت کے عذاب اور ڈکیتی کی سزا سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص باقی رہے گا۔ اسی لیے یہاں فرمایا گیا کہ پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لیں تو انہیں چھوڑ دیں۔ (آیت۔۳۴)

☆ مسلمان کو تقویٰ کے ساتھ انبیاء و اولیا کا وسیلہ بھی ڈھونڈنا چاہیے کیونکہ نیک اعمال تو اتقوا اللہ میں آ گئے تھے اس کے باوجود تلاش وسیلہ کا حکم ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وسیلہ کی تلاش میں کوشش کرنی چاہیے تا کہ وسیلہ حاصل ہو اس سے معلوم ہوا کہ کوئی متقی مومن وسیلہ کے بغیر رب تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ خیال رہے کہ اس حکم میں حضور ﷺ داخل نہیں کیونکہ آپ سب کا وسیلہ ہیں۔ آپ کا وسیلہ کون ہو سکتا ہے۔ (آیت۔۳۵)

☆ زنا شہوت سے ہوتا ہے اور شہوت عورت میں زیادہ ہے لہٰذا وہاں عورت کا ذکر پہلے فرمایا گیا اور چوری میں قوت کو دخل ہے اور قوت مرد میں زیادہ ہے۔ (آیت۔۳۸)

☆ نبی تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور ان میں سے رسول تین سو تیرہ ہیں اور آسمانی کتابیں صرف چار ہیں۔ (آیت۔۴۴)

☆ امام سدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک عیسائی رہتا تھا جب مؤذن کہتا اشھد ان محمد رسول اللہ تو یہ کہا کرتا تھا جل جائے جھوٹا۔ اللہ تعالیٰ کی شان ملاحظہ ہو کہ ایک رات اس کا خادم آگ بجھانا بھول گیا۔ گھر والے سب سو گئے۔ آگ میں سے ایک شعلہ لپکا اور سارے گھر کو آناً فاناً اپنی لپیٹ میں لے گیا جس سے وہ نصرانی اور اس کے تمام گھر والے جل گئے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نماز پنج گانہ کے لئے اذان ہونی چاہیے۔ اذان کا ثبوت اس آیت سے ملا۔ دوسرے یہ کہ صحابہ کرام کے خواب شرعاً معتبر ہیں بلکہ اس پر شریعت کے احکام جاری ہوتے ہیں کیونکہ اذان خواب میں دیکھی گئی تھی جس کا قرآن نے اعتبار فرمایا۔ (آیت۔۵۸)

☆ عیسائیوں میں فرقہ مرقوسیہ اور نسطوریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ الٰہ تین ہیں۔ باپ، بیٹا، روح القدس۔ اللہ تعالیٰ کو باپ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کا بیٹا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو روح القدس کہتے ہیں۔ بعض عیسائی روح القدس کی بجائے حضرت مریم علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں۔ (آیت۔۷۳)

Marfat.com

☆ ایلہ والوں نے ہفتہ کے دن شکار کیا حالانکہ یہ ان کے دین میں حرام تھا۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی بددعا سے بندر اور سور بنا دیئے گئے اور مائدہ والوں نے خوان کی نعمتیں کھا کر بھی کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے پانچ ہزار آدمی بندر اور سور بن گئے۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کی بددعا بڑی خطرناک ہے۔ (آیت۔۷۸)

☆ نجاشی بادشاہ نے ہی حضور ﷺ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے کر دیا تھا اور چار ہزار دینار مہر بھی خود ادا کیا تھا حالانکہ حضور ﷺ مدینہ طیبہ میں تھے اور ام حبیبہ حبشہ میں تھیں۔ اسی پر آیت کریمہ اتری۔ عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منھم مودۃ (الممتحنہ ۷) اور یہی نکاح ابوسفیان کے نرم پڑ جانے کا باعث بنا۔ (آیت۔۸۲)

☆ مہاجرین کا پہلا قافلہ گیارہ مرد اور چار عورتوں کا ماہ رجب ظہور نبوت کے پانچویں سال حبشہ میں داخل ہوا تھا۔ جب کفار قریش کو پتہ چلا کہ مسلمانوں کو حبشہ میں امان مل گئی ہے تو وہ بادشاہ حبشہ نجاشی کے پاس پہنچ کر مسلمانوں کے خلاف شکایت کرنے لگے کہ یہ لوگ فسادی ہیں۔ آپ کے ملک میں فساد پھیلائیں گے۔ نجاشی نے پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہو۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ مریم کی تلاوت شروع فرما دی۔ تمام دربار کے نصرانی علماء اور خود نجاشی رونے لگے۔ نجاشی نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تم سب کو میرے ملک میں بالکل امن ہے۔ نجاشی ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اس آیت میں یہ واقعہ بیان ہو رہا ہے۔ پھر حبشہ کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں ۷۰ آدمی تھے۔ حضور ﷺ نے سورۃ یسین سنائی جس پر وہ لوگ بھی زار و قطار رونے لگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے وقت عشق و محبت میں رونا اعلیٰ عبادت ہے۔ نیز مل مل کر جنبش کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنا سنت ہے کیونکہ یہ جنبش عاشقوں کی وجدانی حالت ہے جیسے نسیم سے نرم شاخیں حرکت کرتی ہیں اسی طرح تلاوت کرنے والا نسیم رحمت الٰہی سے ہلتا ہے۔ (آیت۔۸۳)

☆ قسم تین طرح کی ہے۔ قسم لغو، قسم غموس، قسم منعقدہ۔ لغو قسم کے متعلق ہم بتا چکے ہیں۔ اس میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔ قسم غموس یہ ہے کہ گزشتہ واقعہ پر دیدہ دانستہ جھوٹی قسم اٹھالی جائے۔ اس میں گناہ ہے کفارہ نہیں اور منعقدہ قسم یہ ہے کہ آئندہ چیز پر قسم اٹھائے اور پوری نہ کرے اس میں کفارہ ہے یہاں تینوں قسموں اور قسم منعقدہ کے کفارہ کا ذکر ہے۔ اس کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑا دینا ہے۔ اگر ان میں سے کچھ نہ کر سکے تو تین دن کے روزے رکھے۔ خیال رہے کہ روزے رکھنے سے قسم کا کفارہ تب ادا ہوگا جب غلام آزاد کرنے، کھانا کھلانے اور کپڑا دینے کی قدرت نہ ہو۔ کفارہ کے روزے مسلسل رکھنے ضروری ہیں۔ قسم کا کفارہ قسم توڑنے کے بعد ادا ہو سکتا ہے اس سے پہلے نہیں۔ (آیت۔۸۹)

☆ انگوری شراب جسے خمر کہتے ہیں نجس بھی ہے اور قطعی حرام بھی ہے۔ نشہ دے یا نہ دے لہٰذا مطلقاً حرام ہے۔ اسی طرح جوا بھی قطعی طور پر حرام ہے۔ بہرحال حرام چیزیں اور دوسری شرابیں اگر نشہ دیں تو یقیناً حرام ہیں۔ اس سے کم کی حرمت میں اختلاف ہے۔

Marfat.com

صحیح یہ ہے کہ حرام ہیں۔ بت پوجنا، بت بنانا، بتوں کی تجارت سب حرام ہے۔ اسی طرح فال کھولنا، فال کھولنے پر اجرت لینا یا دینا سب حرام ہے۔ (آیت۔۹۰)

☆ کامیابی صرف نیک اعمال کرنے سے ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ برے اعمال سے بچنا بھی ضروری ہے۔ یہ دونوں تقویٰ کے دو پر ہیں۔ پرندہ ایک پر سے نہیں اُڑتا۔ دوسرے یہ کہ نیکیاں کرنا اور برائیوں سے بچنا دنیا اور دکھلاوے کے لیئے نہ ہونا چاہیے بلکہ آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیئے ہونا چاہیے۔ (آیت۔۹۰)

☆ بعض لوگ حضور ﷺ پرنور نبی رحمت ﷺ سے اکثر فضول باتیں پوچھا کرتے تھے۔ مثلاً حضور ﷺ میرا اونٹ گم ہوگیا ہے وہ کہاں ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ناگوار خاطر مبارک ہوتا تھا۔ ایک روز ارشاد فرمایا کہ اچھا جو پوچھنا ہے پوچھ لو۔ ہم ہر بات کا جواب دیں گے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ حضور ﷺ میرا انجام کیا ہے۔ فرمایا جہنم۔ دوسرے نے یہ پوچھا کہ میرا باپ کون ہے۔ فرمایا صداقہ یعنی تو حرامی ہے اور اپنے باپ کے نطفے سے نہیں کیونکہ اس کی ماں کا خاوند کوئی اور تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ ہمارے حبیب ﷺ سے اپنے راز فاش نہ کراؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو ازل سے ابد تک سب کچھ معلوم ہے۔ (آیت۔۱۰۱)

☆ ایک بحیرہ تھی۔ یہ وہ اونٹنی تھی جو پانچ بار بچہ دے دے اور آخر میں اُس کے نر ہو اُس کا کان چیر دیتے تھے۔ دوسری سائبہ تھی یہ وہ اونٹنی تھی جس کے باعث وہ بتوں کی نذر مانتے تھے کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے یا فلاں سفر سے بخریت واپس آجائے تو میری اونٹنی سائبہ ہے عین بجار۔ تیسری وصیلہ تھی۔ یہ وہ بکری تھی جس کے سات بچے پیدا ہو جاتے اور آخر میں نر اور مادہ جوڑا پیدا ہوتا۔ چوتھا حامی تھا۔ یہ وہ اونٹ تھا جس سے دس بار گیابھ حاصل کرلیا جاتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا۔ ان جانوروں کے گوشت اور دودھ کو حرام سمجھتے تھے جن کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا۔ حالانکہ وہ حلال ہیں۔ (آیت۔۱۰۳)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صدہا سال پیشتر فوت ہونے والے حضرت سام بن نوح علیہ السلام کی قبر پر جا کر انہیں زندہ فرمادیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ محبوبوں کی کرامت اور معجزے سے ان کو دوبارہ عمر دیتا ہے جو پہلے اپنی عمر پوری کر کے فوت ہو چکے تھے۔ لہٰذا اگر حضور غوث پاک نے بارہ برس کی ڈوبی کشتی کو صحیح سلامت نکالا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اس برات کے دولہا کا نام حضرت کبیر الدین ہے۔ ان کا لقب دریائی دولہا ہے۔ اب انہی شاہد ولہ کہا جاتا ہے۔ ان کی قبر شریف پاکستان کے مشہور شہر گجرات میں واقع ہے۔ رب تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنا احسان جتا رہا ہے کہ جب یہود آپ کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے اور سولی دینے کے ارادہ سے آپ کو قید کر دیا تو رب تعالیٰ نے آپ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا اور دشمن غائب و خاسر رہ گئے۔ آپ کے زمانہ میں طب کا بہت زور تھا۔ آپ کو اسی قسم کا معجزہ دیا گیا جس کی اس زمانہ میں ضرورت تھی جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادو کا بہت زور تھا اس لیئے آپ کو اسی قسم کا معجزہ دیا گیا۔ جب وحی کی

Marfat.com

نسبت غیر نبی کی طرف ہو تو اس سے مراد دل میں القا ہوتا ہے۔ (آیات ۱۱۰۔۱۱۱)

☆ حواری حور سے بنا بمعنی خالص سفیدی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاص صحابہ کو حواری کہا جاتا ہے کیونکہ وہ خالص اور مخلص مومن تھے۔ ان میں بعض دھوبی بعض مچھیرے بعض رنگریز تھے۔ یہ بارہ حضرات تھے۔ (آیت۔۱۱۲)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا۔ ان سے فراغت حاصل ہونے پر ان سے بھی دعا کرائی اور خود بھی وہ دعا کی جو یہاں مذکور ہے۔ یعنی اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا واخرنا وایۃ منک ورزقنا وانت خیر الرزقین (المائدہ ۱۱۴) خیال رہے کہ اس آیت کریمہ میں دستر خوان سے مراد بطور غذاء یا دوا کھانا مقصود نہ تھا بلکہ تبرکاً کھانا مقصود تھا جس سے ان کے دلوں میں نُور و سُرور پیدا ہو۔ (آیت۔۱۱۴)

☆ رازق کے تین معنی ہیں۔ رزق دینے والا، رزق پیدا کرنے والا اور روزی پہنچانے والا۔ یہاں تیسرے معنی مراد ہیں۔ جو دوسروں کے لئے ظاہری طور پر رزق مہیا کرتے ہیں اور رزق مہیا کرنے کا سبب بنتے ہیں جیسے امیر فقیر کے لئے اور حاکم رعایا کے لئے رزق کے ظاہری اسباب ہیں معنوی لحاظ سے ان کو رازق کہا جا سکتا ہے۔ (آیت۔۱۱۴)

☆ لھم سے معلوم ہوا کہ جنت کے باغات جنت والوں کی ملک ہوں گے اور ہر جنتی کو کئی قسم کے باغ عطا ہوں گے اور ہر جنتی کے باغوں میں ایک ہی نہر نہیں ہوگی بلکہ دودھ، شہد، پانی وغیرہ کی متعدد نہریں ہوں گی۔ (آیت۔۱۱۹)

☆ ہر سچے متقی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ الفاظ صرف صحابہ کرام کے لئے ہی خاص نہیں۔ رب تعالیٰ کو راضی کر لینا ہی بڑی کامیابی ہے۔ (آیت۔۱۱۹)

☆ اولیا اللہ انبیائے کرام کے نائب اور دست قدرت ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پر ملکوتی تصرف ظاہر ہوتے ہیں۔ (آیت۔۱۲۰)

ترتیب مصطفوی۔۶ سورۃ الانعام ترتیب نزول۔۵۵

☆ اگرچہ آسمان بھی سات ہیں اور زمینیں بھی سات لیکن آسمان ایک دوسرے سے فاصلے پر ہیں اور زمین کے طبقے آپس میں چمٹے ہوئے ہیں جیسے پیاز کے چھلکے۔ نیز ہر آسمان کی حقیقت مختلف ہے مگر ہر زمین کی حقیقت مٹی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہر جگہ آسمان کو جمع اور زمین کو واحد فرمایا جاتا ہے۔ (آیت۔۱)

☆ دنیا کی عمر موت پر ختم ہو جاتی ہے اور آخرت کی عمر کبھی ختم نہیں ہوتی۔ (آیت۔۲۸)

☆ نیکوکار پر تکالیف کا آنا رحمت الٰہی کا ذریعہ ہے کہ اس سے اس صالح کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ (آیت۔۴۴)

Marfat.com

☆ مومن کی موت کے تین نام ہیں وفات یعنی اپنا کام پورا کر دینے کا وقت۔ آگے آرام وانعام کا وقت۔ وصال یعنی یار سے ملنے کا ذریعہ۔ شہادت یعنی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا ذریعہ اچانک کافر کی موت کے بھی تین نام ہیں۔ تدمیر تباہی دھرنھم تدمیر ہلاکت اھلکنھم اور اخذ اخذنھم یونہی مومن کی زندگی کا نام حیات طیبہ ہے، کافر کی زندگی کا نام معیشۃ ضنکا (طٰہٰ ۱۲۴) اس سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اچانک موت بری ہے کہ اس میں توبہ کا وقت نہیں ملتا مگر غافل کے لیئے یہ عذاب ہے۔ مومن متقی کے لیئے رحمت کہ بیماری کی تکلیف سے بچ جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سلیمان وحضرت موسیٰ علیہم السلام وحضرت عزیر علیہ اسلام کی وفات اچانک ہوئی۔ غافل بیمار ہو کر مرے تب بھی اچانک مرا، مومن اچانک مرے تب بھی تیاری کر کے مرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب آتا ہے اس کی نسل نہیں چلتی۔ جو لوگ مسخ ہوئے وہ ہلاک کر دیئے گئے لہٰذا موجودہ بندر، کتے ان کی نسل نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جس پر خدا کا شکر ہے۔ ابو جہل کے قتل پر حضور ﷺ نے سجدہ شکر ادا کیا اور عاشورہ کے دن روزے کا حکم دیا کہ اس دن فرعون ہلاک ہوا۔ لہٰذا مومن کے مرنے پر انا للہ پڑھے اور موذی کافر کی موت پر الحمد للہ پڑھے۔ (آیات ۴۴ تا ۴۶)

☆ جو حضور ﷺ سے قرب چاہے وہ رب تعالیٰ کی یاد کیا کرے۔ یہ حکم تا قیامت جاری ہے۔ لفظ مرید یہاں سے حاصل کیا گیا کہ مرید وہ جو رب تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے شیخ کی بیعت کرے۔ (آیت۔ ۵۲)

☆ ہر گناہ کی توبہ جداگانہ ہے۔ اگر حقوق مارے ہیں تو اس کی توبہ کے لیئے ضروری ہے کہ حق ادا کرے پھر زبان سے توبہ کرے۔ اگر نمازیں نہ پڑھی ہوں تو توبہ یہ ہے کہ ان کی قضا کرے اس کے بغیر توبہ کیسی۔ اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے دو رکن ہیں۔ ایک تو گذشتہ پر ندامت دوسرے آئندہ کی اصلاح۔ اگر ایک جز کی بھی کمی رہ گئی تو توبہ قبول نہیں ہوگی۔ ثم فرمانے سے معلوم ہوا کہ بہت عرصہ کے بعد بھی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ مرتے مرتے توبہ کر لے۔ (آیت۔ ۵۵)

☆ کسی جگہ کچھ فرشتے روح قبض کرتے ہیں اور کسی جگہ دوسرے بلکہ ملک الموت اور ان کے خدام فرشتے ساری دنیا کی روح قبض کرتے ہیں معلوم ہوا کہ وہ ہر جگہ حاضر ہیں اور ہر جگہ ناظر کہ اس کے بغیر یہ کام انجام نہیں پا سکتا۔ ساری دنیا ان کے سامنے ایسی ہے جیسے ہمارے سامنے ہتھیلی۔ ان فرشتوں سے جان قبض کرنے میں سستی کوتاہی واقع نہیں ہوتی۔ وقت مقررہ سے ایک آن آگے پیچھے نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان فرشتوں کو ہر ایک کی موت کا وقت اور موت کی جگہ، موت کی کیفیت معلوم ہے۔ یہ علوم خمسہ میں سے ہے۔ جب ان فرشتوں کے علم کا یہ حال ہے تو جو تمام خلق سے زیادہ عالم ہیں مدینہ والے سلطان ﷺ ان کے علوم کا کیا پوچھنا۔ مرنے کے فورا بعد ہی ان کی روحیں بارگاہ الٰہی میں پیش ہو کر پھر قبر میں واپس لائی جاتی ہیں جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ چنانچہ قیامت میں سارے عالم کا سارا حساب دنیا کے چھوٹے دن کے آدھے

Marfat.com

کی بقدر ہوگا۔ یعنی ۶ گھنٹہ میں۔ باقی اتنا بڑا دن حضور ﷺ کی نعت گوئی اور اظہار شان میں صرف ہوگا۔

(آیات ۶۱۔۶۲)

☆ چاند سے قمری مہینے اور سورج سے شمسی مہینے بنتے ہیں۔ چاند سے اسلامی عبادات اور سورج سے موسموں اور نمازوں کے اوقات کا حساب لگتا ہے۔

(آیت۔۹۶)

☆ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو اور جب وہ مغرب سے طلوع ہوگا اور اسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہیں دے گا۔

(آیت۔۱۵۸)

☆ یہود کے اکہتر ۷۱ فرقے ہوگئے ان میں سے صرف ایک ناجی ہے باقی سب ناری اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوگئے جن میں سے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری امت تہتر فرقے ہوجائے گی وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوائے ایک کے جو سواد اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے وہ ناجی فرقہ ہے۔ اور آخرت میں انہیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہوجائے گا۔

(آیت۔۱۶۰)

ترتیب مصطفوی۔۷ سورۃ الاعراف ترتیب نزول۔۳۹

☆ اللہ عزوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلہ اتنی وسعت رکھے گا جتنی مشرق و مغرب کے درمیان وسعت ہے۔ ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی۔ جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا یارب تعالیٰ کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے۔ ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں۔ یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہوجائے تو فضل الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے۔ (آیت۔۸)

☆ جب شیطان مردود کی دعا سے عمر میں زیادتی ہوگئی تو اگر انبیاء کرام اولیا عظام کی دعاؤں سے یا بعض نیک اعمال کی برکت سے عمر لمبی ہوجائے تو کیا مضائقہ ہے۔ (آیت۔۱۸)

☆ حضرت آدم علیہ السلام نے گندم وغیرہ کھایا نہیں فقط چکھا تھا کہ جنتی لباس اتار لیا گیا۔ اس سے پہلے ان کے تمام جسم پر ناخن کا لباس تھا۔ اس خطا کے بعد وہ ناخن تمام جگہ سے سکڑ کر صرف انگلیوں کی نوکوں پر رہ گیا۔ اور ان بزرگوں نے انجیر کے پتے جسم شریف پر لپیٹے۔ معلوم ہوا کہ ستر کھولنا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہی معیوب ہے۔ عقل انسانی اسے برا سمجھتی ہے۔

Marfat.com

☆ اس وقت تک ستر کے شرعی احکام نہیں آئے تھے۔اب جو ننگا ہونا پسند کرتے ہیں وہ فطرت انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔
(آیت۔۲۲)

☆ خطا کی نسبت اپنی طرف کرنی چاہیے اور نیک کام کو رب تعالیٰ سے منسوب کرنا چاہیے۔یہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
(آیت۔۲۳)

☆ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لا کر کئی سو سال روتے رہے۔پھر رب تعالیٰ کی طرف سے کچھ دعائیہ کلمات انہیں القا ہوئے۔جن سے توبہ قبول ہوئی اور وہ دعائیہ کلمے حضور ﷺ کا وسیلہ اختیار کرنا تھا۔ (آیت۔۲۴)

☆ رب تعالیٰ نے تین طرح کے لباس اتارے۔دو جسمانی ایک روحانی۔جسمانی لباس بعض ستر عورت کے لیئے بعض زینت کے لیئے ہیں دونوں اچھے ہیں۔اور روحانی لباس ایمان،تقویٰ اور اعمال صالحہ ہیں۔یہ تمام لباس آسمان سے اترے ہیں کیونکہ بارش سے روئی اون اور ریشم ہوتی ہے۔یہ بارش آسمان سے آتی ہے اور وحی سے تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔وحی بھی آسمان سے آتی ہے اس میں مومن،کافر،ولی،عالم،پرہیزگار سب سے خطاب ہے۔ (آیت۔۲۶)

☆ خاوند بیوی بھی ایک دوسرے کے سامنے آزادی سے ننگے نہ رہیں۔بلکہ اکیلے میں بھی انسان ستر چھپائے۔رب تعالیٰ سے شرم کرے۔ (آیت۔۲۷)

☆ تم ننگے بے ختنہ پیدا ہوئے۔ایسے ہی پھر قیامت میں اٹھو گے۔ (آیت۔۲۹)

☆ بھوک سے زیادہ کھانا،بلاوجہ مال خرچ کرنا،کسی جائز چیز کو حرام سمجھ لینا یہ سب اسراف ہے۔ (آیت۔۳۱)

☆ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر چالیس سال زیادہ ہوگئی۔ (آیت۔۳۴)

☆ جب شیطان مردود کی دعا سے عمر میں زیادتی ہو سکتی ہے تو صالحین کی دعا یا نیک اعمال سے بھی عمریں بڑھ سکتی ہیں۔بگڑی تقدیریں بن سکتی ہیں۔نبی کریم ﷺ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام انسانوں بلکہ تمام خلق کے نبی ہیں۔ (آیت۔۳۵)

☆ بدعملی سے رزق وعمر گھٹ جاتے ہیں۔جیسے نیکی سے عمر ورزق میں برکت ہو جاتی ہے۔اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ایک یہ کہ جان نکالنے صرف ملک الموت علیہ السلام نہیں آتے بلکہ ان کے ساتھ ان کے ماتحت فرشتے اور بھی آتے ہیں۔ملک الموت کا آنا اس آیت میں مذکور ہے۔قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم (السجدہ ۱۱) اور ماتحتوں کا آنا اس آیت سے معلوم ہوا۔دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جان نکالنے والے فرشتے بیک وقت ہر جگہ پہنچ کر مرنے والوں کی جان نکال لیتے ہیں تو ایک وقت میں چند جگہوں پر موجود ہو جانا اللہ والوں کے نزدیک باذن الٰہی مشکل نہیں۔ایسے ہی قبر میں سوال کرنے والے،ماں کے پیٹ میں بچہ بنانے والے فرشتے یہ طاقت رکھتے ہیں۔ (آیت۔۳۷)

☆ مسلمانوں کو حکم ہے کہ مرنے والے کے پاس بیٹھ کر کلمہ پڑھیں تا کہ اسے کلمہ یاد آجائے۔ (آیت۔۳۷)

Marfat.com

☆ قیامت میں ہر ایک اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کا دلی تعلق ہوگا۔ (آیت۔۳۷)

☆ زندگی میں ان کی نیکیاں بارگاہ الٰہی تک نہیں پہنچتیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور تکبر و غرور میں مبتلا ہیں کیونکہ ان کی یہ نیکیاں غیر مقبول ہیں۔ مرتے وقت ان کی روح کے لیئے دروازہ آسمان نہیں کھلتا۔ مومن کی زندگی میں اس کے اعمال کے لیئے اور موت کے بعد روح کے لیئے آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ (آیت۔۴۰)

☆ رب تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد جنت میں ہوگی۔ باقی عبادتیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد وہاں ختم ہو چکی ہوں گی۔ (آیت۔۴۲)

☆ نورانی مخلوق لاکھوں کوس کی معمولی آواز سن لیتی ہے۔ کیونکہ جنت آسمانوں سے بھی زیادہ اونچی ہے۔ اور دوزخ نہایت ہی گہری۔ مگر پھر بھی جنتی لوگ دوزخیوں کی چیخ و پکار سن لیں گے۔ معلوم ہوا کہ دنیا میں بھی نورانی لوگ دور والوں کی فریاد سن لیتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ اسلام نے دور سے چیونٹی کی باتیں سن لیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ فتبسم ضاحکا من قولھا (نمل ۱۹) اسی طرح اصحاب اعراف دور کے لوگوں کا حال دیکھیں گے اور کلام سنیں گے۔ اعراف کے لوگ جنتی لوگوں سے کم درجے والے ہوں گے۔ ورنہ طمع کے کیا معنی۔ لہٰذا یہ قول قوی ہے کہ اعراف والے وہ ہیں جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں۔ (آیت۔۴۶)

☆ دوزخی جنتیوں کو نام لے کر پکاریں گے کہ ہمیں پانی دو، ہمیں کھانا دو، ہم جل گئے ہیں ہم پر پانی ڈالو۔ اس پر جنتی لوگ وہ جواب دیں گے جو آگے آرہا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنت اوپر ہے اور دوزخ نیچے کیونکہ افیضوا افاضۃ سے ہے جس کے معنی اوپر سے نیچے منتقل ہونے کے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنتی مومن کو دوزخی کافر سے بالکل محبت نہ ہوگی نہ رحم آئے گا۔ (آیت۔۵۰)

☆ عالم خلق اور عالم امر۔ عالم امر تو وہ چیزیں ہیں جو فقط امر کن سے بنیں جیسے فرشتے، ارواح وغیرہ اور عالم خلق وہ جو کسی مادے سے بنا۔ جیسے عالم اجسام جو مٹی پانی وغیرہ سے بنے۔ عالم امر کو ملکوت بھی کہتے ہیں اور عالم اجسام کو ملک۔ اسی لیئے رب تعالیٰ کو مالک الملک والملکوت کہا جاتا ہے۔ (آیت۔۵۴)

☆ کفر و فسق و گناہ نہ کرو کہ اس سے دنیاوی مصیبتیں آتی ہیں،۔ فساد پھیلتے ہیں، بخل سے قحط، زنا سے وبائیں آتی ہیں۔ (آیت۔۵۶)

☆ ہر چیز کی موت علیحدہ ہے۔ کیونکہ بارش کے پانی کے بغیر کبھی پھل پھول نہیں ہوتے۔ کنوئیں دریا کے پانی اور بارش کی جگہ کام نہیں دیتے۔ جیسے بارش کی برکت سے خشک لکڑیوں کو ہرا بھرا کر کے پھولوں سے لاد دیتے ہیں ایسے ہی صور کی آواز سے مردوں کو زندہ فرمادیں گے۔ بارش زمین یا زمین میں بوئے ہوئے تخم کو نہیں بدل سکتی۔ ایسے ہی قرآن کریم فطرت نہیں

Marfat.com

بدلتا۔اس سے کوئی صدیق بن جاتا ہے کوئی زندیق۔اس سے معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث سے نااہل گمراہ بھی بن جاتے ہیں۔رب تعالیٰ فرماتا ہے یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا (بقرہ ۲۶) غافل لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے قرآن روحانی بارش ہے۔ (آیت۔۵۸)

☆ اخنوق حضرت ادریس علیہ السلام کا اسم شریف ہے۔حضرت نوح علیہ السلام کی عمر قریباً پندرہ سو برس ہوئی۔چونکہ آپ خوف الٰہی میں گریہ ونوحہ بہت کرتے رہے اس لیئے آپ کا لقب نوح علیہ السلام ہوا۔آپ کے زمانے میں بہن سے نکاح حرام ہوا۔ (آیت۔۵۹)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے دامن سے داغ غلامی دھونے کے لیئے سات برس قحط سالی بھیجی اور تمام دنیا کو ان کا غلام بنادیا۔ایک نبی کے احترام کے لئے تمام دنیا کو مصیبت میں مبتلا فرمادیا۔معلوم ہوا کہ نبیوں کا انسانوں میں آنا اللہ تعالیٰ کی انسانوں پر خاص رحمت ہے کہ اس سے انسانیت ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر اس وقت تک دنیوی عذاب نہیں آتا جب تک وہ پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں۔رب تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل ۱۵) آپ کی کشتی میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں تھیں مگر آپ کی اولاد کے سوا کسی کی نسل نہ چلی۔اس لئے آپ کو آدم ثانی کہتے ہیں۔ (آیت۔۶۴)

☆ قوم عاد دو ہیں۔عاد اولیٰ جن کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام ہیں جو یمن میں آباد تھے۔عاد ثانیہ جنہیں ثمود کہتے ہیں ان کے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام تھے۔ان دونوں میں سو برس کا فاصلہ تھا۔پہلے عاد ابن ارم ابن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد تھے۔حضرت ہود علیہ السلام کا نسب نامہ یہ تھا۔حضرت ہود ابن عبداللہ ابن خلود ابن عاد ابن عوص ابن ارم ابن سام ابن نوح علیہ السلام۔ (آیات ۶۰۔۶۶)

☆ تمام جہان کی عقل نبی کی عقل کی بہ نسبت ایسی ہے جیسے سمندر میں قطرہ اور تمام رسولوں کی عقل حضور ﷺ کی بہ نسبت ایسی ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں قطرہ۔ (آیت۔۶۷)

☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور کرنا عبادت ہے کہ اس سے بہت عبرت حاصل ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں سلطنت اور قوت بدنی عطا فرمائی تھی۔چنانچہ شداد ابن عاد جیسا بڑا بادشاہ انہیں میں ہوا۔ان میں پست قد آدمی ساٹھ ہاتھ اور لمبا آدمی سو ہاتھ کا تھا۔بڑے قوت والے اور شہ زور تھے۔ان کا سر خیمہ کے برابر، آنکھیں پرندوں کے گھونسلوں کی طرح تھیں۔معلوم ہوا کہ خدا کی نعمتوں کو یاد کرنا اور یاد رکھنا عبادت ہے۔اس میں محفل میلاد شریف بھی داخل ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا چرچا ہے اور حضور ﷺ کی ولادت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ (آیت۔۶۹)

☆ قوم عاد اولیٰ پر تین سال قحط آیا۔بارش بند ہوگئی۔ان کی ایک جماعت دعا کے لیئے مکہ معظمہ حاضر ہوئی اور دعا کی۔واپسی پر ان

Marfat.com

پر دو قسم کے بادل بھیجے گئے۔ کالے اور سفید اور فرمایا گیا کہ ان میں کونسا بادل پسند کرتے ہو۔ وہ بولے کالا۔ کالا بادل آیا اور بجائے بارش کے ان پر ایسی آندھی آئی کہ سارے کافر ہلاک کر دیئے گئے۔ حضرت ہود علیہ السلام بمعہ باقی مسلمانوں کے مکہ معظمہ میں تشریف لا کر مقیم رہے اور یہاں ہی آپ کی وفات ہوئی اور مطاف میں دفن ہوئے۔ (آیت۔۷۲)

☆ سردار جندع ابن عمرو نے حضرت صالح علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو پہاڑ کے اس پتھر سے ایسی صفات کی حامل اونٹنی پیدا کریں۔ اگر ہم نے یہ معجزہ دیکھ لیا تو آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ نے ایمان کا وعدہ لے کر رب تعالیٰ سے دعا کی۔ سب کے سامنے وہ پتھر پھٹا اور اسی شکل وصورت کی پوری جوان اونٹنی نمودار ہوئی اور پیدا ہوتے ہی اپنے برابر کا بچہ جنا۔ یہ دیکھ کر جندع تو مع اپنے خاص لوگوں کے ایمان لے آیا۔ باقی اپنے وعدے سے پھر گئے اور کفر پر قائم رہے۔

(آیت۔۷۳)

☆ آج بھی بعض بزرگوں کے تجربہ سے جنگل کا شکار مضر ثابت ہوا۔ بعض بزرگوں کے نزدیک تالاب کی مچھلیاں حرام نہیں بلکہ نقصان دہ ہیں۔

(آیت۔۷۳)

☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا عبادت ہے۔ میلاد شریف بھی عبادت ہے کہ اس میں حضور ﷺ کی یاد ہے جو تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے

(آیت۔۷۴)

☆ قوم ثمود نے گرمیوں کے لئے بستی میں محل بنائے تھے اور سردی کے موسم کے لیئے پہاڑوں میں گرم مکانات تعمیر کیے تھے جیسا کہ آج کل بھی دولت مند لوگ کرتے ہیں ان کی عمریں اتنی لمبی ہوتی تھی کہ یہ مکانات ان کی موجودگی میں فنا ہو جاتے تھے۔

(آیت۔۷۴)

☆ اونٹنی کی کونچیں ایک شخص قیدار نے کاٹی تھیں لیکن سب کے مشورے سے کاٹی تھیں لہٰذا یہ کام سب کی طرف منسوب ہوا اس سے معلوم ہوا کہ کفر کی رائے دینا بھی کفر ہے۔ انہوں نے بدھ کے دن کونچیں کاٹیں۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم تین دن کے بعد ہلاک ہو جاؤ گے۔ پہلے دن تمہارے چہرے زرد، دوسرے دن سرخ، تیسرے دن سیاہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ لوگ اتوار کے دن دوپہر کے قریب اولاً ہولناک آواز میں گرفتار ہوئے جس سے ان کے جگر پھٹ گئے اور ہلاک ہو گئے۔ پھر سخت زلزلہ قائم کیا گیا۔ صاحب روح البیان نے فرمایا کہ قوم ثمود میں ایک عورت تھی صدوق جو نہایت حسینہ جمیلہ مالدار تھی۔ اس کی لڑکیاں بھی بہت خوبصورت تھیں۔ چونکہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی سے اس کے جانوروں کو دشواری ہوتی تھی اس لیئے اس نے مصدع ابن دہر کو بلا کر کہا کہ اگر تو اونٹنی کو ذبح کر دے تو میری جس لڑکی سے چاہے نکاح کر لینا۔ یہ دونوں اونٹنی کی تلاش میں نکلے اور دونوں نے اسے ذبح کر دیا۔ مگر قیدار نے ذبح کی اور مصدع نے ذبح کرنے میں مدد دی۔ اس طرح اولاً حضرت جبرائیل علیہ السلام نے چیخ ماری جس سے سخت زلزلہ پیدا ہوا اور وہ ہلاک ہو گئے۔ لہٰذا چیخ کی آیت اور

Marfat.com

زلزلہ کی آیت میں تعارض نہیں۔ان کی ہلاکت سے قبل اولاً حضرت صالح علیہ السلام مع مومنوں کے اس بستی سے نکل کر جنگل میں چلے گئے۔ پھران کی ہلاکت کے بعد وہاں سے مکہ معظمہ روانہ ہوئے روانگی کے وقت ان کی لاشوں کے قریب سے گزرے تو ان لاشوں کو مخاطب کر کے بولے۔اے میری قوم بیشک میں نے اپنے رب تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم نے اپنے خیر خواہوں کی قدر نہ کی۔اس سے پتہ چلا کہ مردے سنتے ہیں کیونکہ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کی موت کے بعد یہ کلام اور خطاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندے تو بعد وفات دور سے بھی سن لیتے ہیں۔اسی لیئے ہر نمازی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو التحیات میں سلام کرتا ہے۔حالانکہ جو سلام نہ سن سکے اسے سلام کرنا منع ہے۔ (آیات ۷۷۔۷۹)

☆ لوطی مرد عورت کے قابل نہیں رہتا۔ (آیت۔۸۱)

☆ حضور ﷺ کی ازواج اور اولاد سب آل رسول اور اہل بیت نبی ہیں۔ (آیت۔۸۳)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس پورے طبقہ کو آسمان تک اٹھایا پھر اُلٹا کر کے گرا دیا۔پھر اس اُلٹے ہوئے پر ایسے پتھر برسے جو گندھک اور آگ سے مرکب تھے۔بعض علما نے فرمایا کہ وہاں کے باشندے زمین میں دھنسائے گئے اور جو سفر میں تھے وہ بارش سے ہلاک ہوئے۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ایک یہ کہ یہ بدکاری تمام جرموں سے بڑا جرم ہے کہ قوم لوط پر ایسا عذاب آیا جو دوسری مہذب قوموں پر نہ آیا تھا۔اب بھی اسلام میں زانی کی وہ سزا ہے جو قاتل کی بھی نہیں یعنی سنگسار کرنا۔دوسرے یہ کہ مجرموں کے تاریخی حالات پڑھنا اور ان میں غور کرنا بھی عبادت ہے تا کہ اپنے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہو۔اسی طرح محبوب قوموں کے حالات میں غور کرنا محبوب ہے تا کہ اطاعت کا جذبہ پیدا ہو۔ (آیت۔۸۴)

☆ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ سچا تاجر قیامت میں نبیوں کے ساتھ ہوگا۔اس سے معلوم ہوا کہ کفار کو معالات کی صفائی کا اجر آخرت میں نہ ملے گا۔آخرت کا اجر مومن کے لیئے ہے۔ (آیت۔۸۵)

☆ حضور ﷺ کی سوانح عمری شریف کا مطالعہ بہترین عبادت ہے کہ اس سے تقویٰ، رب تعالیٰ کا خوف، عبادت کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔جیسے بارش سے زمین کا ہر رقبہ سرسبز نہیں ہوتا کچھ محروم بھی رہتا ہے۔ایسے ہی نبی کی تعلیم سے سارے انسان ہدایت نہیں پاتے بعض محروم رہتے ہیں۔بلکہ نبوت کی بارش سے دل کے حال کا ظہور ہوتا ہے۔قدرت نے جیسا تخم سینے میں ودیعت کر رکھا ہے اسی کا ظہور ہوگا۔ (آیات ۸۶۔۸۷)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان پر دوزخ کا دروازہ کھولا گیا جس سے سخت گرمی ہوگئی۔وہ تہہ خانوں میں بھاگے۔وہاں بھی گرمی تھی۔وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے۔وہاں ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا سب وہاں جمع ہوگئے۔وہ بادل آگ بن کر بھڑک اٹھا اور تمام لوگ جل کر فنا ہوگئے۔لہٰذا دار سے مراد ان کی بستی ہے نہ کہ ان کے گھر۔کیونکہ وہ گھروں سے نکل کر جنگل میں فنا ہوئے تھے۔ (آیت۔۹۱)

Marfat.com

☆ دنیاوی مصائب رفع کرنے کے لیئے نیک اعمال کرنے جائز ہیں۔اسی لیئے بارش کے لئے نماز استسقا اور گرہن میں نماز کسوف پڑھتے ہیں۔
(آیت۔۹۶)

☆ جن بستیوں میں عذاب ظاہری آیا وہاں رہنا، وہاں کا پانی پینا بلکہ وہاں ٹھہرنا بھی ناجائز ہے۔لہٰذا اس آیت کی یہ تفسیر قوی ہے جو ہم نے بیان کی کہ یہاں مورثوں کی موت مراد ہے جس کے بعد اس کے وارث اس کا مال سنبھال لیتے ہیں۔معلوم ہوا کہ دوسروں کی موت سے نصیحت نہ لینا، برابر گناہوں میں مشغول رہنا، غفلت قلب کی علامت ہے۔زیارت قبور اسی لیئے مسنون ہے کہ اس سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ برباد شدہ قوموں کے حالات پڑھنا عبرت کے لیئے بہت بہتر ہیں۔ اسی طرح ہی انبیاء کرام، اولیا اللہ کے حالات معلوم کرنا تاکہ عبادت کا شوق ہونا بہت ضروری ہے۔اس سے معلوم کرنا تاکہ عبات کا شوق ہو بہت ضروری ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی توہین یا عداوت دل پر مہر لگ جانے کا سبب ہے۔رب تعالیٰ اس سے بچائے یہ مہر ایسی ہوتی ہے جیسے لوہے کا زنگ سے گل جانا۔معلوم ہوا کہ نبی کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے جس سے اس میں ہدایت قبول کرنے کی اہلیت نہیں رہتی۔
(آیات ۱۰۱۔۱۰۰)

☆ نبوت اور جھوٹ میں وہی نسبت ہے جو اندھیرے اور اجالے میں ہوتی ہے۔ان کا کذاب محال ہے اور رب کا جھوٹ بولنا محال بالذات ہے۔بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کردے تاکہ وہ میرے ساتھ ملک شام چلے جائیں۔آپ کا عصا موٹائی میں اژدھا تھا اور تیز رفتاری میں سانپ کی طرح تھا۔وہ اژدھا زرد رنگ کا تھا۔ایک میل اونچا کھڑا ہو گیا۔اس کا نچلا جبڑا زمین پر اور اوپر والا فرعونی محل کی چوٹی پر تھا۔جب فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون تخت سے اتر کر چھلانگیں مارتا بھاگا اور درباری ایسے بھاگے کہ بہت سے کچل کر مر گئے۔فرعون چیخا کہ میں ایمان لاتا ہوں اور اسے پکڑ لو اور تمہارے ساتھ میں بنی اسرائیل کو بھیجتا ہوں۔
(آیات ۱۰۵۔۱۰۷)

☆ جادوگر کل بہتر ہزار تھے جن میں چار سردار تھے۔شابور، عادور، حطط، شمعون۔جب انہیں پتہ چلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا آپ کی نیند کی حالت میں سانپ بن کر پہرہ دیتا ہے تو انکے دل میں بیٹھ گیا کہ یہ جادو نہیں کیونکہ جادو خود جادوگر کی بیداری میں کام کرسکتا ہے۔نیند میں نہیں کرسکتا۔
(آیت۔۱۱۶)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طمانچے سے حضرت ملک الموت علیہ السلام کی آنکھ کا نکل جانا۔
(آیت۔۱۱۷)

☆ جادوگر تین سو اونٹ بھر کر لاٹھیاں لائے تھے جنہیں سانپوں کی شکلوں میں دکھایا گیا۔تمام میدان سانپوں سے بھر گیا۔اس سے معلوم ہوا کہ جب کوئی چیز کسی اور شکل میں ہو جائے تو اس کی بعض خصوصیات بھی اس میں آجاتی ہیں۔
(آیت۔۱۱۶)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کا مقابلہ اسکندریہ کے علاقہ میں ہوا تھا۔ان جادوگروں کو دریا کے کنارے کھجور کے درختوں پر سولی دی گئی تھی تاکہ لوگوں کو عبرت ہو۔
(آیت۔۱۲۳)

Marfat.com

☆ جادوگروں کے سجدہ میں گر جانے سے چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے۔ (آیت۔۱۲۷)

☆ فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں تین سو بیس سال ایسے آرام سے گزارے کہ کبھی اس کے سر میں بھی درد نہیں ہوا تھا۔ (آیت۔۱۲۸)

☆ حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے فرعونیوں کے لیئے بددعا فرمائی کہ مولا اب ان کی سرکشی حد سے بڑھ گئی ہے انہیں مختلف عذابوں میں مبتلا فرما۔ چنانچہ ان پر وہ پانچ چھ عذاب آئے جن کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ اتنی کثرت سے بارش ہوئی کہ فرعونیوں کے گھروں میں پانی گلے گلے تک کھڑا ہو گیا۔ جو بیٹھا وہ ڈوب گیا اور جو کھڑا رہا اس کے گلے گلے پانی رہا۔ بنی اسرائیل اس سے محفوظ رہے۔ ہفتے کے روز سے شروع ہو کر اگلے ہفتے کے روز تک سات دن یہ عذاب رہا۔ تب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ طوفان ختم ہونے پر وہ ایمان نہ لائے تو صرف ایک ماہ بعد قطبیوں پر ٹڈی کا عذاب آیا جو قطبیوں کے کھیت، گھروں کی چھتیں، سامان کیلیں تک کھا گئیں۔ پھر یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور ایمان کا وعدہ کیا۔ آپ علیہ السلام کی دعا سے یہ عذاب دفع ہوا۔ اس عذاب میں بھی ایک ہفتہ یعنی ہفتہ سے اگلے ہفتہ تک گرفتار رہے۔ ایک مہینہ آرام سے گزارا۔ ایمان نہ لائے تو ان پر گھن یا جوں کا عذاب آیا۔ یہ کیڑے فرعونیوں کے جسم تک چاٹ گئے دس بوری چکی پر جاتیں تو بمشکل تین سیر آٹا آتا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس نادم ہو کر آئے۔ یہ عذاب بھی ایک ہفتہ رہا شنبہ سے شنبہ تک۔ جوں کے عذاب کے بعد یہ لوگ وعدہ سے پھر گئے۔ پھر ایک ماہ آرام سے گزرا۔ پھر ان پر مینڈک کا عذاب آیا کہ جہاں فرعونی بیٹھتے وہاں مینڈک ہی مینڈک ہو جاتے۔ کھانوں میں، پانی میں چولہوں میں، چکی میں مینڈک ہی مینڈک تھے۔ یہ عذاب بھی ان پر ایک ہفتہ رہا۔ تب آخر تنگ آ کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں روتے ہوئے آئے اور ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ تب عذاب دفع ہوا مینڈک کا عذاب ختم ہونے پر یہ لوگ پھر وعدہ سے پھر گئے۔ تب ان پر خون کا عذاب آیا کہ کنوئیں، چشمے، سالن، روٹی، سب میں تازہ خون ہوتا۔ فرعون نے حکم دیا کہ قطبی اسرائیلی کے ساتھ ایک برتن میں کھائیں۔ بنی اسرائیلی کی طرف شوربا ہوتا اور قطبی کی طرف خون ہوتا۔ اگر بنی اسرائیل کے برتن سے پانی قطبیوں کے برتن میں ڈالتے تو آتے ہی خون ہو جاتا۔ حتی کہ قطبیوں نے اسرائیلیوں سے اپنے منہ کلیاں کرائیں تو اسرائیلی کے منہ میں پانی ہوتا تھا اور قطبی کے منہ میں پہنچ کر خون بن جاتا تھا۔ (آیات ۱۳۰ تا ۱۳۴)

☆ بنی اسرائیل کا پار لگنا دسویں محرم جمعہ کے دن وقوع پذیر ہوا۔ اس لیئے اس دن روزہ رکھنا سنت ہے۔ (آیت۔۱۳۸)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ طور پر آ کر ایک ماہ روزے رکھو تب تم کو توریت دی جائے گی۔ آپ نے ذیقعد کا سارا مہینہ روزے رکھے۔ پھر مسواک کر کے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوئے۔ حکم ہوا کہ تمہارے منہ سے روزے کی خوشبو نہیں آتی۔ اچھا اب دس روزے اور رکھو تا کہ پھر وہی خوشبو تمہارے منہ میں پیدا ہو۔ ایسا ہی کیا اور دسویں ذی الحجہ کو توریت دی گئی۔

Marfat.com

☆ عارفوں کی توبہ اور ہے اور عاشقوں کی توبہ کچھ اور۔
(آیت۔۱۴۱)

☆ غرور وہ آگ ہے جو دل کی تمام قابلیتوں کو جلا کر برباد کر دیتی ہے خصوصاً جب کہ اللہ کے مقبولوں کے مقابل تکبر ہو۔ اللہ کی پناہ قرآن وحدیث سے ہر کوئی ہدایت نہیں لے سکتا۔
(آیت۔۱۴۳)

☆ سامری نے اس بے جان بچھڑے کے منہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کی ٹاپ کی خاک ڈالی جس سے اس میں زندگی پیدا ہوگئی۔
(آیت۔۱۴۶)

☆ جس کا رب اللہ ہے اس کے حضور ﷺ نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی زمین وآسمان میں ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی نبوت زمین وآسمان میں ہے۔ وزیر اعظم کی وزارت ساری مملکت میں ہوتی ہے۔
(آیت۔۱۴۸)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے معجزے کا ذکر ہے کہ لاٹھی مار کر پتھر سے بارہ چشمے مقام تیہ میں جاری کر دیئے۔ مگر ہمارے حضور ﷺ نے انگلیوں سے پانچ چشمے جاری فرما دیئے۔ من ایک میٹھا حلوہ تھا جو رات کو شبنم کی طرح جم جاتا تھا۔ چونکہ یہ نعمت بلا محنت ملتی تھی اس لئے من یعنی رب کا احسان وعطیہ کہلاتی تھی اور سلوی قدرتی پرندوں کے نمکین کباب۔ انہوں نے من و سلوی کی قدر نہ جانی اور نہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا شکریہ ادا کیا بلکہ دوسری غذائیں مانگیں جس سے من وسلویٰ اترنا بند ہوگیا۔
(آیت۔۱۵۸)

☆ جس طرح اسلام میں جمعہ عظمت والا دن ہے اسی طرح یہودیوں کے نزدیک ہفتہ معظم دن تھا۔ اس دن ان پر شکار اور دنیاوی کاروبار حرام تھے۔ اسلام میں صرف جمعہ کی اذان سے نماز تک فقط ان لوگوں پر کاروبار حرام ہے جن پر نماز جمعہ فرض ہے۔
(آیت۔۱۶۰)

☆ حضرت داؤد علیہ السلام نے انہیں بددعا دی اور وہ رات کو اپنے گھروں میں گئے اور تمام بندر بن گئے صبح کو جب نکلے تو مومنین تحقیقات کے لئے دیوار پر چڑھے۔ دیکھا وہاں بندر بھرے ہیں۔ جب وہ مومنین اس طرف کو دیکھیں تو وہ بندران کے پاس جمع ہوگئے۔ ہر ایک کو پہچانتے اور روتے تھے مگر بات نہ کر سکتے تھے۔ تیسرے دن سب ہلاک ہوگئے۔ یہ موجودہ بندران کی نسل سے نہیں کیونکہ مسخ شدہ قوم کی نسل نہیں چلتی۔ ان کی شکلیں تو بندروں کی سی ہوگئیں مگر نفس ناطقہ اور روح انسانی ہی رہی۔
(آیات ۱۶۵۔۱۶۶)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وہ پہاڑ اکھیڑ کر ان پر سائبان کی طرح کھڑا کیا۔ مگر چونکہ رب تعالیٰ کے محبوب بندوں کا کام رب کا کام ہے لہٰذا فرمایا گیا کہ ہم نے اکھیڑا۔ یہ دیکھ کر سب اسرائیلی سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ دایاں رخسارہ زمین پر رکھا اور بائیں آنکھ سے پہاڑ کو دیکھ رہے تھے کہ کہیں گر نہ جائے چنانچہ یہود اب تک ایسے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ پیشانی زمین پر

Marfat.com

نہیں رکھتے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پوری توریت ایک دم اپنی قوم کے پاس لائے تو وہ اس کی پابندیاں دیکھ کر گھبرا گئے اور قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تب ان پر طور سینا یا فلسطین کا کوئی پہاڑ جس کا سایہ ایک کوس میں تھا جڑ سے اکھیڑ کر ان پر سائبان کی طرح تان دیا گیا اور کہا گیا کہ قبول کرو ورنہ تم پر گرتا ہے۔ (آیت۔۱۷۱)

☆ محض تقلید سے دین اختیار نہ کرنا چاہیے۔ چونکہ قرآن کریم تمام لوگوں کی ہدایت کے لیئے آیا ہے اور لوگوں میں بعض ڈر سے بعض لالچ سے بعض دلائل سے مانتے ہیں۔ لہٰذا اس قرآن کریم میں ہر طرح کی آیات مذکور ہیں۔ جو جس چیز سے مان سکے مان لے۔ اس سے مراد بلعم بن باعورا ہے جو بنی اسرائیل کا بڑا عالم و عابد تھا۔ معلوم ہوا کہ علم سے ایمان نہیں ملتا۔ ایمان رب تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کا ملنا اور ہے اور ایمان کا سنبھالنا کچھ اور۔ اللہ تعالیٰ ایمان پر قائم رکھے آمین معلوم ہوا کہ جو نبی کی غلامی سے نکل جائے وہ اللہ کی کتاب، اللہ کی رحمت، اللہ کے فضل، ایمان و عرفان غرضیکہ سب سے نکل جاتا ہے۔ بلعم نے حضرت یوشع علیہ السلام کے خلاف بد دعا کرنی چاہی تو تمام چیزوں سے نکال دیا گیا۔ بلعم بن باعورا اسم اعظم جانتا تھا مقبول الدعا تھا جبارین کی بستی میں رہتا تھا۔ جب حضرت یوشع علیہ السلام نے اس بستی پر حملہ کیا تو قوم جبارین کی ایک جماعت اس کے پاس آئی اور بولی کہ ہم تیرے پڑوسی ہیں۔ ہمارے لیئے دعا اور حضرت یوشع علیہ السلام کے لیئے بد دعا کر۔ اولاً تو اس نے انکار کیا مگر قوم کے تحفے اور بیوی کی ضد کی وجہ سے پہاڑ پر جا کر بد دعا کرنے لگا۔ تو اس کے منہ سے بد دعا میں بجائے حضرت یوشع علیہ السلام کے اپنی قوم کا نام نکلتا تھا پھر اس کی زبان نکل کر سینے تک آ گئی اور وہ کتے کی طرح ہانپنے لگا۔ اسی حالت میں ہلاک ہو گیا۔ (آیات ۱۷۴۔۱۷۵)

☆ رب کے نزدیک نبی کا گستاخ عالم کتے کی مثل ہے کہ نہ اسے دنیا میں عزت نصیب ہو نہ آخرت میں کیونکہ بلعم بن باعورا رب کا منکر نہیں ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام کا مخالف ہو گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتا بنا کر ہلاک کیا گیا۔ علم وہی نافع ہے جو ایمان کا ذریعہ ہو۔ نبی کے دشمن اور آیات الٰہیہ کے منکروں کا حال تا قیامت ان کتوں کا سا ہو گا۔ (آیت۔۱۷۶)

☆ کافر جن جہنم میں جائیں گے۔ لیکن ان کے جنت میں جانے کی کوئی صریح آیت نہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ نیک جن جانوروں کی طرح مٹی بنا دیئے جائیں گے۔ ان کا ثواب یہی ہے کہ عذاب سے بچ جائیں۔ معلوم ہوا کہ جو زبان حمد الٰہی اور نعت پیغمبر ﷺ کہنے سے قاصر ہو وہ گونگی ہے۔ جو کان اللہ تعالیٰ کا کلام نہ سنیں وہ بہرے ہیں۔ جو آنکھ اس کی دلیلیں نہ دیکھے وہ اندھی ہے کیونکہ اپنے مقصود پیدائش کو ادا نہیں کرتی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جن و انس میں سے ہدایت پر کم ہیں اور گمراہ زیادہ۔ اسی لیئے قیامت میں حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ اپنی اولاد میں سے فی ہزار ایک جنت کا حصہ نکالو اور ۹۹۹ دوزخ کا حصہ۔ معلوم ہوا کہ انسان اگر ٹھیک رہے تو فرشتوں سے بڑھ جائے۔ اور اگر الٹا چلے تو جانوروں سے بھی بدتر ہو جائے کہ جانور تو

Marfat.com

اپنے بُرے بھلے کو جانتا ہے۔ یہ انسان نہیں جانتا۔ کُتا سونگھ کر منہ ڈالتا ہے مگر یہ انسان بغیر تحقیق کئے ہی حرام وحلال سب کچھ کھا جاتا ہے۔ ابوجہل کہتا تھا محمد ﷺ کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور وہ اللہ اور رحمان دو کو پکارتے ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت اتری۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں جس نے انہیں یاد کرلیا جنتی ہوگیا۔ خیال رہے کہ رب تعالیٰ کے نام اور حضور ﷺ کے نام ایک ہزار ہیں۔ (آیات ۱۷۹۔۱۸۰)

☆ عالم کی چیزوں پر غور وفکر بھی کرنا چاہیے کہ اس سے معرفت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ اسی لئے رب تعالیٰ نے اس کا جگہ جگہ قرآن کریم میں حکم دیا۔ آسمان وزمین کے علاوہ دیگر تمام مخلوق میں جہاں تک ہمارے علم کی رسائی ہے غور وفکر کرنا چاہیے۔ جیسے چاند، ستارے، نباتات، پہاڑ، درخت، وغیرہ بلکہ خود ہماری ہستی بھی غور وفکر کی متقاضی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ہر وقت کو اپنا آخری وقت سمجھے اور کسی نیکی کو آئندہ کے لئے نہ چھوڑے۔ (آیت۔۱۸۵)

☆ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کو قیامت کا علم دیا۔ خود فرماتے ہیں کہ میں اور قیامت ان دو ملی ہوئی انگلیوں کی طرح ہیں اور فرمایا کہ قیامت جمعہ کو ہوگی۔ ہزار ہا نشانیاں قیامت کی ارشاد فرمائیں۔ (آیت۔۱۸۷)

☆ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں رفاعہ کا انتقال ہوگیا اور پھر فرمایا کہ دیکھو ہمارا ناقہ کہاں ہے۔ عبداللہ بن ابی منافق بولا کہ حضور ﷺ کا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والوں کی خبر دے رہے ہیں اور اپنے ناقہ کی خبر نہیں۔ حضور ﷺ پر اس کی ہی جھوٹی بات بھی چھپی نہ رہی۔ فرمایا کہ بعض منافق ہمارے علم پر اعتراض کرتے ہیں۔ لو سنو ہماری اونٹنی اس گھاٹی میں ہے۔ اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے۔ دیکھا تو ایسا ہی تھا۔ (آیت۔۱۸۸)

☆ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں بخش دی گئیں ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔ (آیت۔۱۸۸)

☆ اولیاء اللہ کی قبور کی تعظیم ایسی ہے جیسے کعبہ معظمہ کی توقیر اور حجر اسود یا مقام ابراہیم کی تعظیم وتوقیر یا قرآن شریف کا احترام۔ کیونکہ یہ رب کی طرف نسبت رکھتی ہیں۔ لہٰذا ان کا احترام کیا جاتا ہے۔ (آیت۔۱۹۲)

☆ اعوذ باللہ دفع غصہ کے لئے بڑی اکسیر ہے۔ (آیت۔۲۰۰)

ترتیب مصطفوی۔۸ سورۃ الانفال ترتیب نزول۔۸۸

☆ اللہ تعالیٰ کی اطاعت صرف اس کے احکام میں ہوگی اور حضور ﷺ کی اطاعت حکم میں بھی ہوگی اور ان کے افعال طیبہ میں بھی جسے اتباع کہتے ہیں۔ (آیت۔۱)

☆ بدر کے میدان میں کفر واسلام کا مقابلہ ہوگیا۔ مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی۔ کفار قریباً ایک ہزار تھے۔ مسلمان نہتے، بے سرو سامان اور کفار ہتھیار بند اور بہت بڑے سامان کے ساتھ تھے۔ (آیت۔۵)

اسماء الحسنیٰ اللہ محمد والد والدہ الذی الالہ الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ

Marfat.com

☆ حضور ﷺ نے جنگ سے ایک دن پہلے زمین پر خط کھینچ کر فرمایا کہ یہاں فلاں کافر مارا جائے گا اور یہاں فلاں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (آیت۔۵)

☆ میدان بدر میں حضور ﷺ نے مسلمانوں کی قلت اور کفار کی کثرت ملاحظہ فرما کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی اور عرض کیا کہ اگر تو نے اس ٹوٹی پھوٹی مسلمانوں کی جماعت کو ہلاک کر دیا تو دنیا میں کوئی تیرا نام لینے والا نہ رہے گا۔ رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کی دعا قبول فرمائی۔ (آیت۔۹)

☆ جنگ بدر میں پہلے ایک ہزار فرشتے آئے۔ پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار۔ صحابہ کرام نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ان کے آگے کافر بھاگا جا رہا ہے۔ اچانک کوڑے کی آواز آئی اور کافر خود بخود قتل ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ فرشتے کفار کی ہلاکت کے لیئے نہ آئے تھے ورنہ ایک ہی فرشتہ کافی تھا۔ صرف مسلمانوں کی مدد کے لیئے آئے تھے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ اصحاب بدر ایسے عظمت والے ہیں کہ ان کے دوش بدوش ملائکہ بھی کفار سے لڑے۔ دوسرے یہ کہ نبی ﷺ ایسی شان والے ہیں کہ فرشتوں نے حضور ﷺ کے ماتحت بن کر اسلام کی خدمت کی کیونکہ اس جنگ میں حضور ﷺ سپہ سالار اعظم تھے اور یہ تمام فرشتے خدام بارگاہ مصطفوی تھے۔ (آیت ۹۔۱۰)

☆ جنگ بدر میں مسلمان قدرتی طور پر اونگھ رہے تھے اور منافق پریشان تھے۔ معلوم ہوا کہ جہاد میں، مناظرہ میں اونگھ اللہ کی رحمت ہے کہ یہ اطمینان قلب اور کفار سے بے خوفی کی علامت ہے۔ نماز میں اونگھ شیطانی اثر ہے۔ (آیت۔۱۱)

☆ بنی اسرائیل کے لیئے سکینہ تابوت آیا تھا اور ان مومنوں کے لیئے فرشتے۔ (آیت۔۱۱)

☆ جنگ بدر میں حضور ﷺ نے ایک مٹھی خاک شاھت الوجوہ فرما کر کفار کی طرف پھینکی جو تمام کافروں کی آنکھوں میں پڑ گئی۔ (آیت۔۱۷)

☆ جنگ یرموک میں جو عہد فاروقی میں ہوئی عیسائی سات لاکھ تھے۔ مسلمان چالیس ہزار مگر فتح مسلمانوں کو ہوئی۔ (آیت۔۱۹)

☆ اگر نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ (آیت۔۲۴)

☆ مدینہ پاک میں رہنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور غنیمت اعلیٰ درجہ کی طیب روزی ہے۔ امانت میں مال، راز، عزت و آبرو، سب قسم کی امانتیں داخل ہیں۔ کسی کا مال نہ مارو، کسی کے خفیہ راز جو تم سے کہے گئے ہوں فاش نہ کرو، ایک دوسرے کو ذلیل نہ کرو۔ یہ آیت حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے بارے میں آئی ہے جنہوں نے مدینہ کے یہودی بنی قریظہ پر نبی کریم ﷺ کا ایک راز فاش کر دیا تھا۔ بنی قریظہ اپنے مکانات میں محصور ہو گئے تھے۔۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ پر راضی ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیں۔ ہم

Marfat.com

ان سے مشورہ کرلیں۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا گیا تو یہود نے پوچھا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا فیصلہ کریں گے تو انہوں نے اپنے حلق پر انگلی پھیر کر اشارہ کر دیا کہ سب کو قتل کا حکم دیں گے۔ پھر حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرمندہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خیانت کی اور اپنے کو مسجد کے ستون سے بندھوا دیا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اس وقت تک بندھا رہوں گا جب تک حضور ﷺ مجھے خود نہ کھولیں۔ جب حضور ﷺ کے سامنے یہ واقعہ پیش ہوا تو فرمایا کہ اگر لبابہ میرے پاس آجاتے تو میں ان کے لئے دعا مغفرت کر دیتا۔ اب جبکہ وہ مسجد میں پہنچ گئے ہیں تو میں اس وقت تک ان کو نہ کھولوں گا جب تک رب تعالیٰ ان کی توبہ قبول نہ فرمائے۔ سات روز تک یہ بندھے رہے۔ آٹھویں دن توبہ قبول ہوئی لوگوں نے بشارت پہنچائی تو فرمایا مجھے حضور ﷺ ہی کھولیں تو کھلوں گا۔ اس آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے راز دوسری قوم تک پہنچانا سخت جرم ہے۔ (آیت ۲۷۔۲۸)

☆ حضور ﷺ کی ایذا رسانی کے متعلق مشورہ کرنے لگے۔ شیطان ایک بوڑھے آدمی کی شکل میں آیا اور بولا کہ میں شیخ نجدی ہوں تمہیں مفید مشورہ دینے آیا ہوں کفار نے اسے بھی شامل مشورہ کرلیا ابوالبختری بولا حضور ﷺ کو مضبوط مکان میں قید کر دینا چاہیے تاکہ لوگ ان سے مل نہ سکیں اور آپ وہاں ہلاک ہو جائیں۔ شیخ نجدی نے کہا کہ ان کے یار و مددگار انہیں وہاں سے نکال لیں گے ہشام بن عمرو بولا کہ حضور ﷺ کو جلاوطن کر دیا جائے۔ شیخ نجدی بولا کہ پھر وہ دوسری جگہ جا کر اپنا دین پھیلائیں گے اور بڑی جماعت تیار کر کے تم پر چڑھائی کر دیں گے۔ ابوجہل بولا کہ ہر خاندان کے کچھ لوگ تیز تلواریں لے کر کھڑے ہو جائیں اور حضور ﷺ پر یکبارگی حملہ کر کے شہید کر دیں۔ بنی ہاشم سب قبیلوں کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اور ہم سے خون بہا لے لیں گے۔ شیخ نجدی نے یہ رائے پسند کی اور سب کفار کا اس پر اتفاق ہو گیا۔ حضرت جبریل امین نے اس مشورہ کی حضور ﷺ کو خبر کر دی اور عرض کیا کہ سرکار آج شب اپنی آرام گاہ میں قیام نہ فرمائیں اور آپ ﷺ مدینہ منورہ کو ہجرت کر جائیں۔ حضور ﷺ نے اپنی خوابگاہ پر اپنی چادر اوڑھا کر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلا دیا اور فرمایا کہ بے فکر رہو تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور خود دولت خانہ سے باہر تشریف لائے۔ دیکھا کہ کفار نے چاروں طرف سے دروازہ گھیرا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے جعلنا فی اعناقھم اغلٰلا سے فھم لا یبصرون (یٰسین ۸۔۹) تک پڑھ کر ایک مشت خاک پر دم فرمایا اور محاصرہ کرنے والوں کی طرف وہ خاک پھینک دی۔ سب ایسے اندھے ہو گئے کہ حضور ﷺ ان کے درمیان سے گزر گئے اور انہیں خبر تک نہ ہوئی۔ حضور ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمراہ لے کر غار ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار کی امانتیں عطا فرما گئے کہ تم ان کی امانتیں دے کر مدینہ منورہ آجانا۔ مشرکین تمام رات حضور ﷺ کے دروازہ کا گھراؤ کر کے کھڑے رہے۔ جب صبح کو حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو بستر شریف پر بجائے حضور ﷺ کے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا۔ پریشان ہو کر حضور ﷺ کی تلاش کرنے نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے غار ثور کے منہ پر مکڑی کو مسلط فرما دیا جس نے جالا تن

Marfat.com

دیا۔ کفار وہاں پہنچے مگر مکڑی کا جالا دیکھ کر اس غار کی تحقیق نہ کی۔ سرکار تین دن اس غار میں رہے پھر مع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ روانہ ہو گئے۔ اس آیت میں یہی واقعہ مذکور ہے۔ معلوم ہوا کہ رب چاہے تو مکڑی کا جالا مضبوط قلعہ کا کام دے۔ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ آپ ﷺ کو ان کی ساز باز کی اطلاع دے دی اور مکڑی کے جالا کے ذریعہ آپ ﷺ کو بچالیا۔ (آیت۔۳۰)

☆ کوئی کافر اور فاسق ولی نہیں ہوسکتا۔ تقویٰ کے چار درجے ہیں۔ اس لیئے ولایت کے بھی چار درجے ہوئے۔ کفر سے بچنا، گناہوں سے بچنا، مشکوک چیزوں اور شبہات سے بچنا، غیر اللہ سے بچنا، غیر اللہ وہ ہے جو رب سے غافل کرے، اگر نماز و دیگر عبادات ریا کے لیئے ہوں تو وہ غیر اللہ ہیں اور اگر کھانا رب کے لیئے ہو تو وہ غیر اللہ نہیں مگر بعض لوگ ہر بھنگی چرسی کو ولی سمجھ لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ بعض لوگ بے دینوں کو ولی جانتے ہیں۔ یہ بھی دھوکہ ہے۔ (آیت۔۳۴)

☆ یہ آیت بارہ قریشیوں کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے بدر کے موقعہ پر تمام لشکر کفار کا خرچہ اپنے ذمہ لیا تھا۔ چنانچہ روزانہ دس اونٹ ذبح ہوتے تھے۔ (آیت۔۳۶)

☆ کفر نجاست ہے۔ ایمان طہارت ہے۔ کفر تاریکی ہے۔ اسلام نور ہے۔ ہر کفر جھوٹ ہے اسلام سچ ہے۔ لہٰذا وہ سب آپس میں مل سکتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں سے نہیں مل سکتے مگر اس کے باوجود انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ اسلام کا ہی رہے گا۔ (آیت۔۳۷)

☆ جہاد میں جو مال کفار سے جبراً لیا جائے وہ غنیمت ہے۔ تھوڑا ہو یا بہت۔ مال غنیمت کے کل پانچ حصے کیئے جاتے ہیں۔ اس میں سے چار حصے مجاہدین کے ہیں اور ایک حصے کے پھر پانچ حصے ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا حصہ اللہ ہی کا حصہ ہے۔ اگر اللہ کے حصے سے مراد اور کوئی حصہ ہوتا تو جو حضور ﷺ کے حصے کے علاوہ ہوتا تو چھ حصے بن جاتے ہیں۔ پانچ نہ رہتے۔ غرضیکہ اس حصے کا اللہ کی طرف نسبت کرنا برکت کے لیئے ہے اور حضور ﷺ کی طرف نسبت کرنا استحقاق کے لیئے ہے۔ (آیت۔۴۱)

☆ جنگ بدر کے دن ابلیس سراقہ بن مالک سردار بنی کنانہ کی شکل میں شیاطین کی جماعت لیئے ہوئے کفار عرب کے پاس آیا اور کہا کہ تم بے فکر رہو بنی کنانہ سے تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ میں اور میری یہ ساری جماعت تمہارے ساتھ ہے جب جنگ شروع ہوئی تو اس کا ہاتھ حارث ابن ہشام کے ہاتھ میں تھا اس مردود نے جب فرشتے اترتے دیکھے تو اپنا ہاتھ حارث کے ہاتھ سے چھڑا کر بھاگنے لگا حارث نے پکارا کہ کہاں جاتا ہے وہ بولا جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ (آیت۔۴۸)

☆ فرعون لاولد تھا اور اپنی پولیس اور فوج سے ظلم کراتا تھا۔ اس فوج کو آل فرعون کہا گیا۔ (آیت۔۵۲)

☆ شکر سے نعمت بڑھتی ہے۔ ناشکری سے عذاب آتا ہے۔ (آیت۔۵۲)

Marfat.com

☆ بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد تو وہ تھی جو فرشتوں کے ذریعے آئی اور مسلمانوں کی مدد وہ تھی جو مہاجرین وانصار کے ذریعے پہنچی اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد لینا شرک نہیں بلکہ سنت انبیا ہے۔ (آیت۔۶۲)

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے سے مسلمانوں کی تعداد چالیس ہوئی۔ حضور ﷺ نے ان کے لیئے دعا بدھ کو مانگی اور آپ جمعرات کو ایمان لے آئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال تھی۔ (آیت۔۶۴)

☆ پہلے سو کے مقابلہ میں دس مسلمانوں کو ڈٹ جانا فرض تھا اب سو کافروں کے مقابلے میں پچاس کو ڈٹ جانا فرض رہ گیا۔ (آیت۔۶۶)

☆ جنگ بدر میں ۷۰ کفار گرفتار ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فدیہ لے کر چھوڑ دینے کا مشورہ دیا کہ شاید یہ لوگ آئندہ مسلمان ہو جائیں۔ (آیت۔۶۷)

☆ بدر کے قیدیوں کا فدیہ فی کس چالیس اوقیہ سونا تھا جس کے سولہ سو درہم یا ۴۶۶ تولے آٹھ ماشے وزن سونا بنا جسکی مروجہ مالیت تقریباً نوے لاکھ روپے ہوئی۔ (آیت۔۶۷)

☆ جنگ بدر میں کفار کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آئے تھے اور ان کے ذمہ لشکر کفار کا ایک دن کا کھانا تھا جس کے لیئے وہ بیس اوقیہ سونا ساتھ لائے تھے۔ مگر اتفاقاً جس دن ان کے کھانا دینے کی باری تھی اسی دن جنگ ہوگئی اور کھانے کا موقعہ نہ آیا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گرفتار ہو گئے۔ جب قیدیوں پر فدیہ لازم کیا گیا۔ تب آپ نے عرض کیا کہ یہ سونا میرے فدیہ کے حساب میں لگا لیا جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں ہو سکتا۔ فدیہ علیحدہ دو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا چچا عباس مکہ کی گلیوں میں بھیک مانگ کر گزارا کرے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ سونا کہاں ہے جو آپ چلتے وقت میری چچی ام الفضل کو دے آئے تھے جسے ام الفضل نے فلاں جگہ دفن کیا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ کے بتانے سے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خفیہ طور پر اسلام قبول کر لیا۔ اس واقعہ پر یہ آیت کریمہ اتری فتح مکہ کے دن آپ نے اپنا اسلام ظاہر کیا۔ رب تعالیٰ نے یہ وعدہ پورا فرمایا۔ چنانچہ جب حضور ﷺ کے پاس بحرین سے اسی ہزار روپیہ آیا تو حضور ﷺ نے ظہر کا وضو فرما کر نماز سے پہلے پہلے تمام تقسیم فرمایا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنا عطا فرمایا جو ان سے اٹھایا نہ جا سکا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جو مجھ سے فدیہ لیا گیا تھا اس سے تو بہتر مل گیا۔ دوسرے وعدے یعنی مغفرت کی امید رکھتا ہوں۔ (آیت۔۶۹)

ترتیب مصطفوی۔۹ سورۃ التوبہ ترتیب نزول ۱۱۳

Marfat.com

☆ حرمت والے مہینوں سے مراد کفار کی امان کے مہینے ہیں جن میں انہیں مہلت دی گئی تھی یہ مسلسل چار مہینے تھے لہٰذا یہ آیت منسوخ نہیں اور جن مہینوں میں آغاز اسلام میں جنگ حرام تھی وہ رجب ذیقعد، ذی الحجہ، اور محرم ہیں۔ اب ان میں جہاد جائز ہے۔ (آیت۔۵)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس میں کبریت احمر کی روشنی کی جس کی روشنی بارہ مربع میل میں ہوتی تھی اور اسے چاندی سونے سے آراستہ فرمایا۔ یہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے پیارے تھے۔ (آیت۔۱۸)

☆ حنین طائف و مکہ معظمہ کے درمیان ایک جنگل ہے جہاں فتح مکہ کے بعد مسلمانوں اور قبیلہ ہوازن و قبیلہ ثقیف میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔ اس جنگ میں مسلمان بارہ ہزار تھے اور کفار چار ہزار تھے بعض مسلمانوں نے اس کثرت تعداد پر اترا کر کہا کہ آج ہم ضرور غالب آئیں گے کیونکہ ہم کفار سے تین گنا زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیے کہ پہلے مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ مسلمان مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے۔ شکست خوردہ کفار نے جب مسلمانوں کو مال غنیمت لوٹنے میں مشغول دیکھا تو پلٹ کر حملہ کر دیا اور بہت سخت تیر اندازی کی جس سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے یہاں تک کہ حضور ﷺ کے ہمراہ سوائے حضرت عباس اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کوئی نہ رہا۔ اس دن حضور ﷺ کی شجاعت کا کمال دیکھا گیا کہ تمام کفار نے آپ کے خچر کو گھیر لیا تھا مگر جب آپ تلوار لے کر خچر سے نیچے اترے تو سب کائی کی طرح پھٹ گئے۔ یہ زمین تنگ ہونے کا بیان ہے کہ وہ وسیع میدان باوجود اس قدر وسعت کے تم پر ایسا تنگ ہوا کہ تم وہاں ٹھہر نہ سکے۔ (آیت۔۲۵)

☆ وقف مال میں زکوٰۃ نہیں۔ خواہ لاکھوں روپے ہوں۔ (آیت۔۳۵)

☆ غزوہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار مجاہدوں کے لیئے سامان جہاد، دس ہزار اشرفیاں، نو سو اونٹ، سو گھوڑے مع سامان دیئے اور اس غزوہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا مال نچھاور کر دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا مال حاضر کیا۔ حضور ﷺ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر خود تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ اس غزوہ میں عبداللہ ابن ابی منافق مع تمام منافقوں کے ثنیۃ الوداع تک جا کر واپس لوٹ آیا۔ اس غزوہ میں تبوک کا کنواں جس میں بہت تھوڑا پانی تھا حضور ﷺ کی کلی کی برکت سے یہ کنواں پانی سے بھر گیا جو تمام غازیوں اور ان کے جانوروں کے لیئے کافی ہو گیا اس غزوہ میں جنگ نہیں ہوئی بلکہ ہرقل بادشاہ روم پر مسلمانوں کا رعب طاری ہو گیا۔ (آیت۔۳۸)

☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ حضور ﷺ کے بعد سب سے بڑا ہے کہ انہیں رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کا ثانی فرمایا۔ اسی لیئے حضور ﷺ نے انہیں اپنے مصلے پر امام بنایا آپ کی چار پشتیں صحابی ہیں۔ آپ کے والدین، خود ساری اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہیں۔ اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی چار پشتیں بھی نبی ہیں۔ یہ شرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کی خصوصیت ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد خلافت کے حقدار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ رب تعالیٰ انہیں ثانی بنا چکا پھر انہیں تیسرا یا چوتھا کرنے والا کون ہوسکتا ہے وہ تو قبر میں بھی دوسرے ہیں حشر میں بھی دوسرے ہوں گے۔ لاتحزن سے مراد یہ ہے کہ اے صدیق میرے لئے غم نہ کھاؤ کیونکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت اپنا غم نہیں تھا صرف حضور ﷺ کی حیات اقدس کی فکر ہی لاحق تھی۔ آپ خود تو سانپ سے کٹوا چکے تھے۔ حضور ﷺ پر فدا ہو چکے تھے۔ اگر اپنا غم ہوتا تو حضور ﷺ کو کندھے پر اٹھا کر ۱۱ میل تک پہاڑ کی بلندی پر نہ چڑھتے اور اکیلے اندھیرے غار میں داخل نہ ہوتے اور سانپ سے نہ کٹواتے۔ ان کا یہ غم بھی عبادت تھا اور حضور ﷺ کا تسکین دینا بھی عبادت تھا۔ چنانچہ رب تعالیٰ نے ان دونوں ہستیوں کو مکڑی کے جالے اور کبوتری کے انڈوں کے ذریعے بچایا۔ (آیت۔۴۰)

☆ حضور ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دن غار ثور میں رہے۔ عبداللہ ابن ابی بکر رات کو غار میں آکر کفار کے دن بھر کے حالات سے مطلع کر جاتے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام مالک بن فہیرہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بکریوں کا دودھ غار میں پہنچاتے رہے۔ کفار مکہ نے مایوس ہو کر اعلان کیا کہ جو ان دونوں حضرات کو قتل یا قید کر کے پیش کرے اسے سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔ سراقہ بن مالک حضور ﷺ تک پہنچ گئے مگر بجائے قید کرنے کے خود ان کی زلف کے قیدی ہو کر ایمان سے مشرف ہو گئے۔ (آیت۔۴۰)

☆ جہاد کئی قسم کا ہے جان سے مال سے قلم سے زبان سے جیسا موقعہ اور ضرورت ہو ویسا جہاد کرنا ہوگا۔ مبارک ہے وہ جسے ہر طرح کا جہاد نصیب ہو۔ (آیت۔۴۱)

☆ عشق ہر مشکل کو آسان کر دیتا ہے منافقوں کے دل عشق رسول سے خالی تھے۔ (آیت۔۴۲)

☆ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے عام غیبی عذاب بند ہوئے ہیں نہ کہ خاص عذاب چنانچہ قرب قیامت بعض لوگوں کی صورتیں مسخ ہوں گی اور بعض زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ (آیت۔۵۲)

☆ سستی سے نماز پڑھنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ اس سے بہت سے فقہی مسائل نکالے جاسکتے ہیں ہمیشہ تنگ وقت میں نماز پڑھنا بغیر جماعت نماز پڑھنے کا عادی ہو جانا ننگے سر نماز پڑھنا کھلے بٹن یا آستین چڑھائے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (آیت۔۵۴)

☆ جو مال و اولاد رب تعالیٰ سے غافل کرے وہ رب تعالیٰ کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا سے جانے اور مال چھوڑنے پر مالدار کی جان بڑی مصیبت سے نکلتی ہے اور اسے دگنی تکلیف ہوتی ہے مومن کی جان آسانی سے نکلتی ہے۔ (آیت۔۵۵)

Marfat.com

☆ آج بھی مسلمانوں کے تہتر فرقے قومی مسلمان ہیں مگر ہر فرقہ دینی مسلمان نہیں۔ ہاں ان کا شمار مسلم قوم میں ہے۔

(آیت۔۵۶)

☆ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دیا ہے کہ اگر کوئی تنہائی میں بھی باتیں کرے تو حضور ﷺ کو ان کی خبر ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ کفر کی باتیں سن کر رضا کے طور پر خاموش رہنا یا ہنسنا بھی کفر ہے۔ کیونکہ رضا بالکفر کفر ہے۔ تیسرے یہ کہ حضور ﷺ کی توہین اللہ تعالیٰ کی توہین ہے کیونکہ ان منافقوں نے حضور ﷺ کی توہین کی تھی مگر فرمایا گیا۔ ابـاالله و ایتة و رسولة کنتم تستهزئون کیا اللہ اور آیتوں اور اس کے رسول کی ہنسی اڑاتے ہو حضور ﷺ کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام آیتوں کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا کفر ہے اگرچہ گستاخی کرنے کی نیت نہ ہو کیونکہ استہزاء کو کفر قرار دیا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا گستاخ مرتد ہے۔ اس میں غیبی خبر ہے کہ ان تینوں میں سے خاموش رہنے والے کو توبہ نصیب ہو جائے گی اور اس کو معافی ہو جائے گی اور باقی دو کو توبہ نصیب نہیں ہوگی اور وہ گرفتار عذاب ہوں گے چنانچہ اس تیسرے نے سچی توبہ کی اس کا نام حضرت یحییٰ ابن حمیرا شجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا یہ خلافت صدیقی میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کی نعش کا پتہ نہ چلا۔ انہوں نے توبہ کے بعد دعا کی تھی کہ مولا کریم مجھے اپنی راہ میں ایسی شہادت نصیب کر کہ نہ مجھے غسل و کفن دینے والا کوئی ہو نہ دفن کرنے والا مولا اس کے طفیل مجھ گنہگار کو بھی بخش دے اور مجھ بدکار کو بھی توبہ کی توفیق دے آمین بجاہ رسول کریم ﷺ۔

(آیت۔۶۶)

☆ مادی طاقت روحانی طاقت کے مقابلہ میں شکست سے دوچار ہو جاتی ہے۔ بہتر ہزار جادوگروں کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں شکست کھا گئے تمام جہان کی طاقتیں پیغمبر تو کیا ایک ولی کی طاقت کے سامنے ناکام ہو جایا کرتی ہیں۔

(آیت۔۶۹)

☆ مومنوں کی یہ ولایت موت کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ باقی رہتی ہے اس لیے زندہ مومن بعد از موت مردوں کے لیے دعائیں اور ایصال ثواب کرتے ہیں۔ (آیت۔۷۱)

☆ مردے کے کفن میں یا قبر میں متبرک چیزیں رکھنا تاکہ قبر کا عذاب دفع ہو جائز بلکہ سنت ہے۔ (آیت۔۸۴)

☆ یہ آیت ثعلبہ ابن حاطب کے متعلق نازل ہوئی جو پہلے غریب تھا۔ حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میری امیری کے لیے دعا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تیرے لیے غریبی ہی اچھی ہے۔ اس لیے قسم کھا کر کہا کہ اگر میں امیر ہو جاؤں تو بہت شکریہ ادا کروں گا۔ حضور ﷺ نے دعا فرما دی۔ اللہ نے اس کی بکریوں میں ایسی برکت دی کہ مدینہ میں ان کے لیے جگہ تنگ ہوئی۔ ثعلبہ انہیں لے کر جنگل میں چلا گیا۔ جماعت کی نماز سے محروم ہو گیا اور پھر زکوٰۃ دینے سے انکاری ہو گیا اور جب حضور ﷺ کی

Marfat.com

طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والے اس کے پاس زکوٰۃ لینے گئے تو بولا کیا زکوٰۃ ایک بھاری ٹیکس ہے۔ جاؤ میں سوچ لوں تو دوں گا۔ اس کی یہ شکایت حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوئی۔ پھر وہ زکوٰۃ لے کر بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا مگر حضور ﷺ نے قبول نہ فرمائی۔ عہد صدیقی و فاروقی میں زکوٰۃ لایا مگر قبول نہ ہوئی۔ خلافت عثمانی میں کافر ہو کر مرا۔

(آیت۔۷۵)

☆ صحابہ کرام صدقات دیتے وقت حضور ﷺ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کیا کرتے تھے۔ اس سے ایصال ثواب اور فاتحہ خوانی کا ثبوت ملتا ہے یعنی نیک عمل پر عرض کرنا کہ حضور ﷺ ان کے متعلق دعا فرمائی کہ مولیٰ قبول فرما کر ان لوگوں کو ثواب دے۔ فاتحہ میں یہی کہا جاتا ہے کہ اس صدقے وغیرہ کا ثواب فلاں کی روح کو پہنچے۔

(آیت۔۹۹)

☆ سابقین واولین وہ صحابہ کرام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت مدینہ کے حکم پر دل و جان سے عمل کیا اور دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہل بدر اور بیعت رضوان والے اصحاب۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائیں اور مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بچوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(آیت۔۱۰۰)

☆ ہر متقی سنی مسلمان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ لفظ صرف صحابہ کے لیئے خاص نہیں۔

(آیت۔۱۰۰)

☆ صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں سے بعض کے فضائل خصوصی طور پر منقول ہیں مگر کل کے لیئے یہ آیت ہے جیسے حضرات انبیاء کرام۔

(آیت۔۱۰۰)

☆ مختلف جرموں کی توبہ بھی مختلف ہے۔ کفر سے توبہ یہ ہے کہ انسان ایمان لے آئے۔ حقوق العباد مارے ہوں تو ان کی توبہ یہ ہے کہ ادا کرے یا صاحب حق سے معافی طلب کرے۔ حقوق شرعیہ رہ گئے ہوں تو ان کی توبہ یہ ہے کہ گذشتہ پر ندامت کا اظہار کرے اور انہیں قضا کی حیثیت سے ادا کرے۔ اگر شرائط توبہ جمع ہو جائیں تو توبہ ضرور قبول ہوگی یہ رب تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

(آیت۔۱۰۳)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

(آیت۔۱۰۸)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد ضرار حضور ﷺ کے حکم سے گرادی گئی اور میں نے اس سے دوزخ کا دھواں نکلتے ہوئے دیکھا۔

(آیت۔۱۰۹)

☆ جہاد میں تنگی کا یہ حال تھا کہ ایک اونٹ پر دس صحابہ باری باری سوار ہوتے تھے۔ ایک کھجور پر کئی آدمی دن بھر گزارہ دیتے تھے۔ مگر اس تنگدستی کے باوجود وہ حضرات حضور ﷺ کے دل و جان سے ساتھ رہے۔

(آیت۔۱۱۷)

Marfat.com

☆ تین حضرات حضرت کعب بن مالک، بلال بن امیہ، اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں جو غزوہ تبوک میں حاضر نہیں ہوئے تھے اور حضور ﷺ کے واپس تشریف لانے پر ان حضرات نے منافقوں کی طرح کوئی بہانہ نہیں بنایا تھا بلکہ اپنے قصور کا اقرار کرلیا تھا۔ حضور ﷺ نے ان کا مکمل بائی کاٹ کرنے کا حکم دے دیا اور ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان ان سے نہ کلام وسلام کرے نہ ان کے سلام کا جواب دے۔ حتیٰ کہ یہ حضرات اپنی بیویوں کے پاس بھی نہیں جاسکتے تھے۔ اس حکم کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہیں کوئی پہچانتا ہی نہیں۔ پچاس راتیں ان پر اسی حالت میں گزریں۔ پھر ان کی توبہ قبول ہوئی۔

(آیت۔۱۱۸)

☆ جس جماعت میں اولیاء اللہ ہیں وہی برحق ہے کہ یہ صادقین کی جماعت ہے۔ اسی شاخ میں پھل پھول لگتے ہیں کس کا تعلق جڑ سے قائم ہو۔ یہ مسلک اہل سنت والجماعت کا ہے۔ بنی اسرائیل میں ہزارہا اولیاء پیدا ہوئے مگر جس وقت سے ان کا دین منسوخ ہوگیا ان کی ولایت بھی بند ہوگئی۔

(آیت۔۱۱۹)

☆ چھوٹا خرچ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا کہ آپ نے کچھ کھجوریں غزوہ تبوک میں خیرات فرمائیں اور بڑا خرچ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا کہ آپ نے سو اونٹ اس غزوہ میں خیرات دیئے۔

(آیت۔۱۲۱)

☆ قرآن رحمت کا پانی ہے پانی سے اندرونی بیج ہی اگتا ہے۔ پانی بیج کو بدل نہیں سکتا۔ نیز بارش برسنے سے گندی نالی کی گندگی اور زیادہ ہوجاتی ہے۔

(آیت۔۱۲۵)

☆ ساری آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور ﷺ کا میلاد شریف ارشاد فرمایا ہے۔ ان کی تشریف آوری اور ان کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضورؐ کا میلاد پڑھنا سنت الٰہیہ ہے۔ گذشتہ نبیوں نے بھی ان کا میلاد شریف پڑھا۔ لہٰذا میلاد سنت انبیاء بھی ہے۔

(آیت۔۱۲۹)

ترتیب مصطفوی۔۱۰ سورۃ یونسؑ ترتیب نزول۔۵۱

☆ توبہ ادائے قرض، لڑکی کا نکاح، میت کا دفن، جیسے امور میں جلدی کرنی چاہیے۔ باقی کام اطمینان سے کرنے چاہیں۔

(آیت۔۳)

☆ چاند سورج سے نور لیتا ہے یا ضیا سے مراد ایسی تیز روشنی ہے جو تمام چراغوں کی روشنی کو ماند کردے۔ نور سے مراد ہلکی خوشگوار روشنی ہے جس سے چراغ ماند نہ ہوں۔ سورج کے لیئے بارہ برج یا منزلیں مقرر کیں۔ حمل، ثور، جوزا، ربیع کے لیئے، سرطان، اسد سنبلہ، گرمی کے لیئے، میزان، عقرب، قوس، خریف کے لیئے، جدی، دلو، حوت سردی کے لیئے اور چاند کے لئے ۲۸ منزلیں مقرر ہیں۔ ہر ۱۳.۲ برج منزلیں ہیں۔ سورج یہ بارہ برج ایک سال میں طے کرتا ہے اور چاند یہ اٹھائیس منزلیں انتیس یا تیس دن

Marfat.com

میں طے کرتا ہے۔ موسم کھیت کی پیداوار وغیرہ اور نمازوں کا حساب سورج سے اور حج، روزے، وغیرہ کا حساب چاند سے معلوم کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ چاند کے مہینے اللہ کے اپنے مہینے ہیں اور شمسی مہینوں سے افضل ہیں کہ ان کی جنتری آسمان پر ہے۔ اسی لیئے اکثر اسلامی کام چاند کے حساب سے ہوتے ہیں جیسے زکوٰۃ عید، روزے وغیرہ۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ضرورت پوری کرنے کے لیے شمسی مہینوں سے کام لے لیا کریں مگر اپنے حساب میں چاند کے مہینوں کا حساب رکھا کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم ریاضی اور علم ہیئت بڑے مفید علم ہیں۔ اس سے اللہ کی قدرت معلوم ہوتی ہے بشرطیکہ ان سے دینی علوم میں مدد لی جائے۔ مقدار اور کیفیات میں دن رات کا بدلتا رہنا۔ کبھی ٹھنڈے، کبھی گرم، کبھی لمبے، کبھی چھوٹے ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ رات کے مقدم کرنے سے معلوم ہوا کہ رات پہلے آتی ہے دن بعد میں طلوع ہوتا ہے۔ اور رات دن سے افضل ہے کہ رات عاشقوں کے مناجات کرنے کا وقت ہے۔ دن محنت وفراق کا زمانہ ہے۔ ہر رات میں ساعت اجابت ہوتی ہے۔ (آیت ۵۔۶)

☆ غصہ میں اپنے کو یا اپنے بال بچوں کو کوسنا نہیں چاہیے ہر وقت رب تعالیٰ سے خیر ہی مانگنا چاہیے نہ معلوم کون سی ساعت قبولیت کی ہو۔ (آیت۔۱۱)

☆ سرکش اور غافل انسان کو لمبی عمر ملنا رب کا عذاب ہے اور صالحین کی لمبی عمریں رب تعالیٰ کی رحمت ہے۔ کافر لمبی عمر میں گناہ زیادہ کرے گا اور مومن نیکیاں بڑھائے گا۔ (آیت۔۱۱)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکت سے رمضان شریف کی شب میں بیوی سے صحبت جائز ہوئی۔ (آیت۔۱۵)

☆ حضور ﷺ کا ہر کام رب کے حکم سے تھا۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ نبی ﷺ ظہور نبوت سے پہلے احکام قرآنی سے باخبر تھے۔ ظہور نبوت کے بعد تبلیغ شروع فرمائی اس لیئے حضور ﷺ نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا رب کے عابد اور نمازی پہلے سے ہی تھے۔ بلکہ جب پہلی وحی آئی تو حضور ﷺ اعتکاف اور عبادات میں مشغول تھے۔ (آیت۔۱۶)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے سارے عرب مومن تھے پھر عمر بن لحی نے بت پرستی کی ابتدا کی۔ (آیت۔۱۸)

☆ ابوجہل نے مال سے جو رخ خریدلیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مال سے جنت۔ (آیت۔۲۴)

☆ بخیل کے کندھوں پر اس کا مال کالے سانپ کی شکل میں سوار ہوگا۔ (آیت۔۲۷)

☆ سورج سے چمکا دڑ اور بارش سے شورزمین فائدہ نہیں اٹھاتی۔ (آیت۔۴۰)

☆ جمال مصطفوی کو دیکھنے والی نگاہ اور ہوتی ہے جس سے یہ اندھے ہیں۔ وہی نگاہ انسان کو صحابی بناتی ہے جس میں ایمان ہو ورنہ ابو جہل نے حضور ﷺ کو دیکھا مگر صحابی نہ بن سکا کیونکہ اس نے اس نگاہ سے نہ دیکھا جو نبی کو دیکھنے کی ہے ہم ماں کو اور نظر سے دیکھتے

Marfat.com

ہیں، بہن کو اور نظر سے بیوی کو اور نظر سے، ایسے ہی حضور ﷺ کو اس نظر سے دیکھو جو محبت سے لبریز ہو۔ اسی لیئے اس نے ہدایت کے لیئے انبیاء بھیجے۔ (آیت۔۴۳)

☆ نبی کریم ﷺ وفات کے بعد بھی تمام عالم کو کف دست کی طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں ہر ایک کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں یہاں دکھانے کے مقابلہ میں نہ دکھانا ارشاد نہ فرمایا بلکہ وفات دینا ارشاد ہوا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضور ﷺ وفات کے بعد دنیا سے بے خبر ہیں۔ (آیت۔۴۶)

☆ ہر امت کی ہلاکت کا وقت لکھا ہوا ہے۔ جن کی نگاہ لوح محفوظ پر ہے وہ جانتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ تقدیر مُبرَم میں تبدیلی نہیں ہو سکتی مگر تقدیر معلق میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب (الرعد ۳۹) حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر بجائے ۶۰ برس سے سو برس ہوگئی نیک اعمال اور صدقہ سے عمر اور مال بڑھتا ہے۔ اس لیئے دعائیں مانگنے کا حکم ہے۔ خیال رہے کہ موت کا آگے پیچھے نہ ہونا قانون ہے اور آگے پیچھے ہو جانا قدرت۔ قانون کے پابند ہم ہیں۔ (آیت۔۴۹)

☆ حضور ﷺ کی ولادت کے مہینے یعنی ربیع الاول میں خوشی منانا اور عبادات کرنا بہتر ہے کیونکہ رب کی رحمت ملنے پر خوشی کرنی چاہیے اور حضور ﷺ تو رب تعالیٰ کی بڑی اعلیٰ نعمت ہیں۔ یہ خوشی رب تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ہے خوشی منانا دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے کیونکہ یہ خوشی عبادت ہے جس کا ثواب بے حساب ہے۔ (آیت۔۵۸)

☆ بھوک ہڑتال کرنی حرام ہے کہ اس میں اللہ کے حلال رزق کو اپنے اوپر حرام کرنا ہے اور اگر اس سے مر گیا تو حرام موت مرے گا۔ (آیت۔۵۹)

☆ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں بہن بھائی کا نکاح حرام ہوا۔ (آیت۔۷۱)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساتویں نبی ہیں جو اس ترتیب زمانی سے تشریف لائے۔ حضرت آدم علیہ السلام پھر حضرت شیث علیہ السلام، پھر حضرت ادریس علیہ السلام، پھر حضرت نوح علیہ السلام پھر حضرت صالح علیہ السلام، پھر حضرت ہود علیہ السلام، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ کے بعد سارے پیغمبر آپ کی اولاد میں سے ہوئے ہیں اور ابراہیمی کہلائے۔ شریعت کے احکام اور پیغمبروں کے ارشادات کو جھٹلایا یعنی جب انہوں نے ایک پیغمبر کا انکار کیا تو پھر بعد میں مبعوث ہونے والے تمام رسولوں کا بھی انکار کرتے رہے۔ کسی کو نہ مانا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کا دل نبی کی محبت سے خالی ہو تو اس میں کوئی ہدایت اثر نہیں کرتی۔ اس پر مہر لگ جاتی ہے حضرت موسیٰ علیہ اسلام سارے مصریوں کے نبی تھے۔ خواہ وہ اسرائیلی تھے یا قبطی لہٰذا یہ آیت اس کے خلاف نہیں کہ آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔ (آیات ۷۴۔۷۵)

Marfat.com

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبلہ کعبہ معظمہ ہی تھا اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ گھر بنانا بھی سنت انبیاء اور عبادت ہے بشرطیکہ فخر کے لیئے نہ ہو۔ضرورت پوری کرنے کے لیئے ہو۔دوسرے یہ کہ گھر میں نماز کی جگہ مقرر کرنی سنت ہے تیسرے یہ کہ خوف کے وقت چھپ کر گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ بنی اسرائیل اس زمانہ میں اسی طریقہ سے نماز پڑھتے تھے۔خیال رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبلہ کعبہ معظمہ ہی تھا۔قبلہ کے رخ پر انہیں گھر بنانے کا حکم دیا گیا تھا۔چوتھے یہ کہ مصیبت کے وقت خوشخبریاں دینا سنت پیغمبر ہے پانچویں یہ کہ دین موسوی میں نماز فرض تھی۔اس وقت زکوٰۃ کا حکم اس لیئے نہ دیا گیا کہ بنی اسرائیل غریب ومساکین تھے۔جب ان کے پاس مال آیا تو پھر ان پر مال کا چوتھائی حصہ زکوٰۃ نکالنی فرض ہوئی۔

(آیت۔۸۷)

☆ جب فرعونی لوگ صبح کو جاگے تو دیکھا کہ کوئی اسرائیلی ان کی خدمت کے لیئے نہ آیا پھر اسرائیلیوں کا محلہ دیکھا تو خالی پایا کیونکہ یہ سب حضرات راتوں رات مصر سے جا چکے تھے تو فرعونی تیز سواریوں پر سوار ہو کر بنی اسرائیلیوں کے نشانات پر چل پڑے۔بظاہر یہ پکڑنے جا رہے تھے مگر حقیقتاً رب تعالیٰ کی پکڑ میں جا رہے تھے۔اس طرح کہ پانی ان کے منہ تک آ گیا اور لگام کی طرح لگ گیا اس سے معلوم ہوا کہ دین وہ اختیار کرو جو نیک بندوں کا ہو۔توحید وہی معتبر ہے جو صالحین کی مانی اور بتائی ہوئی ہو۔یہ حضرات توحید کی دلیل اور راہ حق کی پہچان ہیں۔ڈوبتے وقت فرعون نے تین طریقوں سے اپنے ایمان کا اقرار اعلان کیا۔امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو آاسرائیل وانا من المسلمین۔

(آیت۔۹۰)

☆ ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرعون کے پاس تحریری سوال لائے کہ تیرا کیا حکم ہے اس غلام کے بارے میں جو اپنے مولا کی نعمتوں میں پرورش پائے پھر اس سے سرتابی کر کے خود مولا ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے۔اس نے جواب میں لکھا کہ میرا حکم ہے کہ اس کو بحر قلزم میں ڈبو دیا جائے جب خود ڈوبنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وہی تحریر دکھا دی اور فرمایا کہ شور نہ مچا تو خود ہی یہ سزا تجویز کر چکا ہے۔روح البیان نے فرمایا کہ یہ کلام حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ہے جو فرعون کی ہلاکت کے بعد آپ نے فرمایا۔معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں اور ان سے کلام کیا جا سکتا ہے۔ہمارے حضور ﷺ نے ابوجہل وغیرہ سے ان کی ہلاکت کے بعد خطاب فرمایا۔حضرت صالح وحضرت شعیب علیہم السلام نے اپنی عذاب یافتہ قوم کی لاشوں سے خطاب فرمایا۔

(آیت ۹۱۔۹۲)

☆ مصر کے کسی عجائب گھر میں فرعون کی لاش رکھی ہے جسے دیکھ کر لوگ عبرت پکڑتے ہیں۔ (آیت۔۹۲)

☆ یونس علیہ السلام بن متی ہے۔متی آپ کی والدہ کا نام ہے۔آپ کی قوم مقام نینوا میں دجلہ کے کنارے موصل کے قریب آباد تھی۔آپ نے بہت عرصہ پہلے انہیں تبلیغ کی۔وہ ایمان نہ لائے۔آپ نے ان کے لیئے بددعا کی۔حکم الٰہی آیا کہ انہیں اطلاع دے دو کہ تین دن بعد عذاب آئے گا۔آپ انہیں یہ خبر دے کر خود پہاڑوں میں جا چھپے۔جب عذاب کی علامت سیاہ بادل نمودار ہوئے

Marfat.com

تو یہ سب لوگ آپ کی تلاش میں نکلے۔ نہ پانے پر بارگاہ الٰہی میں عاجزی کی۔ مرد، عورتیں، بچے جنگلوں میں گئے اور سچی توبہ کی یہاں تک کہ ایک دوسرے کے دبائے ہوئے مال واپس کئے۔ اُن کی دعا قبول ہوئی اور عذاب دفع ہوا۔ (آیت۔۹۸)

☆ وہ لوگ عذاب کی علامات دیکھ کر نزول عذاب سے پہلے ہی ایمان لے آئے یعنی جو عمریں ان کی تھیں اتنا انہیں زندہ رکھا۔ اس واقعہ سے پتہ چلا کہ عمریں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اور تقدیر میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے یہ تبدیلی تقدیر معلق میں ہوتی ہے نہ کہ تقدیر مُبرم میں ہے۔ (آیت۔۹۸)

☆ ارادہ الٰہی کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ہاں نیک اعمال اور بزرگوں کی دعا سے خود رب تعالیٰ تبدیل فرما دیتا ہے اس لیئے کہ اس کا نام توّاب ہے یعنی توبہ کرنے والے کے ارادہ عذاب سے رجوع فرمانے والا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر بجائے ساٹھ برس کے سو برس ہوگئی۔ (آیت۔۱۰۷)

ترتیب مصطفوی۔۱۱ سورۃ ھود ۴ ترتیب نزول۔۵۲

☆ گزشتہ گناہوں سے معافی مانگنا استغفار ہے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے۔ کبھی دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ توبہ و استغفار سے دنیاوی بلائیں ٹلتی ہیں اور راحتیں ملتی ہیں۔ (آیت۔۳)

☆ یہ آیت ان مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی جو استنجا اور مجامعت کے وقت برہنہ ہوتے ہوئے رب تعالیٰ سے شرماتے تھے یا ان منافقوں کے متعلق آئی جو حضور ﷺ کے سامنے اپنے منہ چھپاتے تھے کہ حضور ﷺ ہم کو دیکھ نہ لیں۔ مگر اول ظاہر ہے کہ یہ آیت مکی ہے مکہ میں منافق نہ تھے۔ لہٰذا رب تعالیٰ سے چھپنے کے لیئے ستر چھپانے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ حیا و غیرت کے لیئے ستر پوشی کرو۔ خیال رہے کہ تنہائی میں بھی ننگا ہونا منع ہے۔ اس لیئے نہیں کہ رب تعالیٰ سے چھپا جائے بلکہ اس لیئے کہ اس میں شرم و حیا کا اظہار ہے۔ یہ رب تعالیٰ کا حکم ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تک میرے حجرے میں نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن تھے تو میں بے حجاب اندر چلی جاتی تھی کیونکہ ان میں سے ایک میرے شوہر ﷺ تھے اور ایک میرے والد۔ مگر جب سے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون ہوئے تب سے میں بغیر حجاب اندر نہیں گئی۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کرتے ہوئے۔ حیا فرمایا حجاب نہ فرمایا۔ غرض کہ حیا اور ہے حجاب کچھ اور۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر میں مدفون بندے زائرین کو دیکھتے، جانتے اور پہچانتے ہیں اور یہ کہ ان سے شرم و حیا بھی کرنی چاہیے اور ان کا ادب بھی۔ (آیت۔۵)

☆ آسمان بھی سات ہیں اور زمین بھی سات لیکن آسمانوں کی حقیقتیں مختلف ہیں۔ کوئی تانبہ کا، کوئی چاندی کا کوئی سونے کا اور تمام زمینوں کی حقیقت صرف مٹی ہے۔ نیز آسمانوں میں فاصلہ ہے اور زمین کے طبقات میں فاصلہ نہیں۔ ایک دسرے سے ایسی چمٹی ہیں جیسے پیاز کے چھلکے کہ دیکھنے میں ایک معلوم ہوتی ہیں۔ اس لیئے آسمان جمع فرمایا جاتا ہے اور زمین واحد بولی جاتی ہے۔ خیال

Marfat.com

رہے کہ آسمانوں کی پیدائش دو دن میں۔ زمین کی پیدائش دو دن میں اور حیوانات و جمادات و اشجار وغیرہ کی پیدائش دو دن میں ہوئی یعنی آسمان اور زمینوں کی پیدائش دو دو دن میں ہوئی۔ دن سے مراد اتنا وقت ہے ورنہ اس وقت نہ دن تھا نہ رات۔ دن تو سورج سے ظاہر ہوتا ہے اور اس وقت سورج نہ تھا یعنی یہ تمام مخلوقات اے انسان تمہاری خاطر بنائی تا کہ تو اس سے فائدہ اٹھائے اور نیک اعمال کرے۔ رب تعالیٰ نے سب کچھ تمہارے لیئے بنایا۔ (آیت۔۷)

☆ شیخی کی خوشی منع ہے شکریہ کی خوشی عبادت ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا (یونس ۵۸) شیخی میں نظر اپنی ذات پر ہوتی ہے اور شکریہ میں توجہ رب تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ شیخی غفلت اور شکریہ کی خوشی جذبہ اطاعت پیدا کرتی ہے رب تعالیٰ شیخی سے بچائے شکر کی خوشی ہمارے نصیب کرے۔ (آیت۔۱۰)

☆ حضور ﷺ کے پاس خزانے ہیں اور حضور ﷺ پر فرشتے بھی اترتے ہیں۔ خود فرماتے ہیں اوتیت مفاتیح و حزائن الارض مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں مگر چونکہ وہ کفار کی نگاہوں سے پوشیدہ تھیں اس لیئے انہوں نے یہ کہا۔ خیال رہے کہ حضور ﷺ پر جو فرشتے آتے تھے وہ بعض صحابہ نے بھی دیکھے۔ بارہا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ بدر میں فرشتوں کا معائنہ کیا۔ (آیت۔۱۲)

☆ جنتی وہ لوگ ہیں جن میں تین اوصاف ہوں۔ ایمان، نیک اعمال، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہنا۔ راحت میں شاکر ہو کر، مصیبت میں صابر ہو کر رب تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ (آیت۔۲۲)

☆ حضرت نوح علیہ السلام کا نام شریف یشکر ہے۔ آپ حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر تشریف لانے کے ایک ہزار چھ سو بیالیس سال بعد مبعوث ہوئے۔ (آیت۔۲۵)

☆ بعض روایات میں ہے کہ آپ چالیس سال کی عمر میں نبی ہوئے اور ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی۔ طوفان کے بعد ساٹھ سال زندہ رہے۔ اس حساب سے آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال ہوئی۔ (آیت۔۲۵)

☆ اللہ کے بندوں کے منہ سے جو نکلتا ہے ہو کر رہتا ہے۔ (آیت۔۳۱)

☆ حضرت نوح علیہ السلام نے ساگوان کی لکڑی سے بارہ سو گز لمبی چھ سو گز چوڑی تین سو گز اونچی کشتی بنائی جس کو تین طبقوں میں تقسیم فرمایا۔ ایک چرندے جانوروں کے لیئے۔ دوسرا انسانوں کے لیئے تیسرا پرندوں کے لیئے۔ یہ کشتی اب بھی جودی پہاڑ پر برف کے اندر محفوظ ہے۔ (آیت۔۳۷)

☆ تنور کوفہ کی جامع مسجد کے دروازہ کی دہنی جانب واقع تھا اب بھی وہاں کچھ آثار موجود ہیں طوفان آنے کی یہ علامت فرمائی گئی تھی کہ جب اس تنور سے قدرتی طور پر پانی جوش مارے تو سمجھ لو کہ عذاب آ گیا۔ فوراً کشتی میں سوار ہو جاؤ تنور کے متعلق اور بھی کئی قول ہیں۔ یہ تنور حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ کا تھا اور پتھر کا تھا۔ میں (مفتی احمد یار خاں) نے اس جگہ کی زیارت کی ہے۔ اب وہاں

Marfat.com

تنور نہیں ہے۔ (آیت۔۴۰)

☆ جب آپ کشتی چلانا چاہتے تو بسم اللہ پڑھتے کشتی چل پڑتی اور جب اسے ٹھہرانا چاہتے تو بسم اللہ پڑھتے تو وہ ٹھہر جاتی تھی۔اب بھی جو شخص دریائی سواری میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو انشاء اللہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔دعائے مبارک یہ ہے بسم اللہ مجرھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم (ھود ۴۱) اس سے معلوم ہوا کہ ہر کام پر بسم اللہ پڑھنا بڑی پرانی سنت ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ کے ساتھ موقع کے مطابق الفاظ ملا دینا چاہیے۔چنانچہ دوا پیتے وقت بسم اللہ شافی بسم اللہ کافی پڑھے اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہے۔دم کرتے وقت بسم اللہ ارقیک کہے۔ (آیت۔۴۱)

☆ جودی پہاڑ موصل کے علاقہ میں واقع ہے جو آج کل ترکی میں شامل ہے۔حضرت نوح علیہ السلام دسویں رجب کو کشتی پر سوار ہوئے اور دسویں محرم کو جمعہ کے دن جودی پہاڑ پر اترے اور شکریہ کا روزہ رکھا۔شام کو مختلف غلے جمع کر کے پکا کر تناول فرمائے دسویں محرم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات ملی حضرت یعقوب و حضرت یوسف علیہما السلام کی ملاقات ہوئی۔حضرت یونس علیہ السلام کی نجات ہوئی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام رب کے کلام کا مطلب نہ سمجھ سکے کہ اھلک سے مراد مومن اہل بیت ہیں۔ (آیت۔۴۴)

☆ استغفار کی برکت سے مال میں اولاد میں برکت ہوتی ہے بارشیں آتی ہیں یہ قرآنی عمل ہے اور استغفار پڑھنے کا بہترین وقت بعد سنت فجر ہے۔ (آیت۔۵۲)

☆ قوم ثمود کی عمریں تین سو سو برس سے لیکر ایک ہزار سال تک ہوتی تھیں لیکن انہوں نے اس لمبی عمر سے لمبے گناہ کئے یہاں استغفار سے مراد زبانی توبہ ہے اور توبہ سے مراد عملی توبہ۔زبانی توبہ عملی توبہ سے پہلے ہونی چاہیے۔ (آیت۔۶۱)

☆ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا یہ لوگ دودھ پیتے تھے اس کا دودھ ساری قوم کو کافی ہوتا تھا حالانکہ وہ ڈیڑھ ہزار تھے۔اس سے معلوم ہوا کہ نبی کے معجزے کا احترام کرنا چاہیے۔اس کی بے حرمتی پر عذاب الٰہی آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔پاکستان میں ایک بھینس کے بچہ ہوا جس کی پیشانی پر محمد لکھا ہوا تھا۔گجرات میں مرغی کے انڈے پر محمد اور احمد لکھا ہوا دیکھا گیا۔میر پور کے گاؤں چتر ہڑی میں ۲۷ رمضان المبارک ۲۰۰۷ کو روٹی پر حضور ﷺ کا اسم مبارک نمودار ہوا۔بعض پتھروں پر حضور ﷺ کے نام لکھے دیکھے گئے۔ ایسا ایک پتھر میرے (مفتی احمد یار خاں) کے پاس بھی ہے ان تبرکات کو مٹانا نہ چاہیے بلکہ ان کا احترام ضروری ہے کہ یہ نبی کے معجزے ہیں ان کی بے حرمتی لا تمسو بسوء میں داخل ہیں۔انہوں نے بدھ کی رات کو اس اونٹنی کے پاؤں کاٹے اور ہفتہ کی صبح کو ان پر عذاب آ گیا۔آپ نے فرمایا کہ پہلے دن تمہارے چہرے پیلے، دوسرے دن سرخ، تیسرے روز کالے ہو جائیں گے ایسا ہی ہوا۔معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبول بندے آئندہ کے حالات بہ تعلیم الٰہی جانتے ہیں۔معلوم ہوا کہ حضرت صالح علیہ السلام کو تعلیم الٰہی سے اس قوم کی موت کا وقت معلوم تھا کہ تین دن کے بعد مرے گی۔یہ علوم خمسہ میں سے ہے۔ (آیات ۶۴۔۶۵)

Marfat.com

☆ تقدیر مُبرم کسی صورت بھی نہیں ٹل سکتی۔ دوسرے یہ کہ انبیائے کرام کی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ عزت ہے کہ رب تعالیٰ ان کو تقدیر مُبرم کے خلاف دعا کرنے سے روک دیتا ہے تا کہ ان کی زبان خالی نہ جائے۔ (آیت۔۷۶)

☆ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی اسی وجہ سے ہلاک ہوئی کہ اس نے آپ کے ساتھ جاتے ہوئے قوم کی ہلاکت محسوس کر کے کہا ہائے میری قوم۔ یہ کہتے ہی ایک پتھر اس کی کھوپڑی پر بھی پڑا۔ وہاں ہی ڈھیر ہوگئی۔ یہ پتھر پکی ہوئی مٹی کے تھے۔ ہر پتھر پر مجرم کا نام لکھا تھا۔ ان پتھروں نے بم کا کام کیا۔ ہر پتھر اپنے نام والے پر پڑا۔ (آیت۔۸۱)

☆ حلال کی تھوڑی روزی حرام کی زیادہ روزی سے بہتر ہے۔ (آیت۔۸۶)

☆ ہر گناہ کی توبہ الگ ہے کفر کی توبہ ایمان لانا ہے حقوق العباد کی توبہ انہیں ادا کر دینا ہے اور اعلانیہ گناہ کی توبہ اعلانیہ طور پر گناہوں کی معافی مانگنا ہے۔ (آیت۔۹۰)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزے عطا ہوئے، عصا، ید بیضا، طوفان، ٹڈی، جوں، مینڈک، خون، مال کی بربادی، ہلاکت جان کے عذاب۔ (آیت۔۹۴)

☆ چاند، سورج، بت وغیرہ بھی دوزخ میں جائیں گے مگر عذاب پانے کے لیئے نہیں بلکہ عذاب دینے کے لیئے۔ (آیت۔۱۱۹)

ترتیب مصطفوی۔۱۲ سورۃ یوسفؑ ترتیب نزول۔۵۳

☆ قرآن شریف کے لیئے یہی عربی عبارت ضروری ہے اس کے ترجمے قرآن نہیں ہیں نہ انہیں نماز میں پڑھ سکتے ہیں نہ ان کی تلاوت کا ثواب ہے اے عرب والو تم اور تمہارے ذریعے دوسرے لوگ سمجھیں۔ گویا حضور ﷺ کا عرب میں اور قرآن کا عربی میں آنا تم لوگوں پر رب تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اس سے تمام دنیا تمہاری حاجت مند ہوگئی یا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا عربی زبان میں آنا تم لوگوں کو سمجھانے کے لیئے ہے نہ کہ حضور ﷺ کو سمجھانے کے لیئے۔ وہ تو ہر زبان سمجھتے ہیں۔ وہ تو جانوروں پتھروں کی بولیاں بھی جانتے ہیں۔ کیوں نہ جانیں کہ تمام دنیا کے نبی ہیں اور نبی اپنی قوم کی زبان جانتا ہے۔ آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ پر ہر زبان میں عرض و معروض کی جاتی ہے۔ حضور ﷺ سب کی سنتے بھی ہیں سمجھتے بھی ہیں۔ (آیت۔۲)

☆ برادران یوسف علیہ السلام مومن، صالح اور صحابی ہیں کیونکہ انہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے تاروں کی شکل میں دیکھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اصحابی کالنجوم۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا تب آپ کی عمر شریف بارہ برس تھی۔ جمعہ کی شب لیلۃ القدر میں یہ خواب دیکھا۔ (آیت۔۲)

☆ حضرت یعقوب علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں لایا اور راحیل اور دو لونڈیاں تھیں زلفہ اور بلہہ۔ ان چاروں کے بطن سے بارہ بیٹے اور کچھ بیٹیاں پیدا ہوئی تھیں چنانچہ لایا کے شکم سے ایک بیٹی دنیہ اور چھ بیٹے تھے جن کے نام تھے روبیل، شمعون، لادی، یہودا، یشجر، زیالون۔ راحیل کے شکم سے دو فرزند ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین۔ زلفہ لونڈی کے بطن سے دو بیٹے

Marfat.com

پیدا ہوئے جاد اور آشر۔ بلہہ کے بطن سے دو بیٹے ہوئے دان اور نفتالی۔ راحیل پہلے بانجھ تھیں۔ ان کے ہاں اولاد بڑھاپے میں ہوئی اور بنیامین کی ولادت کے سال بعد وفات پا گئیں۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر دو سال تھی۔

(آیت۔۸)

☆ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے ساتھ جنگل کی طرف بھیج دیا اور چلتے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ قمیض جو نمرود کی آگ میں جاتے وقت آپ کے گلے میں تھی تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات گلے میں ڈالنا حفاظت کے لیئے جائز ہے۔ (آیت۔۱۴)

☆ لوگوں نے کنعان سے تین کوس دور بیت المقدس کے علاقہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک ایسے کنوئیں میں ڈالا جو اوپر سے تنگ تھا نیچے سے کشادہ۔ ڈالتے وقت آپ کی قمیص اتار لی اور آپ کے دونوں ہاتھ باندھ کر کنوئیں میں لٹکا دیا۔ آدھے کنوئیں تک پہنچے تھے کہ چھوڑ دیا۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام فوراً کنوئیں میں پہنچے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے پروں پر لے لیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قمیض جو تعویذ کی شکل میں گلے میں پڑی تھی اتار کر پہنا دی جس سے اندھیرے کنوئیں میں روشنی ہو گئی۔

(آیت۔۱۵)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں تین دن رہے۔ اس زمانے میں فرشتے اس کنوئیں کی زیارت کرنے آتے تھے اور آپ کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ برس تھی۔ ۸۰ سال کے بعد والد صاحب سے ملاقات ہوئی۔

(آیت۔۱۵)

☆ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ عجیب سمجھدار بھیڑیا تھا جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھا لیا اور قمیض نہ پھاڑی۔ یہ لوگ قمیض پھاڑنا بھول گئے تھے۔ کذب کے یہ معنی ہیں یعنی ان کا جھوٹ ظاہر کرنا تھا۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کے جھوٹے ہونے کا یقین فرما لیا تھا کیونکہ پیغمبر کے جسم کو تو قبر کی مٹی بھی نہیں کھاتی۔ بھیڑیا کیسے کھا سکتا ہے۔

(آیت۔۱۸)

☆ مصر کا بادشاہ ریان بن ولید عمالقی تھا اور اس کا وزیر اعظم قطفیر مصری تھا اسے عزیز مصر کہتے تھے۔ اس نے آپ کو اس طرح خریدا کہ آپ کے وزن کے برابر سونا اور اتنی ہی چاندی، اتنا ہی تاتاری مشک، اتنے ہی موتی، اتنا ہی ریشمی کپڑا دیا۔ اس وقت آپ کا وزن چار سو رطل یعنی قریباً پانچ من تھا۔ عمر شریف بارہ برس تھی۔ خیال رہے کہ آپ کے خریدنے کی ہر شخص کو خواہش تھی۔ اس عورت کا نام راعیل بنت رعا ئیل تھا اس کا لقب زلیخا بروزن حسینہ یا تصغیر تھا۔ حسن یوسفی کی جھلک کنعان کے کنوئیں پر اور طرح کی تھی لہٰذا اس وقت قیمت چند درہم لگے مگر بازار مصر میں اور طرح کی تھی کہ ایک نظارے کے لیئے ہزاروں دینار لگے۔ زنان مصر کے سامنے اور طرح کی تھی کہ ان کے ہاتھ کٹ گئے اور انہیں خبر تک نہ ہوئی۔ قحط زدوں کے سامنے اور طرح کی تھی کہ پیٹ بھر گئے۔ جیسے سورج

Marfat.com

کی تجلی صبح کے وقت اور طرح کی ہوتی ہے دوپہر کو اور طرح کی شام کو اور طرح کی بادل میں اور طرح کی، یونہی حسن محمدی ﷺ دنیا میں اور طرح کا تھا، معراج میں اور طرح کا قبروں میں اور طرح کا، حشر میں اور طرح کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کافروں کے گھر رکھ کر پرورش کرائی۔ (آیت۔۲۱)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام علم تعبیر میں امام اول ہیں اور بلاواسطہ انسانی معلم کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ علم بخشا۔ معلوم ہوا کہ ایمان جڑ ہے اور علم اس کا پھل۔ قوت ایمانی سے علم لدنی ملتا ہے بعض مصیبتیں رب تعالیٰ کی رحمتیں ہوتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا مصیبت اٹھا کر مصر پہنچنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا دروازہ ثابت ہوا جب آپ جوانی کی عمر کو پہنچے تو آپ کو حکمت و دانائی بخشی گئی۔ جوانی ۱۸ سال سے شروع ہو کر چالیس سال پر ختم ہوتی ہے۔ چالیس برس سے ساٹھ برس تک ادھیڑ عمر پھر ساٹھ سے ایک سو بیس برس تک بڑھاپا۔ (آیت۔۲۱)

☆ عزیز مصر کی بیوی زلیخا یہ جوان خوبصورت بادشاہ مغرب کی بیٹی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھ کر آپ پر عاشق ہو گئی تھی۔ اسے خواب سے ہی پتہ چلا تھا کہ آپ سے ملاقات مصر میں ہو سکے گی۔ اسی لئے اس نے اپنا نکاح عزیز مصر سے کیا تھا اس کے باپ کا نام طیموس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام کی انتہائی پاکدامنی بیان فرمائی ہے کہ باوجودیکہ آپ اس کے گھر میں رہتے تھے جوان تھے۔ حسین تھے اور رغبت بھی عورت کی طرف سے تھی پھر بھی بالکل محفوظ رہے۔ یعنی ایک اکیلے مکان میں جس کے سات دروازے تھے آپ کے پاس پہنچی اور ہر دروازہ کو قفل لگایا گیا تھا۔ (آیت۔۲۳)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کا ابھی ارادہ بھی نہیں کیا تھا ورنہ قرآن کریم دونوں کے لئے ایک صیغہ ارشاد فرما دیتا۔ علیحدہ علیحدہ صیغہ فرما کر اتنی دراز عبارت نہ لائی جاتی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس نازک موقعہ پر دیکھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام سامنے کھڑے ہیں۔ اور دانت میں انگلی دبا کر اشارے سے فرما رہے ہیں کہ نبی کے بیٹے ہوا ایسا نہ ہو کہ چٹی چادر پر دھبہ لگ جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے ہر حال سے باخبر تھے۔ دوسرے یہ کہ اللہ کے بندے دور سے بند کوٹھری کی بھی خبر رکھتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ یہ حضرات دور سے مدد کرتے ہیں اور جہاں کسی کی مدد نہ پہنچے وہاں ان کی مدد پہنچتی ہے۔ چوتھے یہ کہ یہ حضرات حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ (آیت۔۲۴)

☆ واقعہ یہ ہوا کہ عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کو کیونکر سچا تسلیم کروں تو آپ نے زلیخا کے ماموں کے شیر خوار بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھ لو۔ اس بچہ کی عمر صرف چار مہینہ تھی گہوارے میں جھول رہا تھا۔ وہ بچہ فوراً بول پڑا اور اس بچے نے وہ کہا جو قرآن شریف میں یہاں نقل فرمایا۔ خیال رہے کہ چند شیر خوار بچوں نے کلام کیا تھا حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ گواہ بچہ۔ ہمارے حضور ﷺ کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی حمد الٰہی کی، حضرت ابراہیم علیہ السلام، اس عورت کا بچہ جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی اور وہ بے گناہ تھی، خندق والی مصیبت زدہ عورت کا بچہ یعنی صاحب اخدود، حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

Marfat.com

کنگھی کرنے والی کا بچہ، مبارک یمامہ، جس نے پیدا ہوتے ہی حضور ﷺ کی حضور ﷺ کے حکم سے گواہی دی جریج راہب کا گواہ بچہ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ علامات اور نشانیوں سے مقدمہ کے فیصلے میں مدد لینی چاہیے کیونکہ بچہ نے کہا کہ اگر حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ ارادہ ہوتا تو زلیخا آپ کے پیچھے نہ بھاگتی اور نہ آپ کو پکڑتی اور نہ کرتا پیچھے سے پھٹتا۔ (آیت۔۲۶)

☆ یہ بھی درست ہے کہ بعد میں زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آئیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ نبی کی بیوی بدکاری سے محفوظ رہتی ہے اسی لیئے رب تعالیٰ نے زلیخا کے لیئے خطا کار جیسا ہلکا لفظ ارشاد فرمایا۔ (آیت۔۲۹)

☆ فرشتے خوبصورتی اور پاکدامنی میں مشہور ہیں ان عورتوں نے اس قدر حسن کے ساتھ انتہائی پاکدامنی، حیاو غیرت دیکھ کر یہ کہا اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے فرشتے دیکھے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے رخساروں کا عکس در و دیوار پر ایسا پڑتا تھا جیسے سورج کی دھوپ۔ (آیت۔۳۲)

☆ شاہ مصر کی تین جیلیں تھیں۔ سجن قتل، سجن عافیت، سجن عذاب، سجن قتل چالیس گز نیچے زمین میں تھی کہ مجرم کو اوپر سے گرایا جاتا تھا۔ وہ گرتے گرتے مر جاتا تھا۔ سجن عذاب بھی زمین دوز تھی اس میں اندھیرا اور سانپ بچھو تھے۔ سجن عافیت زمین پر تھی جس میں مجرم رکھے جاتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو سجن عافیت میں رکھا گیا۔ (آیت۔۳۵)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر فرمائی اور کہا ساقی تو پھر اپنے عہدے پر بحال ہو جائے گا۔ تین دن جیل میں رہ کر آزاد ہو جائے گا انگور کے تین خوشوں سے یہ تین دن مراد ہیں۔ باورچی کو تین دن بعد سولی دی جائے گی۔ اس کی نعش سولی پر سوکھے گی اور چیل کوّے اس کا گوشت کھائیں گے۔ روٹیوں کے تین ٹکروں سے تین دن مراد ہیں۔ اس پر وہ دونوں بولے کہ ہم ہنسی کر رہے تھے۔ ہمارے خوابوں کی کوئی حقیقت نہیں تھی تو آپ نے جواب دیا کہ اب میرے منہ سے جو نکل چکا وہ اٹل ہے ہو کر رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دنیا میں سب سے پہلے اس کو سولی دی گئی اس سے معلوم ہوا کہ جو پیغمبر کے منہ سے نکل جاتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے یعنی تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب میں نے جو کہہ دیا وہ ٹل نہیں سکتا۔ (آیت۔۴۱)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام مزید سات برس جیل میں رہے۔ مگر یہ مدت خوابوں کی تعبیر بتانے کے بعد کی ہے۔ اس سے پہلے آپ پانچ سال رو چکے تھے۔ کل بارہ برس جیل میں رہے۔ اذکرنی عند ربک کے حرف بھی بارہ ہیں۔ (آیت۔۴۲)

☆ گندم بھوسے سے نکال لو کیونکہ گندم بھوسہ سے نکل کر ایک سال سے زیادہ عرصہ تک محفوظ نہیں رہ سکتی۔ بالی اور بھوسے میں زیادہ مدت تک خراب نہیں ہوتی۔ (آیت۔۴۸)

☆ بادشاہ نے معزز لوگوں کی جماعت، شاہانہ لباس اور سواریاں جیل خانے بھیجیں۔ ان لوگوں نے خلعت پیش کی اور بادشاہ کا پیغام

Marfat.com

عرض کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قبول فرمایا اور تمام قیدیوں کے حق میں دعا خیر فرمائی اور انہیں وداع کیا اور شاہانہ شان و شوکت سے روانہ ہوئے۔ جب شاہی محل کے دروازے پر پہنچے تو فرمایا حسبی اللہ مجھے اللہ کافی ہے۔ بادشاہ ستر زبانیں جانتا تھا۔ اس نے ہر زبان میں آپ سے کلام کیا۔ آپ نے اسی زبان میں جواب دیا اور عربی و عبرانی زبان میں بھی کلام فرمایا تو بادشاہ ان زبانوں کو نہ سمجھ سکا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف کل تیس سال تھی۔ اس جواں سالی میں آپ کے یہ علوم دیکھ کر بادشاہ حیران رہ گیا۔

(آیت۔۵۴)

☆ نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات پر آنسوؤں سے روئے تھے۔

(آیت۔۸۴)

☆ حضرت یعقوب علیہ السلام اسی برس تک روئے مگر ایک بار بھی کوئی بے صبری کی بات منہ شریف سے نہ نکلی۔ مجھے خبر ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام زندہ ہیں بخریت ہیں اور مجھ سے ملیں گے ایک بار آپ نے ملک الموت سے بھی پوچھا تھا کہ کیا تم نے میرے یوسف علیہ السلام کی روح قبض کر لی ہے انہوں نے کہا تھا نہیں۔ نیز حضرت جبرائیل علیہ السلام سے بھی دریافت فرمایا تھا۔ انہوں نے بھی عرض کیا تھا کہ وہ بخریت ہیں نیز حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب کی تعبیر بھی خود آپ ہی دے چکے تھے۔ جہاں بنیامین ہیں وہاں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ اصل حال سے باخبر تھے۔

(آیات ۸۶۔۸۷)

☆ حضرت یعقوب علیہ السلام روتے روتے نابینا ہو چکے تھے ورنہ اب آنکھیں کھل جانے اور ان کے انکھیارا ہو جانے کی کیا وجہ۔ دوسرے یہ کہ بزرگوں کے تبرکات یا ان کے جسم سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفا دافع بلا اور مشکل کشائی ہوتی ہیں۔ رب تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا تھا ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد وشراب (ص ۴۲) اپنا پاؤں زمین پر رگڑو اس سے پانی کا چشمہ پھوٹے گا اسے پیو اور غسل کرو شفا ہوگی۔ مدینہ پاک کی مٹی خاک شفا ہے کہ اس سے حضور ﷺ کے قدم مبارک مس ہوئے۔

(آیت۔۹۳)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم شریف میں ایک خاص قسم کی مہک اور خوشبو تھی دوسرے یہ کہ پیغمبر خدا کی طاقت سے دیکھتے، سنتے اور سونگھتے ہیں۔ سینکڑوں میل دور سے حضرت یعقوب علیہ السلام یہ خوشبو سونگھ رہے تھے جو آپ کی قمیض میں بس گئی تھی جیسے ہمارے حضور ﷺ کے پسینہ شریف میں گلاب کی خوشبو تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کئی میل سے چیونٹی کی آواز سن لی تھی تیسرا یہ کہ انبیاء کی صفات کا اظہار ہر وقت نہیں ہوتا یہ تو بجلی کی چمک کی طرح ہے کبھی ظاہر کبھی پوشیدہ۔

(آیت۔۹۵)

☆ مردے کے کفن میں کلمہ شریف لکھ کر رکھنا یا پیر کی قمیض تہبند رکھنا اس آیت سے مستنبط ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تبرکات بڑی بڑی مشکل حل کر دیتے ہیں۔

(آیت۔۹۶)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد اور تمام اہل اولاد کے لانے کے لیے دو سو سواریاں اور بہت سامان بھیجا تھا۔ چنانچہ

Marfat.com

کل تہتر افراد کنعان سے مصر روانہ ہوئے تھے جب مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے چار ہزار فوج کے ہمراہ آپ کا شاندار استقبال کیا۔ مصر کے تمام باشندے اس شاندار جشن کے نظارہ کے لئے نکل پڑے اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے ملاحظہ فرمایا کہ تمام جنگل زرق برق سواروں ریشمی پھریروں سے بھرا پڑا تھا۔ پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں یہودا نے عرض کیا کہ آپ کے نور نظر حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کا لشکر ہے جو آپ کے استقبال کے لئے حاضر ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اوپر دیکھیے تمام وہ فرشتے اس نظارہ کے لئے حاضر تھے جو آپ کے ساتھ غم میں رویا کرتے تھے۔ یہ دسویں محرم جمعہ کا دن تھا۔ جب باپ بیٹے قریب ہوئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تجھ پر سلام ہو اے رنج و غم مٹانے والے پھر دونوں لپٹ کر خوب روئے۔ یہاں ماں سے مراد حضرت یوسف علیہ اسلام کی خالہ لیہ تھیں جو اس وقت حضرت یعقوب علیہ اسلام کے نکاح میں تھیں۔ یہ ملاقات شہر کے باہر خیمہ میں ہوئی جو حضرت یوسف علیہ السلام نے استقبال کے لئے تیار کرایا تھا۔ (آیت۔۹۹)

☆ زلیخا کے شکم سے حضرت یوسف علیہ السلام کے دو فرزند افراشیم اور منیشا اور ایک دختر رحمت پیدا ہوئیں جو حضرت ایوب علیہ السلام کے نکاح میں آئیں۔ یہ سب حضرات یعقوب علیہ السلام کے سامنے حاضر ہو کر آداب بجالائے۔ آپ نے خوش ہو کر دعائیں دیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر میں ۲۴ سال قیام فرمایا وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ وصیت فرمائی کہ مجھے فلسطین میں حضرت اسحاق علیہ السلام کے برابر دفن کیا جائے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور فلسطین تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ ۲۳ سال زندہ رہے حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر شریف ۱۴۷ سال ہوئی اور حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر مبارک ۱۲۰ سال ہوئی۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے علامات وفات ملاحظہ فرمائیں تو یہودا کو اپنا جانشین مقرر کر کے اپنی اولاد ان کے سپرد فرمائی اور یہ دعا مانگی کیونکہ سب سے پہلے نبوت اور سلطنت آپ ہی میں جمع ہوئی تھی آپ سے چار پشت تک نبی ہوئے آپ کے ہاتھ میں تمام دنیا کی روزی دی گئی۔ آپ علم تعبیر کے امام مانے گئے۔ (آیات ۱۰۱۔۱۰۰)

☆ آپ کو اہل مصر نے درمیان دریائے نیل میں دفن کیا پھر جب چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے چلے تو ایک بڑھیا کے بتانے پر حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت شریف اپنے ہمراہ لیا بڑھیا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جنت کا وعدہ لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر شریف کا پتہ بتایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام بنی اسرائیل کے پہلے نبی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے آخری نبی ہیں۔ (آیت۔۱۰۴)

☆ مومن دنیا میں خواہ کتنا ہی عیش و آرام سے ہو مگر آخرت کا عیش یہاں سے کہیں زیادہ پائے گا اور کافر اگرچہ کتنا ہی مصیبت میں ہو مگر آخرت کا عذاب سخت تر پائے گا۔ لہٰذا مومن عیش میں بھی دنیا سے بیزار رہتا ہے کافر مصیبت میں بھی دنیا پر فریفتہ ہوتا ہے اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ دنیا مومن کی جیل ہے کافر کی جنت ہے۔ (آیت۔۱۰۹)

Marfat.com

☆ بزرگان دین کے قصے ایمان وتقویٰ اور سکون قلب حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں دوسرے یہ کہ عقلمند وہی ہے جو ان قصوں سے عبرت حاصل کر کے مومن بن جائے۔

(آیت۔۱۱۱)

ترتیب مصطفوی۔۱۳ سورۃ الرعد ترتیب نزول۔۹۶

☆ بارش شور زمین میں سبزہ نہیں اگا سکتی۔سورج چمکا دڑ کو روشنی نہیں پہنچا سکتا۔ایسے ستون نہیں جو تمہیں نظر آئیں ورنہ آسمانوں کے ستون ہیں۔اللہ کی قدرت، عدل وانصاف، اولیا اللہ انبیائے کرام یہ اس کے ستون ہیں یا تم دیکھ رہے ہو کہ آسمان کے ستون نہیں۔

(آیت۔۲)

☆ کھٹے میٹھے، کالے سفید، چھوٹے بڑے، گرم سرد خشک تر پھیل پیدا کئے۔اس سے معلوم ہوا کہ ان چیزوں میں بھی رب تعالیٰ نے جوڑے رکھے ہیں۔علم اور جہل ہدایت اور گمراہی ایمان اور کفر وغیرہ۔یہ سب جوڑے ہی ہیں۔پھل کے درختوں کا زمین چیر کر اوپر نکلنا اور زمین کے اندر جڑ کی رگوں کا پھیلانا قدرتی بات ہے۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سمجھ دار کے لئے سارا عالم معرفت الٰہی کا دفتر ہے دوسرے یہ کہ فکر اور غور وخوض اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے ایک ساعت کی فکر ہزار برس کے ذکر سے افضل ہے۔

(آیت۔۳)

☆ ظاہر ہے کہ انبیائے کرام عام معجزات دکھاتے ہیں جن سے عام لوگوں کو ان کی نبوت کا یقین آجائے۔ہر شخص کا مطلوبہ معجزہ دکھاتے رہنا تو ایک قسم کا کھیل ہے اس لئے گذشتہ رسولوں نے ایک دو عمومی معجزات دکھائے۔ہمارے حضور ﷺ نے چھ ہزار سے زیادہ معجزات دکھائے۔

(آیت۔۷)

☆ انسان کے حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے جو بچہ چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو جائے وہ جیتا نہیں۔وہ درحقیقت سقط ہو جاتا ہے یعنی حمل گر جاتا ہے۔ہر جانور کے حمل کی مدت علیحدہ ہے اور یہ اندازہ لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے تاکہ اس اندازہ کا علم ان بندوں کو بھی ہو جائے جن کی نظر لوح محفوظ پر ہے جو چیزیں تمہارے لئے غیب ہیں یا حاضر اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے۔

(آیت۔۸)

☆ ہر انسان کے ساتھ ساٹھ ۶۰ یا کم نوبیش فرشتے حفاظت کیلئے رہتے ہیں اور ہر بالغ عاقل کے ساتھ دو فرشتے دائیں بائیں نامہ اعمال لکھنے کیلئے موجود رہتے ہیں۔رب تعالیٰ فرماتا ہے۔عن الیمین وعن الشمال قعید (ق ۱۷) فجر کے نماز کے بعد رات کے فرشتے چلے جاتے ہیں اور نماز عصر کے بعد دن کے فرشتے روانہ ہو جاتے ہیں نیز فجر وعصر میں رات ودن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ان قران الفجر کان مشھودا (بنی اسرائیل ۷۸) معلوم ہوا کہ محافظ فرشتے ہر انسان کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں۔اسی لئے اگر ایک آدمی کو بھی سلام کرنا ہو تو اسے السلام علیکم جمع کی ضمیر سے بولتے ہیں تاکہ فرشتوں کو بھی یہ سلام ہو جائے۔یہ فرشتے جنات ودیگر آفات سے انسان کو بچاتے ہیں۔

(آیت۔۱۰)

Marfat.com

☆ چمکنے والی بجلی کو برق اور گرنے والی کو صاعقہ کہتے ہیں۔ بادل کی گرج کو رعد کہا جاتا ہے۔ یہ برق دیکھ کر بارش کی امید ہو جاتی ہے اور صاعقہ کا خوف ہوتا ہے ایسے ہی برق سے مسافروں کو خوف ہوتا ہے اور گھر والوں کو بارش کی امید سے خوشی۔ (آیت۔۱۱)

☆ بادل کی گرج کے وقت یہ دعا پڑھ لے تو وہ انشاء اللہ بجلی سے محفوظ رہے گا۔ سبحان الذی یسبح الرعد بحمده ولملئکة من خیفته وهو علی کلی شیء قدیر۔ (آیت۔۱۳)

☆ سورج کی گرمی وغیرہ سے سمندر کا پانی گرم ہو کر اوپر اٹھتا ہے۔ پھر اوپر کی ٹھنڈک سے بادل بن کر برستا ہے بارش خود آسمان سے نہیں آتی یا یہ مطلب ہے کہ بارش سمندر کی وجہ سے ہوتی ہے مگر سمندر میں پانی آسمان سے آتا ہے۔ پانی کا خزانہ سمندر ہے مگر ٹکسال آسمان ہے۔ (آیت۔۱۷)

☆ چنانچہ حضور ﷺ نے انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کئے۔ پتھروں اور جانوروں سے کلمہ پڑھوایا۔ چاند پھاڑا سورج واپس کیا مگر جو ماننے والے نہ تھے وہ نہ مانے۔ (آیت۔۳۱)

☆ دوسرے یہ کہ کافر کا کفر گمراہی رب تعالی کے ارادہ سے ہے۔ رب تعالی کی رضا سے نہیں رضا اور ہے ارادہ اور۔ اس امر میں بڑا فرق ہے۔ اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کا حکم دیا مگر نہ اس کا ارادہ کیا نہ اسے چاہا نہ اس سے راضی تھا۔ ایسے ہی ان کفار کو ایمان کا حکم دیا اور ان کے ایمان سے راضی بھی ہے مگر نہ اس کا ارادہ کیا اور نہ اسے چاہا یا آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے یہ نہ چاہا کہ ان کفار کو مجبور کر کے ان کی مرضی کے بغیر انہیں ہدایت دے دے کہ یہ ہدایت ثواب کا باعث نہیں ہو سکتی ہدایت بندے کے اپنے ارادے سے ملتی ہے۔ (آیت۔۳۱)

☆ بیوی اور اولاد کے بغیر صرف حضرت یحیٰی علیہ السلام اور حضرت عیسٰی علیہ السلام نے عمر شریف گزاری بلکہ باقی تقریباً تمام انبیائے کرام نے نکاح فرمایا یعنی نکاح انبیائے کرام کی سنت ہے جسے فطرت کہتے ہیں۔ اسی طرح زیادہ بیویاں رکھنا بھی نبوت کے خلاف نہیں۔ حضرت داؤد علیہ اسلام کی ۹۹ اور حضرت سلیمان علیہ اسلام کی ایک ہزار بیویاں تھیں جو نبی تھے۔ ہندوؤں کے بعض اوتار کنھیا اور راجہ جسرت وغیرہ کی چند بیویاں تھیں۔ کنھیا کی ایک ہزار بیویاں تھیں۔ (آیت۔۳۸)

☆ بعض تقدیروں میں ردوبدل ہوتا ہے اور بعض میں نہیں۔ پہلی کو محو اثبات کہتے ہیں دوسری کو حتم مقضی۔ دعاؤں اور نیک اعمال سے پہلی تقدیر میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ دوسری تقدیر میں ردوبدل ناممکن ہے۔ (آیت۔۳۹)

ترتیب مصطفوی۔۱۴ سورۃ ابراہیمؑ ترتیب نزول۔۷۲

☆ دنیا کی ساری قومیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ مسلم کی مبعوث الیہ قوم ہیں لہذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کی زبانیں جانتے ہیں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ، ہرنی، چڑیاں، لکڑیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کرتی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ لیتے تھے اور کیوں نہ ہو کہ سرکار تمام انبیاء سے زیادہ عالم ہیں۔ حضرت آدم علیہ

Marfat.com

السلام کو ہر زبان بتائی گئی حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولی کا علم دیا گیا جو قرآن سے ثابت ہے۔ (آیت۔۴)

☆ توکل سے مراد بھروسہ پر قائم رہنا ہے تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ توکل کی حقیقت بدن کو عبودیت میں ڈالنا ہے۔ دل کا ربوبیت سے تعلق جوڑنا ہے۔ عطاء پر شکر اور بلا پر صبر کرنا ہے جسے یہ چار باتیں حاصل ہو جائیں وہ متوکل ہے۔ (آیت۔۱۲)

☆ سلام کرنے کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہوئی کہ آپ نے اپنے انگوٹھے کے ناخن میں نورِ محمدی ﷺ دیکھ کر سلام کیا۔ (آیت۔۲۵)

☆ کوئی بندہ کسی کی طرف سے بدنی فرائض ادا نہیں کر سکتا یعنی نہ کسی دوسرے کی طرف سے نماز پڑھی جا سکتی ہے اور نہ کسی دوسرے کی جگہ روزہ رکھا جا سکتا ہے البتہ مالی اعمال دوسرے کی طرف سے ادا ہو سکتے ہیں جیسے حج بدل یا زکوٰۃ کی ادائیگی یا قربانی جب وہ کسی کو اپنا مختار کر دے۔ (آیت۔۳۱)

☆ مکہ شریف ہمیشہ امن و سلامتی والا شہر رہے۔ اور ہر قسم کی خوشحالی کا دور دورہ رہے اور یہاں کوڑھ، جذام، برص، دجال، قتل و غارت سے امن رہے۔ ظاہر یہ ہے کہ بنی سے صلبی اولاد مراد ہے یعنی بیٹے اور وہ تمام حضرات شرک سے محفوظ رہیں اور اگر مطلقاً اولاد مراد ہو تو معنی ہوں گے میری ساری اولاد شرک میں گرفتار نہ ہو۔ ان میں مومن ضرور رہیں۔ رب تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ قیامت تک سارے سید گمراہ نہیں ہو سکتے۔ (آیت۔۳۵)

☆ قیامت میں آسمان و زمین کے صفات و حالات بدل جائیں گے کہ زمین ایک میدان ہو جائے گی جہاں نہ غار ہو گی نہ ٹیلہ۔ آسمان کے تارے جھڑ جائیں گے اور سرخ چمڑے اور کبھی تیل کی گاد کی طرح ہو جائے گا جسے قرآن میں مہل اور دہان فرمایا گیا۔ یہ دوسرے نفخہ سے قبل ہو گا۔ پھر حساب و کتاب کے وقت زمین و آسمان کی ذات ہی بدل جائے گی اور زمین چاندی کی اور آسمان سونے کا ہو گا۔ (آیت۔۴۸)

☆ ہر انسان کے ساتھ شیطان پیدا ہوتا ہے۔ ان کے جسموں پر رال لپیٹ دی جائے گی جو مثل قمیض کے ہو گی۔ رال میں بدبو اور گرمی ہوتی ہے اور اسے آگ جلد لگتی ہے۔ سرابیل سربال کی جمع ہے بمعنی قمیض اور سراویل واؤ سے بمعنی پاجامہ اور آگ ان کے سارے جسموں کو جلائے گی حتیٰ کہ چہرے بھی۔ (آیت۔۵۰)

ترتیب مصطفوی۔۱۵ سورۃ الحجر ترتیب نزول۔۵۴

☆ جن بندوں کی نگاہ لوح محفوظ پر ہے انہیں یہ سب معلوم ہے کیونکہ یہ تحریر رب تعالیٰ کے علم کے لئے نہیں بلکہ ان بندوں کو بتانے کیلئے ہے چنانچہ عذاب کے فرشتے اس تحریر کو دیکھ کر ہی عذاب لاتے ہیں۔ (آیت۔۴)

Marfat.com

☆ بارہ برج جو سات سیارہ ستاروں کی منزلیں ہیں۔ برج یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت ان کی تفصیل ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ برج آٹھویں آسمان کے حصے ہیں اور ستارے مختلف آسمانوں پر ہیں مگر یہ تمام پہلے آسمان پر نظر آتے ہیں لہذا دیکھنے والوں کی نگاہ میں پہلے آسمان کی زینت ہیں۔ شریعت میں آسمان سات ہیں فلاسفہ کے نزدیک نو یعنی آٹھویں آسمان کا نام کرسی ہے۔ نویں کا نام عرش۔ پہلے شیاطین آسمانوں پر جا کر فرشتوں کے کلام سنا کرتے تھے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت شریف پر تین آسمانوں سے روک دیئے گئے اور ہمارے حضور ﷺ کی ولادت شریف پر تمام آسمانوں سے روک دیئے گئے۔ (خزائن العرفان) (آیت۔۱۷)

☆ تارا خود نہیں ٹوٹتا بلکہ آگ کا شعلہ تارے سے نکلتا ہے جو شیطان کو گولی کی طرح لگتا ہے۔ (آیت۔۱۸)

☆ قرآن شریف میں رحمت کی ہوا کو ریاح اور قہر کی ہوا کو ریح فرمایا جاتا ہے۔ جو ہوا بارش لانے والی ہے وہ بھی افضل ہے اور رحمت کی پڑوسی ہے۔ اس لیئے ان ہواؤں کے چلتے وقت دعا مانگنا بہتر ہے اور غضب کی ہوا کے چلتے وقت رب کی پناہ مانگنا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ (آیت۔۲۲)

☆ نماز پنجگانہ کے لیئے جلدی مسجد میں پہنچنا اور صف اول میں کھڑا ہونے کی کوشش کرنا افضل ہے۔ خیال رہے کہ نمازِ جنازہ میں صف آخر افضل ہے اور بقیہ نمازوں میں صفِ اول بہتر ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے۔ (آیت۔۲۵)

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو ایسی مٹی سے بنایا جو پہلے گارا تھی، پھر سوکھ کر کھنکھناتی ہوئی بن گئی، اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جنات کی پیدائش انسان سے پہلے ہے۔ دوسرے یہ کہ شیطان انسان کی مسامات میں نفوذ کر جاتا ہے کیونکہ اس کی پیدائش ایسی آگ سے ہے جو نفوذ کر سکے۔ (آیت۔۲۶)

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کی پہچان یہ ہے کہ اس کی نماز میں وسوسے آتے ہیں کیونکہ شیطان کفار سے فارغ ہو چکا ہے۔ (آیت۔۴۲)

☆ دوزخ کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے کا ایک دروازہ ہے۔ ہر مجرم اپنے جرم کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ طبقے میں ہوں گے۔ جہنم لظی، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم اور ہاویہ یعنی دوزخ کے یہ سات طبقے ہیں۔ ایسے ہی شیطان کے اتباع کرنے والے بھی سات قسم کے لوگ ہیں ان میں سے ہر ایک جماعت کے لیئے علیحدہ درجہ ہے جیسا کافر ویسے ہی درجہ کا مستحق ہوگا۔ (آیت۔۴۴)

☆ ہر ایک متقی کو مختلف جنتیں عطاء ہوں گی یا متقی لوگ مختلف قسم کے ہیں۔ ہر قسم کا جنتی علیحدہ طبقے میں ہوگا۔ متقی وہ ہے جو بدعقیدگی اور فسق عمل سے محفوظ رہے۔ (آیت۔۴۵)

☆ اگر سورۃ الحجر کی آیت ۴۶۔۴۷ کو کسی حلوہ یا شیرنی پر لکھ کر ان لوگوں کو کھلائی جائے جن کا آپس میں بغض ہو تو انشاء اللہ ان میں محبت پیدا ہو جائے گی۔ (آیت۔۴۷)

Marfat.com

☆ جو ہم سے ملنے کیلئے آئے وہ ہمارا مہمان ہے خواہ اسے بلایا ہو یا نہیں۔ دوسرے یہ کہ آنے والے کے لئے بیٹھے ہوئے کو سلام کرنا سنت ہے نہ کہ بیٹھا ہوا آنے والے کو سلام کرے۔ (آیت۔۵۶)

☆ قوم لوط کو سورج نکلتے وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک چیخ مار کر ہلاک فرما دیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کی زمین کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کر کے پھینک دیا اس سے معلوم ہوا کہ خاص بندوں کے کام کی رب تعالیٰ کی طرف نسبت ہو سکتی ہے کیونکہ یہ اوندھا کرنا حضرت جبریل کا کام تھا مگر رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایسا کیا۔ (آیت۔۷۳)

☆ حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے پتھر سے اونٹنی کا پیدا ہونا، تمام اونٹوں سے زیادہ بڑا ہونا فوراً بچہ دینا بہت دودھ دینا کنوئیں کا سارا پانی پی لینا غرضیکہ یہ ایک اونٹنی بہت سے معجزات کا مجموعہ تھی اس لئے یہاں آیات جمع فرمایا گیا۔ قوم ثمود نے بجائے ایمان لانے کے اونٹنی کو قتل کر دیا۔ انہوں نے یہ تو دیکھا کہ اونٹنی ایک دن کا سارا پانی پی لیتی ہے مگر یہ نہ دیکھا کہ دودھ اتنا دیتی ہے جو ساری قوم کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (آیت۔۸۱)

☆ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کے مضبوط قلعے اور سارا مال و متاع عذاب الٰہی کو دفع نہ کر سکا۔ ان کی ہلاکت اتوار کی صبح کو ہوئی تین دن پہلے علامات عذاب شروع ہو گئے تھے چنانچہ پہلے دن ان کے منہ زرد پڑ گئے۔ دوسرے دن سرخ ہو گئے تیسرے دن سیاہ، چوتھے روز ہلاک ہو گئے۔ (روح البیان) حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی مومن جماعت کے ساتھ وہاں سے فلسطین پھر فلسطین سے مکہ معظمہ میں بیس سال قیام فرما کر وہاں ہی انتقال فرمایا۔ (آیت۔۸۴)

☆ قرآن بڑی عظمت والی کتاب ہے۔ اس لئے اس کی صفت عظیم فرمائی گئی لہذا قرآن کی طرف پشت اور پاؤں کرنا ممنوع ہے۔ بے وضو، بے غسل اسے چھونا حرام ہے۔ (آیت۔۸۷)

سورۃ النحل

ترتیب مصطفوی۔۱۶ ترتیب نزول۔۷۰

☆ نطفہ سے مراد ماں باپ دونوں کا نطفہ ہے۔ باپ کے نطفہ سے ہڈیاں اور ماں کے نطفہ سے گوشت بال وغیرہ بنتے ہیں۔ اسی لئے نسب باپ سے چلتا ہے۔ (آیت۔۴)

☆ محض ذکر سے فکر افضل ہے۔ فکر سے انسان ولی بن جاتا ہے۔ (آیت۔۱۲)

☆ کل پہاڑ چھ ہزار چھ سو تہتر ہیں۔ چھوٹی پہاڑیاں اس کے علاوہ ہیں۔ (آیت۔۱۵)

☆ نمرود بن کنعان نے بہت اونچا محل بنوایا تھا تاکہ آسمان والوں خصوصاً رب تعالیٰ سے جنگ کرے۔ اس محل کی بلندی پانچ ہزار گز تھی۔ رب تعالیٰ کی قدرت سے ایسی ہوا چلی جس سے عمارت گر گئی اور بہت سے لوگ اس کے ملبے کے

Marfat.com

نیچے دب کر مر گئے۔ (آیت۔۲۶)

☆ شہد کی مکھی کھانا حرام ہے اور اس کا قتل کرنا منع ہے۔ شہد کی مکھی کی بیع امام اعظم ابو حنیفہ رضی تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز نہیں مگر شہد کے تابع ہو کر (روح) شہد کی مکھی کو الہام ہوا کہ جہاں چاہے رہے اور پھلوں اور پھولوں کے رس جو چاہے کھائے۔ چنانچہ یہ مکھی پھل اور پھول کی تلاش میں بہت دور نکل جاتی ہے لیکن اپنا گھر نہیں بھولتی۔ بے تکلف لوٹ آتی ہے۔ رب تعالیٰ کی راہوں سے مراد وہ راستے ہیں جو رب تعالیٰ نے اسے جبلی طور پر بتا دیئے اور سمجھا دیئے۔ رنگ برنگا شہد سفید، پیلا، سرخ، سبز اور سیاہ۔ شہد کے رنگوں کا اختلاف چوسے ہوئے پھولوں کا رنگ مختلف ہونے کی وجہ سے ہے۔ نیز جوان مکھی کا شہد سفید ادھیڑ عمر کی مکھی کا شہد پیلا اور بوڑھی کا سرخ ہوتا ہے شہد کی مکھی مختلف پھولوں اور پھلوں کا رس چوس کر لاتی ہے اور اپنے گھر میں اگل دیتی ہے۔ مثنوی شریف میں منقول ہے کہ شہد کی مکھی چمن سے پھولوں کا رس چوس کر حضور ﷺ پر درود شریف پڑھتی ہوئی آتی ہے۔ اس کی برکت سے اس شہد میں شفا ہے کیونکہ درود شریف شفا ہے۔ یہ درود شریف قدرتی طور پر اس مکھی کو سکھایا گیا ہے۔ شہد میں اس درود شریف کی مٹھاس ہے جیسے درود شریف کی برکت سے پھولوں کے پھیکے رس میٹھے بن جاتے ہیں اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ درود شریف کی برکت سے ہماری پھیکی عبادات میں مقبولیت کی شیرینی آئے گی۔ جس طرح رب تعالیٰ مختلف پھولوں کے رس شہد کی مکھی کے ذریعہ شہد میں جمع فرما دیتا ہے اگر وہ قادر کریم قیامت میں بکھرے ہوئے اجزاء جمع فرما کر مردوں کو زندہ فرما دے تو کیا بعید ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے خاص بندوں کے کام رب تعالیٰ سے منسوب ہوتے ہیں کیونکہ جان قبض کرنا فرشتوں کا کام ہے مگر رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم جان قبض کرتے ہیں۔ انسان پر یہ حالت (بڑھاپا) ۶۰ برس کی عمر کے بعد آتی ہے جب کہ تمام قوتیں بیکار اور حواس ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ سب پڑھا لکھا بھول جاتا ہے۔ سیدنا عمر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ متقی مومن کی یہ حالت نہیں ہوتی وہ بڑھاپے میں زیادہ عقل والا ہوتا ہے ہاں خاص مومنوں کو کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کامل ہو جاتی ہے جس سے انہیں یہ جہان بھول جاتا ہے۔ انسانی عمر کی ۵ منزلیں ہیں۔ سات برس تک طفولیت یعنی لڑکپن چودہ برس تک صبا یعنی بچپن، تیس سال تک شباب یعنی جوانی پھر کہول یعنی ادھیڑ عمر پھر بڑھاپا۔ اپنی ان حالتوں کو دیکھ کر پتہ لگاؤ کہ ہم کسی اور کے ہاتھ میں ہیں۔ مرنے کے بعد جب تک چاہے گا ہمیں مردہ رکھے گا اور جب چاہے گا زندہ فرما دے گا۔ (آیات ۶۸ تا ۷۰)

☆ اگر عورت کے ہاں سانپ پیدا ہو تو وہ خراب غذا ہے لڑکا نہیں۔ اسی لئے اس سے عدت نہیں پوری ہو سکتی اور اس کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس نہیں۔ مر جانے کے بعد اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جا سکتی۔ غرضیکہ بچہ کے احکام اس پر جاری نہیں ہو سکتے۔ (آیت۔۷۶)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض قسم کی مخلوق وہ بھی ہے جو بالکل ہوا ہی میں رہتی ہے وہاں ہی انڈے دیتی ہے، وہاں ہی پیدا ہو کر رہتی سہتی ہے اور وہاں ہی مر جاتی ہے جیسے پانی میں مچھلی (روح) چنانچہ اصحاب فیل پر جو ابابیل آئی وہ انہیں

Marfat.com

میں سے تھی۔

(آیت۔۷۸)

☆ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر بھی ہیں تو فوراً فرمایا ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ زمین پر تو سارے اُمتیوں کے نیک اعمال کی گنتی جانتے ہی ہیں آسمانوں کے تمام چھوٹے بڑے تاروں کے شمار سے بھی واقف ہیں۔ نیکیوں میں مسابقت وہی بتا سکتا ہے جو دونوں کی نیکیوں کی تعداد جانے۔

(آیت۔۸۹)

☆ ہفتہ کا دن یہود کے ہاں اور اتوار کا دن عیسائیوں کے ہاں معظم تھا اور جمعہ ہمارے ہاں عظمت والا ہے۔ مگر ان کے دنوں میں اور ہمارے دن میں تین طرح کا فرق ہے۔ ایک یہ کہ ان کے دن خود ان کے اپنے منتخب کردہ تھے۔ ہمارے لیئے جمعہ کا دن رب تعالیٰ کا ہے۔ دوسرے یہ کہ ان پر ان کے پورے دن میں سخت پابندیاں تھیں۔ ہم پر جمعہ کے دن صرف نماز کے وقت نہایت ہلکی پابندیاں ہیں اس لیئے وہ نبھا نہ سکے تیسرے یہ کہ ان سب پر ان دنوں کی پابندیاں لازم تھیں۔ مسلمانوں میں جمعہ کی پابندیاں صرف ان لوگوں پر نافذ الامر ہیں جن پر نماز جمعہ فرض ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہود سے فرمایا تھا کہ تم اپنی عبادت کے لیئے جمعہ چن لو اور فرمایا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن خاص کرلو۔ عام یہود نے ہفتہ کی رائے دی۔ جمعہ کے حق میں تھوڑے سے لوگوں نے اتفاق کیا۔ لہذا ان کو ہفتہ کا دن خاص کر دیا گیا کہ اس دن شکار نہ کریں۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے کی موافقت کی وہ تو ان پابندیاں پر قائم رہے۔ باقی لوگ پابندی نہ کر سکے اور اس دن شکار کر بیٹھے جس کی وجہ سے وہ بندر اور سور بنا دیئے گئے (روح خزائن العرفان) اس مسخ کا واقعہ سورۃ اعراف میں گزر چکا ہے۔ یہ تھا ان کا اختلاف۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ پیغمبر کا حکم ماننا ضروری ہے۔ رائے ماننا ضروری نہیں دوسرے یہ کہ پیغمبر کی رائے بڑی مبارک اور برکت والی ہوتی ہے اس کی مخالفت سے کبھی مصیبت بھی آجاتی ہے۔

(آیت۔۱۲۴)

ترتیب مصطفوی۔۱۷ سورۃ بنی اسرائیل ترتیب نزول۔۵۰

☆ ہر اسم الٰہی کی تجلی عامل پر پڑتی ہے جو یا غنی کا وظیفہ پڑھے خود غنی اور مالدار ہو جائے۔ اس آیت میں حضور ﷺ کے جسمانی معراج کا ذکر ہے جو نبوّت کے گیارہویں سال تقریباً ۶۲۱ عیسوی میں ستائیسویں رجب بروز پیر رات کے آخری حصہ میں بیداری کی حالت میں ہوئی۔ خواب کی حالت میں اس سے پہلے اور بعد میں بہت سی معراجیں ہوئیں۔ اس جسمانی معراج میں نماز پنج گانہ فرض ہوئی کیونکہ عبد جسم اور روح دونوں کو کہتے ہیں۔

(آیت۔۱)

☆ مسجد مکہ معظمہ سے بہت دور ایک ماہ کے راستے پر ہے اس لیئے اسے مسجد اقصیٰ کہتے ہیں اور اگر اقصیٰ سے وہ دور والی مسجد مراد ہو جو زمین سے دور ساتویں آسمان پر ہے یعنی بیت المعمور تو اس لفظ سے آسمانی معراج کا ثبوت حاصل ہوگا۔ (آیت۔۱)

☆ توریت شریف چھٹی رمضان کو اور انجیل شریف تیرھویں رمضان اور ابراہیمی صحیفے یکم رمضان کو عطاء ہوئے۔ (آیت۔۳)

Marfat.com

☆ بدعملی کی وجہ سے ظالم بادشاہ مقرر ہوتے ہیں کیونکہ ظالم بادشاہ بھی کبھی عذاب الٰہی ہوتا ہے۔ (آیت۔۵)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ زکواۃ نہ دینے سے قحط سالی اور زنا سے قتل وغارت اور خونریزی پھیلتی ہے۔ (آیت۔۷)

☆ غصے میں اپنے یا کسی مسلمان کیلئے بددعا کرنی اچھی نہیں۔ ہمیشہ منہ سے اچھی بات نکالنی چاہیئے نامعلوم کونسا وقت قبولیت کا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نضر ابن حارث کافر نے کہا تھا کہ اے اللہ اگر اسلام سچا دین ہے تو مجھ پر پتھر برسا۔ اس کی یہ دعا قبول ہوئی اور قتل کیا گیا۔ (آیت۔۱۱)

☆ تہجد کی نماز روح کا آرام ہے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بیکار رہنا اور کمائی نہ کرنا گناہ ہے۔ اللہ نے ہاتھ پاؤں کام کیلئے دیئے ہیں انہیں بیکار نہ رکھو۔ انہیں استعمال کرو دن کمائی کے لئے روشن کیا گیا۔ دوسرے یہ کہ رزق اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ محض ہماری کمائی کا نتیجہ نہیں لہذا اپنے ہنر پر ناز نہ کرو۔ اس کا فضل مانگو دن رات کے آنے جانے سے منٹ گھنٹے پہر تاریخ مہینے سال صدیاں بنتی ہیں جن سے عمر وغیرہ تمام چیزوں کے حساب درست ہوتے ہیں۔ دین ودنیا کی ہر چیز قرآن شریف میں یا لوح محفوظ میں تفصیل وار بیان فرمادی جن کی نظر ان پر ہے انہیں ہر چیز معلوم ہے۔ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر شخص کی نیک بختی اور بدبختی کی تختی اللہ تعالیٰ نے اس کے گلے میں ڈال دی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ والے ہر شخص کی قسمت کا حال جانتے ہیں اگر قسمت سب سے چھپانے کی چیز ہوتی تو اس کی تحریر ہر ایک کے گلے میں کیوں لٹکائی جاتی۔ حدیث شریف میں ہے کہ کاتب تقدیر فرشتہ ماں کے پیٹ میں بچے کی عمر نیک بختی بدبختی رزق غرضیکہ تمام حالات زندگی لکھ دیتا ہے وہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے یہ معلوم ہوا کہ وہ فرشتہ ہر شخص کے ہر حال سے باخبر ہے کیونکہ اس نے خود ہی تو لکھا ہے پھر نبی کے علم کا کیا پوچھنا۔ (آیات ۱۲۔۱۳)

☆ عذاب الٰہی محض رب کی نافرمانی پر نہیں آتا بلکہ نبی کی نافرمانی پر آتا ہے۔ (آیت۔۱۶)

☆ ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا تیجا چالیسواں فاتحہ وغیرہ کرنی چاہیئے کہ اس میں بھی ان کے لئے دعائے خیر ہے تیسرے یہ کہ کافر ماں باپ کے لئے ہدایت کی دعا کرے اگر تمہارے دل میں ماں باپ کی خدمت کا شوق تھا۔ (آیت۔۲۵)

☆ جائز مقام پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کو اسراف کہتے ہیں اور ناجائز خرچ کو تبذیر کہا جاتا ہے تبذیر اسراف سے زیادہ بری ہے۔ (آیت۔۲۶)

☆ ایک یہودی عورت اور ایک مسلمان بی بی میں اس پر گفتگو ہوئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ زیادہ سخی تھے یا حضور ﷺ۔ یہودیہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ اپنی ضروریات سے بچا ہوا سارا مال خیرات فرمادیتے تھے۔ مسلمان بی بی نے بطور آزمائش حضور ﷺ کی خدمت میں اپنی بچی بھیجی اور عرض کی مجھے قمیض کی ضرورت ہے عطاء ہو۔ اتفاقاً حضور ﷺ کے پاس اس وقت صرف وہی قمیض مبارک تھی جو زیب تن فرمائے ہوئے تھے آپ نے وہی اتار کر عطاء فرمادی اور خود

Marfat.com

دولت خانے میں تشریف فرما ہو گئے یہاں تک کہ اذان ہو گئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے لئے جمع ہوئے مگر سرکار تشریف نہ لائے۔ (آیت۔۲۹)

☆ زنا کے اسباب سے بھی بچو۔ لہذا بدنظری غیر عورت سے خلوت عورت کی بے پردگی وغیرہ سب ہی حرام ہے۔ پردہ کی فرضیت گانے بجانے کی حرمت نگاہ نیچی رکھنے کا حکم یہ سب زنا سے روکنے کیلئے ہے اس سے معلوم ہوا کہ زنا قتل سے بھی بدتر جرم ہے کیونکہ قتل کی سزا قتل مگر زنا کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ زنا گناہ بھی ہے اور بے حیائی بھی اور نسل انسانی کا ضیاع بھی۔ (آیت۔۳۲)

☆ اگر بعض ورثاء نابالغ ہوں تو میت کے مال سے فاتحہ وغیرہ نہ دلائی جائے نہ وہ کھانا کسی کو حلال ہے بلکہ بالغ ورثہ اپنے حصے سے یہ کار خیر کریں کیونکہ یتیم کا مال کھانا دوزخ کی آگ کھانا ہے۔ (آیت۔۳۴)

☆ ہر چیز زبان قال سے رب تعالیٰ کی تسبیح خواں ہے۔ صرف زبان حال سے نہیں کیونکہ ہر حال تو ہر عاقل سمجھ جاتا ہے ہاں ان کا قال سمجھ سے وراء ہے۔ بعض صالحین وہ قال بھی جانتے ہیں اور ان کی تسبیح بھی سنتے ہیں چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔ ستون کے رونے کی آواز نبی کریم ﷺ نے بھی سنی اور صحابہ کرام نے بھی سنی۔ خیال رہے کہ اگرچہ ہر چیز تسبیح پڑھتی ہے لیکن ان تسبیحوں کی تاثیروں میں فرق ہے۔ اس لیئے سبزے کی تسبیح سے میت کے عذاب قبر میں تخفیف ہوتی ہے اگرچہ خود کفن اور قبر کی مٹی بھی تسبیح پڑھ رہی ہے۔ اسی لیئے قبروں پر پھول وسبزہ ڈالتے ہیں ایسے ہی کافر و مومن کی تسبیح کی تاثیر میں فرق ہے بلکہ خود مومنوں میں ولی اور غیر ولی کی عبادات میں فرق ہے۔ (شان نزول) جب آیت تبت یدا نازل ہوئی تو ابولہب کی بیوی جمیلہ پتھر لے کر وہاں آئی جہاں حضور ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اس نے حضور ﷺ کو نہ دیکھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور آپ سے بولی کہ تمہارے آقا ﷺ کہاں ہیں۔ وہ میری ہجو کرتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ شعر گوئی نہیں کرتے۔ وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کیلئے یہ پتھر لائی تھی (نعوذ باللہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ اس نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا کیا وجہ ہوئی۔ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل فرما دیا۔ (آیات ۴۴۔۴۵)

☆ ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمائی جس میں حضور ﷺ کی آمد کی خوشخبری ہے۔ زبور میں ۱۵۰ سورتیں تھیں مگر ان میں دعائیں اور عملیات تھے۔ (آیت۔۵۸)

☆ جس کھانے پر یا بیوی سے صحبت کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس میں شیطان حصہ دار ہوتا ہے۔ ایسے بچے کا نام عبدالشمس وغیرہ نہ رکھو۔ (آیت۔۶۴)

☆ جس کی موت جہاں لکھی ہے اسے وہاں ضرور ہی جانا پڑتا ہے۔ اور وہاں پہنچ کر اسے موت آجاتی ہے۔ (آیت۔۴۹)

Marfat.com

☆ قیامت میں کوئی ان پڑھ نہ ہوگا سب لوگ تحریر پڑھ سکیں گے اگر چہ دنیا میں بعض لوگ جاہل بھی تھے۔ دوسرے یہ کہ تمام لوگوں کی زبان اس دن عربی ہوگی کیونکہ نامہ اعمال کی تحریر عربی زبان میں ہے۔ لیکن کسی کو ترجمہ کرانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ حساب قبر بھی عربی میں ہوگا۔ (آیت۔۱۷)

☆ فجر کے وقت رات کے محافظین اور کاتبین فرشتے جانے نہیں پاتے کہ دن کے محافظین و کاتبین آ جاتے ہیں۔ یہ دونوں جماعتیں نماز فجر میں شرکت کرتی ہیں۔ محافظین فرشتے ساٹھ ہیں۔ کاتبین دو۔ ہر شخص کے ساتھ باسٹھ فرشتے رہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کے ساتھ نماز ادا کرنا اچھی ہے اور جس قدر یہ نیک بندے زیادہ ہوں گے اسی قدر نماز کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ (آیت۔۷۸)

☆ فتح مکہ کے دن جب حضور ﷺ کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے تو آپ کے ہاتھ شریف میں ایک چھڑی تھی۔ آپ یہ آیت پڑھتے جاتے تھے اور جس بت کی طرف اشارہ فرماتے وہ گر جاتا۔ حالانکہ سب بت لوہے اور رانگ سے جڑے ہوئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ خود حق ہیں۔ جس کی حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ حق ہے۔ جو ان سے بے تعلق ہے وہ باطل ہے۔ اگر نماز کو حضور ﷺ سے تعلق نہ ہو تو وہ نماز باطل ہے۔ (آیت۔۸۱)

☆ قیامت کے قریب قرآن کریم اٹھا لیا جائے گا۔ (آیت۔۸۷)

☆ حضور ﷺ نے کنکروں سے کلمہ پڑھوا دیا۔ انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا کر دکھائے۔ فرشتے بارہا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو صحابہ کرام نے دیکھے۔ (آیت۔۹۳)

☆ خیال رہے کہ محشر میں انسان کے جسم کے اصلی اجزاء وہی ہوں گے جو دنیا میں تھے۔ (آیت۔۹۹)

☆ ہر چیز کا ایک وقت ہے بیماری، شفاء، کامیابی، قبولیت دعا، تمام اپنے وقت پر ہوں گی بارگاہ ایزدی میں التجا کر کے اس کی قبولیت کے لئے جلدی نہ کرنی چاہیئے رب سے دعا مانگو اس کو مشورہ نہ دو۔ (آیت۔۹۹)

ترتیب مصطفوی۔۱۸ سورۃ الکہف ترتیب نزول۔۶۹

☆ مکسلمینا، یملیخا، مرطونس، بتیونس، سارنیونس، ذونوانس، کشفیط، طنونس کتے کا نام قطمیر ہے۔ (خازن وخزائن) ان ناموں میں تاثیر یہ ہے کہ اگر لکھ کر دروازہ پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔ مال میں رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا کشتی میں لگا دیئے جائیں تو ڈوبنے سے محفوظ رہتی ہے کہیں آگ لگی ہو تو کپڑے پر لکھ کر آگ میں پھینک دیں تو آگ بجھ جاتی ہے بچے کے گلے میں ڈالیں تو رونے اور ام الصبیان کی بیماری سے حفاظت ہوتی ہے ان کا تعویذ بنا کر بازو پر باندھا جائے تو قیدی آزاد ہو جائے بے عقل، عقل مند ہو جائے۔ اصحاب کہف کا مختصر واقعہ یہ ہے۔ (آیت۔۱۰)

Marfat.com

☆ اصحاب کہف حضرات رب تعالی کی قدرت سے ۳۰۹ سال تک سوتے رہے۔ ادھر دقیانوس ہلاک ہوا کئی سلطنتیں گزریں۔ آخر کار ایک بادشاہ بیدروس نامی ہوا جو مومن صالح تھا۔ اس نے ساٹھ سال حکومت کی۔ اس کے زمانے میں لوگ قیامت کے منکر ہو گئے۔ اس نے دعا مانگی کہ مولا کوئی ایسی نشانی دکھا جو قیامت میں اٹھنے پر دلیل ہو۔ اصحاب کہف اس دوران بیدار ہوئے جن کے چہرے ہشاش بشاش تھے۔ انہوں نے یملیخا سے کہا کہ تم بازار جاؤ اور کچھ کھانا لاؤ مگر اپنا پتہ کسی کو نہ بتانا۔ یملیخا جو شہر میں آئے تو شہر کا نقشہ بدلا ہوا پایا۔ یہ بہر حال ایک نان بائی کی دکان پر گئے اور روٹی خریدی۔ جب اسے پیسے دیئے تو وہ بولا کہ یہ سکہ تو آج سے تقریباً تین سو سال پہلے دقیانوس کے زمانے کا ہے۔ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔ اس کو پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے حاکم بولا کہ شاید تمہیں کوئی خزانہ ہاتھ لگا ہے۔ بتاؤ وہ خزانہ کہاں ہے؟ یملیخا نے اپنا واقعہ اسے سنایا۔ تب بادشاہ اور دیگر اور شہر والے انہیں دیکھنے غار پر پہنچے۔ بادشاہ بیدروس نے ان لوگوں سے مصافحہ کیا اور اپنی رعایا سے کہا کہ جو رب تعالی ان بزرگوں کو تین سو سال تک سلا کر اٹھا سکتا ہے وہ قیامت کو مردے بھی زندہ فرما سکتا ہے۔ یہ حضرات پھر اپنی جگہ جا کر سو گئے۔ بادشاہ نے وہاں غار کے دروازے پر مسجد بنانے کا حکم دیا۔ وہاں لوگ ہر سال جمع ہوتے تھے اور عید کی طرح خوشی مناتے تھے۔ (تفسیر خازن وخزائن وغیرہ) معلوم ہوا کہ بزرگوں کا عرس منانا بڑی پرانی رسم ہے۔ (آیت۔۱۱)

☆ اصحاب کہف نے دقیانوس سے کہا کہ تیرے بنائے ہوئے بتوں کو نہ پوجیں گے۔ جب بادشاہ سے یہ سب کچھ کہہ چکے تو آپس میں یوں گفتگو کرنے لگے کہ اب اس کافر قوم میں نہ رہو۔ چلو کہیں گوشہ تنہائی میں جا چھپیں جہاں ان کے فتنے سے بچ کر رب تعالی کی عبادت کر سکیں۔ ہم سب کو امید ہے کہ اللہ تعالی ہم کو گوشہ عافیت ضرور دے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فتنوں کے زمانہ میں خلقت سے علیحدگی اختیار کرنا اپنے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ (آیت۔۱۳)

☆ حضور ﷺ نے اصحاب کہف کو دیکھا ہے۔ اُن کے آرام فرمانے کے رخ کا بھی مشاہدہ فرمایا جیسا کہ معراج کے واقعات میں مذکور ہے۔ ان کا غار جنوب کے رخ واقع ہوا ہے کہ سورج نکلتے وقت بائیں اور غروب کے وقت داہنے ہو جاتا ہے اور ان پر کسی وقت دھوپ نہیں پہنچتی۔ یہی تفسیر زیادہ قوی ہے کہ ہر وقت انہیں تازہ ہوائیں پہنچتی رہتی ہیں۔ یعنی وہ کھلے میدان میں ہونے کے باوجود دھوپ سے محفوظ ہیں۔ یہ ان کی یا تو کرامت ہے یا کچھ رخ ہی ایسا ہے۔ اول بات زیادہ قوی ہے کیونکہ اسے رب تعالی نے اپنی آیات فرمائیں ہدایت والا اولیاء اللہ کی کرامات کا قائل ہوتا ہے گمراہ کرامات اولیاء کا منکر رہتا ہے۔ وہ یا بحث کرتا ہے یا شرک کے فتوے دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہ کا نہ کوئی مددگار ہے نہ کوئی مرشد و رہبر اور مومن کے لئے دونوں ہے۔ آج جتنے بے پیرے ہیں وہ بے نورے ہیں اور سب گمراہ بے دین ہیں۔ (آیات ۱۴ تا ۱۷)

☆ اصحاب کہف اب بھی سو رہے ہیں، زندہ ہیں اور وہ فوت نہیں ہوئے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہیں جس سے دیکھنے والا انہیں بیدار سمجھے۔ اگر وہ حضرات فوت ہو چکے ہوتے تو انہیں رقود نہ فرمایا جاتا کیونکہ میت کو سوتا ہوا نہیں کہا جاتا۔ سال میں دو دفعہ یا صرف ایک دفعہ

Marfat.com

عاشورہ کے دن ان کے پہلو بدلے جاتے ہیں۔ پہلا قول سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے دوسرا قول سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ کے خاص بندوں کے کام رب تعالیٰ کے کام کہلاتے ہیں کیونکہ یہ کروٹیں بدلوانا فرشتوں کا کام ہے مگر رب تعالیٰ نے فرمایا کہ انہیں ہم کروٹیں بدلواتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اصحاب کہف زندہ ہیں کیونکہ کروٹیں سوتا ہوا بدلتا ہے نہ کہ مرا ہوا۔ رب تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ حضرات کروٹیں نہ بدلیں پھر بھی مٹی نہ کھائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی صحبت کا کتے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذکر عزت سے قرآن میں آیا اور اس کے نام کے وظیفے پڑھے جانے لگے اور اس کو دائمی زندگی نصیب ہوئی۔ مٹی اسے نہیں کھاتی۔ (آیت۔۱۸)

☆ ولی کی کرامت اس کی بے خبری میں بھی صادر ہو سکتی ہے کیونکہ اصحاب کہف کی یہ نیند اور رعب ان کی کرامت ہے۔ یہ رعب و ہیبت اصحاب کہف کی حفاظت کا سبب ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ روم کے موقعہ پر اس غار پر پہنچے تو آپ نے اس غار میں داخل ہونا چاہا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع فرمایا اور یہ آیت پڑھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جماعت اس غار میں بھیجی تو سب وہاں جل گئے۔ ظاہر یہ ہے کہ اس میں خطاب مسلمانوں سے ہے نہ کہ نبی کریم ﷺ سے کیونکہ حضور ﷺ نے رب تعالیٰ کو دیکھا اور گھبرائے نہیں تو اصحاب کہف تو پھر بندے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ مازاغ البصرو مطغیٰ۔ (نجم:۱۷) میرے حبیب نے مجھے دیکھ کر پلک بھی نہ جھپکایا اور نہ وہ بہکے۔ (آیت۔۱۹)

☆ وہابیوں کا یہ قول غلط ہے کہ اللہ کے مقبول بندے وفات کے بعد اس دنیا سے بالکل بے خبر ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو قبرستان میں مردوں کو سلام نہ کیا جاتا کیونکہ بے خبر کو سلام نہیں کہا جا سکتا۔ یہ اصحاب کہف سورج نکلتے وقت غار میں داخل ہوئے تھے اور آفتاب ڈوبتے وقت اٹھے تھے۔ وہ سمجھے کہ آج ہی ہم سوئے تھے۔ (آیت۔۱۹)

☆ مکہ والوں نے حضور ﷺ سے اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا پھر بتائیں گے اور انشاء اللہ کہنا یاد نہ رہا تو کئی روز وحی نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے اصحاب کہف کے واقعہ کی تفصیل بیان فرمائی۔ تو جب یاد آئے کہہ لیں۔ روح البیان نے فرمایا کہ اس جملہ کے نزول کے وقت حضور ﷺ نے انشاء اللہ فرمالیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز پڑھنی بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے معجزے عطاء فرمائے جو ان معجزوں سے زیادہ قوی ہوں۔ ابھی صرف اصحاب کہف کا واقعہ پوچھ کر ہی میرا امتحان کر رہے ہو۔ ایک روز آئے گا کہ منبر شریف پر قیام فرما کر قیامت تک پیش آنے والے واقعات میں سے ایک ایک کا ذکر کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ شمسی مہینوں کے لحاظ سے تین سو سال اور قمری مہینوں کے لحاظ سے نو سال زیادہ۔ (آیات ۲۳ تا ۲۵)

☆ چاند کے حساب سے ہر سال میں قریباً دس دن بڑھ جاتے ہیں۔ تین سال میں قریباً ایک ماہ بڑھے گا اور ۳۲ سال میں ایک سال کا فرق ہوگا۔ یہ تقریباً فرق ہے۔ ہر سو برس میں تین سال کا فرق ہوتا ہے لہذا تین سو سال کے بعد ۹ سال کا فرق

Marfat.com

(آیت۔۲۶)

☆ ہر جنتی کو تین کنگن پہنائے جائیں گے۔ ایک سونے کا، ایک چاندی کا اور ایک موتیوں کا، جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے وہاں تک دنیا میں مردوں کو زیور پہننا اس لئے حرام ہے کہ یہاں اس دنیا میں جہاد ہوتے ہیں اگر ان کے ہاتھوں میں کنگن پڑ جاتے تو تلوار کیسے اٹھاتے۔ جنت میں جہاد نہیں ہوگا اس لئے وہاں زیور جائز ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کو سبز رنگ بہت پسند ہے۔ اس لئے جنت کی زمین سبز، حضور ﷺ کے روضہ کا رنگ سبز ہے۔

(آیت۔۳۱)

☆ نظر بد حق ہے اور اس سے بچنے کیلئے یہ پڑھنا چاہیئے۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔

(آیت۔۳۹)

☆ قیامت کے دن زمین کھلی ہوئی میدان بن جائے گی۔ زمین پر نہ پہاڑ رہے گا نہ غار نہ درخت نہ کوئی عمارت ساری زمین چٹیل میدان دکھائی دے گی۔ قبروں میں بھی کوئی نہ رہے گا۔ سب اٹھا لیئے جائیں گے۔ انسان بھی اور دوسری مخلوق بھی۔ انسان برہنہ بدن اور برہنہ پاؤں بے ختنہ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر کیئے جائیں گے۔ مجرم سزا کے لئے اور مومن جزا کے لئے۔ انبیاء اولیا گواہی کے لیئے پیش ہوں گے۔ ہر شخص کا نامہ اعمال اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ مومن کا دائیں ہاتھ میں اور کافر کا بائیں ہاتھ میں۔

(آیات ۴۷۔۴۸)

☆ صغیرہ سے مراد چھوٹے گناہ ہیں اور کبیرہ سے مراد بڑے گناہ ہیں جیسے غیر عورت سے بوس و کنار صغیرہ گناہ ہے اور زنا کبیرہ گناہ ہے۔ ماعملو حاضراً سے معلوم ہوا کہ قیامت میں کوئی ان پڑھ نہ ہوگا۔ سب پڑھ سکیں گے اور سب عربی سے واقف ہوں گے کیونکہ کتاب کی تحریر عربی میں ہوگی بلکہ مرتے ہی سب کی زبان عربی ہو جاتی ہے کہ قبر میں سوالات عربی میں ہوتے ہیں اور سارے لوگ عربی میں جواب دیتے ہیں اور قیامت میں سب اعمالنامے پڑھ لیں گے۔

(آیت۔۴۹)

☆ لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہیں۔ کوئی دلیل سے مانتا ہے کوئی ڈر سے کوئی لالچ سے اور قرآن سارے انسانوں کے لیئے آیا ہے۔ لہذا اس میں سب کچھ ہے۔ یہاں انسان سے مراد نضر ابن حارث ہے جو آخر دم تک اپنی ضد پر قائم رہا اور ایمان نہ لایا۔

(آیت۔۵۴)

☆ گذشتہ گناہوں کو بھول جانا مردودوں کا طریقہ ہے۔ گناہ یاد رکھنا اور نیکی بھول جانا صالحین کا طریقہ ہے۔ اپنے گناہ اور دوسروں کی نیکی ضرور یاد رکھو۔

(آیت۔۵۷)

☆ مجمع البحرین کے سنگھم پر پتھر کی ایک چٹان تھی جس کے نیچے آب حیات کا چشمہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم نے وہاں آرام فرمایا۔ بھنی ہوئی مچھلی جو ناشتہ کے لئے ساتھ تھی اسے وہ آب حیات لگا تو زندہ ہو کر پانی میں اتر گئی اور پانی میں محراب بن گئی۔

(آیت۔۶۰)

Marfat.com

☆ ہندہ سے مراد حضرت خضر علیہ السلام ہے۔آپ کا نام شریف بلیا ابن ملکان ابن فالخ ابن عامر ابن شالخ ابن ارفحشد ابن سام ابن حضرت نوح علیہ السلام ہے۔آپ کی کنیت ابوالعباس اور لقب شریف خضر (خا کے زبر اور ض کے زیر کے ساتھ) آپ ان چار پیغمبروں میں سے ہیں جو قیامت تک زندہ رہیں گے۔دو زمین پر حضرت خضر و حضرت الیاس علیہم السلام اور دو آسمان پر حضرت ادریس و حضرت عیسی علیہم السلام (روح) آپ کو خضر اس لیئے کہتے ہیں کہ اگر آپ خشک زمین پر بیٹھ جائیں تو وہاں سبزا اگ آتا ہے۔آپ کے متعلق اور بھی بہت سے قول ہیں۔

(آیت۔۶۵)

☆ وہ دیوار سو ہاتھ اونچی تھی۔حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کے اشارہ سے بطور کرامت اسے سیدھا کر دیا۔یہ دیوار جھک گئی تھی اور گرنے کے قریب تھی۔

(آیت۔۷۷)

☆ حرم شریف کے کبوتر اس کبوتری کی اولاد ہیں جس نے ہجرت کی رات غار ثور پر انڈے دیے تھے۔اللہ تعالیٰ نے اس کبوتری کی برکت سے اس کی اولاد کا اتنا احترام فرمایا تو قیامت تک حضور ﷺ کی اولاد کا کتنا احترام ہوگا۔

(آیت۔۸۲)

☆ حضرت خضر علیہ السلام نے حسب ذیل وصیتیں فرما کر حضرت موسی علیہ السلام کو رخصت کیا۔تم مخلوق کے نافع بنو۔مضر نہ بنو، ہمیشہ ہشاش بشاش چہرہ رکھو، منہ چڑے نہ رہو، لوگوں کی بے جا خوشامد نہ کرو بلاوجہ کہیں نہ جاؤ، زیادہ نہ ہنسو، کسی گنہگار کو اس کی توبہ کے بعد عار نہ دلاؤ ہمیشہ اپنی خطاء پر رویا کرو آج کا کام کل پر نہ چھوڑو اور آخرت کی فکر رکھو۔ (آیت۔۸۲)

☆ تمام دنیا کے کل چار بادشاہ مالک ہوئے۔دو مومن تھے۔حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام اور دو کافر تھے بخت نصر اور نمرود۔ذوالقرنین علیہ السلام کی عمر سولہ سو برس ہوئی۔بیت المقدس کے قریب قریہ زور میں وفات پائی آپ کو ذوالقرنین اسی لیئے کہتے ہیں کہ آپ نے سورج کے دونوں قرنوں یعنی مشرق و مغرب کی سیر فرمائی۔

(آیت۔۸۴)

☆ جانب مغرب میں آبادی ختم ہونے کی جگہ جس کے آگے آبادی نہ تھی نہ آبادی ہو سکتی تھی کیونکہ برف کی دلدل تھی۔یہ آیت سائنس کے خلاف نہیں زمین و آسمان گول ہیں۔درحقیقت سورج کسی وقت بھی غروب نہیں ہوتا بلکہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ مغرب کی طرف سردی اتنی ہوتی ہے کہ وہاں پانی برف کی دلدل بن گیا ہے۔یہاں دن رات ایک سال کا ہوتا ہے۔آفتاب ڈوبتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی دلدل میں ڈوب رہا ہے۔معلوم ہوا کہ بعض بندے رب تعالی کی طرف سے مختار ہوتے ہیں رب تعالی نے حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کو عذاب دینے اور بخشنے کا دونوں چیزوں کا اختیار دیا تھا۔

(آیت۔۸۶)

Marfat.com

☆ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام واپس ہو کر مشرق کی طرف چلے۔ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کا یہ سفر ممالک فتح کرنے کیلئے یا چشمہ آب حیات کی تلاش کیلئے تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ کو چشمہ آب حیات نہیں مل سکا۔ حضرت خضر علیہ السلام کو آب حیات کا چشمہ مل گیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ اگرچہ سکندر بھی وہاں پہنچ گئے تھے مگر انہوں نے مصلحتاً اس کا پانی نہیں پیا۔ (از خزائن) مشرق کی جانب وہ جگہ جہاں انسانی آبادی ختم ہو گئی تھی ورنہ زمین گول ہے اور ہر جگہ آفتاب کا مشرق ہے۔ نہ وہاں کوئی درخت یا عمارت تھی نہ ان لوگوں کے جسم پر کپڑا۔ زمین وہاں کی اتنی نرم تھی کہ اس پر کوئی عمارت نہ بن سکتی تھی۔ یہ لوگ دن چڑھے تک غاروں میں چھپے رہتے اور سورج ڈھلے نکل کر کام کاج کرتے۔ مچھلی کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ سکندر کے پاس سامان جنگ لشکر سامان سلطنت یا حکمرانی کی قابلیت اس قدر تھی کہ اس کو ہم ہی جانتے ہیں۔ یہ تمہارے وہم وگمان میں نہیں آسکتا۔ مشرق ومغرب کے درمیان کا راستہ یعنی جانب شمال روانہ ہوئے۔ جانب شمال جہاں انسانی آبادی ختم ہو جاتی تھی وہاں دو بڑے عالیشان پہاڑ دیکھے جن کے اس طرف قوم یاجوج ماجوج آباد تھی جو دو پہاڑوں کے درمیانی راستے سے اس طرف آکر قتل وغارت کیا کرتی تھی۔ یہ جگہ ترکستان کے مشرقی کنارہ پر واقعہ تھی (روح) اس قوم کی بولی عجیب وغریب تھی۔ وہ کسی کی بات نہیں سمجھتے تھے اور نہ کوئی ان کی سمجھتا تھا۔ ان لوگوں نے اشاروں کنایوں سے کچھ کام چلایا۔ یا اشاروں سے سمجھایا یا کوئی ترجمان ایسا مل گیا جو سکندر کی اور ان لوگوں کی زبان جانتا تھا یا سکندر کو رب تعالیٰ نے تمام زبانوں کا علم بخشا تھا کہ انہیں کسی زبان کے سمجھنے بولنے میں دشواری پیش نہیں آتی تھی۔ یاجوج ماجوج یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ بہت شہ زور اور بڑے فسادی تھے۔ اس طرف آکر ان لوگوں کے کھیت وباغات اجاڑ جاتے۔ خشک چیزیں لے جاتے وہ نہ صرف سانپ بچھو کھا جاتے تھے بلکہ انسانوں اور درندوں تک کو کھا لیتے تھے۔ خیال رہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے۔ سام، حام، یافث۔ عرب وروم سام کی اولاد ہیں۔ حبشی اور قوم نوبہ حام کی اولاد اور ترک ویاجوج وماجوج یافث کی اولاد۔ (روح) یاجوج ماجوج ایسے قدر آور تھے کہ ان میں لمبے آدمی کا قد ایک سو بیس گز تھا۔ (روح) تمام جسم بالوں سے ڈھکا ہوا تھا مال ہم سے لیں اور انتظام آپ کریں۔ ایسی دیوار بنا دیں جس سے یاجوج ماجوج ادھر نہ آسکیں اور ہم امن وامان سے رہ سکیں۔ مجھے رب تعالیٰ نے ہر قسم کا سامان اور دولت بخشی ہے۔ مجھے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں۔

(آیات ۸۹ تا ۹۵)

☆ ذوالقرنین علیہ السلام نے اس کام میں رعایا سے مدد مانگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا من انصاری الی اللہ (صف ۱۴) مال و سامان ہم خرچ کریں گے جسمانی کام تم کرو۔ اجرت لے کر یا یونہی رضا کارانہ طور پر۔ دوسرے معنی زیادہ ظاہر ہیں کہ وہ لوگ تو مال دینے پر بھی آمادہ تھے۔ چنانچہ پانی تک بنیاد کھدوائی۔ پگھلے ہوئے تانبے کے پتھر جمائے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چنے جن کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھر دیئے جن میں آگ لگا دی گئی جس سے لوہا پگھل کر ایک جان ہو گیا اس طرح وہ دیوار اونچی کر کے پہاڑ کے برابر کر دی گئی تاکہ یہ گلا ہوا تانبہ اس دیوار کا پلاستر بن جائے جیسے آج کل دیوار پر سیمنٹ کا پلاستر کیا جاتا ہے۔ دیوار اونچی

Marfat.com

اور چکنی ہونے کی وجہ سے وہ چڑھ نہ سکیں اور سخت اور مضبوط ہونے کی وجہ سے سوراخ نہ کر سکیں۔ معلوم ہوا کہ ذوالقرنین علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے علم غیب عطاء فرمایا تھا کہ قرب قیامت میں جو واقعہ ہونے والا ہے یعنی اس دیوار کا پاش پاش ہو جانا اور یاجوج ماجوج کا نکلنا آپ نے اسی وقت ارشاد فرما دیا۔ چنانچہ قرب قیامت ایسا ہی ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو کھودتے ہیں۔ جب قریب ٹوٹنے کے پہنچتی ہے تو کہتے ہیں چلو باقی کل پھر کھودیں گے۔ جب دوسرے دن آتے ہیں تو وہ دیوار بحکم پروردگار پہلے سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ قرب قیامت میں وہ کہیں گے چلو باقی کل توڑ دیں گے انشاء اللہ۔ انشاء اللہ کی وجہ سے دوسرے دن انہیں دیوار اتنی ہی ٹوٹی ملے گی۔ جتنی گزشتہ روز چھوڑ گئے تھے۔ چنانچہ وہ اسے گرا لیں گے اور اس طرف آجائیں گے۔ بڑا فساد مچائیں گے۔ بیت المقدس، مدینہ طیبہ اور مکہ کے سوا باقی ہر جگہ پہنچیں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہلاک ہونگے۔ (آیات ۹۵ تا ۹۸)

☆ جنت کے تمام طبقوں سے اعلیٰ اور سب سے اونچا طبقہ فردوس ہے اس کے اوپر عرش الٰہی ہے جہاں سے اس میں نہریں آتی ہیں مہمان نوازی اس لیے فرمایا کہ وہاں جنتی مومنوں کی خاطر تواضع مہمانوں کی طرح ہوگی ورنہ وہ لوگ اس کے مالک ہونگے۔ (آیت۔۱۰۵)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب شکل بشری میں آتے تھے تو کپڑے سفید اور بال سیاہ رکھتے تھے اس کے باوجود نور تھے۔ (آیت۔۱۰۷)

☆ حدیث شریف میں ہے جو کوئی سورۃ کہف کی شروع کی دس آیتیں یاد کرے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا اور جو کوئی ہفتہ میں پوری سورت پڑھے تو وہ ایک ہفتے تک ہر فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (آیت۔۱۱۰)

ترتیب مصطفوی۔۱۹ سورۃ مریمؑ ترتیب نزول۔۴۴

☆ ہم لوگ اپنے بچوں کے نام خود رکھتے ہیں مگر نبیوں کے نام رب تعالیٰ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نام و کام کا کفیل ہوتا ہے۔ (آیت۔۷)

☆ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بوقت ولادت شیطان نے نہ چھوا جیسا کہ عام بچوں کو چھوتا ہے۔ (روح) (آیت۔۱۵)

☆ ہمارے حضور ﷺ سے شب معراج میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اس جگہ دو رکعت نماز پڑھ لیں۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے۔ (آیت۔۲۲)

☆ حضرت مریم علیہ السلام سے ایک دن حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ نے کہا کہ جب میں تمہارے سامنے آتی ہوں تو میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جنگل کے نشیبی حصہ سے حضرت مریم علیہ السلام کو پکار کر فرمایا کہ غم نہ کھا۔ تیرے رب تعالیٰ نے تیرے نیچے ایک نہر جاری فرما دی ہے۔ جہاں آپ دردزہ کے وقت بیٹھیں تھیں وہاں

Marfat.com

کھجور کے درخت کا خشک ڈنڈ تھا۔ فرمایا گیا کہ اسے ہلاؤ۔ تمہارے ہاتھ کی برکت سے ابھی یہ ڈنڈ ہرا ہوگا ابھی بارآور ہوگا اور اسی وقت اس کے پھل پک کر گریں گے تم کھالینا۔ آپ کا ہاتھ اس لیئے لگوایا تا کہ معلوم ہو کہ ولی کے ہاتھ کی برکت سے سوکھے ڈنڈ ہرے ہو جاتے ہیں تو ان کی نظر سے خشک دل بھی ہرے ہو جائیں گے۔ (آیات ۲۴-۲۵)

☆ بی بی مریم نفاس اور کمزوری سے محفوظ رہیں۔ ورنہ عورتیں بعد ولادت چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتیں اور آپ فوراً اپنی قوم کے پاس بچہ کو لے کر تشریف لے آئیں کیونکہ ان کھجوروں اور اس غیبی پانی نے شفا، صحت، قوت، سب کچھ بخش دی۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات سے شفا اور قوت ملتی ہے۔ (آیت۔۲۷)

☆ حضرت ہارون علیہ السلام اور بی بی مریم علیہ السلام میں ایک ہزار آٹھ سو برس کا فاصلہ ہے۔ (آیت۔۲۸)

☆ انبیائے کرام بدعقیدگی، بدعملی، بدخلقی، سخت دلی سے معصوم ہوتے ہیں کیونکہ بدعقیدہ بدعمل لوگ بدبخت ہوتے ہیں۔ (آیت۔۴۱)

☆ حضرت عیسٰی علیہ السلام سکندر کے بابل فتح کرنے سے ۵۶ برس بعد پیدا ہوئے۔ تیس برس کی عمر میں نبی ہوئے اور ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ آپ کے بعد بی بی مریم علیہ السلام چھ برس زندہ رہیں۔ حضرت مریم علیہ السلام ہیرروس بادشاہ کے خوف سے آپ کو مصر لے گئیں۔ مصر میں آپ بارہ برس کی عمر شریف تک رہے۔ پھر ہیرروس کے مرجانے پر آپ کو شام واپس لایا گیا۔ (آیت۔۴۱)

☆ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پہنچا کر موت کو بھی ذبح کر دیا جائے گا کہ اب ہر شخص ہمیشہ کے لیئے اپنی جگہ رہے۔ کسی کو موت نہیں آئے گی۔ (آیت۔۴۷)

☆ کافر کو سلام کرنا منع ہے کیونکہ سلام میں مغفرت یا جنتی ہونے کی دعا ہوتی ہے اور کافر کے لیئے دعائے مغفرت حرام ہے۔ (آیت۔۴۷)

☆ بتوں کے پجاری بدبخت ہوتے ہیں۔ اللہ کا عابد خوش نصیب ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت الٰہی سے بدنصیبی دور ہوتی ہے۔ خوش نصیبی حاصل ہوتی ہے۔ لہذا کوئی مسلمان اپنے آپ کو بدبخت یا بدنصیب نہ کہے۔ اگر ہم بدنصیب ہوتے ہم کو حضور ﷺ کا کلمہ نصیب نہ ہوتا۔ (آیت۔۴۸)

☆ بعض مشرکین بھی آپ کو کرشن کہہ کر آپ کا احترام کرتے ہیں۔ مجھ (مفتی احمد یار خان) سے خود ایک مذہبی ہندو نے کہا کہ جنہیں تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہو انہیں ہم کرشن جی کہتے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ارجن۔ (آیت۔۵۰)

☆ چار نبی زندہ ہیں۔ دو زمین پر حضرت خضر و حضرت الیاس علیہم السلام اور ایک آسمان پر حضرت عیسی علیہ السلام اور ایک جنت میں حضرت ادریس علیہ السلام۔ (آیت۔۵۷)

Marfat.com

☆ نمازوں میں سستی تمام گناہوں کی جڑ ہے۔اس سستی کی کئی صورتیں ہیں نماز نہ پڑھنا بے وقت پڑھنا بلاوجہ بغیر جماعت پڑھنا ہمیشہ نہ پڑھنا ریاکاری سے پڑھنا وغیرہ۔غیی دوزخ کے ایک جنگل کا نام ہے جس کی گرمی سے دوزخ کے دوسرے طبقے بھی پناہ مانگتے ہیں۔وہاں زانی، سودخور، ماں باپ کے نافرمان جھوٹی گواہیاں دینے والے رکھے جائیں گے۔ (آیت۔۶۰)

☆ جنت میں صبح وشام نہ ہوگی۔بعض نے فرمایا کہ جنتیوں پر اتنے وقفہ سے ملائکہ کھانا حاضر کیا کریں گے۔ان کے احترام کے طور پر ورنہ خود جس وقت جتنا چاہیں گے کھائیں گے کوئی پابندی نہ ہوگی۔ (آیت۔۶۲)

☆ اللہ تعالی نے حضور ﷺ سے پہلے کسی نبی یا ولی کا نام محمد نہ رکھا۔حضور ﷺ کا یہ مبارک نام بھی اچھوتا رہا۔ (آیت۔۶۵)

☆ جس کو جس سے تعلق ہوگا اسی کے ساتھ حشر ہوگا شیطان کے پیروکاروں کا حشر شیطانوں کے ساتھ اور اولیاء اللہ کے غلاموں کا حشر اولیاء اللہ کے ساتھ ہوگا۔اس لیئے انسان کو چاہیئے کہ اچھوں سے تعلق رکھے۔ (آیت۔۶۸)

☆ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ کون کافر کس طبقہ کے لائق ہے اسے وہاں ہی بھیجا جائے گا اور کون پہلے پھینکا جائے گا اور کون بعد میں۔کیونکہ دوزخ جنت کے راستے میں ہے۔دوزخ پر پل صراط ہے۔سب وہاں سے گزریں گے کفار پار نہ لگ سکیں گے۔ مومن پار لگ جائیں گے۔کوئی نور نظر کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی تیز گھوڑے کی طرح گزریں گے۔مسلمانوں کو پل صراط پر بھی دوزخ کی گرمی نہ چھوئے گی بلکہ دوزخ کی آگ پکارے گی کہ اے مومن! جلد گزر جا تیرے نور نے میرے لپٹ بجھا دی۔ (آیت۔۷۱)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ بندے کو گناہ، کفر، سرکشی کے باوجود مال، دراز عمر، دنیاوی آرام ملنا عذاب الہی کی علامت ہے۔ ایسے انسان سے دور بھاگو۔اور تقوی وطہارت کے باوجود دنیاوی تکلیف میں مبتلا ہونا رب تعالی کی رحمت کی علامت ہے۔ایسوں کے پاس بیٹھو۔ (آیت۔۷۵)

☆ ولی کی علامت یہ ہے کہ خلقت اسے ولی کہے اور اس کی طرف قدرتی طور پر دل کھینچیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے لھم البشری فی الحیواۃ الدنیا وفی الاخرۃ (یونس: ۶۴) دیکھ لو آج اولیاء اللہ قبور میں سو رہے ہیں اور لوگ ان کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں۔حالانکہ انہیں کسی نے دیکھا بھی نہیں یہ ہے رب کی دی ہوئی محبوبیت۔ہمارے حضور ﷺ کی محبت میں لکڑیاں تک روئی ہیں۔ (آیت۔۹۶)

☆ اے محبوب ﷺ تم ان ہلاک شدہ قوموں کو دنیا میں نہیں دیکھتے نہ ان کے زمین پر چلنے پھرنے کی آواز سنتے ہو سب نیست ونابود ہو گئے ہاں اب جہاں قید ہیں وہاں انہیں حضور ﷺ کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں حضور ﷺ نے معراج میں ہر قسم کے مجرموں کو دوزخ میں ملاحظہ فرمایا۔ (آیت۔۹۸)

ترتیب مصطفوی۔۲۰ سورۃ طٰہٰ ترتیب نزول۔۴۵

Marfat.com

☆ قیامت کے وقوعہ کا دن، تاریخ اور مہینہ حضور ﷺ نے بتایا کہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی۔ یہ بھی روایت ہے کہ محرم کے مہینے میں عاشورہ کے دن آئے گی۔ سال وقوع ارشاد نہ فرمایا کہ بالکل راز فاش نہ ہو جائے۔ (آیت۔۱۵)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ دائیں ہتھیلی بائیں بغل میں ڈال کر نکالئے وہ سورج کی طرح چمکے گی کسی مرض سے نہیں بلکہ بطور معجزہ جب دوبارہ وہاں پر ڈالو گے تو اصلی حالت پر آجائے گی یعنی پیغمبر بن کر فرعون کے پاس جاؤ معلوم ہوا کہ آپ سارے مصر والوں کے رسول تھے۔ خواہ سبطی ہوں یا قبطی۔ (آیت۔۲۴)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بچپن شریف میں انگارہ منہ میں رکھ لیا تھا جس کی وجہ سے زبان شریف میں لکنت آگئی تھی واقعہ یہ ہوا تھا کہ آپ فرعون کی گود میں کھیل رہے تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر منہ پر تھپڑ مارا فرعون کو غصہ آگیا اور آپ کے قتل کا ارادہ کیا بی بی آسیہؓ نے فرمایا یہ تو ناسمجھ بچہ ہے یہ تو آگ اور سونے میں فرق نہیں کر سکتا چنانچہ فرعون نے ایک طشت میں آگ اور دوسرے میں یاقوت سرخ آپ کے سامنے رکھے آپ نے آگ والے طشت میں ہاتھ ڈال کر انگارہ منہ میں ڈال لیا۔ (آیت۔۲۵)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت یوحائذ کو یہ غیبی خبر دے دی گئی تھی کہ تمہارا بچہ دریائے نیل میں ہلاک نہ ہوگا بلکہ تمہیں صحیح و سالم فرعون کے گھر میں ملے گا چنانچہ حضرت یوحائذ نے سانوم بڑھئی سے ایک طابوت بنا کر اس کی درازیں تیر سے بند کر کے اندر روئی بچھا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس میں لٹکا کر دریائے نیل میں بہا دیا دریائے نیل سے ایک نہر فرعون کے محل کو جاتی تھی یہ صندوق اس نہر میں تیر کر فرعون کے محل میں جا پہنچا۔ فرعون اس وقت اپنی بیوی حضرت آسیہ کے ساتھ نہر کے کنارے پر بیٹھا تھا۔ صندوق نکلوایا کھول کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر یہ دونوں آپ پر ایسے عاشق ہوئے کہ سبحان اللہ۔ (آیت۔۴۵)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر تو ایمان قبول کر لے تو تجھے کبھی بڑھاپہ نہ آئے گا۔ کھانے پینے نکاح کی لذتیں مرتے وقت تک پاتا رہے گا۔ مرنے کے بعد جنت میں جائے گا۔ فرعون ہدایت کی طرف مائل ہو گیا مگر ہامان نے کہا کیا تو خدائی کے بعد بندگی قبول کرتا ہے اور معبود ہو کر عابد بنا جاتا ہے تب وہ ایمان سے باز رہا۔ (خزائن) (آیت۔۴۹)

☆ عربی زبان میں دن کے حصوں کے نام درج ذیل ہیں۔ فجر، صباح، غداۃ، بکرۃ، ضحود، ظہیرہ، رواح، مساء، عصر، اصیل، عشاء اولی، عشاء آخرہ۔ (روح البیان)۔ ۷۲ ہزار جادوگر اور ان کا سامان جمع ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو کہا کہ معجزوں کو جادو نہ بتاؤ یہ جھوٹ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کو پیغمبر سے منصوب کرنا دراصل رب تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کے مترادف ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی نافرمانی عذاب الٰہی کا سبب ہے دیکھو اب تک فرعونی اور فرعون کفر و شرک میں مبتلا رہے تھے مگر ان پر عذاب نہ آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ الاعذاب آجائے گا کیونکہ تم مجھ سے سرتابی کرتے ہوئے۔ (آیت ۵۹ تا ۶۲)

☆ جادوگروں نے اپنے زعم میں اچھے داؤ اور صفیں باندھ کر آنے کا فیصلہ کیا تا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تمہارے پڑے اور صفیں

Marfat.com

دیکھ کر ہیبت طاری ہو چنانچہ وہ بہتر صفیں بنا کر سامنے آئے ہر صف میں ایک ہزار جادوگر تھے جادوگروں کا خیال تھا کہ اگر ہم غالب آئے تو فرعون کے مقرب بن جائیں گے۔ اگر حضرت موسٰی علیہ السلام غالب آئے تو فرعون کے دل میں ان کی عظمت قائم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کو ان جادوگروں کا یہ ادب بہت پسند آیا انہوں نے حضرت موسٰی علیہ السلام پر پیش قدمی نہ کی بلکہ ادب سے اجازت چاہی۔ اس ادب کی بدولت انہیں دولت ایمان نصیب ہوئی۔ (آیات ۶۴ تا ۶۵)

☆ پیغمبر کے ادب سے ہدایت، ایمان سب کچھ ملتا ہے اور پیغمبر کی بے ادبی سے ساری نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ (آیت۔ ۷۰)

☆ حضرت موسٰی علیہ السلام نویں محرم گزار کر عاشورہ کی اول شب میں چھ لاکھ ستر ہزار بنی اسرائیل کو لے کر دریائے قلزم کی طرف روانہ ہوئے۔ صبح فرعون کو پتہ لگا وہ حضرت موسٰی علیہ السلام کے تعاقب میں بہت بڑی جماعت لے کر نکلا دوپہر کو بنی اسرائیل تک پہنچ گیا جس کا مقدمۃ الجیش چھ لاکھ کی نفری تھی معلوم ہوا کہ فرعون اور سارے فرعونی لوگ کفر پر مرے۔ فرعون کا ڈوبتے وقت ایمان لانا معتبر نہ ہوا۔ (آیات ۷۷ تا ۷۹)

☆ جب بنی اسرائیل میدان تیہ میں مقید کر دیئے گئے وہاں ان کے کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ من میٹھا حلوہ تھا اور سلوٰی نمکین کباب جو قدرتی طور پر ان کو ملتا تھا اس طرح کہ کل کیلئے بچا کر نہ رکھو من وسلوٰی کھا کر گناہ نہ کرو ایک دوسرے سے جنگ نہ کرو۔ (آیات ۸۰۔۸۱)

☆ برائی دیکھ کر غصہ نہ کرنا جرم ہے یہاں حسنا سے مراد توریت شریف ہے۔ توریت شریف میں ایک ہزار سورتیں تھیں۔ ہر سورت میں ایک ہزار آیتیں اس میں نور تھا ہدایت تھی اور بنی اسرائیل کیلئے عزت تھی۔ (آیت۔ ۸۶)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے ٹاپ کی خاک زندگی بخش ہے مگر چونکہ سونا فرعونیوں کا تھا اس لئے بچھڑے کی آواز سے لوگ گمراہ ہوئے ہدایت پر نہ آئیں گے اس سے یہ بھی معلوم ہوا بچھڑے کی ناک منہ میں سوراخ نہ تھا جس سے بانسری کی طرح آواز نکلتی بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ٹاپ کے خاک کی تاثیر تھی۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کی خاک بے جان سونے میں جان پیدا کر سکتی ہے تو بزرگوں کے قدموں کی خاک مردہ دلوں کو ضرور زندہ کر دیتی ہے۔ (آیت۔ ۹۷)

☆ رب کی بارگاہ میں حضور ﷺ کا ایسا درجہ ہے کہ حضور ﷺ سے سوال ہو تو رب تعالیٰ جواب دیتا ہے۔ روح البیان نے فرمایا کہ دنیا میں کل بڑے پہاڑ چھ ہزار چھ سو تیس ہیں۔ اس طرح کے صور کی پہلی آواز پر پہاڑ پھٹ جائیں گے۔ پھر ہوا میں اُون کی طرح اڑیں گے پھر ریزہ ریزہ ہو کر ذرات کی طرح زمین پر گر جائیں گے۔ مختلف حالات بیان ہوئے ہیں یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز جو بذریعہ صور نفخہ ثانیہ کے وقت ہوگی اور تمام جگہ پہنچے گی۔ سب زندہ ہو کر دوڑیں گے یعنی رب تعالیٰ کی ہیبت کی وجہ سے تمام محشر میں خاموشی اور سناٹا ہوگا۔ (آیت۔ ۱۰۵)

Marfat.com

☆ حضرت آدم علیہ السلام کا جنت میں یہ داخلہ جزاء وعمل کیلئے نہ تھا بلکہ انہیں تربیت دینے کیلئے تھا کہ جنت دیکھ کر آئیں اور دنیا کو اسی طرح آباد کریں اور بنائیں جیسا کہ سکول میں طلبہ کا رہنا جب جزاء کیلئے داخلہ ہوگا تو پھر جنت سے نہ نکالا جائے گا۔ خالدین فیھا عبداً اس عمر کی موئید ہے۔ اس وقت تک شیطان کا جنت میں جانا بالکل بند نہ ہوا تھا۔ کبھی کبھی چوروں کی طرح وہاں پہنچ جاتا تھا اس لئے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا۔ ہمارے حضور ﷺ کے تشریف لانے پر وہ آسمان سے بھی روک دیا گیا۔ یعنی یہ درخت شجر خلد ہے جس کی تاثیر یہ ہے کہ اس کا کھا لینے والا نہ مرتا ہے نہ جنت سے نکالا جاتا ہے اور جب تمہیں رب تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا تھا۔

(آیت۔۱۲۰)

ترتیب مصطفوی ۔۲۱ سورۃ الانبیاءؑ ترتیب نزول ۔۷۳

☆ آج جو علانیہ طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہے وہ ان کفار سے بدتر ہے۔ تیز نبی کو اپنے جیسا بشر کہنا ہر قسم کے کفر کی جڑ ہے۔ تمام اقسام کے کفر اس کی شاخیں ہیں۔ شکل وصورت، کھانا پینا، اور زندگی وموت دیکھ کر پہچان لو کہ وہ تم جیسے بشر ہیں۔

(آیت ۴)

☆ قرآن کے الفاظ کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اسی طرح نبی کی نبوت کا بھی ایک ظاہر اور ایک باطن ہے الفاظ کا ظاہر تو کافر بھی دکھا لیتا ہے مگر باطن (اسرار) حرف مومن ہی جانتا ہے اس طرح نبی کی بشریت ظاہر ہے اور خصوصیت باطن ہے۔ کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ظاہر کو دیکھا۔ صحابہ کرام نے باطن کا مشاہدہ کیا۔

(آیت۔۷)

☆ قرب حضوری رکھنے والے فرشتے جنہیں ملائکہ مقربین کہتے ہیں اور جن فرشتوں کے ذمہ دنیا کا نظام ہے انہیں مدبرات امر کہتے ہیں وہ غرور وتکبر میں مبتلا نہیں ہوتے اور نہ عبادت میں سستی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعض مقبول انسانوں کو بھی فرشتوں جیسی طاقت و قوت دیتا ہے۔ جو بشر صورت ملک سیرت رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ صوم ووصال کے موقعہ پر کئی کئی دن کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے مگر کوئی ضعف نہ ہوتا تھا۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سال تک پانی نہ پیا مگر کوئی اثر نہ ہوا حضرت صدر الافاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بار اعلیٰ حضرت نے پندرہ روز تک کچھ نہ کھایا پیا۔ سولہواں دن رمضان کا تھا تب افطار کیا اور آخر دم تک بہت معمولی غذا کھائی۔ ان فرشتوں کے لیے تسبیح وتہلیل ایسی ہے جیسے ہمارے لیے سانس۔ جیسے ہم سانس لیتے ہوئے باتیں بھی کرتے ہیں ایسے ہی فرشتے تسبیح وتہلیل کرتے ہوئے بھی مسلمانوں کے لیے دعائیں اور کفار پر لعنت کر سکتے ہیں۔

(آیت۔۱۹)

☆ ایک ساعت کی فکر ہزار سال کے اس ذکر سے افضل ہے جو بغیر فکر کے ہو۔ دن اور رات بنائے تاکہ تم رات میں آرام اور دن میں کام کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ رات پہلے ہے اور دن بعد میں۔ یہی اسلامی قانون ہے کہ غروب آفتاب سے تاریخ بدلتی ہے۔

(آیت۔۳۲)

Marfat.com

☆ مومن کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر سے اپنی زبان تر رکھے جو کوئی رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو اس کا سارا گھر چوری آگ لگنے، آفات ناگہانی سے محفوظ رہے۔ (آیت۔۴۲)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ اور چچا آزر تھے آزر اس دن ہلاک ہوا جس دن آپ کو نمرودی آگ میں ڈالا گیا۔ اسی آگ کے ایک شعلے نے اسے فنا کر دیا آپ نے اس ہلاکت کے بعد کبھی اس کے لیئے دعائے مغفرت نہیں کی اور اپنے والدین کے لیئے دعائے مغفرت کی جبکہ آپ صاحب اولاد ہو چکے تھے۔ (آیت۔۵۲)

☆ نمرود کا سالانہ میلہ لگتا تھا۔ اس دن وہ سارا دن جنگل میں رہتے تھے۔ رنگ رلیاں مناتے تھے شام کو جب واپس آتے تو پہلے مندر میں جا کر بتوں کی پوجا کرتے تھے پھر اپنے گھروں کو جاتے تھے اتفاقاً اس مناظرہ کے دوسرے دن میلہ تھا۔ وہ بولے کہ اچھا آپ کل چل کر ہمارا میلہ دیکھ لیں پھر مزید کچھ گفتگو کریں۔ دوسرے دن آپ تو معذرت فرما کر شہر میں رہ گئے اور وہ سب لوگ باہر چلے گئے۔ آپ نے ان کے پیچھے مندر کے سارے بت توڑ دیئے اور بسولہ (کلہاڑا) بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا۔ یہ خبر نمرود اور اس کے درباریوں تک پہنچی تو وہ لوگ جنہوں نے بتوں کو توڑتے دیکھا تھا یا بتوں کو برا کہتے سنا تھا کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑا ہے۔ معلوم ہوا کہ نمرود جیسا ظالم و جابر بادشاہ بھی گواہی اور شہادت کے بعد مقدمے کا فیصلہ کرتا تھا۔ (آیت۔۵۸)

☆ نمرود اور اس کی قوم نے آپ کو قید کر دیا اور بستی کوٹی میں ایک ماہ تک لکڑیاں جمع کرتے رہے پھر بہت بڑی آگ جلائی جس کی تپش اتنی تیز تھی کہ پرندے بھی ہوا میں اڑ انہیں سکتے تھے۔ پھر آپ علیہ السلام کو گوپھن میں رکھ کر آگ کی طرف پھینکا۔ اس وقت آپ علیہ السلام یہ آیت پڑھ رہے تھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل (آل عمران ۱۷۳) راہ میں حضرت جبرائیل امین ملے فرمانے لگے کیا آپ کو کچھ حاجت ہے فرمایا تم سے کوئی حاجت نہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ کیا رب تعالیٰ سے ہے آپ نے فرمایا وہ خود جانتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا یہ تھا کہ امتحان کے وقت دعا کرنی بھی مناسب نہیں شاید بے صبری میں شمار نہ ہو جائے۔ ہدہد اپنی چونچ میں پانی لا کر آگ پر ڈالتا تھا۔ گرگٹ دور سے پھونکیں مارتا تھا نہ ہدہد کے پانی ڈالنے سے آگ بجھ سکتی تھی نہ گرگٹ کی پھونگ سے آگ روشن ہو سکتی تھی۔ مگر دل کا پتہ لگ گیا۔ اسی لیئے گرگٹ کو مارنے کا حکم ہے۔ یعنی آگ کو حکم ہوا کہ سلامتی والی ہو جا۔ گرمی سے ٹھنڈی ہو جا اور سردی سے سلامتی میں رہ۔ اگر سلاماً نہ فرمایا جاتا تو آگ زیادہ ٹھنڈی ہو کر تکلیف کا باعث بن سکتی تھی۔ آپ کو آگ سے بچا لیا اور نمرود کو مچھر سے ہلاک کر دیا۔ (آیات ۶۸-۷۰)

Marfat.com

☆ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنا کر فروخت فرماتے تھے اسی پر آپ کا گزارہ تھا بیت المال سے کبھی کچھ نہ لیا آپ ہی زرہ کے موجد ہیں۔

(آیت۔۸۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے چاند پھٹا، سورج واپس ہوا۔ حضور ﷺ کے حکم سے بارشیں وغیرہ ہوئیں۔ یہ حکم عطائے خداوندی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے پایہ تخت سے صبح و شام ہوا میں اڑتے ہوئے ایک ایک ماہ کی مسافت پر سیر فرما آتے تھے۔

(آیات ۸۰-۸۱)

☆ حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے تھے آپ حران یعنی دمشق کی ایک بستی کے نبی تھے۔ آپ کی سات لڑکیاں اور سات لڑکے اور بے شمار جانور تھے اور مال تھا۔ خود بہت حسین و جمیل تھے رب نے آپ کا امتحان لیا کہ تمام اولاد فوت ہوگئی، مکانات گر گئے، جانور ہلاک ہوگئے، کھیتیاں برباد ہوگئیں، خود بیمار ہوگئے، تمام جسم شریف میں آبلے پڑ گئے اور سارا جسم شریف زخموں سے بھر گیا۔ آپ کی بیوی کے سوا سب نے آپ کو چھوڑ دیا۔ سات برس تک یہ آزمائش رہی۔ پھر آپ یہ دعا رب انی مسنی الضر وانت ارحم الرحمین فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی حاجت پیش کرنی بھی دعا ہے اور رب تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی دعا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا میں رب تعالیٰ کی ایسی حمد ضرور کرنی چاہیے جو دعا کے موافق ہو۔ یہ نہ کہے کے اے قہار مجھ پر رحم فرما۔ یا اے ارحم الرحمین کفار کو غارت کر بلکہ مطابق دعا اسے اعلیٰ ناموں سے یاد کرے۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کے پاؤں کی رگڑ سے غیبی چشمہ پیدا ہوا۔ اس کا پانی پینے اور نہانے سے اندرونی اور بیرونی بیماریاں دفع ہوئیں اور آپ کی فوت شدہ اولاد زندہ کی گئی۔ بیوی کو دوبارہ جوانی بخشی گئی۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا نام شریف اخنوق ابن بروا ابن صلابیل ہے۔ آپ حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے ہوئے ہیں۔ آپ جنت میں زندہ پہنچائے گئے۔

(آیات ۸۳ تا ۸۵)

☆ چالیس دن کے بعد مچھلی نے آپ کو دریا کے کنارے پر ڈالا۔ اس مچھلی کا پیٹ عرش اعظم سے افضل ہے کیونکہ پیغمبر کا مسکن رہا دعا کی برکت سے آپ کو مچھلی کے پیٹ میں روشنی اور ہوا ملی۔

(آیت۔۸۸)

☆ جو مقبول الدعا ہونا چاہے وہ یہ تین کام کرے۔ نیکیوں میں دیر نہ لگائے، ہر وقت رب سے دعائیں مانگے اور رب تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکساری کرے۔

(آیت۔۹۰)

Marfat.com

☆ یاجوج ماجوج انسانوں کے دو قبیلے ہیں۔ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ نو حصے یہ ہیں اور دسواں حصہ باقی سارے انسان جب وہ نکلیں گے تو تمام دریاؤں کا پانی پی جائیں گے سخت دہشت اور وحشت کی وجہ سے کفار کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔اس سے معلوم ہوا کہ انشاء اللہ مومن ایسی دہشت سے محفوظ رہیں گے۔ (آیت۔۹۶)

☆ نامہ اعمال لکھنے والا فرشتہ انسان کے مرنے پر اس کا نامہ اعمال لپیٹ دیتا ہے۔ننگا اور بے ختنہ قیامت پر ہر شخص اٹھے گا مگر حضور ﷺ مستثنیٰ ہیں جیسا کہ تفاسیر میں ہے کہ ہیبت کی وجہ سے کوئی کسی کو نہ دیکھے گا۔(آیت ۱۰۴)

ترتیب مصطفوی ۔۲۲ سورۃ الحج ترتیب نزول۔۱۰۳

☆ قیامت کی دہشت کا یہ عالم ہے کہ اس وقت حاملہ یا مرضعہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور وہ اپنے شیر خوار بچوں کو بھول جائیں گی۔ (آیت۔۲)

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا کیونکہ والد کا پیدا کرنا بالواسطہ اولاد کو پیدا فرمانا ہے یا اس طرح کہ ہر انسان کی پیدائش نطفہ سے ہوئی اور نطفہ خون سے خون غذا سے، اور غذا مٹی سے پیدا ہوتی ہے۔اس آیت میں انسان کی پیدائش کا قانون بیان فرمایا گیا اور حضرت آدم علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش میں قدرت کا اظہار ہے اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ سے پیدا ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے۔پہلے اس گوشت کی بوٹی کا کوئی نقشہ نہیں ہوتا۔پھر نقشہ بنتا ہے اس میں مخلقۃ اور غیر مخلقۃ سے گرا ہوا حمل مراد نہیں کیونکہ اس سے کسی کی پیدائش نہیں ہوتی۔لہٰذا آیت صاف ہے تا کہ تمہارے لیئے ایسی نشانیاں ظاہر کریں جنہیں دیکھ کر تم ہوش سنبھالنے کے بعد اپنی پیدائش کے بارے میں غور کرو کہ ہم پہلے کیا تھے اور اب کیا بن گئے۔یہ انقلابات کیسے ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ حمل کے دوران بچہ ٹھہرنے کی میعاد مقرر نہیں۔رب تعالیٰ جتنا چاہیے حمل میں رکھے۔بعض بچے چھ ماہ اور بعض دو سال تک ماں کے پیٹ میں ٹھہرتے ہیں۔اس میں اشارۃً فرمایا جا رہا ہے کہ ماں کا پیٹ تمہارے لیئے جائے قرار نہ تھا عارضی مقام تھا ایسے ہی دنیا جائے قرار نہیں جائے فرار ہے بھاگ جانے کی جگہ ہے تمہیں ماں کے پیٹ میں جسم کی تکمیل کے لیے رکھا اور دنیا میں روح کی تکمیل کرنے کو ٹھہرایا بچے کو چھ سال کی عمر تک طفل پھر صبی کہتے ہیں جوانی سن بلوغ سے لے کر تیس سال کی عمر تک ہے جس میں عقل کامل ہوتی ہے۔جوانی سے پہلے یا جوانی ختم ہونے سے پہلے یعنی بعض بچپن میں اور بعض جوانی میں مر جاتے ہیں بعض بڑھاپے تک پہنچتے ہیں۔خیال رہے کہ عمر کے معنی ہیں جسم کی آبادی حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان تلاوت قرآن کا عادی ہو اس پر انشاء اللہ یہ حالت طاری نہ ہوگی۔لہٰذا انبیائے کرام اور خاص اولیاء اللہ اس قانون کے زمرے میں نہیں آتے۔اگر انبیائے کرام بھی بڑھاپے میں اس حال کو پہنچ جایا کرتے تو ان پر تبلیغ فرض نہ رہتی اور نبوت سلب کر لی جاتی کیونکہ تبلیغ میں غلطی کا احتمال ہو جاتا لیکن وہ حضرات آخر دم تک صاحب وحی نبی رہتے ہیں لہٰذا وہ اس سے محفوظ ہیں۔ (آیات ۳ تا ۵)

Marfat.com

☆ جس طرح بارش سے خشک زمین سرسبز ہو جاتی ہے اسی طرح صور کی آواز سے بے جان جسموں میں جان پڑ جائے گی قبر سے مراد عالم برزخ ہے جو موت اور حشر کے بیچ میں ہے نہ محض یہ غار جو مردوں کا مدفن ہو، لہٰذا جلنے والے، ڈوبنے والے وغیرہ سب ہی اٹھائے جائیں گے۔ (آیات ۶۔۷)

☆ ایمان جنت میں داخلے کا سبب ہے اور اعمال وہاں کی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ اور درجات کی بلندی کا باعث۔ یہ کیسی جنت کا ذکر ہے۔ عطائی جنت مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کو اور کسی نیکوکار کے طفیل ملے گی۔ (آیت۔۱۴)

☆ بہشت میں چار نہریں رواں ہوں گی جن میں پانی، دودھ، شہد اور شراب طہورا کی نہریں شامل ہیں جیسا کہ دوسری آیات میں ان کا ذکر ہے جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک ہاتھوں میں کنگن پہنائے جائیں گے یعنی کہنیوں تک (آیت۔۲۲)

☆ مکہ معظمہ میں ایک نیکی پر ایک لاکھ کا ثواب اور ایک گناہ پر ایک لاکھ کا عذاب اور گناہ کا ارادہ کرنے پر بھی پکڑ ہے۔ مدینہ منورہ میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار اور گناہ کا عذاب ایک اور ارادہ گناہ پر پکڑ نہیں۔ (آیت۔۲۵)

☆ خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت اللہ تعالیٰ نے ایک بادل کا ٹکڑا کعبہ کی جگہ کے مقابل قائم فرما دیا اور ہوا نے اتنی جگہ صاف کر دی جس سے حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ تعمیر فرمایا تھا جو طوفان نوح کے وقت غائب ہو گیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہا السلام کو تعمیر کعبہ کا حکم ہوا اور وہ جگہ بتائی گئی جہاں آج کل کعبہ معظمہ موجود ہے۔ (آیت۔۲۶)

☆ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ لوگوں میں حج کرنے کا اعلان کر دو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقبیس پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاروں طرف ایک ایک آواز دی کہ اللہ کے بندو اللہ کے گھر کی طرف آؤ۔ قیامت تک پیدا ہونے والوں نے یہ آواز سنی۔ جس نے جتنی بار لبیک کہا وہ اتنے ہی حج کرے گا اور جو روح خاموش رہی وہ حج نہ کر سکے گی۔ (آیت۔۲۷)

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ سے حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا حالانکہ وہ نہاوند میں جہاد کر رہے تھے۔ (آیت۔۲۷)

☆ خانہ کعبہ پانچ بار بنا پہلی مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا دوسری مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تیسری مرتبہ قریش نے حضور ﷺ کی نبوت سے پندرہ برس پہلے تعمیر کیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر حجاج بن یوسف نے۔ آج ابن حجاج کی تعمیر موجود ہے۔ (آیت۔۲۷)

☆ قربانی کا گوشت سب نہ کھایا جائے یہ گوشت سارا خیرات نہ کیا جائے بلکہ کچھ خود کھائے کچھ خیرات کرے حجامت بنوائیں ناخن ترشوائیں۔ زیر ناف بال صاف کریں کہ احرام کھولنے کے وقت حجامت بنوانا فرض ہے باقی تمام مذکورہ چیزیں مستحب ہیں۔ (آیت۔۲۸)

Marfat.com

☆ قرآن نے ہدی کے جانور کو کعبہ کی نسبت سے اور صفا مروہ پہاڑ کو کعبہ والی حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برکت سے شعائر اللہ فرمایا۔ تفسیر روح البیان میں فرمایا کہ بزرگوں کی قبریں بھی شعائر اللہ ہیں اور جن لوگوں کو اللہ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ سب شعائر اللہ ہیں یہاں ہدی کا ذکر ہے جو صرف حرم شریف میں ہی ذبح ہو سکتی ہے۔ (آیت۔۳۲)

☆ اسلام سے پہلے بھی دوسری امتوں پر قربانیاں فرض تھیں یہ بڑی پرانی عبادت ہے ہابیل اور قابیل نے بھی قربانی پیش کی تھی رب تعالیٰ فرماتا ہے اذقربا قربانا (المائدہ ۲۷) ذبح کے وقت صرف اسی کا نام لو۔ مسئلہ: اگر ذبح کے وقت خدا کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام بھی لے دیا گیا تو جانور حرام ہو جائے گا اگر رب تعالیٰ کا نام لینا بھول گیا تو حلال ہے۔ (آیت۔۳۴)

☆ اونٹ کو ذبح کرتے وقت سنت یہ ہے کہ اس کا ایک پاؤں ران سے باندھ کر تین پاؤں پر کھڑا کر کے گردن لمبائی میں چیرے اسے نحر کہتے ہیں۔ گائے بکری میں یہ نہیں ہے۔ (آیت۔۳۶)

☆ مکہ معظمہ میں کفار صحابہ کرام پر بہت ظلم کرتے اور ستم ڈھاتے تھے صحابہ کرام روزانہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کے پاؤں پر پٹی بندھی ہے۔ صحابہ کرام کفار سے بدلہ لینے کی اجازت چاہتے تھے مگر حضور ﷺ فرماتے تھے کہ صبر کرو۔ ابھی مجھے جہاد کی اجازت نہیں ملی۔ مدینہ منورہ پہنچ کر یہ آیت کریمہ اتری اور صحابہ کرام کو جہاد کی اجازت مل گئی۔ (آیت۔۳۹)

☆ اگر کسی جگہ کے عیسائی مسلمان ہو جائیں تو وہ اپنا گرجا گرا سکتے ہیں اور وہاں مسجد بنا سکتے ہیں ہاں مسلمانوں کو حق نہیں پہنچتا کہ دوسروں کے عبادت خانے گرائیں۔ (آیت۔۴۰)

☆ آخرت کا دن ایک ہزار سال کا ہے اور قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا۔ (آیت۔۴۷)

☆ نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے رسول خاص یعنی ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی رسول نہیں اسی لیئے کہا جاتا ہے کہ نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور رسول تین سو تیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابلیس پیغمبر کی شکل تو نہیں بن سکتا مگر آواز ان کی آواز سے مشابہ کر دیتا ہے (آیت۔۵۲)

☆ بعض صحابہ کرام نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو جہاد میں شہید ہو گئے وہ تو بڑے درجہ والے ہیں ہم لوگ جہاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے لیکن اگر ہمیں بغیر شہادت موت آئی تو ہمارے لیئے کیا حکم ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ تم فکر نہ کرو تم شہید ہو یا ویسے وفات پاؤ جنت اور اچھا رزق تمہارے لئے نامزد ہو چکا ہے۔ رب تعالیٰ تم سے راضی ہو چکا۔ اب تمہیں بھی وہی دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ (آیت۔۵۹)

Marfat.com

☆ بارش خاص آسمان سے نہیں آتی بلکہ سورج کی گرمی سے سمندروں کا پانی بھاپ بن کر اڑتا ہے اوپر جا کر ٹھنڈک سے جم کر بادل بن جاتا ہے۔ (آیت۔۶۴)

☆ زمین کے اندر جو کچھ دفینے ہیں مثلاً آگ، پانی، دھاتیں وغیرہ سب تمہارے زیر فرمان کر دیں کہ وہ تمہیں نفع پہنچاتی ہیں۔ (آیت۔۶۵)

☆ سارے غیبی واقعات ایک لوح محفوظ میں لکھ دیئے ہیں اور یہ تحریر اس لیئے ہے کہ جو بندے لوح محفوظ پر نظر رکھتے ہیں انہیں اپنے غیوب پر اطلاع دی جائے۔ رب تعالیٰ کو اپنے بھول جانے کا تو خطرہ نہ تھا۔ (آیت۔۷۰)

☆ چہرہ دل کا آئینہ ہوتا ہے دل کے آثار چہرے پر نمودار ہوتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن کی پہچان یہ ہے کہ رب تعالیٰ کی حمد اور حضور ﷺ کی نعت شریف سن کر اس کے چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہوتے ہیں کفار کے منہ بگڑ جاتے ہیں۔ (آیت۔۷۲)

☆ غور کرو کہ جن بتوں کو تم پوجتے ہو وہ ایک مکھی نہیں بنا سکتے اور اگر مکھی اُن سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ اسے چھڑا نہیں سکتے اللہ تعالیٰ کو جو غالب و طاقتور ہے چھوڑ کر اتنے ہی کمزور ترین معبودوں کی پرستش کرتے ہو۔ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا سننا کمال نہیں بلکہ اس پر غور کرنا کمال ہے۔ (آیت۔۷۳)

ترتیب مصطفوی ۔۲۳ سورۃ المومنون ترتیب نزول ۔۷۴

☆ اس طرح کی جنت اور وہاں کی نعمتوں کے مستحق ہوئے دیدار الٰہی کے حقدار بنے یا دنیا میں مقبول الدعاء ہوئے اور ان کی زندگی کامیاب ہوئی معلوم ہوا کہ ایمان اور تقویٰ دونوں جہاں کی کامیابیوں کا ذریعہ ہے اس سے دعائیں قبول، آفات دور اور مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا (طلاق ۲) نماز کی حالت میں ان کے دلوں میں رب تعالیٰ کا خوف اور اعضا میں سکون ہوتا ہے نظر اپنے مقام پر قائم ہوتی ہے نماز میں کوئی عبث کام نہیں کرتے اور ان کا دھیان نماز میں رہتا ہے نماز قائم کرنے کے یہی معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ (آیات ۱۔۲)

☆ مومن اپنی شرعی لونڈی سے صحبت کر سکتا ہے مگر مولاۃ عورت اپنے غلام سے صحبت نہیں کرا سکتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ متعہ حرام ہے کیونکہ جس عورت سے متعہ کیا جائے وہ لونڈی تو ہے نہیں اور بیوی بھی نہیں۔ اس لیئے اس پر طلاق، خلع، اظہار، ایلاء نہیں ہوتا۔ نہ وہ میراث کی مستحق ہے جب وہ کچھ بھی نہ ہوئی تو اس کی طرف رخ کرنا فمن ابتغیوراء ذلک (حد سے بڑھنے والوں) کے زمرے میں آتا ہے ہجرت کے بعد کچھ روز متعہ حلال فرمایا جانا عارضی تھا جیسے شراب کی حلت عارضی تھی۔ نیز پتہ چلا کہ اغلام، جلق وغیرہ سب حرام ہیں کیونکہ یہ بھی فمن ابتغیوراء ذلک میں داخل ہیں شہوت پوری کرنے کے لیئے صرف بیوی اور لونڈی ہے باقی

Marfat.com

تمام ذرائع حرام ہیں مجبوی کی حالت میں روزے رکھے کہ اس سے شہوت کا زور ٹوٹ جائے گا۔ جلق لگانے پر ایک امت پر عذاب الٰہی آچکا ہے۔ (آیت۔۷)

☆ نماز کی حفاظت کی تین صورتیں ہیں ہمیشہ پڑھنا صحیح وقت پر پڑھنا صحیح طریقہ سے واجبات سنن مستحبات سے پڑھنا۔ نماز پڑھنی کمال نہیں بلکہ نماز قائم کرنا اور اس کی حفاظت کرنا کمال ہے۔ صوفیا کے مشرب میں نماز کی حفاظت یہ ہے کہ ایسے گناہوں سے بچے جن سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں مال کمانا بھی اچھا۔ اسے کما کر پھر اسے سنبھالنا بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتے وقت تک نماز، روزہ، حج وغیرہ کی حفاظت کی ہمیں توفیق دے۔ خیریت سے یہ متاع منزل مقصود پر پہنچے۔ (آیت۔۹)

☆ تخلیق انسان کے مراحل اس طرح ہیں کہ مٹی سے غذا، غذا سے خون، خون سے نطفہ اور نطفہ سے انسان بنایا۔ یعنی نطفہ کو ماں کے رحم میں محفوظ رکھا۔ وہاں ہی رکھ کر مختلف رنگ بدلتا ہوا انسان بنایا۔ خیال رہے کہ مذکورہ تبدیلیاں چالیس چالیس دن کے بعد ہوتی ہیں چلہ بڑی برکت والی چیز ہے اس میں روح پھونکی اور انسان کو بھی سمیع و بصیر بنایا۔ سبحان اللہ۔ یہاں خلق بمعنی صورت گھڑنا اور شکل بنانا ہے۔ (آیات ۱۲ تا ۱۴)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چونکہ ابھی عمر پوری نہیں ہوئی تھی لہٰذا ان کی وفات نہ ہوئی عمر اس دنیا میں رہ کر پوری ہوتی ہے۔ (آیت۔۱۶)

☆ پانی کا اصل کارخانہ آسمان میں ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وفی السماء رزقکم وما توعدون (زاریات ۲۲) سمندر تو اس کا خزانہ ہے جیسے خزانہ میں روپیہ رہتا ہے بنتا نہیں۔ بنتا ٹکسال میں ہے دوسرے یہ کہ رب تعالیٰ ہر ملک میں اس انداز سے بارش بھیجتا ہے جتنی وہاں کی ضروریات کے لیے کافی ہو۔ (آیت۔۱۸)

☆ حضرت نوح علیہ السلام کشتی کے موجد ہیں آپ نے رب تعالیٰ کی تعلیم سے کشتی بنائی تھی نہ کہ کسی سے سیکھ کر۔ کوفہ کی جامع مسجد کے پاس والا تنور جب اس میں سے قدرتی طور پر پانی ابلنے لگے تو فوراً کشتی میں سوار ہو جانا کہ یہ طوفان آنے کی علامت ہے۔ بیوی بچے یا، سارے مومنین اس کشتی میں سوار کر لیں سوائے ان کے نافرمان ہیں۔ یہی زیادہ ظاہر ہے تمہارا بیٹا کنعان اور اس کی ماں واعلہ بھی انہیں ہلاک ہونے والے کفار میں سے ہے۔ (آیت۔۲۷)

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی نسل میں ایسی برکت ہوئی کہ تمام انسان آپ ہی کی اولاد سے ہوئے۔ ہر مسافر کو چاہیے کہ کسی منزل پر اترتے وقت یہ دعا رب انزلنی منزلا مبرکا وانت خیر المنزلین پڑھ لیا کرے۔ (آیت۔۲۹)

☆ اوّلاً شیطان نے نبی کو بشر کہا۔ پھر ہمیشہ کفار نے کہا قرآن کے جزدان کو دیکھنا غافل کا کام ہے اور جزدان کے اندر قرآن کو دیکھنا مومن کا شیوہ ہے ابوجہل صحابی نہ بنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افضل ترین صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اگرچہ دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ ابوجہل نے صرف بشریت کو دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بشریت

Marfat.com

کے غلاف میں نور کو دیکھا۔ (آیت۔۳۳)

☆ انبیائے کرام پر بھی عبادات فرض ہیں۔کوئی شخص خواہ کسی درجہ کا ہو عبادت سے سبکدوش نہیں ہوسکتا کیونکہ تمام آسمانی دین عقائد میں یکساں ہیں ان کے اعمال میں فرق تھا۔خیال رہے کہ دین عقاید کا نام ہے۔اعمال کو مذہب کہا جاتا ہے۔تقویٰ کے یہ معنی نہیں کہ اچھے لذیذ کھانے چھوڑ دیئے جائیں بلکہ حرام کاموں سے بچنا تقویٰ ہے۔ (آیت۔۵۲)

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریباً پندرہ احکام شرعی ان کی رائے کے مطابق آئے جیسے عورتوں کا پردہ، شراب کی حرمت، مقام ابراہیم کا مصلہٰ بنایا جانا وغیرہ۔ (آیت۔۱۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مکہ معظمہ پر سات سال قحط سالی مسلط ہوئی یہاں تک کہ اہل مکہ نے درختوں کی چھالیں کھائیں۔ تب سرداران قریش نے ابوسفیان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دعا کے لیئے بھیجا۔ابوسفیان نے آکر عرض کیا کہ آپ رحمت اللعالمین ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں اور مکہ والے بھوک سے ہلاک ہوئے جارہے ہیں۔دعا فرمائیں کہ رب تعالیٰ قحط سالی دور فرمائے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی جس سے قحط سالی دور ہوگئی۔ (آیت۔۷۵)

☆ کفار پر عذاب اور ان کی ہلاکت مومنوں کے لیئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس پر شکر کرنا چاہیے۔اسی لیئے حضور ﷺ ابوجہل کے قتل پر سجدہ شکر ادا کیا اور عاشورہ کے دن روزہ رکھا کہ اس دن فرعون غرق ہوا تھا۔ (آیت۔۲۸)

☆ برزخ ایک آڑ ہے جو دنیا کی طرف لوٹنے نہ دے گی۔ (آیت۔۱۰۱)

☆ دنیا کی عمر تین لاکھ ساٹھ برس ہے۔ (آیت۔۱۰۱)

ترتیب مصطفوی۔۲۴ سورۃ النور ترتیب نزول۔۱۰۲

☆ جو مسلمان کسی پارسا عورت کے متعلق کہے کہ اس نے زنا کیا اور اس کے ثبوت میں چار گواہ پیش نہ کر سکے تو خود اس تہمت لگانے والے کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔تہمت خواہ صراحتہً لگائے جیسے کہے کہ فلاں عورت نے زنا کروایا ضمناً مثلاً کہے کہ فلاں عورت کا بچہ حرامی ہے خیال رہے کہ اگر تین آدمی کہیں کہ ہم نے فلاں کو زنا کرتے دیکھا تو بھی انہیں تہمت کے ضمن میں یہ سزا ہو جائے گی کیونکہ چار گواہ پورے نہیں ہوئے۔اور اگر دو ہزار آدمی بھی کہیں کہ فلاں عورت نے زنا کیا مگر چشم دید چار گواہ نہ ہوں تو بھی سب کو سزا ہو جائے گی۔اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ زنا چار گواہوں کی گواہی سے ثابت ہوگا جو عینی گواہی دیں دوسرے یہ کہ جو کسی پارسا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور ثابت نہ کر سکے تو وہ حد قذف یعنی تہمت لگانے کی سزا کا سزاوار ہے تیسرے یہ کہ یہ سزا اسی کوڑے ہیں چوتھے یہ کہ ایسی تہمت لگانے والے کی آئندہ کبھی گواہی قبول نہ ہوگی یعنی وہ ہمیشہ کے لیئے مردود الشہادت ہو جائے گا۔ (آیت۔۴)

Marfat.com

☆ جو اپنی بیویوں پر زنا کا عیب لگائیں اور ان کے پاس ان کی اپنی گواہی کے علاوہ گواہ نہ ہوں تو وہ چار بار کہے کہ سچا ہے اور پانچویں دفعہ کہے اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ یا اس طرح کہے کہ میں نے اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھا ہے یا کہے کہ اس کا یہ حمل میرا نہیں حرام کا ہے چار بار اشہد باللہ کہے یہ کہنا گواہی کے قائم مقام ہوگا۔ یہاں عذاب سے مراد زنا کی سزا ہے شھدات باللہ سے مراد شرعی گواہی نہیں بلکہ اپنی پاکدامنی اور عصمت پر چار قسمیں کھانا مراد ہے آیت کریمہ کی طرز سے معلوم ہوا کہ عورت کی یہ قسمیں صرف عورت کو سزا سے بچانے کا کام دیں گی۔ اس تہمت لگانے میں کہ مرد جھوٹا ہے ان قسموں سے مرد پر کوئی اثر نہ ہوگا خیال رہے کہ کسی مسلمان پر نام لے کر لعنت کرنا یا غضب کی بددعا کرنا منع ہے سوائے لعان کے۔ مسلمان اگرچہ کیسا ہی فاسق ہو مگر لعنت کا مستحق نہیں اس کا نام لعن ہے اگر خاوند اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے اور وہ دونوں گواہی کے اہل ہوں اور عورت اس کا مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے۔ اگر مرد اس سے انکار کرے تو قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ یا تو لعان کرے یا اپنے جھوٹے ہونے کا قرار کرے اگر اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرے تو اس پر قذف کی حد کے مطابق اسی کوڑے مارنا واجب ہوں گے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم مصیبت میں پڑ جاتے اور تم کو لعان وغیرہ کے احکام نہ معلوم ہوتے۔

(آیت۔۱۰)

☆ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا کہ کسی کا پاؤں اس پر نہ پڑے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ رب آپ کی اہلیہ کو محفوظ نہ فرمائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگ جانے پر رب تعالیٰ نے آپ کو نعلین شریف اتارنے کا حکم دیا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ اب آپ کی اہل بیت کی آلودگی منظور فرمائے اسی طرح اور مخلص مومنوں اور مومنات نے آپ کی عصمت کے گیت گائے۔ (آیت۔۱۱)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس معاملہ میں مسلمانوں کی تین جماعتیں ہو گئیں تھیں ایک وہ جو تہمت میں شریک ہو گئے۔ دوسرے وہ جو گومگو اور تذبذب میں رہے۔ تیسرے وہ جنہوں نے صراحۃً فرما دیا کہ کھلا جھوٹ ہے۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر خلفائے راشدین۔ پہلوں پر عذاب آیا اور دوسروں پر عتاب ہوا تیسروں پر رحمت الٰہی۔

(آیت۔۱۷)

☆ تہمت لگانے والوں اور بدگمانی کرنے والوں کو کبھی توبہ کی توفیق نہ ملتی یا ان میں سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوتی۔

(آیت۔۲۲)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بی بی مریم علیہ السلام سے افضل ہیں کہ بی بی مریم علیہ السلام کی گواہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عصمت کی گواہی خود رب تعالیٰ نے دی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی بچے نے دی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کی گواہی رب تعالیٰ نے

Marfat.com

دی یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنتی ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسا اللہ کا ایک ہونا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہونا کیونکہ ان کے جنتی ہونے کی خبر اس آیت میں صراحۃً وارد ہوئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لاکھوں خصوصیات میں سے چند یہ ہیں۔(۱) آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری ملیں۔(۲) آپ تمام عورتوں میں سے بہت بڑی عالمہ، زاہدہ، محدثہ، اور مفسرہ قرآن تھیں۔(۳) حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ کی تصویر حریر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ یہ دنیا اور آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔(۴) آپ کے سینہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی (۵) آپ کے حجرے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہوئے (۶) آپ کی عصمت کی رب تعالیٰ نے گواہی دی (۷) آپ کے بستر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی (۸) آپ کو جبرائیل امین سلام عرض کرتے تھے (۹) آپ پاک پیدا ہوئیں اور پاک ہیں۔ تا قیامت آپ کا حجرہ اقدس جن وانس وملائکہ کی زیارت گاہ رہے گا۔ یہ حجرہ ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ بنا۔ اللہ تعالیٰ اس طیبہ طاہرہ صدیقہ ماں کے طفیل ہم جیسی گنہگار اولاد پر رحم فرمادے۔ اچھے ماں باپ کے بُرے بچے بھی بخشے جاتے ہیں۔

(آیات ۲۶۔۲۷)

☆ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیئے، خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیئے۔ پاک دامن عورتیں پاک دامن مردوں کے لیئے اور پاک باز مرد پاک دامن عورتوں کے لیئے ہیں۔ خبیث خصلتیں خبیث باتیں تہمت وغیرہ خبیث لوگوں کے لیئے ہیں اچھے لوگ اس سے بچتے ہیں۔

(آیت۔۲۷)

☆ غیر گھر میں بغیر اجازت جانا منع ہے۔ اس سلسلے میں خواہ صراحۃً اجازت لے لو یا بلند آواز سے سلام یا الحمد للہ یا سبحان اللہ کہو ملاقات ہونے پر پہلے سلام پھر کلام کرو۔ مسلمان کے گھر میں بغیر اجازت گھس جانا کسی کے لئے جائز نہیں۔ نہ عام لوگوں کو، نہ پولیس کو، نہ بادشاہ کو، نہ پیر وفقیر کو، یہ حکم عام ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت خانہ میں بغیر اجازت فرشتوں کے لیئے حاضر ہونا بھی جائز نہیں تھا رب تعالیٰ فرماتا ہے لا تدخلو بیوت النبی۔ (الاحزاب) اس حکم میں فرشتے بھی داخل ہیں اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو جو تمہیں اندر جانے کی اجازت دے تو بھی اہل خانہ کی اجازت کے بغیر کسی کے خالی مکان میں نہ جاؤ ہاں جب مکان والا تمہیں اپنے مکان میں داخل ہونے کی اجازت دے تو داخل ہو جاؤ۔

(آیت۔۲۸)

☆ عورت کے لیئے صرف کرتہ کافی نہیں بلکہ دوپٹہ اوڑھنا بھی ضروری ہے تا کہ جسم کا اندازہ نہ ہو سکے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دوپٹہ صرف سر پر ہی نہ اوڑھے بلکہ اتنا بڑا ہو کہ سر، سینہ اور پیٹھ سب کو ڈھانپ سکے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دوپٹہ اتنے باریک کپڑے کا نہ ہو جس سے جسم بھی نہ چھپ سکے یا جو جسم کو چھپا نہ سکے۔ باپ سے مراد سارے اصول دادا، پڑدادا وغیرہ ہیں اور بیٹوں سے مراد سارے فروع پوتا، نواسا وغیرہ ہیں خلاصہ یہ کہ شوہروں اور محرموں سے پردہ نہیں۔

(آیت۔۳۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کی تسبیح ملاحظہ فرمارہے ہیں صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم کھانا کھاتے تھے اور کھانے کی تسبیح سنتے تھے

Marfat.com

یہ تو ذرّوں کے علم کا حال ہے پھر آفتاب نبوت کا کیا کہنا۔ آسمانوں کی ساری مخلوقات اور زمین کی تمام مخلوقات سوائے کفار کے رب سبحانہ تعالیٰ کی پاکیزگی بولتے ہیں پرندے زمین و آسمان کے درمیان ہوا میں اڑنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ ہر جانور اپنے اختیار سے تسبیح پڑھتا ہے جو رب تعالیٰ نے بطور القا انہیں سکھائی ہے یہاں اضطراری تسبیح مراد نہیں یہ بھی

• معلوم ہوا کہ ہر حیوان کی تسبیح جدا ہے جسے وہ فطری طور پر جانتا ہے ہر جانور کی غذا بھی الگ ہے جسے وہ فطری طور پر جانتا ہے اس میں بدعمل اور بدعقیدہ انسان کو تنبیہ ہے کہ جانور تو اللہ تعالیٰ کی یاد کریں اور تو اشرف المخلوقات ہو کر بدکاری کرے کتنی شرم کی بات ہے۔ (آیت۔۴۱)

☆ اولوں کے پہاڑ برساتا ہے یا جیسے زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمانوں پر برف کے پہاڑ ہیں جن سے اولے برستے ہیں۔ ان اولوں سے بعض کے کھیت، گھر، جانور یا جان تباہ کر دیتا ہے اور بعض کو محفوظ رکھتا ہے۔ بجلی کی چمک ایسی تیز ہوتی ہے جس سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ آنکھوں کی بصارت جاتی رہے گی۔ (آیت۔۴۳)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلانا رب تعالیٰ کی قدرت ہے اسی طرح سب کا نطفہ سے پیدا ہونا قانون ہے اور بعض کا بغیر نطفہ کے پیدا ہونا رب تعالیٰ کی قدرت ہے۔ رینگنے والے جانور جیسے سانپ مچھلی اور بہت سے کیڑے مکوڑے بھی پانی سے بنائے جس طرح آدمی اور اڑنے والے جانور دو پاؤں پر چلتے ہیں اسی طرح چوپائے چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ خیال رہے کہ جنات کے چار ہاتھ پاؤں ہیں مگر وہ انسانوں کی طرح دو پاؤں سے چلتے ہیں اونچے دیتے ہیں گائے بھینس، بکری، اور اکثر چرندے، جانور چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ خیال رہے کہ چار ہاتھ پاؤں والی مخلوق بچے دیتی ہے باقی انڈے دیتے ہیں سوائے چھپکلی کے کہ اس کے چار ہاتھ ہیں مگر انڈے دیتی ہے۔ (آیت۔۴۵)

☆ عہد صدیقی و فاروقی میں روم و فارس کے ملک فتح ہوئے اور مشرق و مغرب میں اسلام پھیل گیا۔ عہد صدیقی دو برس تین ماہ، خلافت فاروقی دس سال چھ ماہ اور خلافت عثمانی بارہ سال، خلافت حیدری چار سال نو ماہ اور امام حسن کی خلافت چھ ماہ رہی۔ ان فتوحات اور قیام امن کے وعدے اس بنا پر تھے کہ ان لوگوں کے عقائد و اعمال درست رہیں۔ (آیت۔۵۵)

☆ اگر بہن شادی کے بعد اپنے گھر آباد ہو اور بھائی ضرورۃً وہاں رہے یا بطور مہمان وہاں جائے تو اس کے گھر کھانا پینا نہ شرعاً ممنوع ہے نہ عقلاً۔ بعض نادان بہن یا بیٹی کے گھر کھانا عار سمجھتے ہیں انہیں اس آیت پر نظر رکھنی چاہیے۔ بیٹی یا بہن کے گھر کھانا معیوب سمجھنا ہندوؤں کی رسم ہے بلکہ اگر بیٹی یا بہن امیر ہو باپ یا بھائی فقیر یا معذور ہوں تو ان امیر بہن و بیٹی پر ان معذوروں کا نفقہ واجب ہے مگر عورتیں یہ نفقہ اپنے مال سے دیں خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر نہ دیں۔ (آیت۔۶۰)

Marfat.com

☆ جوکوئی ذی رحم محرم کے گھر سے چوری کرلے اس کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے ان کی دلیل یہ آیت ہوسکتی ہے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جب ان لوگوں کو ان گھروں میں آنے جانے کی اجازت ہے تو جو مال گھر میں آزاد پڑا ہے وہ اس کے حق میں محفوظ نہ رہا اور غیر محفوظ مال کی چوری سے ہاتھ نہیں کٹتا۔ (آیت۔۶۱)

ترتیب مصطفوی۔۲۵ سورۃ الفرقان ترتیب نزول۔۴۲

☆ قرآن میں غیبی خبروں کا ہونا اس کی حقانیت کی دلیل ہے۔ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علوم غیبیہ پر مطلع ہونا اور مطلع کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے۔جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو محدود کرے وہ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر ہے۔ (آیت۔۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتے نازل ہوتے تھے اور صحابہ کرام بلکہ کفار نے بھی انہیں کئی بار انسانی شکل میں دیکھا اور محسوس کیا۔ (آیت۔۷)

☆ جسم کی پاکی کے لیے کنوئیں وغیرہ کا پانی ہے اور دل کی پاکی کے لیے محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم درکار ہے۔ (آیت۔۱۰)

☆ دوزخ میں عقل وحواس، دیکھنا، سننا سب کچھ ہے۔دوزخ مومن وکافر کو پہچانتی ہے اسی لیے کفار کو دیکھ کر غصہ اور غضب کرے گی اور مسلمانوں کو دیکھ کر ان پر سرد ہوجائے گی۔ (آیت۔۱۲)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ گنہگار مومن دوزخ سے جلے ہوئے کوئلے کی شکل میں نکالے جائیں گے پھر جنت کے پانی سے وہ ایسے اگیں گے جیسے کھیت میں سبزہ۔ (آیت۔۱۴)

☆ ابولہب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے دوزخ میں انگلی سے پانی ملتا ہے۔ (آیت۔۲۳)

☆ مستقر سے مراد قبر ہے اور مقیل سے مراد جنت۔مومن کی قبر جنت کا باغ ہوتی ہے اور اس کا دائمی مقام خود جنت ہے یا ان دونوں سے مراد جنت کے دو حصے ہیں۔مستقر وہ حصہ جہاں جنتی اپنے دوستوں سے ملاقات کرے گا اور مقیل وہ جگہ جہاں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا یا مستقر دنیا ہے اور مقیل آخرت مومن مسجد میں اور کافر بت خانہ میں زندگی گزارتا ہے اور مسجد کہیں بہتر ہے یا مستقر سے مراد حساب کے بعد کی جگہ ہے اور مقیل حساب کے دوران کی جگہ یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور وہ بادل نظر آنے لگے گا جو آسمانوں سے اوپر آسمانوں کی لڑائی ہے اس طرح کہ اولاً پہلے آسمان کے فرشتے اتریں گے جن کی تعداد تمام جن وانس سے زیادہ ہے پھر دوسرے تیسرے آسمان پھٹیں گے اور وہاں کے فرشتے اترتے جائیں گے ہر آسمان کے فرشتوں کی تعداد نچلے آسمان کے فرشتوں سے زیادہ ہوگی۔ (آیات ۲۴۔۲۵)

Marfat.com

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل فرعون، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابل نمرود، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ابوجہل وغیرہ اسی لئے پیدا کئے گئے کہ نبی کی طاقت کا پتہ چلے۔ (آیت۔۳۱)

☆ توریت وانجیل ایک دم آئیں اور قرآن آہستہ آہستہ نازل ہوا۔ دوسرے یہ کہ وہ کتابیں لکھی ہوئی آئیں اور قرآن بولا ہوا۔ آہستہ آنے میں امت کو عمل کرنا نہایت آسان رہا اور رب تعالیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ کلام ہمیشہ قائم رہا۔ (آیت ۳۴)

★ نبوّت بصارت سے نظر آتی ہے۔ اس کے لیئے بصیرت ایمان کی ضرورت ہے۔ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور آنکھوں والا ابوجہل آپ کو نہ دیکھ سکا۔ اس سے معلوم ہوا کہ معجزات کے قوی اثر کا کفار کو بھی اقرار تھا وہ کہتے تھے کہ اگر ہم پورے ضدی نہ ہوتے تو آپ کے معجزات کی وجہ سے کفر سے کبھی کے ہٹ چکے ہوتے معلوم ہوا کہ ضد کا علاج ناممکن ہے۔ (آیات ۴۱۔۴۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا اور تمام مخلوقات بنتی ہوئی ملاحظہ کی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اول الخلق ہیں ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بنی۔ اسی لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی وحی کے موقعہ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پہچان لیا کہ یہ فرشتہ ہے اور جو کچھ بول رہا ہے وحی الٰہی ہے ورنہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پہچان نہ ہوتی تو آیت اقرا باسم ربک یقینی نہ رہتی۔ (آیت۔۴۵)

☆ بارش کے پانی سے وضو اور غسل درست ہے نیز اس پانی سے جو بارش کے پانی کی طرح مطلق ہو وضو جائز ہے۔ (آیت۔۴۸)

☆ ماں باپ کے نطفہ سے انسان کو پیدا فرمایا کہ باپ کے نطفہ سے ہڈی اور ماں کے نطفہ سے گوشت بنتا ہے اسی لیئے نسب باپ سے منسوب ہوتا ہے نہ کہ ماں سے۔ (آیت۔۵۴)

☆ پیغمبر کی تعلیم بدنصیب کے لیئے زیادہ گمراہی کا باعث بن جاتی ہے جیسے سورج سے چمگادڑ کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے۔ (آیت۔۶۰)

☆ سراج سے مراد آپ روشن اور منیر سے مراد دوسرے سے روشن۔ سورج خود روشن ہے چاند سورج سے روشن ہے اس لیئے رب نے سورج کو سراج فرمایا اور چاند کو منیر کہا۔ خیال رہے کہ رب نے سورج کو بھی سراج فرمایا اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج و منیر فرمایا۔ وسراجا منیر (الاحزاب ۴۶) کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سب چمکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مخلوق سے نہ چمکے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر دن نکال دیا کہ کسی چراغ کی ضرورت نہ رہی۔ خیال رہے کہ سورج چراغوں کو بجھاتا ہے مگر ذرّوں کو چمکاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیائے کرام کے دین منسوخ کئے مگر علماء واولیا کو چمکا دیا۔ (آیت۔۶۱)

☆ چاند، سورج وغیرہ آسمان کے گھیرے میں ہیں نہ کہ آسمان کے جرم میں ان سے آسمان بہت دور ہیں اس طرح کہ رات دن کی اور دن رات کا خلیفہ ہے کہ رات میں اگر عبادت رہ جائے تو دن کو قضا کر لو اور دن کی رات کو ادا کر لو۔ دن رات کا آگے پیچھے آنا جانا

Marfat.com

قدرت کی دلیل ہے۔ عالم کی چیزوں سے پورا فائدہ مومن عاقل اٹھاتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے اسے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ غافل ان میں تدبر کرنے سے بالکل کورا رہتا ہے مومن کے لیے عالم کا ہر ذرہ معرفت الٰہی کی کتاب ہے۔ مومن کی رفتار تواضع اور انکساری کے ساتھ ہوتی ہے کہ وہ چلنے میں نگاہ نیچے رکھتے ہیں آہستہ قدم نرمی سے چلتے ہیں۔ (آیات ۶۱۔۶۳)

☆ اسراف ناجائز جگہ مال خرچ کرنا ہے یا جائز جگہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے حقوق میں کمی کرنی تنگی ہے ان دونوں سے بچنا چاہیے۔ خیال رہے کہ نیکی کے امور میں جتنا بھی خرچ کرو وہ اسراف نہیں۔ کسی نے ایک بزرگ کو بہت خیرات کرتے دیکھ کر کہا لا خیر و فی السرف یعنی اسراف میں بھلائی نہیں۔ فورا جواب دیا لا سرف فی الخیر بھلائی میں اسراف نہیں۔ یعنی کفر و شرک اور بدعقیدگی سے دور رہتے ہیں۔ (آیت۔۶۷)

☆ قتل سے بھی توبہ ہو سکتی ہے مگر حق اللہ میں حق عبد میں بندے سے معافی حاصل کرنی ضروری ہے یا یہ کہو کہ مقتول کے وارثوں کو خون بہا دینا، ان سے معافی چاہنا قتل کی توبہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے لیے ضروری ہے کہ آئندہ عمل بدل جائیں گذشتہ پر شرمندگی، آئندہ گناہوں سے بچنا۔ توبہ کے دو بازو ہیں یا اس طرح کہ توبہ کی برکت سے آئندہ نیکیوں کی توفیق دے گا۔ اور بندہ رب کے فضل سے گناہوں کے بقدر بلکہ ان سے زیادہ نیکیاں کر کے گناہ کا کفارہ ادا کر کے مرے گا یا اس طرح کہ قیامت میں اپنی بندہ نوازی سے اس کو ہر گناہ پر نیکی دے گا مگر یہ گناہ کا عوض نہ ہوگا بلکہ گناہ کی تبدیلی ہوگی جیسے پارس سے تانبہ سونا بن جاتا ہے۔ (آیت۔۷۰)

☆ اولاد کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے مومن ماں باپ کی قبر بھی ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور انہیں قبر میں جنت و راحت ملتی ہے کہ ایسی اولاد کی ہر نیکی سے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں۔ (آیت۔۷۴)

ترتیب مصطفوی۔۲۶ سورۃ الشعراء ترتیب نزول۔۴۷

☆ جہاں مسلمان اپنے کاروبار میں لگے ہوں۔ قرآن کی طرف توجہ نہ کر سکتے ہوں ایسی جگہ قرآن کی تلاوت منع ہے۔ (آیت۔۵)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کی نبوت کے لیے تین وجوہ عرض کیے۔ فرعون کی ایذا کا ڈر۔ فرعون کے جھٹلانے کے موقعہ پر دل کی تنگی یعنی زیادہ جوش اور بہت رنج جس سے تبلیغ میں رکاوٹ پیدا ہو۔ زبان شریف کی لکنت جس سے بات صاف نہ کہی جا سکے۔ تفسیر تنویر المقیاس میں فرمایا کہ دل کی تنگی سے مراد جرات کی کمی ہے۔ اے اللہ حضرت ہارون علیہ السلام کو رسول بنا کر میرے ہمراہ فرما جو میری مدد کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں سے مدد لینا سنت انبیاء ہے۔ اسے حرام یا شرک کہنا سخت جہالت ہے۔ (آیت۔۱۳)

☆ اگر رب کو ڈھونڈنا ہو تو ان محبوبوں کے دروازوں پر جاؤ۔ اس فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا کنیت ابو العباس تھی اس کی عمر چار سو

Marfat.com

ساٹھ سال ہوئی۔ (آیت۔۱۵)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر روانہ ہوئے آپ پشینہ کا جبہ زیب تن فرمائے ہوئے تھے دست مبارک میں عصا تھا۔عصا کے کنارے پر زنبیل تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اولاً حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے انہیں اپنی رسالت کی خبر دی اور خوشخبری سنائی کہ تم بھی نبی بنا دیئے گئے ہو فرعون کے پاس چلنے کو فرمایا۔آپ کی والدہ ماجدہ یہ سن کر گھبرائیں اور بولیں کہ فرعون تم کو قتل کرنے کے لیئے تمہاری تلاش میں ہے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ رکے۔صبح کے وقت فرعونی دربار میں پہنچے اور رب کا پیغام سنایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض حکام کے کفار بھی مکلف ہیں۔فرعون پر بنی اسرائیل کو چھوڑنا واجب ہو گیا تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیس سال تک فرعون کے پاس پرورش پائی تھی اور اتنے عرصہ تک حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کا کھانا، کپڑا، مکانات استعمال فرماتے رہے۔دوسرے یہ کہ کفار کا کھانا حلال ہے۔اگر یہ چیزیں حرام ہوتیں تو رب تعالیٰ اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے پہلے ہی بچاتا۔ (آیت۔۱۶)

☆ اے فرعونیو اگر تم میں آیات الٰہیہ میں غور کرنیکی اہلیت ہو تو ان سے رب کو پہچانو۔اس وقت فرعون کے آس پاس پانچ سو خاص آدمی زیوروں سے آراستہ جڑاؤ کرسیوں پر بیٹھے تھے ان لوگوں کا یہ عقیدہ نہ تھا کہ آسمان وزمین کا خالق فرعون ہے یا وہ آسمان وزمین کو دائمی مانتے تھے۔قدیم کو خالق کی ضرورت نہیں لہٰذا ان کے لیئے کوئی خالق نہ مانتے تھے۔

(آیت۔۲۵)

☆ مومن کی موت عید ہے کہ اس کے ذریعہ وہ رب سے ملتا ہے۔اسی لیئے بزرگوں کی وفات کو عرس یعنی شادی کہتے ہیں۔

(آیت۔۵۰)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہو جاؤ تمہارے پیچھے فرعون آئے گا۔اور غرق ہو جائے گا جو فرعونی لشکر کو جمع کریں یہ لشکر بنی اسرائیل کا پیچھا کریں اور گرفتار کریں۔اگر گرفتاری میں جنگ کرنا پڑ جائے تو یہ لشکر جنگ کر لیں اس کی سکیم تو یہ تھی مگر رب کا منشا یہ تھا کہ سب غرق کر دیئے جائیں بنی اسرائیل اس وقت چھ لاکھ ستر ہزار تھے مگر فرعونی لشکر بے شمار تھا فرعون نے اپنے لشکر کے اعتبار سے بنی اسرائیل کو تھوڑا کہا وہ سمجھا کہ آج اکثریت اقلیت کو دبا لے گی مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ (آیت۔۵۴)

☆ جس جگہ پیغمبر کی قبر ہو وہاں عذاب الٰہی نہیں آسکتا مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام اور آپ کے بھائیوں کی قبریں تھیں اسی لیئے فرعون پر وہاں رہ کر عذاب نہ آیا بلکہ باہر نکال کر غرق کیا گیا۔ (آیت۔۵۷)

☆ فرعون نے لشکر اس طرح ترتیب دیا کہ چھ لاکھ آگے، چھ لاکھ دائیں، چھ لاکھ بائیں، چھ لاکھ پیچھے اور بے شمار جماعت وسط میں تھی اور خود فرعون ان کے درمیان تھا بنی اسرائیل ڈرے کہ آگے دریا ہے اور پیچھے فرعونی لشکر۔ (آیات ۶۰۔۶۱)

Marfat.com

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا اس بنا پر تھا کہ رب نے فرمایا تھا کہ انی معکما (طٰہٰ ۴۶) میں تم دونوں کے ساتھ ہوں جب بحکم رب تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا دریا کے اندر مارا تو دریا کے بارہ حصے ہو گئے جس سے بارہ خشک راستے بن گئے۔ یہ دریائے قلزم تھا جو بحر فارس کا ایک حصہ ہے یہاں سے مصر تین دن کی راہ کی مسافت پر ہے ان راستوں کے دونوں طرف پانی کے پہاڑ کھڑے ہو گئے سبحان اللہ، فرعون اور اس کے لشکر کو بنی اسرائیل کے قریب کر دیا اس طرح جب بنی اسرائیل باہر نکلے تو فرعونی بیچ دریا کے پہنچے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پار لگانا تھا دوسروں کو اس لئے پار لگایا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے اس لیے ومن معہ فرمایا گیا لکڑی کے طفیل لوہا بھی تر جاتا ہے۔ بزرگوں کی ہمراہی دین و دنیا میں نجات کا ذریعہ ہے اس طرح جب فرعونی بیچ سمندر میں آ گئے اور بنی اسرائیل نکل گئے تو ان تمام پانی کے پہاڑوں کو آپس میں مل جانے کا حکم دے دیا گیا۔ اس زمانے میں مومنوں کو تو دیکھ کر اور بعد والے لوگوں کو ان کے قصے سن کر بلکہ فرعون کی لاش دیکھ کر عبرت کا نشان ملا۔ کیونکہ اس کی لاش بعد میں محفوظ رکھی گئی رب تعالیٰ نے فرمایا ہے فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک ایۃ (یونس ۹۲) اہل مصر میں سے صرف تین حضرات ایمان لائے حضرت آسیہ فرعون کی زوجہ۔ حضرت خربیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ آل فرعون کا مومن اور بی بی مریم بنت ناموشا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر شریف کا پتہ دیا۔ (آیات ۶۲ تا ۶۷)

☆ دنیا میں نیک نامی اور اچھا ذکر رب کی رحمت ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اور آپ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ تمام قوموں میں آپ کی آج تک عزت ہے سارے اہل کتاب اپنے آپ کو ابراہیمی کہتے ہیں اور ہند کے مشرک انہیں کرشن کا نام دے کر تعریفیں کرتے ہیں مشرکین عرب بھی اپنے آپ کو ابراہیمی کہتے تھے۔ (آیت۔ ۸۴)

☆ حضرت نوح علیہ السلام کا نام شریف یشکر ہے آپ چوتھے نبی ہیں تمام انسانوں کے نبی تھے سب سے زیادہ عمر آپ کی ہوئی ایک ہزار برس سے زیادہ آپ نے تبلیغ کی مگر بہتر آدمی باہر کے اور آٹھ آدمی گھر کے آپ پر ایمان لائے۔ (آیت۔ ۱۰۵)

☆ عاد و ثمود کی ہلاکتوں میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ (آیت۔ ۱۲۳)

☆ جو کام بندے پر فرض ہو اس کی اجرت لینی حرام ہے اس پر بہت سے شرعی احکام مرتب ہوتے ہیں۔ (آیت۔ ۱۲۸)

☆ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ ایسا معجزہ دکھاؤ جس سے آپ کی سچائی ظاہر ہو۔ اونٹنی صالح علیہ السلام کی دعا سے بطور معجزہ ایک پتھر سے پیدا ہوئی اس کا سینہ ساٹھ گز تھا کنوئیں کے پانی کی باری مقرر کر دی گئی تھی کہ ایک دن یہ لوگ پانی پئیں اور دوسرے دن اونٹنی پیے۔ اونٹنی اپنی باری کا سارا پانی پی جاتی تھی۔ (آیات ۱۵۴۔۱۵۵)

☆ اغلام قوم لوط کی ایجاد ہے۔ اس سے پہلے کسی نے اس کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ اسی لیے اس کام کو لواطت بھی کہا جاتا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ خبیث کام کوئی جانور بھی نہیں کرتا۔ جیسا کہ من العلمین سے معلوم ہوا۔ لوطی آدمی جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

Marfat.com

(آیت ۱۶۵)

☆ عورتوں سے اغلام، لواطت، جلق وغیرہ تمام حرام ہیں کیونکہ یہ خدا کی حدود سے آگے بڑھنا ہے۔

(آیت۔۱۶۶)

☆ لواطت سخت تر جرم ہے کہ اس پر بہت سخت عذاب آیا لہٰذا قاضی کو لازم ہے کہ لوطی کو سخت عذاب دے اونچے مکان سے گرا کر مار ڈالنا یا تلوار سے قتل وغیرہ۔

(آیت۔۱۷۳)

☆ کسی نبی نے نبوت پر اجرت لے کر گزارہ نہ کیا ہر پیغمبر نے کوئی نہ کوئی ہنر اور پیشہ اختیار کیا جس سے گزر اوقات فرمائی۔

(آیت۔۱۸۰)

☆ انبیائے کرام رب کی رحمت لاتے ہیں لوگ اسے عذاب بنالیں تو ان کی مرضی۔ عذاب کی نوعیت یہ تھی کہ ان کو سات دن تک سخت گرمی میں گرفتار رکھا گیا۔ گرمی سے کہیں امن نہ ملتا تھا۔ آٹھویں دن ایک سیاہ بادل شامیانے کی شکل میں نمودار ہوا جس کے نیچے ٹھنڈی ہوا تھی سب لوگ وہاں جمع ہو گئے جب وہ سب وہاں جمع ہو چکے تو اس خیمے سے آگ برسی اور تمام لوگ جل کر راکھ ہو گئے اس قوم کے اکثر لوگ کافر ہے جو ہلاک کر دیئے گئے بہت تھوڑے ایمان لائے جو بچا لیے گئے۔ (آیات ۱۸۷ تا ۱۹۰)

☆ قرآن مجید تیئس (۲۳) سال کے عرصہ میں آہستہ آہستہ آیا اسی لیئے تنزیل فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا لقب روح الامین ہے کیونکہ وہ وحی پر امانتدار ہیں اور وحی روح ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے معانی کا نزول دل پر ہوا اور الفاظ قرآن کا نزول کان شریف پر ہوا لہٰذا قرآن کی فہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کسی کی نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا کہ قرآن کے ترجمے قرآن نہیں بلکہ اگر عربی زبان میں بھی اس کا ترجمہ کر دیا جائے تو وہ بھی قرآن نہیں ہوگا ان ترجموں سے نماز نہ ہوگی ان کا پڑھنا جنبی کو حرام نہ ہوگا۔

(آیت۔۱۹۵)

☆ پانچ صوبوں کے مجموعے کا نام عرب ہے جو یہ ہیں۔ حجاز، عراق، نجد، بحرین، یمن باقی تمام روئے زمین عجم ہے۔ آیت کا مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امی ہیں۔

(آیات ۱۹۸۔۱۹۹)

☆ ضد پیدا کرنا ایسا ہے جیسے قتل کے بعد مقتول میں موت پیدا کی جاتی ہے ایسے ہی یہاں یہ لوگ مجرم ہیں۔ (آیت۔۲۰۰)

☆ مومن صالح کی لمبی عمر اور مال مفید ہے کہ وہ ان کے ذریعہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے اور کافر و فاجر کے لیئے یہ دونوں عذاب ہیں کہ ان سے وہ برائیوں کا زخیرہ زیادہ کر لیتے ہیں۔

(آیت۔۲۰۷)

ترتیب مصطفوی۔۲۷ سورۃ النمل ترتیب نزول۔۴۸

☆ وادی طور کے عناب یا کسی اور درخت سے یہ آواز آئی جو آپ نے سنی یعنی اے موسیٰ تم کو بھی مبارک کیا گیا اور تمہارے اردگرد کے فرشتوں کو بھی۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے مبارک ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ اچھے مقام

Marfat.com

کے رہنے والے مومن بھی مبارک ہیں۔ہم سے مدینہ منورہ کے مسلمان مبارک ہیں۔اے موسیٰ میں ہی عزت وتکریم اوالا اللہ ہوں جو نار ونور اور شجر طور میں ظاہر ہو کر تجلی فرماتا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ وسلم نے یہ ندا درخت سے سنی تھی وہ درخت اللہ نہ تھا بلکہ اللہ کی ندا کا مظہر تھا۔

(آیت۔۸)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزے عطا ہوئے عصا ید بیضا، دریا چیرنا، من وسلویٰ اترنا، فرعونیوں پر جوئیں، مینڈک، خون، طوفان وغیرہ کے عذاب آنا وغیرہ۔ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ ہزار معجزے توریت میں آئے باقی کی خبر نہیں۔

(آیت۔۱۲)

☆ بغیر کسی استاد سے پڑھے ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام کو زرہ بنانا، سیاست مدنی، علم قضا، پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو چوپاؤں، پرندوں کی بولیوں کا علم عطا فرمایا۔حضرت داؤد علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پہلے پیدا ہوئے۔خیال رہے کہ کسی کو علم بیان ملتا ہے کسی کو علم عیان، انبیائے کرام علیہم السلام کو علم عیان ملتا ہے۔

(آیت۔۱۵)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم پرندوں کی بولیاں سمجھ لیتے ہیں اور ہماری گفتگو پرندے سمجھ جاتے ہیں اللہ نے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جانور بلکہ درختوں، پتھروں کی بولیوں کا علم دیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چڑیوں، اونٹوں لکڑیوں نے فریادیں کیں اور پتھروں نے سلام عرض کیے۔

(آیت۔۱۶)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام تمام روئے زمین کے سلطان رہے۔انس وجن، پرندے، چرندے، سب پر آپ کی حکومت تھی۔آپ کے زمانہ میں عجیب وغریب صنعتیں ایجاد ہوئیں آپکا لشکر اتنا زیادہ تھا کہ ان کے انتظام کے لئے اگلوں کو روکا جاتا کہ پچھلے مل جائیں منتشر نہ ہو جائیں۔یہ وادی نمل طائف شریف سے بیس میل کے فاصلے پر واقعہ ہے اسے اب بھی وادی نمل ہی کہا جاتا ہے۔

(آیات ۱۷۔۱۸)

☆ آصف بن برخیا نے شام سے یمن میں تخت بلقیس کو دیکھ لیا اور اٹھا لائے غائبین کے یہی معنی ہیں یعنی یہاں سے غائب ہے نہ کہ میری نگاہ سے۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ پرندے آپ کے دربار سے آپ کی اجازت لیے بغیر کہیں نہ جا سکتے تھے اور دوسرے یہ کہ آپ کو اختیار تھا کہ اس قصور پر پرندوں کو سزا دیں کہ وہ بغیر اجازت دربار سے کیوں چلے گئے۔عذاب شدید سے مراد پرندے کے پر اکھیڑنا یا اسے قید کر دینا وغیرہ ہے کیونکہ قتل کا ذکر آگے آرہا ہے۔ہدہد اپنی غیر حاضری کا کوئی معقول عذر پیش کرے جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو۔ہدہد دیر تک غیر حاضر نہ رہا جلدی دربار شریف میں حاضر ہو گیا اور واپس آکر عرض کیا کہ میں شہر سبا سے ایک ایسی خبر لایا ہوں جو ابھی تک آپ کے علم میں نہیں آئی یعنی یمن جا کر آپ نے نہیں دیکھا کہ وہاں ایک عورت حکمران ہے جس کا تخت بہت بڑا ہے آپ وہاں گئے نہیں۔

(آیت۔۲۰)

Marfat.com

☆ بلقیس کے تخت کی لمبائی اسی گز اور چوڑائی چالیس گز ہے اگلا حصہ سونے کا پچھلا حصہ چاندی اور زبرجد کا ہے اس پر جواہرات جڑے ہوئے ہیں بڑا قیمتی ہے۔اس کے چاروں پائے سرخ یاقوت کے ہیں۔

(آیت۔۲۳)

☆ رب وہ جس میں یہ تین صفتیں ہوں پیدا کرنا، تمام غیوب کا جاننا، عرش عظیم اور تمام کائنات کا رب ہونا۔

(آیت۔۲۶)

☆ ہدہد انسانوں کی بولی سمجھنے لگا تھا چنانچہ ہدہد وہ نامہ عالیہ لے کر بلقیس کے پاس پہنچا اس وقت وہ اپنے وزراء وامراء کے مجمع میں تھی۔ اس کی گود میں خط ڈال دیا۔اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر تھی وہ آپ کی مہر اور جانوروں کا تابع ہونا دیکھ کر کانپ گئیں اور بطور مشورہ اپنے سرداروں سے کہا چونکہ اس خط کو بسم اللہ سے شروع کیا گیا تھا اور آخر میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر تھی اس لیئے اسے عزت والا کہا۔ معلوم ہوا کہ ہر اچھا کام بسم اللہ سے شروع کرنا چاہیے بسم اللہ کی حدیث اس آیت سے قوت پاتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صلح حدیبیہ میں صلح نامہ کے اول بسم اللہ تحریر فرمائی تھی۔ بسم اللہ سے کام شروع کرنے کا نتیجہ کامیابی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی برکت سے بلقیس جیسی بیوی عطاء ہوئی۔اس مکتوب میں درج تھا کہ اپنی بڑائی کو پس پشت ڈال کر میرے حضور سر نیاز جھکا کر میری تعظیم کرتے ہوئے حاضر ہو۔ یارب تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے مومن ہو کر حاضر ہو پہلے معنی زیادہ قوی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کا دروازہ تکبر کی جگہ نہیں بلکہ عجز و نیاز کا مقام ہے۔

(آیات ۲۹ تا ۳۱)

☆ ملکہ بلقیس کا تحفہ پانچ سو غلام، زریں لباس سے آراستہ پیراستہ پانچ سو باندیاں، سونے کی پانچ سو اینٹیں جواہرات سے جڑا ہوا تاج اور بہت سے مشک عنبر پر مشتمل تھا۔اگر حضرت سلیمان علیہ السلام صرف بادشاہ ہیں تو میرا ہدیہ بخوشی منظور فرما کر نرم پڑ جائیں گے اور اگر نبی ہیں تو یہ ہدیہ قبول نہ فرمائیں گے۔ہم سے اسلام لانے کا مطالبہ کریں گے اب دیکھتی ہوں کہ میرے یہ تحفے لے جانے والے قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے قاصدوں کو جواب دیا کہ میرے پاس تم سے زیادہ مال ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے ان تحفے لانے والے قاصدوں کے پہنچنے سے پہلے نو نو کوس مربع زمین میں سونے کی اینٹوں کا فرش لگوا دیا اس فرش کے ارد گرد سونے چاندی کی دیوار قائم کروادی اور دریائی و خشکی کے خوبصورت جانوروں کو دست بستہ کھڑا ہو جانے کا حکم دے دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے دل میں دنیاوی مال ومتاع کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی اور نہ وہ اس پر فخر کرتے ہیں اس فانی چیز کے آنے پر کیا خوشی اور جانے پر کیا غم اللہ تعالیٰ دائمی خوشی نصیب فرمائے آمین۔اس سے معلوم ہوا کہ جس سے صلح نہ کرنی ہو اس کا ہدیہ قبول نہ کرنا چاہیے۔

(آیات ۳۵۔۳۶)

Marfat.com

☆ بلقیس اپنے تخت کو سات محلوں کے آخری محل میں محفوظ و مقفل کر کے ایک بھاری لشکر لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی۔ جب بلقیس آپ کے دربار سے صرف ایک کوس فاصلے پر رہ گئی تو آپ نے درباریوں سے فرمایا تا کہ بلقیس کی عقل و دانائی کا امتحان لیا جا سکے کہ وہ اپنے تخت کو پہچانتی ہے یا نہیں نیز بلقیس پر آپ کے معجزہ اور نبوت کی دلیل ظاہر ہو جائے جس سے اس کا ایمان اور بھی زیادہ پختہ ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر منگا لینا جائز ہے اگر اسے نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو بلکہ رب کی شان دکھانی مطلوب ہو اس جن کا نام ذکوان تھا اس کا ایک قدم حد نگاہ تک پڑتا تھا اس کا جسم پہاڑ جیسا تھا اس جن نے کہا کہ دوپہرے سے پہلے تخت آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا کیونکہ آپ کا اجلاس دوپہر تک ہوتا تھا۔ اس تخت کے جواہرات لعل و یاقوت چوری نہ کروں گا۔ امین ہوں چور نہیں ہوں۔ معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ اسلام کا مقصد اس تخت پر قبضہ کرنا نہیں تھا صاحب علم الکتاب آصف بن برخیا تھے۔ (آیات ۳۹۔۴۰)

☆ بلقیس مسلمان ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے نکاح میں آئی اس کے شکم سے داؤد بن سلیمان پیدا ہوئے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی زندگی شریف میں وفات پا گئے امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام ۱۲ برس کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے اور ۵۲ برس کی عمر شریف میں وفات پائی۔ چالیس سال سلطنت کی آپ کی وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے ۵۷۵ برس بعد ہوئی اور آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد بلقیس نے وفات پائی۔

(آیت۔۴۴)

☆ قوم ثمود کے شہر حجر میں ۹ آدمی تھے۔ یہاں رھط بمعنی شخص ہے ان کے نام یہ تھے۔ بذیل بن عبدالرب، غنم بن غنم، باب بن مہرج مصدع بن مہرج، عمیر بن کرویہ، عاصم بن مخرمہ، سبیط بن صدقہ، سہال بن صفی، قدار بن سالف، قدار ان کا سردار تھا۔ اسی نے ناقہ کو قتل کیا۔ یہ بستی حجاز و شام کے درمیان تھی۔ (آیت۔۴۸)

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کے گھر کی حفاظت کے لیے فرشتے بھیج دیئے۔ جب یہ لوگ ہتھیار بند ہو کر وہاں پہنچے تو فرشتوں نے انہیں ہلاک کر دیا۔ خیال رہے کہ ان بدنصیبوں نے یہ سازش اونٹنی کے قتل کے بعد کی تھی۔ جب حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ تین دن کے بعد ہلاک کر دیئے جاؤ گے تب انہوں نے کہا کہ ہم تو بعد میں ہلاک ہوں گے پہلے حضرت صالح علیہ السلام کو ہلاک کر دیں گے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تو عذاب سے ہلاک ہوئی۔ یہ ۹ آدمی اس طرح مقسمہ اجل بنے۔ تمام قوم کو دہشت ناک آواز سے اُن ۹ شخصوں کو فرشتوں نے ہلاک کیا۔ حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر ان نو شخصوں کے مرنے کے بارے میں اور بھی روایات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ لوگ ایک بڑے پتھر کے نیچے بُرے ارادے سے گھات لگائے چھپے تھے کہ وہی پتھر ان پر گر گیا۔ (آیت۔۵۱)

☆ اپنی بیوی سے رغبت نہ کرنا اور اسے معلقہ رکھ چھوڑنا حرام ہے۔ اس سے تعلق رکھنا چاہیے اگر عذر نہ ہو تو کم از کم چار ماہ میں ایک بار

Marfat.com

(آیت۔۵۵)

ضرور صحبت کرے۔

☆ جو قیامت یا موت کی تیاری نہ کرے وہ قیامت سے اندھا ہے اندھا ہونے اور مردہ ہونیکی بہت صورتیں ہیں ان چیزوں کے متعلق

(آیت۔۶۶)

بہت دلائل موجود ہیں جن میں غور کرنا چاہیے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت عالم بھی ہیں اور مومنوں کے لیے خاص رحمت بھی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (انبیاء ۱۰۷) اور فرماتا ہے وبالمؤمنین رؤف رحیم (توبہ ۱۲۸) یعنی تمہارا حق پر ہونا ایسا ظاہر ہے جیسے دوپہر کا سورج۔ اندھا ہی آپ کا انکار کرے گا۔ الحق المبین کو مطلق فرمانے سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقائد، اعمال واقوال سب حق ہیں۔ وہاں تک باطل کی پہنچ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حقانیت کی کان ہیں۔ جس طرح سونے کی کان سے لوہا نہیں نکلتا اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باطل سرزد نہیں ہوتا۔

(آیت۔۷۷)

☆ چوپائے کا نام جساسہ ہے۔ یہ پیدا ہو چکا ہے۔ بعض صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسے دیکھا بھی تھا۔ وہ چوپایہ وہاں موجود ہے جہاں دجال قید ہے۔ اسی لے یہاں اخرجنا فرمایا گیا یعنی ابھی وہ قید میں ہے۔ علم الٰہی میں مقررہ وقت پر اسے آزاد کر دیا جائے گا اس جانور کا نکلنا آفتاب کے مغرب کے طلوع ہونے کے بعد ہوگا اس کے پاس موسوی عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ مومن کی پیشانی کو عصا سے مس کرے گا جس سے نوری خط نمودار ہوگا اور یہ اس کے ایمان پر خاتمہ کی علامت ہوگی اور کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی مس کرے گا جس سے ایک سیاہ داغ نمودار ہوگا یہ اس کے کفر پر مرنے کی پہچان ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ قرب قیامت دابۃ الارض کا زمین سے نکلنا حق ہے۔ اسکا ذکر حدیث شریف میں بھی ہے۔ وہ عجیب قسم کا جانور ہوگا وہ کوہ صفا سے نمودار ہوگا۔ اس سے مراد کوئی انسانی عالم نہیں جیسا کہ فی زمانہ چکڑالویوں نے سمجھا ورنہ اس کا لوگوں سے کلام کرنا عجیب نہ ہوتا۔

(آیت۔۸۲)

☆ عبادت وریاضت روح کا حق ہے اور آرام نفس کا حق ہے۔ دونوں حق ادا کرنے کا حکم ہے۔ مگر جس طرح دن کو کچھ آرام کیا جاتا ہے اسی طرح رات کو کچھ عبادت کرنی چاہیے۔ اگر نماز تہجد نصیب ہو جائے تو زہے قسمت۔ مومن سمجھتے ہیں کہ جیسے سونے کے بعد جاگنا ہوتا ہے ایسے ہی مرنے کے بعد اٹھنا بھی ہوگا اور جیسے رات کے بعد سویرا ہے ایسے ہی موت کے بعد زندگی ہے اور جیسے رات آرام کے لیے ہے ایسے ہی دن کام کے لیے مگر کام رب کی رضا کے لیے ہونا چاہیے اور جیسے دن رات عبث نہ بنے ان کے پیدا کرنے میں حکمتیں ہیں ایسے ہی ہم اور ہمارے اعمال عبث نہیں ان میں بھی کچھ حکمتیں ہونی چاہئیں۔

(آیت۔۸۵)

☆ مکہ معظمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش اور حج کی جگہ ہے اس لیے اس کی یہ عزت افزائی کی گئی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا رب ہے۔ مکہ مکرمہ میں شکار کرنا گھاس کاٹنا حرام ہے۔

(آیت۔۹۰)

Marfat.com

☆ نشانیوں سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ معجزات ہیں جو آئندہ ظاہر ہونے والے تھے جیسے شق القمر، سورج کا واپس لوٹانا، کنکروں، پتھروں کا کلمہ پڑھنا وغیرہ۔ یا وہ غیبی چیزیں جن کا اظہار ہونے والا تھا جیسے بدر و حنین میں کفار کی شکست مسلمانوں کی فتح یا کفار پر قحط وغیرہ آفتوں کا آنا۔

(آیت۔۹۳)

ترتیب مصطفوی۔۲۸ سورۃ القصص ترتیب نزول۔۴۹

☆ لوح محفوظ کو بھی کتاب مبین فرمایا جاتا ہے اور قرآن کریم کو بھی مگر فرق یہ ہے کہ لوح محفوظ اللہ کے خاص مقبول بندوں کے لیے مبین ہے اور قرآن شریف ہر مومن کے لیے مبین یعنی روشن ہے۔

(آیت۔۲)

☆ فرعون نے بنی اسرائیل کے اسی بلکہ نوے ہزار معصوم بچے ذبح کر دیئے وہ بنی اسرائیل کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تاکہ یہ لڑکیاں بڑی ہو کر اسکی خدمت کریں۔ نیز اسے لڑکیوں سے خطرہ نہ تھا کیونکہ کاہنوں نے اسے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا ایک لڑکا اس کی سلطنت کا خاتمہ کرے گا۔

(آیت۔۴)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اولیا کاملین میں سے تھیں اور اولیا اللہ کو رب تعالیٰ کی طرف سے علم غیب حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت یوحائذ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا۔ پھر وہ واقعات پیش آئے جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوحائذ کو حسب ذیل باتیں بتادی گئی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابھی وفات نہ پائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تم خود پرورش کروگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام رسول بنائے جائیں گے۔ یہ سب باتیں علوم غیبیہ میں سے ہیں معلوم ہوا کہ اولیا اللہ کو علوم غیبیہ عطا ہوتے ہیں۔

(آیت۔۷)

☆ پیغمبر کی خدمت کرنے سے ڈوبے ہوئے بیڑے تر جاتے ہیں۔ حضرت آسیہ کو یہ عظمت اس لیے نصیب ہوئی کہ انہوں نے کلیم اللہ کی جان بچائی اور ان کی خدمت کی۔ حضرت آسیہ لاولد تھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہر دیکھنے والا آپ پر عاشق ہو جاتا تھا اسے دیکھ کر مجھے محبت آرہی ہے اور تجھے بھی۔ فرعون کی بیوی کا نام شریف حضرت آسیہ بنت مزحم بن عبید بن ریان بن ولید ہے۔ یہ ریان بن ولید وہی ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر کا بادشاہ تھا۔ روح البیان شریف میں ہے کہ حضرت آسیہ کے ایک لڑکی تھی برص والی۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لعاب اپنے برص پر لگایا تو اسے آرام آگیا اس پر آپ نے فرمایا کہ اس بچے سے ہم کو بہت برکتیں حاصل ہوں گی واللہ اعلم۔ مگر مشہور یہ ہے کہ آپ بالکل لاولد تھیں۔

(آیت۔۹)

☆ فرعون نے حضرت یوحائذ سے پوچھا کہ تمہارا دودھ بچے نے کیوں قبول کرلیا تم اس کی کیا لگتی ہو تو آپ نے فرمایا اس بچہ کے مزاج میں بہت نفاست معلوم ہوتی ہے۔ میں پاک رہا کرتی ہوں چنانچہ فرعون نے حضرت یوحائذ کی تنخواہ مقرر کی کھانے پینے کا اپنی طرف سے انتظام کیا اور آپ سے کہا کہ اس بچے کو اپنے گھر لے جاؤ۔ بہت اہتمام سے اس کی پرورش کرنا۔ سبحان اللہ۔ یعنی مشاہدہ کر کے جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے ورنہ انہیں یقین تو پہلے بھی تھا اب عین الیقین ہو گیا۔ اکثر لوگ اللہ کے وعدوں میں

Marfat.com

شک کرتے ہیں اور امکان کذب کے قائل ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دودھ چھوڑنے تک اپنی والدہ یوحائذ کے پاس رہے اور فرعون روزانہ ایک اشرفی آپ کو دیتا تھا۔ (آیت۔۱۳)

☆ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو روحانی طاقت کے ساتھ ساتھ جسمانی طاقت بھی کامل طور پر عطا فرماتا ہے کہ قبطی آپ کے ایک گھونسہ کی تاب نہ لا سکا۔ بلکہ ان کی قوت فرشتوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھپڑ کی تاب حضرت عزرائیل علیہ السلام نہ لا سکے۔ (آیت۔۱۵)

☆ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ حجرے میں جا کر دیکھو وہاں بہت سی لاٹھیاں رکھی ہیں۔ بکریاں چرانے کے لیئے ایک تم لے لو۔ آپ کے ہاتھ میں وہ عصا آیا جو حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لائے اور حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا تھا۔ (آیت۔۲۸)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جسامت میں تو اژدہا کی طرح موٹا دکھائی دیتا تھا۔ مگر رفتار میں اور لہرانے میں باریک سانپ کی طرح نظر آتا تھا۔ اِسی لیئے گویا سانپ فرمایا گیا ورنہ عصا سانپ ہی بن گیا تھا نظر بندی نہ تھی سانپ کے ڈر سے پیٹھ پھیر کر چلنے لگے اور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ رہے تھے۔ یہ ڈرنا سانپ کی فطری ایذا رسانی کا تھا اور طبعی تھا۔ لہٰذا یہ آیت لاخوف علیھم کے خلاف نہیں اے موسیٰ علیہ السلام ڈریئے نہیں آپ ہر طرح کی امان میں ہیں۔ یہاں بھی اور فرعون کے ہاں بھی وفات کے وقت بھی حشر میں بھی غرضیکہ دین و دنیا میں ہر جگہ آپ اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں ہیں۔ کیونکہ یہ جملہ اسمیہ دوامیہ ہے آپکے ہاتھ کی یہ سفیدی برص وغیرہ جیسی بیماری کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ بطور معجزہ ظاہر ہوگی۔ خیال رہے کہ آپ کا ہاتھ صرف سفید نہ ہوتا تھا بلکہ سورج کی طرح چمکتا دمکتا تھا۔ اِسی لئے ابیض نہ فرمایا بیضاء فرمایا۔ نیز یہ معجزہ دائیں ہاتھ میں تھا دونوں ہاتھوں میں نہیں تھا۔ اِسی لیئے یدک واحد فرمایا۔ جب کبھی آپ کو خوف طاری ہوا کرے تو اپنا ہاتھ سینے پر رکھ لینا۔ یہ عمل اب بھی مجرب ہے یا اس وقت سانپ کا خوف رفع کرنے کے لیے سینے پر ہاتھ رکھ لیجئے یا آپ اس چمکتے ہوئے ہاتھ کو سینہ پر رکھ لیں تا کہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آجائے اور جو خوف آپ کے دل پر ہاتھ کی روشنی سے پیدا ہوا ہے وہ دور ہو جائے۔ مگر پہلی تفسیر زیادہ قوی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فی الحال تو صرف یہ دو معجزے عطا ہوئے سات معجزے بعد میں اور دیئے گئے یعنی فرعون اور آل فرعون پر خون، جوئیں، مینڈک وغیرہ کا عذاب آنا۔ (آیت۔۳۲)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان شریف میں لکنت تھی کیونکہ آپ نے بچپن میں فرعون کے ہاں انگارہ منہ میں رکھ لیا تھا۔ (آیت۔۳۴)

☆ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا تھا کہ آپ کہیں جادو سیکھنے گئے تھے دس سال میں جادو سیکھ کر آئے ہیں۔ اب ملک مصر کی حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیئے نبوت کو بہانہ بنایا ہے۔ (آیت۔۳۶)

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات ان لوگوں کو دوزخ میں عذاب پاتے دیکھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صدہا سال بعد پیدا ہوں گے اور بعد قیامت عذاب پائیں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے تھے کہ یہ آپ کی امت کے سودخور ہیں یہ بے عمل علماء ہیں وغیرہ۔

(آیت۔۴۰)

☆ نفسانی خواہش دو قسم کی ہے حق کے موافق اور حق کے مخالف حق کے مخالف خواہش پر عمل کرنا کبھی حرام کبھی کفر ہوتا ہے پہلی قسم کی خواہش کی پیروی کرنا ثواب ہے۔ اسی لیے یہاں بغیر حدی کی قید لگائی۔ بعض مقبول بارگاہ بندے ایسے بھی ہیں جن کی خواہش حق کے موافق ہوتی ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن کریم کی بہت سی آیات آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہور نبوت سے پہلے رب کے عابد و ساجد تھے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی جو حق کے مطابق تھی۔

(آیت۔۵۰)

☆ اسلام میں آفتاب ڈوبنے سے تاریخ بدلتی ہے تاریکی پہلے ہے روشنی بعد میں۔ جہل پہلے ہے علم پیچھے تیستی پہلے ہستی بعد میں اس سے معلوم ہوا کہ انسان روزی کو اپنی کمائی کا نتیجہ نہ سمجھے رب کا عطیہ جانے۔ کوشش اس عطیہ کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

(آیت۔۷۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کر کے ڈوبا سورج لوٹایا ہے۔

(آیت۔۷۴)

☆ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا۔ توریت کا بڑا عالم تھا بہت حسین، متواضع، خوش خلق، تھا مال ملنے پر منافق ہو گیا۔

(آیت۔۷۶)

☆ حضرت ہارون کا منصب یعنی ناظم قربانی ہونا کہ تمام بنی اسرائیل کی قربانیاں بارگاہ الٰہی میں پیش کیا کرے۔ قارون کے خزانوں کی چابیاں چالیس خچروں پر لادی جاتی تھیں اور ہر چابی ایک پورے خزانہ کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ شیخی یعنی اترانے کی خوشی حرام ہے لیکن شکر کی خوشی عبادت ہے۔

(آیت۔۷۶)

☆ انسان کو چاہیے کہ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، موت سے پہلے زندگی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو اور مشغولیت سے پہلے فراغت کو غنیمت جانے۔

(آیت۔۷۶)

☆ قارون اپنی آخری عمر میں ایک دفعہ سنیچر کے دن بہت جاہ جلال سے اس طرح نکلا کہ خود سفید رنگ کے خچر جس کی زین سونے کی تھی پر سوار تھا ارغوانی جوڑا پہنے ہوئے تھا۔ اس کے نوے ہزار لونڈیاں غلام حریر کے عمدہ ملبوسات سے آراستہ و پیراستہ گھوڑوں پر سوار جلوس کی شکل میں اس کے ہمراہ تھے غرضیکہ بہت شاندار جلوس کے ساتھ نکلا تھا۔

(آیت۔۷۹)

Marfat.com

☆ قارون کے زمین میں دھنسنے کا واقعہ یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم آیا تو قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا کہ میں چوتھائی مال زکوٰۃ نہیں دے سکتا ہاں اگر آپ فرماؤ تو ہزارواں حصہ نکال سکتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اتنا ہی نکال۔ جب اس نے گھر جا کر ہزارویں حصہ کا حساب لگایا تو یہ بھی بہت زیادہ ہوا اس میں یہ بھی ادا کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آخر کار اپنے دوستوں کو جمع کر کے بولا کہ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے مالوں پر قبضہ کر کے تم کو فقیر بنا دینا چاہتے ہیں کوئی ایسی تدبیر کرو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وقار بنی اسرائیل کے دلوں سے جاتا رہے آخر تدبیر یہ سوچی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھرے مجمع میں زنا کا الزام لگایا جائے۔ ایک حسینہ جمیلہ عورت کو ایک ہزار اشرفیاں نقد دے کر اور بہت سے مزید کا وعدہ کر کے تہمت لگانے پر آمادہ کر لیا۔ دوسرے دن بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وعظ کے بہانے بلایا آپ نے مجمع کے سامنے وعظ فرمایا جس میں جرائم کی سزاؤں کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ زانی اگر کنوارا ہوگا تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اگر شادی شدہ ہوگا تو سنگسار کیا جائے گا۔ اس پر قارون بولا کہ یہ حکم اوروں کے لئے ہے یا آپ کے لئے بھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا سب کے لیے۔ وہ بولا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے معاذ اللہ فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس عورت کو بلاؤ وہ آئی تو کلیم اللہ کی ہیبت اس کے دل پر چھا گئی اور بولی کہ مجھے قارون نے ایک ہزار اشرفیاں دے کر کہا تھا کہ میں آپ پر بہتان لگا دوں مگر آپ سچے ہیں اور بے عیب ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سجدہ میں گر کر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں قارون کے لئے بددعا کی۔ حکم الٰہی ہوا کہ زمین آپ کے قبضہ میں ہے آپ جو حکم کریں گے وہ کرے گی۔ آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور فرمایا کہ جو قارون کے ساتھ ہوں وہ اس کے پاس بیٹھے رہیں جو اس سے بیزار ہوں وہ علیحدہ ہو جائیں یہ سن کر قارون کے سارے دوست سوائے دو کے اس سے علیحدہ ہو گئے اور اس کے ساتھ کوئی نہ رہا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم فرمایا اے زمین انہیں پکڑ لے۔ وہ گھٹنوں تک دھنس گئے۔ دوسری دفعہ پھر فرمایا پکڑ لے وہ کمر تک دھنس گئے۔ تیسری دفعہ پھر فرمایا پکڑ لے وہ گلے گلے دھنس گئے بعض لوگوں نے کہا کیا آپ قارون کے مال پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین تو قارون کے خزانے مکانات کو بھی پکڑ لے چنانچہ وہ سب بمعہ مکانوں اور خزانوں کے زمین میں دھنس گیا اور زمین ان پر برابر ہو گئی۔ (آیت۔۸۱)

☆ تقریباً ۸۰۰ سال قبل مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ۴۰ آدمیوں کے زمین میں دھنسنے کا واقعہ رونما ہوا تھا۔ جسے یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ ریاض نضرہ میں محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت مدینہ منورہ کے امیر کے پاس آئی یہ جماعت اپنے ساتھ بہت سا قیمتی سامان اور تحائف نادرہ بھی لائی تھی۔ اس نے یہ چیزیں مدینہ کے امیر کی خدمت میں پیش کر دیں اور اس کے صلے میں امیر سے یہ طے کیا کہ حجرہ شریف میں ایک طرف سے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جسموں

Marfat.com

کو نکال لے جائیں مدینہ کے امیر نے اپنی مذہبی بے حسی اور حُب دنیا کی وجہ سے اس بات کو قبول کرلیا اور انہیں اس بات کی اجازت دے دی۔ امیر مدینہ نے حرم شریف کے خادمین کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت آئے تو اس کے لئے حرم کا دروازہ کھول دینا اور اس میں یہ لوگ جو کام کرنا چاہیں انہیں اس سے مت منع کرنا۔ شیخ شمس الدین صواب جو روضہ اطہر کے خدام کا انچارج تھا کا بیان ہے کہ جب عشاء کی نماز ہو چکی اور سب دروازے بند ہو گئے تو چالیس آدمی پھاوڑے کندال شمع اور گرانے اور کھودنے کے اوزار لے کر آ گئے یہ لوگ باب السلام کے دروازے پر آ کر کھڑے ہو گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے امیر کے حکم کی وجہ سے دروازہ کھول دیا اور ایک گوشے میں جا کر بیٹھ گیا میں روتا تھا اور دل میں سوچتا تھا کہ کب قیامت قائم ہو گی لیکن سبحان اللہ ابھی یہ لوگ منبر شریف کے مقابل بھی نہیں پہنچے تھے کہ ان سب کو ان کے اسباب و آلات سمیت جو ان کے ساتھ تھا زمین نے نگل لیا ان بدبختوں کا یہ انجام اس ستون کے نزدیک ہوا جو توسیع عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب ہے۔ امیر مدینہ ان کی واپسی کا منتظر تھا اور اس تاخیر کا سبب سوچ رہا تھا۔ اس نے مجھ کو بلایا اور پوچھا کہ جماعت کا کیسا حال ہے میں نے جو کچھ دیکھا تھا صاف صاف بیان کر دیا کہ ایسا واقعہ پیش آیا امیر نے کہا کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے سوچ سمجھ کر بات کہہ۔ میں نے جواب دیا کہ آپ خود تشریف لے چلیں اور دیکھ لیں کہ خسف کا اثر اور ان میں سے بعض کے کپڑے دکھائی دیتے ہیں جو ابھی تک پورے غرق نہیں ہوئے طبری اس قصہ کی نسبت ان ثقہ لوگوں کی طرف کرتے ہیں جو سچائی اور دیانت میں مشہور ہیں۔ مدینہ منورہ کے بعض مورخین نے بھی اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ تاریخ امام سمہوری میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے۔ یہاں یہ بیان کر دینا بے جا نہ ہو گا کہ جہاں چالیس آدمی اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے زمین میں دھسے تھے۔ وہاں ہی چالیس کالے نشان نمودار ہو گئے۔ جنہیں مؤلفِ کے ایک دوست جناب سلیم رضا صاحب نے اپنے حج کے موقع پر ملاحظہ فرمائے تھے۔

(ایک واقعہ)

☆ جنت ان مومنوں کو عطا ہو گی جو دنیا میں راضی بر رضا الٰہی رہے اور اپنے نفس کے لئے برائی کے طلبگار نہ ہوئے اور نہ وہ تکبّر کے مرتکب ہوئے اور نہ زمین میں فساد پھیلاتے رہے۔

(آیت۔۸۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ جا رہے تھے اور آپ کو ابراہیمی شہر مکہ چھوڑنے کا ملال تھا۔ اس آیت میں وعدہ فرمایا گیا کہ ہم آپ کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ دوبارہ مکہ معظّمہ واپس لوٹائیں گے۔ چنانچہ رب نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظّمہ فتح کیا جو کوئی سفر کو جاتے وقت یہ دعا پڑھ کر گھر سے نکلے انشاء اللہ بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ لوٹے گا۔ جیسا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم پھر مکہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہوئے دعا یہ ہے ان لاذی فرض علیک القرآن لرادک الیہ معاد کفار مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ انک لفی ضلل مبین آپ کھلی گمراہی میں ہیں۔ (نعوذ باللہ)۔

(آیات ۸۴۔۸۵)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی۔۲۹ سورۃ العنکبوت ترتیب نزول۔۸۵

☆ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی یہ اپنی والدہ کے بڑے فرمانبردار تھے۔ جب ایمان لائے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم آیا تو ان کی ماں نے کہا اسلام چھوڑ دو ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی سوکھ کر مر جاؤں گی اور میرے خون کا وبال تجھ پر ہوگا۔ یہ کہہ کر اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا دھوپ میں بیٹھ گئی چوبیس گھنٹے اسی حال میں رہی اور بہت ضیف ہوگئی۔ آپ نے فرمایا کہ اماں اگر تیری سو جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے سب قربان ہو جائیں تو بھی میں ایمان نہ چھوڑوں گا جب ماں مایوس ہوگئی تو اس نے کھانا پینا شروع کر دیا۔ (آیت۔۸)

☆ نیکوکاروں کا حشر انشاء اللہ تعالیٰ انبیاء صدیقین شہداء کے ساتھ ہوگا۔ یہاں صالحین سے مراد انبیاء و اولیاء ہیں۔ (آیت۔۹)

☆ ابوجہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور تھا اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تھے اگرچہ ظاہراً معاملہ برعکس تھا۔ (آیت۔۱۱)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ ایجاد کیا تو موجد قیامت تک کے عاملین کے گناہ کا ذمہ دار ہوگا اور خود عاملین کے گناہ بھی ہلکے نہ ہوں گے۔ (آیت۔۱۳)

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی ولادت حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے کے سولہ سو بیالیس برس کے بعد سواد عراق میں ہوئی۔ چالیس سال کی عمر شریف میں نبوت عطا ہوئی۔ ساڑھے نو سو سال تبلیغ فرمائی کفار کی ہلاکت کے بعد کئی سو سال تک حیات رہے آپ کی قبر شریف مقام کرک علاقہ شام میں ہے۔ (آیت۔۱۴)

☆ حضرت نوح علیہ السلام میں اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں تین ہزار نو سو چوہتر سال ۳۹۷۴ سال کا فاصلہ ہے۔ (آیت۔۱۵)

☆ صنم وہ بت ہے جو انسانی شکل میں لکڑی پتھر یا سونے چاندی اور لوہے وغیرہ جیسی دھاتوں کا بنایا جائے اور وثن عام بت ہے خواہ انسانی شکل کا ہو یا اور کسی شکل کا خواہ صرف فوٹو ہو یا مجسمہ اپنے بنائے ہوئے بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہیں۔ (آیت۔۱۷)

☆ دریاؤں، پہاڑوں اور زمین کے عجائبات و مقامات کی سیر کرنا بھی عبادت ہے کہ یہ رب تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ (آیت۔۲۰)

☆ دنیا میں کوئی کام بغیر مددگار نہیں ہوتا یہ ہی آخرت میں ہوگا دنیا آخرت کا نمونہ ہے۔ (آیت۔۲۲)

☆ اسلام میں کسی جاندار کو زندہ جلانا منع ہے۔ (آیت۔۲۴)

Marfat.com

☆ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے سلامت نکل آئے تو یہ معجزہ دیکھ کر حضرت لوط علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ہاران کے فرزند تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سب سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام ایمان لائے یعنی ایمان شرعی ورنہ تبلیغ سے پہلے اصل تصدیق تو آپ کی والدہ کو حاصل ہوئی جیسے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عطائے نبوت کے بعد اصل تصدیق حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلے حاصل ہوئی اور تبلیغ کے بعد ایمان شرعی پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا۔ چنانچہ آپ نے حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت بی بی سارہ عنہا السلام کے ساتھ عراق سے شام کی طرف ہجرت کی۔

(آیت۔۲۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشائی کرتے ہیں۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میں آپ سے جنت مانگتی ہوں اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کو لوگوں کے انجام کی خبر ہے کہ کون مومن مرے گا کون کافر، کون کس طرح ہلاک ہوگا کہاں ہلاک ہوگا۔ پھر انبیائے کرام، اولیا اللہ کا یہ علم ماننا شرک نہیں ہوسکتا۔ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی صورت ملیں وہاں پہنچے تا کہ مجرموں کو موقعہ جرم پر پکڑا جائے۔ مہمانوں کی آمد سے نہیں بلکہ اپنی قوم کی خباثت کا خیال فرماتے ہوئے گھبرائے کہ اب میں ان مہمانوں کی حفاظت کیسے کروں گا معلوم ہوا کہ مہمان کی حفاظت وتوقیر میزبان کے ذمہ ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کبھی پیغمبر فرشتہ کو نہیں بھی پہچانتے مگر جب نزول وحی کے وقت فرشتہ حاضر ہوگا تو نبی کا پہچاننا لازم ہے ورنہ وحی قطعی نہ رہے گی۔ آپ اپنی قوم سے نہ ڈریں اور نہ ہمارا غم کریں کیونکہ ہم انسان نہیں فرشتے ہیں۔

(آیات ۳۲ تا ۳۴)

☆ جس کو جس سے محبت ہوگی وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو کفار سے محبت تھی وہ انہیں کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ عذاب اتارنا رب کا کام ہے مگر فرشتوں کی طرف منسوب کیا گیا چنانچہ اس جگہ سیاہ پانی کے چشمے بہنے لگے جن کی سخت بدبو دور سے محسوس ہوتی تھی۔ جو پتھر ان پر برسے تھے ان پر ان لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے وہ عرصہ تک باقی رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے دیکھے۔

(آیت۔۳۵)

☆ پیغمبر کے جھٹلائے بغیر اور ان کی نافرمانی کئے بغیر عذاب نہیں آتا خواہ رب تعالیٰ کی کتنی ہی نافرمانی کی جائے۔

(آیت۔۳۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو بغیر اختیار ہر وقت آپ سے صادر ہوتے ہیں جیسے جسم پاک کا سایہ نہ ہونا یا پسینہ مبارک سے مشک وغیرہ کی خوشبو آنا۔ بعض وہ جن کے ظاہر کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار نہ دیا گیا جیسے قرآنی آیات بعض وہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار سے صادر ہوئے جیسے کنکر پتھروں سے کلمہ پڑھانا چاند پھاڑنا سورج لوٹانا یہاں دوسرے قسم کے معجزات مراد ہیں۔ عام معجزات میں بڑا معجزہ قرآن ہے۔

(آیت۔۵۰)

Marfat.com

☆ علمائے کرام فرماتے یں کہ صرف تین حیوان رزق جمع کرتے ہیں چیونٹی، چوہا، انسان۔ یہ کھاتے کم ہیں فکر زیادہ کرتے ہیں ان کے سوا کوئی جانور روزی جمع نہیں کرتا حالانکہ بعض جانور روزانہ بہت کھاتے ہیں جیسے ہاتھی، گینڈا وغیرہ جتنا رزق تمہارے مقدر میں ہے وہ ضرور پہنچے گا خواہ تم کسی جگہ بھی ہو رازق تم نہیں رازق ہم ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم رب تعالیٰ پر پورا توکل کرو تو تم کو پرندوں کی طرح رزق ملے کہ وہ صبح خالی پیٹ اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کے واپس آتے ہیں۔ (آیت۔۶۰)

☆ یہ دنیاوی زندگی تو محض کھیل کود ہے لیکن مومن کی زندگی حیات دنیا نہیں بلکہ آخرت کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا وہ اس میں داخل نہیں دنیا صفر ہے اور آخرت عدد۔ اگر صفر علیحدہ رہے تو کچھ بھی نہیں اور اگر عدد سے مل جائے تو اسے دس گنا کر دیتا ہے مومن کی دنیا آخرت کے ساتھ ہے کافر کی دنیا آخرت سے علیحدہ۔ لہٰذا اس کی دنیا کھیل کود ہے۔ اور مومن کی دنیا آخرت کا توشہ۔ غافل کرنے والی چیز کو لہو کہتے ہیں اور بیکار و عبث کو لعب جس کا ترجمہ کھیل کود ہے۔ حیوان سے مراد وہ زندگی ہے جس میں نہ فنا ہو نہ فساد نہ مصیبت اور آخرت کی زندگی سے مراد برزخ کی زندگی ہے۔ (آیت۔۶۴)

☆ جب کسی ہندو کی جانکنی سخت ہوتی ہے سو اس کے قرابتدار مسلمان کو بلا کر کلمہ پڑھواتے ہیں۔ (آیت۔۶۵)

☆ لوگ تین قسم کے ہیں ایک مصیبت میں رب تعالیٰ کی یاد کرنے والے دوسرے عیش میں اور تیسرے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں تیسری قسم کے لوگ عاقل ہیں پہلے دونوں غافل۔ (آیت۔۶۶)

ترتیب مصطفوی۔۳۰ سورۃ الروم ترتیب نزول۔۸۴

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار مکہ سے کہا کہ ہمارے نبی نے ہم کو خبر دی ہے کہ عنقریب رومی فارسیوں پر غالب آجائیں گے۔ ابی ابن خلف کافر نے انکار کیا آخرکار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابی میں سو سواونٹ کی شرط بندھ گئی کہ اگر نو برس میں رومی فارسیوں پر غالب آجائیں تو سواونٹ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابی دے اور اگر غالب نہ آئیں تو ابی کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواونٹ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن رومیوں کو فارس پر فتح دی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں صلح فرمائی چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سواونٹ ابی بن خلف کے وارثوں سے وصول کئے۔ (آیت۔۴)

☆ ایجاد مشکل ہوتی ہے دوبارہ بنانا آسان ہے۔ جب تم مانتے ہو کہ خلق کا موجد اللہ تعالیٰ ہے تو قیامت میں خلقت کو دوبارہ پیدا فرمانے کے کیوں انکاری ہوتے ہو۔ مطیع تو خوشی خوشی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں جائے گا جبکہ نافرمان کو جبراً لے جایا جائے گا لہٰذا بہتر یہ ہے یہ کہ خوش خوشی رب تعالیٰ کی طرف جاؤ۔ (آیت۔۱۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہوں گے۔ ایک کے سوا باقی سب دوزخی ہیں۔ (آیت۔۳۲)

Marfat.com

☆ جسمانی بقا کے لیئے ظاہری رزق بخشا اور روحانی بقا کے لیئے ایمان وتقویٰ کا باطنی رزق عطا فرمایا۔ جسمانی روزی دنیا کے کھیتوں اور باغوں سے بخشی اور ایمانی روزی مدینہ منورہ کی سرزمین سے پہنچائی۔ (آیت۔۴۰)

☆ خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال بد کی بنا پر فساد کا پھیلنا ایک فطری تقاضا ہے۔ چنانچہ کفر اور گناہوں کی وجہ سے قحط سالی بیماری وبائی امراض، سیلاب، آگ لگنا، رزق میں بے برکتی جیسے امور ظاہر ہوتے ہیں اور بارش نہ ہونے سے دریائی جانور اندھے ہو جاتے ہیں۔ سیپ میں موتی نہیں بنتے۔ غرضیکہ گناہوں سے خشکی اور دریائی مخلوق مصیبت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ آج کل جنگیں خشکی اور سمندر سب جگہ ہی آفت وتباہی کا باعث ہوتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی تکالیف انسان کے بعض گناہوں کی سزا ہے اصل سزا تو آخرت میں ملے گی یا یہ مطلب ہے کہ اکثر گناہ رب معاف فرما دیتا ہے۔ بعض پر گرفت کرتا ہے معلوم ہوا کہ انسانوں کی بدعملی سے کبھی جانوروں پر بھی مصیبت آجاتی ہے گندم کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے کبھی پیاسے جانورروں کی وجہ سے بارش ہو جاتی ہے۔ کثرتِ زنا سے قتل وغارت کا بازار گرم ہوتا ہے۔ زکوٰۃ نہ دینے سے بارش رکتی ہے کم تولنے سے ظالم حاکم مقرر ہوتے ہیں سود خوری سے زلزلے وغیرہ آتے ہیں۔ (آیت۔۴۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مقتول کافروں سے پوچھا کہ بتاؤ جو کچھ میں نے کہا تھا وہ حق ہے یا نہیں۔ آج بھی حکم ہے کہ قبرستان میں جا کر مردوں کو سلام کرو ہر نمازی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا ہے غرضیکہ سماع موتی پر شرعی احکام مرتب ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مردہ دفن کرنے کے بعد لوگوں کے قدموں کی آہٹ سنتا ہے۔ (آیت۔۵۳)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ گناہ کے تین درجے ہیں ادنی درجہ یہ کہ مجرم اپنے کو گنہگار جانتا ہوا گناہ کرے اور سمجھانے پر کم از کم شرمندہ ہو جائے اس کی معافی انشاء اللہ ہو جائے گی۔ اس سے اوپر درجہ یہ ہے کہ انسان اپنے گناہ سے لاپرواہ ہو جائے گناہ کر کے نادم نہ ہو۔ کبھی یہ بھی نہ سوچے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ اس بیماری سے شفا بمشکل ہوتی ہے اس کے اوپر یہ کہ اپنے گناہوں کو اچھا سمجھے دوسروں کی نیکیوں کو برا جانے گناہوں پر فخر کرے اور نیکوں پر طعنہ زنی کرے یہ دل پر مہر کا باعث ہے اس کا علاج ناممکن ہے۔ (آیت۔۵۸)

ترتیب مصطفوی۔۳۱ سورۃ لقمانؑ ترتیب نزول۔۵۷

☆ جب قرآن کریم کی پہلی آیت حضور ﷺ پر نازل ہوئی تو آپؐ نماز واعتکاف میں تھے کہ اعتکاف اور نماز پہلے ہی سے جانتے تھے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نماز زکوٰۃ سے افضل اور مقدم ہے کیونکہ نماز کا ذکر پہلے ہوا دوسرے یہ کہ نماز وزکوٰۃ کے درست ہونے کی شرط ایمان ہے۔ (آیت۔۴)

Marfat.com

☆ باجے، تاش، شراب بلکہ تمام کھیل کود کے آلات بیچنا بھی منع ہیں اور خریدنا بھی ناجائز کیونکہ یہ آیت ان خریداروں کی برائی میں اتری ہے۔ (آیت۔۶)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو چیز اللہ کے ذکر سے غافل کرے وہ لہوالحدیث میں داخل ہے حرام ہے دیکھو اذان جمعہ کے بعد تجارت اور دنیاوی مشاغل جو نماز کی تیاری سے روکیں وہ لہو ہے۔ (آیت۔۶)

☆ گھاس اور درخت وغیرہ سب میں نر و مادہ ہیں نر درخت سے لگ کر جب ہوا مادہ درخت کو چھوتی ہے تو مادہ درخت حاملہ ہو کر پھل دیتا ہے (آیت۔۱۰)

☆ ماں باپ کافر بھی ہوں تب بھی ان کا حق پدری و مادری اولاد پر ہے۔ حمل کا ضعف، پھر دردِ زہ کی کمزوری، پھر جننے کی مشقت، اس سے معلوم ہوا کہ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے کہ باپ نے مال سے بچے کو پالا۔ ماں نے اپنے خون سے علما فرماتے ہیں کہ حق خدمت ماں کا زیادہ ہے اور حق اطاعت و فرمانبرداری یا حق مالی باپ کا زیادہ۔ اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اور فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ بچہ کو دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے بعد میں نہ پلایا جائے۔ (آیت۔۱۴)

☆ گدھا شہوت میں چیختا ہے اس وقت لاحول پڑھی جاتی ہے اور مرغ بلند آواز سے اللہ کا ذکر کرتا ہے اچھا معلوم ہوتا ہے اس وقت دعا مانگنے کا حکم ہے۔ (آیت۔۱۹)

☆ شریعت کی بقا کے لئے علما اور طریقت کے فروغ کے لئے صوفیاء اور اولیا اللہ پیدا فرمائے گئے۔ شریعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم شریف کے حالات کا نام ہے۔ طریقت حضور ﷺ کے قلب مبارک کے احوال کا لقب ہے۔ (آیت۔۲۰)

☆ اگر تمام روئے زمین کے درخت قلم بن جائیں اور ساتوں سمندر روشنائی اور تمام جن وانس فرشتے لکھنے والے بن جائیں تو یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا مگر اس کے علوم ختم نہ ہوں گے۔ (آیت۔۲۷)

☆ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کفار مکہ کو امن دے دیا سوائے چار شخصوں کے۔ عکرمہ ابن ابوجہل، عبداللہ ابن خطل، قیس ابن سبابہ، عبداللہ ابن سعد ابن ابی سرج۔ ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ جہاں ملیں قتل کر دیئے جائیں۔ حضرت عکرمہ یہ اعلان سن کر جان بچا کر بھاگ گئے کشتی میں سوار ہوئے کشتی کو بادمخالف نے گھیر لیا سمندر میں طوفان برپا ہو گیا۔ کشتی والوں نے کہا کہ اب تمہیں خدا کے سوا کوئی بت وغیرہ نہیں بچا سکتے اسی اللہ سے دعا کرو عکرمہ بولے کہ جب سمندر میں خدا کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا تو خشکی میں بھی وہی بچانے والا ہے خدایا اگر اب میری جان بچا لے تو میں تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی طرح پہنچ کر ایمان لے آؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل و

Marfat.com

کرم کیا وہاں سے بخریت پار لگ گئے۔ حضرت عکرمہ تو آ کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ (آیت۔۳۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں ایک دن پہلے ہر کافر کے قتل کی جگہ بتانا یا جنت سے حور کا پکارنا کہ اس سے نہ لڑو یہ ہمارے پاس آنے والا ہے یا کاتب تقدیر فرشتے کا ماں کے پیٹ میں سب کچھ لکھ جانا یہ اللہ کے بتانے سے ہے۔

(آیت۔۳۴)

ترتیب مصطفوی۔۳۲ سورۃ السجدہ ترتیب نزول۔۷۵

☆ حضرت جبرائیل علیہ اسلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام امین اور سچے ہیں کیونکہ ان تین منزلوں کو طے کر کے قرآن کریم ہم تک پہنچا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی امین نہ ہوتا تو قرآن مشکوک ہوتا۔ (آیت۔۲)

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے۔ (آیت۔۲)

☆ کفار کو خود اپنی ایک بات پر قرار نہ تھا چنانچہ وہ قرآن مجید کو کبھی جادو کبھی شعر کبھی کہانت اور کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گھڑا ہوا کلام کہتے تھے۔ (آیت۔۳)

☆ قرآن شریف کے الفاظ کا رب تعالیٰ کی طرف سے ہونا برحق ہے۔ خیال رہے کہ حدیث شریف بھی رب تعالیٰ کی طرف سے ہے مگر حدیث کے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ (آیت۔۳)

☆ دنیا کے ظاہری انتظام بادشاہوں اور حکام کے سپرد ہیں اور باطنی و تکوینی انتظامات اولیا اللہ سے متعلق ہیں۔ ان میں کوئی غوث ہے کوئی قطب اور ان کی ڈیوٹیاں بھی مختلف ہیں یہ سب رب تعالیٰ کے انتظامات ہیں۔

(آیت۔۵)

☆ قیامت کا دن کسی کافر کو پچاس ہزار برس کا محسوس ہوگا کسی کو ایک ہزار برس کا اور مومن کو ایک فرض نماز کے وقت سے بھی کم لگے گا۔

(آیت۔۵)

☆ ہمارے مٹی سے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی ابتدا مٹی سے ہوئی یا یہ کہ ہم نطفہ سے ہیں اور نطفہ غذا سے اور غذا مٹی سے۔ سلالۃ من ماء سے مراد منی کا ایک حقیر قطرہ ہے۔ منی بے قدر بھی ہے اور نجس بھی کہ اس کے نکل جانے پر انسان مسجد میں آنے اور قرآن چھونے کے قابل نہیں رہتا۔ حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں اسے مکمل درست کر کے اس میں روح پھونکی۔

(آیت۔۷)

Marfat.com

☆ حضرت عزرائیل علیہ السلام جن کے ذمہ سب کی جان نکالنا ہے۔ یہ تمام ذی روح کی موت کے قوت اور موت کی جگہ سے باخبر ہیں۔ اس لیے کسی کو وقت سے پہلے اور غلط مقام پر نہیں مارتے یہ باتیں علوم خمسہ سے ہیں جب حضرت عزرائیل علیہ السلام کے علوم کا یہ حال ہے تو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی کتنی عظمت ہوگی معلوم ہوا کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام بیک وقت زمین کے مختلف حصوں میں حاضر ہو جاتے ہیں اور بیک وقت لاکھوں جگہ تصرف کرتے ہیں اور تمام عالم پر نظر رکھتے ہیں کہ اس کے بغیر وہ یہ کام نہیں کر سکتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سب انسانوں کی جانیں صرف حضرت عزرائیل علیہ السلام نکالتے ہیں باقی ان کے ساتھی فرشتے ان سے تعاون کرتے ہیں۔ (آیت۔۱۱)

☆ قیامت میں حساب کتاب کے لیے میدان محشر یعنی شام کی زمین میں حاضر کیے جاؤ گے۔ (آیت۱۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا رب تعالیٰ کی ہی رضا ہے۔ (آیت۔۱۶)

☆ جو نبی کو عام انسانوں کے برابر مانے وہ کافر ہے۔ (آیت۔۲۰)

☆ صالحین بعد از وفات زندہ صالحین سے ملتے ہی کلام کرتے ہیں جواب دیتے ہیں سنتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملاقات کی اور شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام بھی فرمایا بلکہ ہماری یہ مدد کی کہ پچاس نمازوں کی پانچ کرا دیں۔ (آیت۔۲۳)

ترتیب مصطفوی۔۳۳ سورۃ الاحزاب ترتیب نزول۔۹۰

☆ اس نداء سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ذاتی نام شریف سے پکارنا سنت الٰہیہ کے خلاف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے القاب سے پکارو۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام شریف محمد واحمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کے القابات اور صفاتی نام شریف بہت ہیں۔ نام نبی بھی آپ کے القابات میں سے ہے تیسرے یہ کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت تمام رسولوں سے زیادہ ہے کہ اور انبیائے کرام کو ان کے نام شریف سے پکارا مگر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لقب شریف سے۔ (آیت۔۱)

☆ اہل عرب منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا اور مظاہر کی بیوی کو اس کی ماں قرار دیتے تھے کہ ان کو بیٹے یا ماں کی سی میراث دیتے اور منہ بولے بیٹے کی بیوی کو حرام سمجھتے تھے۔ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ظہار کے معنی ہیں اپنی بیوی کو ماں بہن سے تشبیہ دینا جس کی کچھ حقیقت نہیں۔ کسی کو باپ بھائی یا بیٹا کہہ دینے سے واقعی میں وہ باپ بیٹے نہیں بن جاتے نہ ان کی بیویاں حرام ہو جاتی ہیں نہ ان کی مائیں حلال ہو سکتی ہیں اور نہ انہیں میراث کا حق حاصل ہے۔ (آیت۔۴)

Marfat.com

☆ ابھی خندق کھود کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ بارہ ہزار کا لشکر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا مگر خندق دیکھ کر حیران ہو گئے کیونکہ اہل عرب نے اس سے پہلے کبھی خندق نہ دیکھی تھی غرضیکہ انہوں نے چوبیس دن تک مدینہ منورہ کا محاصرہ کئے رکھا جس سے مسلمان سخت پریشان ہو گئے۔ اس وقت مسلمانوں کی مالی حالت بھی بہت ابتر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی کہ ان پر تاریک رات میں سخت ٹھنڈی اور تیز ہوا بھیجی جس سے کفار کے خیمے اُکھڑ گئے، طنابیں ٹوٹ گئیں کھونٹے اکھڑ گئے جانور بھاگ گئے اور آدمی زمین پر گر گئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے آئے جنہوں نے کفار کے دلوں پر رعب ڈال دیا اور تمام کفار بھاگ گئے یہ ہوا صرف کفار کے لشکر میں تھی لشکر کے باہر کچھ نہیں تھا۔

(آیت۔۱۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شریف سارے انسانوں کے لئے نمونہ ہے۔ انسان کے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ کامل نمونہ ہے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رب تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شریف کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا۔ کاریگر نمونہ بنانے پر اپنا سارا زور صنعت صرف کر دیتا ہے معلوم ہوا کہ کامیاب زندگی وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بسر ہو۔ اگر ہمارا جینا مرنا اور سونا جاگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کے مطابق ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں نمونے میں پانچ چیزیں ہوتی ہیں ہر طرح مکمل ہو بیرونی غبار سے پاک ہو کوئی پہلو پوشیدہ نہ ہو۔ اس کی تعریف کرنے والے سے صانع خوش ہو اس میں عیب نکالنے والے پر ناراض ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ پانچ باتیں موجود ہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جس مومن میں تین وصف جمع ہو جائیں وہ دنیا و آخرت میں عیش میں رہے گا حضور ﷺ کی اتباع اللہ سے امید اور رب تعالیٰ کا ذکر کثیر کیونکہ اسے مصیبت میں صبر اور راحت میں شکر نصیب ہوتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ تم پر نو یا دس راتوں میں کفار کا لشکر حملہ آور ہونے والا ہے۔ مسلمانوں نے جب یہ لشکر دیکھا تو ان کے ایمان اور زیادہ قوی ہو گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

(آیت۔۲۲)

☆ حضرت انس ابن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ اُحد میں سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے تو بولے کہ اب جینے کا کیا مزہ جس راستہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں میں بھی اسی راستہ پر جا لگوں گا۔ یہ کہا اور تلوار اٹھائی بعد میں ان کی نعش مبارک ملی ان کے جسم شریف پر ۸۳ زخم تھے چنانچہ دنیا میں جو صلہ انہیں رب نے دیا وہ ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ صدہا برس گزر جانے کے باوجود دنیا انہیں خیر سے یاد کر رہی ہے۔ زمانہ ہر چیز کو مٹا دیتا ہے مگر ان کا ذکر خیر نہ مٹ سکا۔

(آیت۔۲۳)

Marfat.com

☆ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے بخیریت واپس آئے تو دوپہر کے وقت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں سر مبارک دھو رہے تھے کہ حضرت جبرائیل امین حاضر ہو کر کہنے لگے کہ آپ نے ہتھیار کھول لیے ابھی تک فرشتوں نے ہتھیار نہیں کھولے ہیں۔ رب کا حکم ہے کہ بنی قریظہ پر جہاد کیا جائے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پاک میں اعلان فرما دیا کہ سب مسلمان بنی قریظہ پہنچ کر نماز عصر پڑھیں چنانچہ سب لوگ تیار ہو گئے بعض عصر پڑھ کر روانہ ہوئے (آیت ۲۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ پر عامل بنایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جھنڈا عنایت فرمایا اور بنی قریظہ کے محلات کا محاصرہ فرمالیا یہ محاصرہ پچیس دن رہا۔ آخر یہود نے تنگ آ کر حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم مان لیا اور قلعوں سے اتر آئے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ ان کی عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں اور جوان لوگ قتل کر دیئے جائیں چنانچہ مدینہ منورہ میں خندق کھودوا کر بالغ مرد قتل کر دیئے گئے جن کی تعداد چھ سو تھی اور بچے عورتیں قید کر لیئے گئے جن کی تعداد سات سو تھی اور بنی قریظہ کی جائیدادیں اور مال مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ ریحانہ بنت شمول گرفتار ہو کر آئی جو آزاد کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں داخل کی گئیں۔ اس غزوہ میں پندرہ سو تلواریں تین سو زرہ، دو ہزار نیزے پانچ سو ڈھالیں بے شمار مال مویشی اور زمین مسلمانوں کو حاصل ہوئیں۔ (آیت ۔۲۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پاک نے آپ سے دنیاوی سامان اور خرچ بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں گزرا کیونکہ سرکار کے گھر زہد و قناعت کا سرچشمہ تھے اس پر یہ آیت کریمہ اتری جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو وہ اختیار دیا گیا جو آئندہ مذکور ہے۔ خیال رہے کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں پانچ قریشی خاندان کی جن میں حضرت عائشہ، حفصہ، رملہ یعنی ام حبیبہ بنت ابوسفیان، ام سلمہ بنت ابی امیہ، سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن شامل ہیں اور چار غیر قریشیہ تھیں یعنی زینب بنت جحش، میمونہ بنت حارث ہلالیہ، صفیہ بنت حیی اور جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ اگر تم دنیاوی عیش و آرام چاہتی ہو تو مجھ سے طلاق لے لو اور اگر اللہ و رسول سے قرب چاہتی ہو تو ہمارے ہاں تنگی ترشی سے راضی رہو۔ قناعت و صبر اختیار کرو۔ (آیت ۔۲۸)

☆ جس نیکی کا ثواب دوسروں کو مدینہ منورہ میں پچاس ہزار ملے گا تم کو اس کا ثواب ایک لاکھ ملے گا یہ اس لیے ہے کہ ایک حصہ اجر تو اطاعت و تقوی اور دوسرا حصہ ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی مزاج کا جو تم کو میسر

Marfat.com

ہے۔دوسروں کونہیں ۔اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اس حکم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے افضل ہیں کیونکہ ان کا اجر عملی اولاد سے بھی دگنا ہے۔ (آیت۔۳۱)

☆ حضرت آدم علیہ السلام وطوفان نوح علیہ السلام کے درمیان کا زمانہ جاہلیت اولیٰ کہلاتا ہے جو بارہ سو بہتر سال ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ جاہلیت اخریٰ ہے جو قریبا ۵۷۰ برس ہے واللہ ورسولہ اعلم ۔یہاں نماز اور زکوٰۃ سے عبادات مراد ہیں۔ (آیت۔۳۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آچکی تھی کہ زینبؓ کا نباہ حضرت زیدؓ سے نہ ہوگا۔آخر طلاق واقع ہوگی اور حضرت زینبؓ آپ کے نکاح میں آئیں گی تا کہ جہالت کا یہ قانون ٹوٹے کہ لے پالک کی بیوی حرام ہے مگر آپ نے یہ امور غیبیہ ان پر ظاہر نہ فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کی خبر ہے بعض باتوں کا اظہار نہیں فرماتے۔ (آیت۔۳۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں زیادہ کیوں ۔فرمایا گیا کہ انبیائے کرام کے کچھ خصوصی احکام بھی ہوتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دوسرے پیغمبروں کی بھی بہت بیویاں تھیں چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیویاں تھیں اور باندیاں ان کے علاوہ بلکہ آریوں اور ہندوؤں کے دیوتاؤں کی بھی بیویاں تھیں چنانچہ کنھیا کی ایک ہزار تھیں رام چندر کے باپ جسرتھ کی دو بیویاں تھیں ۔نبیوں کے نکاح رب تعالیٰ کے حکم سے ہوتے ہیں اور اس میں ہزار مصلحتیں ہوتی ہیں ان کے نکاح تبلیغ دین کا ذریعہ ہوتے ہیں اس لیے آگے تبلیغ کا ذکر ہے عقیدت واطاعت کے سوا انہیں کسی کا خوف نہیں ہوتا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار نام ہیں جن میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ،احمد صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی نام ہیں باقی صفاتی نام ہیں۔لفظ محمد کی تعداد حروف اور بے نقطہ ہونے میں اللہ کے نام سے بہت مناسبت ہے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سبطی عدد تین سو تیرہ ہیں اتنے ہی رسول دنیا میں تشریف لائے بدری صحابہ کرام بھی اتنے ہی تھے۔ (آیت۔۴۰)

☆ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جوانان جنت کے سردار ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تمام کے دلوں میں حاضر یعنی محبوب بنا کر بھیجا کہ تم تمام مخلوق کے محبوب ہو اور دائمی محبوب ہو۔اس لیے آپ کے فراق میں لکڑیاں اور اونٹ روئے اور آج کل بغیر دیکھے کروڑوں عاشق موجود ہیں۔اور قیامت تک رہیں گے۔ (آیت۔۴۵)

☆ اگر خلوت سے پہلے خاوند فوت ہو جائے تو بھی عدت ہے مگر خلوت صحیحہ میسر نہ آنے کی صورت میں طلاق پر عدت نہیں کیونکہ عدت خاوند کے حق کی وجہ سے ہے لہٰذا اگر عرصہ سے عورت خاوند کے پاس نہ گئی ہو تب بھی طلاق کے بعد عدت پوری کرنی ہوگی اگرچہ حمل کا احتمال نہ بھی ہو۔ (آیت۔۴۹)

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بارہ تھے اور پھوپھیاں چھ تھیں۔ چچا یہ تھے حارث، ابو طالب، زبیر، عبدالکعبہ، حمزہ، مقوم جن کا نام مغیرہ ہے، ضرار عبدالعزی جس کی کنیت ابولہب ہے۔ عباس، قثم، عیذاق اور حجل۔ ان میں سے حضرت عباس وحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایمان لائے۔ پھوپھیاں یہ تھیں۔ ام حکیم جن کا نام بیضاء تھا۔ عاتکہ، برہ، اروی، امیمہ، صفیہ جن میں سے حضرت صفیہ مومن ہوئیں عاتکہ کے اسلام میں اختلاف ہے اور چچا زاد بہنیں آٹھ تھیں، صباعنہ، ام الحکم، ام ہانی، جمانہ، ام حبیبہ، آمنہ، صفیہ، اروی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی سے نکاح نہ فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی خالہ اور ماموں کوئی نہ تھا اس لیئے یہاں حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کنبہ خاندان کی بیبیاں مراد ہیں یعنی بنی زہرہ کی لڑکیاں جو عبد مناف کی اولاد سے ہیں۔ خالاؤں کی بیٹیاں جو مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کی اجازت دی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی نے ہجرت نہیں کی بعض علما نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے وہی چچا پھوپھی زاد لڑکیاں حلال تھیں جو ہجرت کر کے آئیں۔ اسی لیئے ام ہانی سے نکاح نہیں فرمایا کہ انہوں نے ہجرت نہ کی تھیں۔ (آیت۔۵۰)

☆ روح البیان نے فرمایا کہ تیس عورتیں وہ ہیں جنہوں نے اپنے نفس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کیئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہ فرمائے اور تیرہ بیویوں سے اس ترتیب سے نکاح فرمائے۔ حضرت خدیجہ، پھر سودہ پھر عائشہ پھر حفصہ پھر ام سلمہ پھر ام حبیبہ، پھر جویریہ، پھر صفیہ، پھر زینب، بنت جحش پھر زینب بنت خزیمہ پھر قبیلہ بنی ہلال کی ایک بی بی، پھر بنی کلاب کی ایک عورت رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ (آیت۔۵۰)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بلا اذن داخل ہونے کی ممانعت کا یہ وہ حکم ہے جس میں بعض فرشتے بھی داخل ہیں۔ ان گھروں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اجازت کے بغیر نہ آتے تھے۔ حضرت ملک الموت بھی اجازت سے حاضر ہوئے ان گھروں کی حرمت عرش اعظم سے سوا تھی اور اب قبرِ انور کا وہ حصہ جو جسم شریف سے ملا ہوا ہے کعبہ معظمہ اور عرش معلیٰ سے افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نو حجرے تھے ہر بیوی کے لیئے ایک ایک الگ حجرہ تھا۔ اب یہ سارے مسجد نبوی میں داخل ہیں۔

(آیت۔۵۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ وہ آستانہ ہے جس کے آداب خود رب تعالیٰ سکھاتا ہے اور اس آستانہ شریف کے آداب بجا لانا ملائکہ جن، انسان، جانور غرضیکہ سب مخلوقات پر واجب لاتی ہے۔

(آیت۔۵۳)

Marfat.com

☆ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہیں فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کرو سوائے درود شریف کے۔ دوسرے یہ کہ تمام فرشتے بغیر تخصیص ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت الٰہی کا نزول ہماری دعا پر موقوف نہیں جب کچھ نہ بنا تھا تب بھی رب تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیج رہا تھا۔ ہمارا درود شریف پڑھنا رب تعالیٰ سے بھیک مانگنے کے لیئے ہے جیسے فقیر داتا کے جان و مال کی خیر مانگ کر بھیک مانگتا ہے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر مانگ کر بھیک مانگتے ہیں چوتھے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حیات ہیں اور سب کا درود سلام سنتے ہیں، جواب دیتے ہیں کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے۔ جیسے نمازی، سونے والا، پانچویں یہ کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھنا چاہیے کیونکہ رب تعالیٰ اور فرشتے ہمیشہ ہی درود بھیجتے ہیں۔ فرشتوں کی مختلف ڈیوٹیاں انسان کی پیدائش کے بعد لگیں اس سے پہلے کروڑوں سال تک ان کے دو ہی مشغلے تھے سجود اور درود کا ورد کرنا۔ احادیث میں ہے کہ درود مکمل کرنے کے لیئے آل پاک کا ذکر بھی چاہیے لہٰذا اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے مراد خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آل پاک پر درود ہے۔

(آیت۔۵۶)

☆ درود ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں۔ (آیت۔۵۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں کل آٹھ تھیں چار حقیقی بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم سے حضرت زینب حضرت رقیہ، حضرت کلثوم، حضرت فاطمہ، زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ حضرت زینب ابو العاص کے نکاح میں تھیں۔ حضرت رقیہ اور حضرت کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا۔ تمام صاحبزادیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شریف میں وفات پا گئیں سوائے حضرت فاطمہ زہرا کے چار سوتیلی صاحبزادیاں، برہ سلمہ عمرہ، درہ تھیں جو حضرت ام سلمہ کی صاحبزادیاں تھیں رضی اللہ عنہم۔ (آیت۔۵۹)

☆ عورت کو مرد کی طرح اور مردوں کو عورتوں کی طرح وضع قطع رکھنا حرام ہے۔ (آیت۔۵۹)

☆ بنی اسرائیل سب کے سامنے ننگے نہاتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام علیحدگی میں پردہ سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل بولے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوئی اندرونی بیماری ہے جس کے چھپانے کے لیئے وہ ظاہر طور پر نہیں نہاتے۔ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل فرما رہے تھے جس پتھر پر کپڑے رکھے وہ پتھر قدرت خداوندی سے آپ کے کپڑے لے بھاگا۔ آپ کپڑے لینے کے لیئے اس کے پیچھے چلے تب بنی اسرائیل نے دیکھا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ یا بیماری نہیں ہے اس آیت میں وہ واقعہ مراد ہے۔ (آیت۔۶۹)

Marfat.com

☆ رب تعالیٰ نے تقویٰ کے بعد زبان سنبھالنے کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ ورنہ یہ بھی تقویٰ میں آچکا تھا۔ زبان کی حفاظت تمام بھلائیوں کی اصل ہے۔ اسی لیے تمام کاموں کے لئے دو عضو ہیں اور بولنے کے لئے ایک زبان ہے وہ بھی ہونٹوں کے پھاٹک میں بند اور ۳۲ دانتوں کے پہرے میں مقید تا کہ پتہ چلے کہ زبان کو بے لگام نہیں رکھا گیا۔ (آیت۔۷۰)

ترتیب مصطفوی۔۳۴ سورۃ سبا ترتیب نزول۔۵۸

☆ ایک فرشتہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ آپ بہت ہی اچھے ہیں کاش آپ بیت المال سے اپنی روزی نہ لیتے آپ نے دعا کی اے مولیٰ مجھے روزی کا سامان غیب سے عطا فرما تا کہ میں بیت المال سے کچھ نہ لیا کروں تب آپ کو یہ معجزہ ملا ۔پھر آپ زرہ بنا کر گزارہ کیا کرتے تھے ہم نے ان کو بغیر استاد کے زرہ بنانی سکھائی جس کے حلقے یکساں ہوتے اور ہر قد و قامت کے مطابق مختلف قسم کی بنایا کرتے تھے۔ (آیت۔۱۲)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام صبح کو اپنے پایہ تخت دمشق سے تخت شریف پر اڑتے اور دوپہر کا آرام ملک فارس کے شہر اصطخر میں فرماتے اور شام کو کابل میں آرام کرتے تھے آپ تمام روئے زمین کے بادشاہ ہوئے جیسے داؤد علیہ السلام کے ہاتھ شریف میں لوہا نرم ہو جاتا تھا ایسے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے تانبا نرم فرما دیا گیا کہ آپ کے ارادے پر تانبا اپنی کان سے نکل کر پانی کی طرح بہتا تھا۔ (آیت۔۱۲)

☆ جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے تو دبے رہتے تھے اور کام کاج کئے جاتے تھے مگر غائب ہوتے ہی سرکشی کرتے تھے اس لئے رب تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی نعش مبارک کو چھ مہینے تک کھڑا رکھا تا کہ جنات کام کئے جائیں معلوم ہوا کہ آپ کی سلطنت جن وانس وہوا پر بھی تھی مگر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سارے عالم پر ہے سلطنت اور نبوت میں بڑا فرق ہے۔ (آیت۔۱۲)

☆ حضرت سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ آتشیں گرز لئے رہتا تھا جو سرکشی کرنے والے جن کو مارتا تھا۔ (آیت۔۱۲)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات بیت المقدس کی تعمیر سے نو سال بعد ہوئی بعض نے فرمایا کہ تعمیر کے دوران میں ہوئی غالب یہ ہے کہ تعمیر تو مکمل ہو چکی تھی رنگ وروغن باقی تھا کہ آپ کی وفات قریب آگئی تو آپ نے دعا کی کہ مولیٰ مسجد کی تکمیل باقی ہے تب آپ کو حکم ہوا کہ نماز کی نیت باندھ لیں چنانچہ آپ نماز میں کھڑے ہو گئے لاٹھی کی ٹیک لگالی اسی حال میں روح شریف قبض کر لی گئی اور آپ لاٹھی کے سہارے ایک سال تک کھڑے رہے جنات کو اس لئے شبہ نہ ہوا کہ آپ پہلے بھی کئی کئی دن نماز پڑھتے رہتے تھے اس لئے وہ برابر کام میں لگے رہے ایک سال کے بعد دیمک نے لاٹھی کھالی جس سے لاٹھی گر گئی اور آپ کا جسم اقدس بھی زمین پر آگیا تب جنات بھاگ گئے اس وقت تعمیر کا کام مکمل ہو چکا تھا اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام

Marfat.com

☆ کے اجسام وفات کے بعد گلنے اور مٹنے سے محفوظ ہیں دیکھو دیمک نے آپ کی لاٹھی کھائی مگر جسم شریف میں فرق نہ آیا۔

(آیت۔۱۴)

☆ سبا کی بلقیس ملکہء یمن تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے نکاح میں آئیں ان کے شہر سے دور تک دو رویا باغات چلے گئے تھے ان باغوں میں پھلوں کی ایسی کثرت تھی کہ اگر کوئی شخص سر پر ٹوکرا رکھ کر باغ سے گزرتا تو میووں سے ٹوکرا بھر جاتا تھا اس پاکیزہ شہر کی آب وہوا بھی اچھی تھی اور مچھر کھٹمل سانپ بچھو وغیرہ سے پاک وصاف تھا اس شہر کی پاکیزگی کا یہ حال تھا کہ جو شخص اس طرف سے گزر جاتا تو اس کے کپڑوں بالوں کی جوئیں مرجاتیں رب غفور جل شانہ بڑے سے بڑا گناہ سچی توبہ سے معاف فرمادیتا ہے۔

(آیت۔۱۵)

☆ ناشکری زوال نعمت کا سبب ہے قوم سبا کتنی عیش میں تھی رب کی ناشکری کے سبب سب کچھ کھو بیٹھی۔۔ (آیت ۱۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ نبیوں کے بھی نبی ہیں اسی لئے معراج میں سارے نبیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔

(آیت۔۲۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو قیامت کا دن، قیامت کا مہینہ، تاریخ علامات سب کچھ بتادیں کہ محرم کا مہینہ، عاشورہ کا دن، بروز جمعہ واقع ہوگی اور علامات قیامت یہ ہوں گی اس دن سے مراد یا قیامت کا دن ہے یا ان کی موت کا دن، خیال رہے کہ موت کا دن بزرگوں کی دعا سے ٹل جاتا ہے بلکہ شیطان کی دعا سے بھی اس کی عمر لمبی بخشی گئی۔ فرماتا ہے فانک من المنظرین (الحجر ۳۷) حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر بجائے چالیس سال کے سو سال فرمادی گئی۔ آیت کا منشا یہ ہے کہ تم اپنی منشا سے اپنی موت سے آگے پیچھے نہیں ہٹ سکتے ہم بڑھادیں تو بڑھادیں۔ (آیات ۲۹۔۳۰)

☆ قیامت میں مومن وکافر پہچانے جائیں گے گلے میں طوق ہونا کافر کی علامت ہوگی گلا خالی ہونا مومن کی پہچان۔

(آیت۔۳۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو شخص تجارت میں شریک تھے ایک تو تجارت کے لئے شام کو گیا دوسرا مکہ معظمہ میں رہا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا اعلان فرمایا اور یہ خبر شام میں پہنچی تو شام والے نے اپنے مکہ والے شریک کو خط لکھا کہ تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کی خبر دے مکہ والے نے لکھا کہ انہوں نے نبوت کا دعوی کیا ہے مگر صرف غربا ہی نے ان کی بات مانی ہے جب یہ شامی مکہ معظمہ آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر ایمان لایا اور عرض کیا کہ میں گواہ ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ کیسے جانا عرض کیا کہ میں پچھلی کتابوں کا عالم ہوں ہمیشہ رسولوں کی اطاعت پہلے غریبوں نے کی ہے۔

(آیت۔۳۴)

Marfat.com

☆ جس دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و وقار نہ ہو اس دل میں قرآن پاک کا وقار کبھی قائم نہیں ہو سکتا یہ لوگ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ جان جاتے تو قرآن کو بہتان کبھی نہ کہتے۔ (آیت۔۴۲)

☆ روحانی طاقت کے مقابل جسمانی قوت بیکار ہوتی ہے کیونکہ ان کا کنکشن رب تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ (آیت ۴۵)

ترتیب مصطفوی۔۳۵ سورۃ فاطر ترتیب نزول۔۴۳

☆ بعض فرشتوں کے دو پر ہیں بعض کے تین بعض کے چار روح البیان نے فرمایا کہ یہ پروں کی زیادتی ان کے مراتب کی زیادتی کی بنا پر ہے ورنہ فرشتہ آن واحد میں آسمان و زمین کی مسافت طے کر لیتا ہے یہ بھی خیال رہے کہ عدد کا بیان حصر یا زیادتی کی نفی کے لئے نہیں ہے بعض فرشتوں کے بہت زیادہ پر ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے چھ سو پر ملاحظہ فرمائے فرشتوں کے پر پرندوں کے پروں کی طرح نہیں ان کی حقیقت اللہ رسول ہی جانتے ہیں دیکھو چمگادڑ کے پر گوشت و خون ہیں وہ دوسرے پرندوں سے ممتاز ہیں۔ (آیت۔۱)

☆ مرد و عورت، کالے، گورے، سعید و شقی، مومن و کافر، فاسق و متقی اللہ تعالیٰ نے ارواح کے بھی جوڑے پیدا فرمائے۔ (آیت۔۱۱)

☆ دونوں دریاؤں کے پانی نہ مزے میں یکساں ہیں نہ فوائد میں کہ کھاری سے موتی نکلتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جیسے پانی دیکھنے میں یکساں ہیں مگر مزے میں فرق ہے ایسے ہی دیکھنے میں سارے انسان یکساں معلوم ہوتے ہیں مگر کوئی مومن ہے کوئی کافر جب میٹھے و کھاری سمندر یکساں نہیں تو مومن و کافر انسان کیسے یکساں ہو سکتے ہیں اور نبی اور غیر نبی کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔ (آیت۔۱۲)

☆ مونگا، مرجان، موتی جو کہ کھاری سمندر سے نکلتے ہیں۔ (آیت۔۱۲)

☆ مرد کو موتی وغیرہ پہننا جائز ہے سونا چاندی پہننا حرام ہے۔ (آیت۔۱۲)

☆ ہر شخص ہر وقت ہر طرح اللہ تعالیٰ کا حاجت مند ہے۔ (آیت۔۱۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عالم غیب کا مشاہدہ فرمایا خصوصاً معراج میں۔ (آیت۔۱۸)

☆ یہاں من فی القبور سے مراد کفار ہیں ورنہ مردے سنتے ہیں اسی لئے قبرستان میں جا کر سلام کرنا سنت ہے ہر نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور دور و نزدیک کے حالات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ (آیت۔۲۳)

☆ پہاڑوں پر کہیں سفید پتھر کے راستے ہیں کہیں سیاہ کے کہیں سرخ کے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نمونے ہیں ایسے ہی دنیا میں شریعت و طریقت کے رنگ برنگے راستے ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور قادری چشتی، نقشبندی، سہروردی یہ خدا رسی کے

Marfat.com

مختلف رامتے ہیں یعنی انسان وجانور رنگ برنگے ہیں یہ بھی اس کی قدرت ہے۔ جیسے انسانوں کے چہروں کے رنگ مختلف ہیں ایسے ہی دلوں کے رنگ بھی یکساں نہیں کوئی دل سفید ہے کوئی کالا قیامت میں دلوں کے رنگ چہروں پر ظاہر ہوں گے کہ مومنوں کے منہ اجالے اور کافروں کے منہ کالے ہوں گے بندوں سے مراد ساری مخلوق ہے یا انسان۔ (آیت۔۲۸)

☆ تلاوت قرآن مجید بھی عبادت ہے بلکہ بہترین عبادت ہے کہ رب تعالیٰ نے اس کا ذکر پہلے فرمایا تلاوت قرآن بہر حال عبادت ہے معنی کی خبر ہو یا نہ ہو کیونکہ تلاوت کو مطلق رکھا گیا خیال رہے کہ قرآن کریم برکت کے لیئے پڑھنا یا وظیفہ کے طور پر پڑھنا ہر طرح کا ثواب ہے بچوں کو قرآن پڑھانا اگرچہ عبادت وثواب ہے۔ (آیت۔۲۹)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تیس دجال ہوں گے جو دعویٰ نبوت کریں گے حالانکہ ہم خاتم النبین ہیں ہمارے بعد کوئی نبی نہیں۔ (آیت۔۳۱)

☆ صوفیا کرام فرماتے ہیں کہ حق الیقین والے سابق۔ عین الیقین والے مقتصد اور علم الیقین والے ظالم ہیں۔ غرضیکہ اس میں گیارہ تفسیریں ہیں۔ (آیت۔۳۲)

☆ دنیا میں مسلمان مرد پر سونا، ریشم پہننا حرام ہے وہاں انشاء اللہ یہ سب حلال ہوگا۔ (آیت۔۳۳)

☆ گنہگار مسلمان دوزخ میں پہنچ کر مر جائیں گے اور جسم کوئلے بن جائیں گے پھر سزا کی مدت پوری ہونے کے بعد انہیں جنت کے پاس رکھ کر وہاں کا پانی دیا جائے گا جن سے وہ ایسے اُگیں گے جیسے دانے پانی سے۔ کفار ومشرکین کا جس عذاب میں داخلہ ہوگا اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں کمی نہ ہوگی۔ (آیت۔۳۶)

☆ فترت والے لوگ جن کے پاس نبی نہ پہنچا دوزخ میں نہ جائیں گے ان کی نجات کے لیئے صرف عقیدہ توحید کافی ہے۔ (آیت۔۳۷)

☆ اطاعت، اتباع، عبادت میں بہت فرق ہے اطاعت یعنی حکم ماننا رب تعالیٰ کی نبی، ولی، ماں باپ، سلطان اسلام سب کی ہوگی مگر اتباع صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہو سکتی ہے۔ (آیت۔۳۷)

ترتیب مصطفوی۔۳۶ سورۃ یٰسین ترتیب نزول۔۴۱

☆ سورۃ یٰسین کے بہت فضائل ہیں یہ قرآن کا دل ہے ایک بار سورۃ یٰسین پڑھنے کا ثواب دس بار قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اموات پر یٰسین پڑھو کہ اس سے جانکنی آسان ہوتی ہے، خیال رہے کہ رب نے قرآن کریم کی حقانیت آسمان وزمین کی قسم فرما کر بیان کی۔ (آیات۔۲)

☆ ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر میں محمد مصطفیٰ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھوں گا تو ان کا سر کچل دوں گا جب اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو بڑا پتھر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو اس کے ہاتھ

Marfat.com

گردن سے چپک گئے اور پتھر ہاتھ میں لپٹ گیا اس کا یہ حال دیکھ کر ولید ابن مغیرہ بولا کہ یہ کام میں کروں گا جب وہ پتھر لے کر چلا تو اندھا ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکا تیسرا بولا کہ پتھر مجھے دو جب لے کر چلا تو اچانک بدحواس ہو کر الٹا بھاگا اور بولا ایک بڑا سانڈ بیل میرے آگے تھا اگر میں آگے بڑھتا تو وہ مجھے مار دیتا۔ (آیت۔۸)

☆ یہاں شہر سے مراد انطاکیہ ہے یا رومیہ، انطاکیہ بارہ مربع میل میں آباد تھا۔ اس میں بہت چشمے اور پہاڑ تھے نہایت مضبوط شہر پناہ سے محفوظ تھا وہاں کے لوگ بت پرست تھے رومیہ بھی بہت بڑا اور خوبصورت شہر تھا جس میں ایک ہزار حمام اور ایک ہزار ہوٹل تھے یہ شہر روم کے علاقہ میں واقع ہیں روح مرسلون سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قاصد صادق، صدوق اور شمعون ہیں جو انطاکیہ یا رمومیہ میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے تھے صادق اور صدوق تو پہلے گئے اور شمعون بعد میں آئے بعض نے فرمایا کہ ان دونوں کا نام یحیٰ و یونس تھا صادق و صدوق لقب تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دو حواری یوحنا یحیٰ اور یونس جنہیں صادق وصدوق کہا جاتا تھا جب دونوں شہر انطاکیہ میں پہنچے تو شہر کے کنارے پر ایک بوڑھے آدمی کو بکریاں چراتے دیکھا یہ حبیب نجار تھا۔ یہ بت تراشی کا کام کرتا تھا اسی لئے اسے نجار کہتے تھے اس کا لقب اب صاحب یٰسین ہے کیونکہ سورہ یٰسین میں اس کا ذکری یوں کیا ہے وجاء من اقصا المدینۃ رجل یسعیٰ (یٰسین ۲۰) ان دونوں نے حبیب نجار کو تبلیغ کی اس نے پوچھا کہ تمہاری حقانیت کی دلیل کیا ہے یہ بولے کہ ہم باذن پروردگار اندھے کوڑھے کو شفا دے دیتے ہیں حبیب نے اپنا بیمار لڑکا پیش کیا جو ان کے دم سے شفایاب ہوا اور حبیب ایمان لے آئے یہ خبر شہر میں پھیل گئی ان دونوں بزرگوں کے پاس خلقت کا ہجوم ہونے لگا اور بہت لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے اور ایمان لے آئے بادشاہ نے جس کا نام یمناطیس اور لقب شلاخن تھا اپنے تمام درباریوں کے کہنے پر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں کو قید کر دیا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوحنا اور یونس کی گرفتاری کی خبر پہنچی تو آپ علیہ السلام نے تیسرے شمعون کو وہاں بھیجا شمعون نے نہایت تدبیر سے بادشاہ تک رسائی حاصل کی اور اسکے خاص حواریوں میں اپنا مقام بنا لیا پھر اپنی حسن تدبیر سے پہلے دونوں حواریوں کو قید سے آزاد کرا کر بادشاہ کے دربار میں حاضر کرایا۔ بادشاہ نے ان دونوں سے کرامت طلب کی انہوں نے بادشاہ کے سامنے ایک مردہ زندہ کیا پھر ان تینوں نے اسے تبلیغ کی جس سے بادشاہ اور بہت سے لوگ ایمان لے آئے مگر اکثر لوگ کافر رہے جو عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے (آیات ۱۳۔۱۴)

☆ حبیب ابن مری نجار جو پہلے ہی ان بزرگوں پر ایمان لا چکے تھے اور کنارہ شہر جو یہاں سے بارہ میل کے فاصلے پر تھا ایک غار میں عبادت الٰہی میں مصروف تھے جب انہیں پتہ چلا کہ قوم نے ان بزرگوں کو گھیر لیا ہے تو وہ گوشہ عبادت چھوڑ کر بھاگتے ہوئے یہاں پہنچے روح البیان نے فرمایا کہ حبیب ابن مری سکندر رومی کی اولاد میں سے تھے یہی وہ حبیب ہیں جن سے مدینہ منورہ آباد ہوا وہ ایک سفر کے دوران اس سرزمین سے گزرے جو اس وقت میدانی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ جگہ خاتم النبین کے

Marfat.com

قیام کی ہے ان کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے جن میں سے چار ہزار علماء حکما تھے جو سب یہاں آباد ہو گئے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبیب ہی کی اولاد میں سے تھے اور ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان وہی تھا جہاں حبیب نے خیمہ لگایا تھا۔

(آیت۔۲۰)

☆ حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد اہل انطاکیہ کو ہلاک کرنے کے لئے جنگ بدر کی طرح فرشتوں کا لشکر نہیں آیا بلکہ انہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی چیخ نے ہلاک کر دیا کیونکہ بدر میں فرشتے کفار کو ہلاک کرنے نہیں آئے تھے۔ غازیوں کی ہمت وعزت افزائی کے لئے آئے تھے اہل انطاکیہ کی ہلاکت کے بعد ان کو دفن کرنے والا بھی کوئی نہ رہا اور حضرت حبیب کی قبر شریف انطاکیہ میں بنی جو زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

(آیت۔۲۹)

☆ بارش سے خشک زمین زندہ ہوتی ہے اور نبوت کی بارش سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں اور صور سے مردہ جسم زندہ ہوں گے بارش سے غذائیں، میوے، چشمے بنتے ہیں اور نبوت سے شریعت کی غذا، طریقت کے میوے اور اولیاء علما کے چشمے بنتے ہیں۔

(آیات ۳۳۔۳۴)

☆ رب العالمین نے اپنی مخلوق میں جوڑے رکھے ہیں میٹھا کڑوا ٹھنڈا گرم، اچھا برا وغیرہ سب جوڑے ہیں بے جوڑ رب کی ذات ہے۔ فرماتا ہے ومن کل شیء خلقنا زوجین (الذاریات ۴۹) بلکہ بعض درختوں میں نر و مادہ ہوتے ہیں جو پہچانے بھی جاتے ہیں۔

(آیت۔۳۵)

☆ بہت سی مخلوق وہ ہے جو پیدا شدہ بھی ہے مگر انسان کو اس کی خبر نہیں اور بہت سی وہ ہے جو ابھی پیدا نہ ہوئی آئندہ ہوگی۔ اس طرح کہ فضا بذات خود سیاہ وتاریک ہے رب تعالیٰ اسے آفتاب کے ذریعہ نورانی سفید لباس پہنا دیتا ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور عالم اپنے اصلی رنگ میں نظر آنے لگتا ہے۔

(آیت۔۳۷)

☆ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں جنہیں وہ اٹھائیس راتوں میں طے کرتا ہے اگر تیس دن کا مہینہ ہو تو وہ راتیں اگر انتیس دن کا ہو تو ایک رات چھپا رہتا ہے۔ جیسا اول تاریخوں میں تھا یہی انسان کا حال ہے کہ بڑھاپے میں بچپن کی طرح ناسمجھ کمزور، بیوقوف ہو جاتا ہے پاک وہ ہے جو تغیر وتبدل سے پاک ہے اس طرح کہ رات میں طلوع ہو کر چاند کو بے نور کر دے اور چاند کی بادشاہی چھین لے یا چاند کی طرح تیز حرکت کرے بلکہ چاند جن منزلوں کو اٹھائیس دن میں طے کرتا ہے سورج انہیں ایک سال میں طے کرتا ہے اگر سورج بھی چاند کی طرح تیز رفتار ہو تو فصلیں ٹھیک طرح تیار نہ ہو سکیں۔

(آیات ۳۹۔۴۰)

☆ وسیلہ کا انکار کفر اور کفار کا کام ہے۔

(آیت۔۴۷)

☆ دوسری بار سب کو زندہ کرنے کے لئے صور پھونکا جائے گا پہلے نفخہ سے چالیس سال کی مدت کے بعد دوسرا صور پھونکا جائے گا جہاں وہ دفن ہوئے تھے اور اگر دفن نہ ہوئے تو جہاں کہیں ان کے اجزائے اصلیہ اُس وقت موجود تھے سب اکٹھے ہو کر مرکب جسم

Marfat.com

بن جائیں گے اس کی صورت یہ ہوگی کہ رب تعالیٰ اٹھانے سے پہلے ہر میت کے اجزائے اصلیہ وہاں ہی جمع فرمادے گا جہاں وہ دفن ہوا یا جلایا گیا یا جہاں اسے شیر وغیرہ یا مچھلیوں نے کھایا تھا شام کے علاقہ کی طرف جہاں قیامت قائم ہوگی کوئی آہستہ کوئی تیز کوئی پیدل کوئی سواری پر جائے گا۔ (آیت۔۵۱)

☆ قیامت میں سب سے پہلے پیغمبروں کی نعت خوانی ہوگی جو قبروں سے اٹھتے ہی سب لوگ سنیں گے پھر شفیع کی تلاش وجستجو ہوگی اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو آج نعت خوانی یا وسیلہ یا بزرگوں کی امداد کے منکر ہیں صور کا دوسرا نفخہ یہ ونفخ فی الصور کی تفسیر ہے تکرار نہیں۔ یا چنگھاڑ سے مراد حضرت اسرافیل علیہ السلام کی وہ آواز ہے جو پہاڑ پر کھڑے ہو کر دیں گے کہ اسے گلی ہڈیو! بکھرے بالوں! اٹھ کھڑے ہوئے جوڑ وحساب کے لئے جمع ہو جاؤ۔ (آیت۔۵۲)

☆ رب تعالیٰ صرف اپنے علم پر سزا و جزا نہ دے گا بلکہ گواہی وغیرہ سے تحقیقات کر کے جزا وسزا کا فیصلہ فرمائے گا۔ خیال رہے کہ کاتب اعمال فرشتے، خود نامہ اعمال اور زمین وآسمان کافر کے خلاف گواہی دیں گے لیکن جب وہ انکار ہی کئے جائے گا تب خود اس کے اعضا سے گواہی دلوائی جائے گی۔ معلوم ہوا کہ کفار کی زبان وہاں بھی جھوٹ سے باز نہ آئے گی باقی اعضاء سچ سچ عرض کر دیں گے اس کی زبان بڑی مجرم ہے لبوں پر مہر دائمی نہ ہوگی اعضا کی گواہی لے کر توڑ دی جائے گی اس لئے وہ دوزخ میں پہنچ کر شور مچائیں گے۔ (آیت۔۶۵)

☆ فرشتوں کا ماں کے پیٹ میں بچہ بنانا رب ہی کے حکم سے ہے لہذا یہ رب ہی کا بنانا ہے حضرت آدم علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے بغیر فرشتے کے ذریعہ بنایا۔ (آیت۔۷۱)

☆ یہ آیت عاص بن وائل یا ابو جہل یا ابی بن خلف کے متعلق نازل ہوئی جو ایک گلی سڑی ہڈی لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مناظرہ کے لئے آیا تھا اور اس ہڈی کو توڑتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ کیا خدا اسے دوبارہ زندہ کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ضرور زندہ اٹھائے گا۔ (آیت۔۷۷)

☆ عرب میں دو درخت پائے جاتے ہیں مرخ اور عفار مرخ نر ہے عفار مادہ جب ان کی ہری شاخیں ایک دوسرے سے رگڑی جاتی ہیں تو ان سے آگ نکلتی ہے حالانکہ ان میں اتنی تری ہوتی ہے کہ ان سے پانی ٹپکتا ہے دیکھو رب کی شان کہ پانی اور آگ ایک ہی جگہ جمع فرمادیئے۔ (آیت۔۸۰)

ترتیب مصطفوی۔۳۷ سورۃ الصفت ترتیب نزول۔۵۶

☆ ہر روز سورج نئی جگہ سے طلوع ہوتا ہے اس لئے مشارق جمع فرمایا گیا کیونکہ دیکھنے والے کو سارے تارے پہلے آسمان پر ایسے محسوس ہوتے ہیں جیسے نیلی چادر پر رنگ برنگ موتی بکھرے ہوئے ہوں اگرچہ تارے مختلف آسمانوں پر ہیں مگر زینت پہلے آسمان کی ہے لہذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں کیونکہ سارے آسمان صاف آئینہ کی طرح شفاف ہیں اس طرح کہ جب کوئی

Marfat.com

شیطان آسمان پر جانے کا ارادہ کرتا ہے تو تارے میں سے آگ کا شعلہ نکل کر اسے گولی کی طرح لگتا ہے۔
(آیت۔۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے شیاطین آسمانوں پر جاتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری زمین و زمان میں تغیر کا سبب بنی۔
(آیت۔۱۰)

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو اس چپکنے والی مٹی سے بنایا اور سارے انسانوں کو حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا فرمایا۔ روح البیان نے بتایا کہ انسان کی اصل چکنی مٹی ہے جس میں چمٹنا لپٹنا پایا جاتا ہے۔ لہٰذا انسان کی فطرت میں لپٹ ہے خواہ دنیا سے پٹے یا دین سے خواہ شیطان سے یا حبیب رحمٰن کے قدم اور دامن سے۔
(آیت۔۱۱)

☆ ظالم سے مراد کافر ہیں اور جوڑے سے مراد وہ شیطان ہے جس نے انہیں بہکایا ہر کافر اپنے شیطان کے ساتھ زنجیر سے جکڑا ہوا دوزخ میں جائے گا یا ظالم سے مراد کافر اور جوڑے سے مراد اس کی جنس کا دوسرا کافر مشرک مشرک کے ساتھ، دہریہ دہریہ کے ہمراہ۔ اس میں حضرت عیسٰی و حضرت عزیر علیہم السلام داخل نہیں کیونکہ ما سے مراد غیر عقل والی چیزیں ہوتی ہیں کفار کے پوجا کے لئے تراشے ہوئے پتھر، درخت، سورج، چاند بھی دوزخ میں جائیں گے۔ مگر عذاب پانے کے لئے نہیں بلکہ عذاب دینے کے لئے۔
(آیت۔۲۲)

☆ جنت میں غذا نہ دی جائے گی میوے عطا ہوں گے کیونکہ غذا بھوک دفع کرنے کے لئے کھائی جاتی ہے اور میوے صرف لذت کے لئے۔ وہاں بھوک نہ ہوگی لہٰذا گندم وغیرہ وہاں نہیں انگور وغیرہ ہوں گے جنت کی نعمتوں میں بڑی نعمت عزت و اکرام ہوگا کیونکہ بے عزتی کا رزق جانور کا سا رزق ہے کسی جنتی کو یہ محسوس نہ ہوگا کہ میرا درجہ کم ہے معلوم ہوا کہ جنتی لوگ حلقے بنا کر بیٹھا کریں گے۔
(آیت۔۴۴)

☆ جنتی لوگ فرشتوں سے یہ سوال اس وقت کریں گے جب موت کو بکرے کی شکل میں ذبح ہوتے دیکھ لیں گے اور اعلان ہو جائے گا کہ اب دائمی زندگی ہے کسی کو موت نہ آئے گی۔
(آیت۔۵۹)

☆ کشتی میں جو اور مسلمان تھے ان کی نسل نہیں چلی صرف آپ کی نسل چلی اسی لئے حضرت نوح علیہ السلام کا لقب آدم ثانی ہے۔ ساری دنیا میں آپ کے تین لڑکوں کی اولاد ہے چنانچہ عرب، فارس، روم سام کی اولاد اور سوڈان، سندھ ہند، نوبہ، حبشہ عام کی اولاد تاور ترک، یاجوج ماجوج یافت کی اولاد یافت کے سات بیٹے تھے ترک، خرز، صقلاب، تاریس، مسلک، کماری صین، حام کے بھی سات فرزند تھے سندھ، ہند، زنج قبط، حبش، نوب، کنعان، سام کے پانچ فرزند تھے ارم، ارفخشہ عالم، بقر، قارخ۔
(آیت۔۷۷)

☆ جو شخص یہ آیت سلم علی نوح فی العلمین صبح و شام پڑھ لیا کرے وہ زہریلے جانوروں سے امن میں رہے اور اگر کشتی میں سوار

Marfat.com

ہوتے وقت پڑھ لے تو ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ لہٰذا نیک کاروں کا ذکر خیر بھی باقی رہتا ہے فرشتے انہیں سلام بھی کرتے رہتے ہیں۔ (آیت۔۷۹)

☆ حضرت ابرہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے دو ہزار چھ سو چالیس برس بعد ہوئے اور اتنے دراز زمانے میں صرف دو رسول تشریف لائے حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام۔ (آیت۔۸۴)

☆ مشرکین کے میلے میں چلے جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ پہنچے دیکھا کہ بتوں کے سامنے طرح طرح کے کھانے رکھے ہوئے ہیں جو چڑھاوے کے طور پر مشرکین رکھ کر میلے میں گئے تھے ان چڑھاووں کو واپس آکر متبرک سمجھ کر کھانا تھا آپ نے بتوں سے انتہائی غیظ و غضب میں یہ کلام فرمایا کہ کیا تم کھاتے نہیں اور تمہیں کیا ہوا کہ بولتے نہیں ورنہ آپ تو یہ جانتے تھے کہ یہ پتھر کیا بولیں گے اور مار مار کر سارے بت توڑ دیئے تیشہ بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا یہ خبر کفار کو پہنچی تو وہ بولے کہ جنہیں ہم پوجتے ہیں انہیں تم نے کیوں توڑا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو میری مار سے نہیں بچ سکتے وہ خدا کی مار سے تمہیں کیا بچا سکیں گے لہٰذا عبادت کا مستحق وہ ہے یا یہ مجبور بت۔ چنانچہ انہوں نے تیس گز لمبی، بیس گز چوڑی تیس گز اونچی پتھر کی عمارت بنانے اور اس میں بے شمار لکڑی جلا کر دوزخ بنا کر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں زندہ جلانے کا فیصلہ کیا معلوم ہوا کہ زندہ جلانا کفار کا طریقہ ہے حدیث شریف میں اس سے سخت منع فرمایا گیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آگ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے گلزار بنا دیا۔ (آیت۔۹۷)

☆ اللہ کے مقبول بندے علوم خمسہ کی خبر دیئے جاتے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر شریف تیرہ برس ہوگئی تو فرمایا تمہارے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں یا رب تعالیٰ نے مجھے تمہارے ذبح کا حکم دیا آپ نے یہ خواب مکہ معظمہ میں بقرعید کی آٹھویں شب کو دیکھی، پھر نویں شب کو، پھر دسویں شب کو، تب خاص بقرعید کے دن بوقت صبح فرزند سے یہ فرمایا خیال رہے کہ ادائے فرض رائے پر موقوف نہیں ہوتی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اگر معاذ اللہ اس وقت انکار بھی کرتے تب بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے ذبح میں تامل نہ فرماتے آپکا یہ رائے لینا اس لئے تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذبح کرنا بھی عبادت ہو اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذبح ہونا بھی ان کی عبادت ہو کیونکہ بغیر نیت کے عبادت نہیں ہوتی معلوم ہوا کہ پیغمبر کا خواب بھی شرعی حکم ہوتا ہے بلکہ امت کے بعض صالحین کے خواب پر شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔

(آیات ۱۰۱۔۱۰۲)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دنبہ لاتے وقت پکارا اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دنبہ دیکھ کر فرمایا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ہاتھ کھلنے اور امتحان کی کامیابی پر فرمایا وللہ الحمد۔ ان کا مجموعہ آج تکبیر تشریق ہے۔

(آیت۔۱۱۳)

Marfat.com

☆ چار پیغمبر زندہ ہیں دو آسمان میں حضرت ادریس و حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور دو زمین پر حضرت خضر و حضرت الیاس علیہما السلام (روح البیان) بعل اس شہر کے مشہور بت کا نام تھا اس بت کی وجہ سے اس شہر کو بعلبک کہتے ہیں جو شام کے علاقہ میں تھا یہ بت سونے کا تھا بیس گز لمبا تھا اس کی آنکھوں میں یاقوت جڑے ہوئے تھے اس مندر میں سو پجاری رہتے تھے اس بت کے پیٹ میں سے شیطان بولتا تھا جسے یہ پجاری یاد کر کے لوگوں کو سناتے اور سمجھاتے تھے یا تو خالقین سے مراد صورت اور نقشہ بنانے والے تھے۔
(آیت۔۱۲۴)

☆ روح البیان نے فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام سمندر پر اور حضرت الیاس علیہ السلام خشکی پر منتظم ہیں قیامت کے قریب وفات پائیں گے۔
(آیت۔۱۳۱)

☆ آپ کا نام یونس بن متی ہے آپ ہود علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کا لقب ذوالنون اور صاحب الحوت ہے۔ آپ بستی نینوا کے نبی تھے جو موصل کے علاقہ میں دجلہ کے کنارے پر واقع تھی آپ نے چالیس سال قوم کو تبلیغ کی مگر وہ شرک سے باز نہ آئے تب آپ نے انہیں بحکم پروردگار تین دن کے بعد عذاب آجانے کی خبر دی اور خود اس بستی سے دور تشریف لے گئے راستہ میں دریا سامنے آیا۔ آپ اسے طے کرنے کے لیے کشتی میں سوار ہو گئے بیچ دریا میں پہنچ کر کشتی ٹھہر گئی ملاح بولے کہ اس کشتی میں کوئی غلام اپنے مولا سے بھاگا ہوا ہے جس کی وجہ سے کشتی ٹھہر گئی قرعہ ڈالا گیا تو آپ کا نام شریف نکلا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہی اپنے مولا سے بھاگا ہوا ہوں کہ بغیر انتظار وحی آیا ہوں یہ کہہ کر خود دریا میں چھلانگ لگا دی۔
(آیت۔۱۳۹)

☆ چالیس دن کے بعد مچھلی کے پیٹ سے نکالا اس طرح کہ مچھلی دریا کے کنارے پر آئی اور اپنے منہ سے آپ کو اگل دیا آپ دسوں محرم جمعہ کے دن مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ بہت ضعیف ہو گئے تھے جہاں آپ کو مچھلی نے اگلا وہاں کوئی سایہ نہ تھا۔
(آیت۔۱۴۵)

☆ بحکم خدا روزانہ ایک بکری آتی اور آپ کو دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم شریف پر بال اگ آئے اور طاقت آگئی پھر آپ اپنی قوم کی طرف تشریف لے گئے۔
(آیت۔۱۴۶)

☆ ہر فرشتہ کا مقام و عبادت جدا ہے کوئی ہمیشہ رکوع میں ہے کوئی ہمیشہ سجدہ میں ہے کوئی قعدہ میں یا یہ کہ ہر فرشتہ کا درجہ علیحدہ ہے ملائکہ مقربین کا مقام اور ہے مدبرات امر کا مقام اور۔ یا صفیں باندھ کر اس کی عبادت میں مشغول ہیں۔
(آیت۔۱۶۴)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر نے عذاب قبر دیکھا جس سے وہ بدکا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔
(آیت۔۱۸۰)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی۔۳۸ سورۃ صٓ ترتیب نزول۔۳۸

☆ حضرت داؤد علیہ السلام کو یاد کرو جنہیں رب تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی عبادت کی توفیق بخشی تھی آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے رات کے دو حصہ میں عبادت کرتے درمیانی ایک حصہ میں آرام فرماتے تھے۔ (آیت۔۱۵)

☆ حضرت سلیمان علیہ اسلام کے لیئے ہوا آپ کے ساتھ پہاڑ اس طرح تسبیح کرتے تھے کے آپ بھی سنتے تھے۔(آیت۔۱۵)

☆ جیسی داؤد علیہ السلام کی سلطنت مضبوط ہوئی ویسی کسی کی نہ ہوئی چالیس ہزار زرہ بند سپاہی آپ کے محل کا پہرہ دیتے تھے۔ (آیت۔۱۸)

☆ حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر شریف سو برس ہوئی آپ کی وفات اچانک ہوئی بوقت وصال آپ سجدے میں تھے ایسے مبارک درخت کے پھل بھی مبارک ہونے چاہئیں معلوم ہوا کہ اچانک موت مقبولین کے لیئے رحمت ہے جو ہر وقت تیار رہتے ہیں غافلوں کے لئے زحمت کہ وہ آخرت کی تیاری نہیں کرتے۔ (آیت۔۳۰)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیویاں اور سات سو لونڈیاں باندیاں تھیں آپ نے ایک دن فرمایا کہ آج میں نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا ہر ایک حاملہ ہو کر لڑکا جنے گی جن میں سے ہر ایک مجاہد غازی ہوگا مگر رب تعالیٰ کی شان کہ انشاء اللہ کہنا بھول گئے کوئی بیوی حاملہ نہ ہوئی صرف ایک بیوی حاملہ ہوئی اس سے بھی ناقص بچہ پیدا ہوا۔ (آیت۔۳۴)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیطان کو پکڑ لیا معلوم ہوا کہ انبیائے کرام کو رب تعالیٰ دیتا ہے اور وہ حضرات رب تعالیٰ کے حکم سے مخلوق میں تقسیم فرماتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اس تقسیم میں مختار اور ماذون مطلق ہوتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ (آیات ۳۸۔۳۹)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زکوٰۃ فرض نہ تھی کسی پیغمبر پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمانا واصٰنی بالصلوۃ والزکوۃ (مریم ۳۱) میں زکوٰۃ سے مراد طہارت نفس ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں عزت اور ان کے لیے آخرت کی نعمتیں اس دنیاوی ملک سے کہیں زیادہ ہیں اس سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام بارگاہ الٰہی میں بڑے عزت و وجاہت والے ہوتے ہیں۔ (آیت۔۴۰)

☆ بزرگوں کے پاؤں کا دھوون بھی شفا ہوتا ہے اس لیئے اسے شفا کا وسیلہ بنایا گیا اطبا کہتے ہیں کہ اب بھی خارش میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا مفید ہے جو اس آیت سے ثابت ہے اس طرح کہ ان کی زوجہ حضرت رحمت کو دوبارہ جوانی بخشی اور آپ کی فوت شدہ اولاد کو دوبارہ زندہ فرمایا اور اتنی ہی اولاد اور بھی دی یہ اھلہ و مثلھم معھم سے معلوم ہوا۔ بیماری کے زمانہ میں آپ کی زوجہ حضرت رحمت ایک بار دیر سے حاضر خدمت ہوئیں تو آپ نے قسم کھائی کہ میں تندرست ہو کر تمہیں سو کوڑے ماروں گا۔ صحت یاب ہونے پر رب تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ انہیں جھاڑو مارو جس میں سو تیلیاں ہوں کیونکہ اس زمانہ میں قسم کا کفارہ نہ تھا

Marfat.com

قسم کا کفارہ ہمارے اسلام میں ہی ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم (التحریم ۲) کیونکہ اس وقت قسم کا کفارہ نہ تھا یا قسم کو پورا کرنا یا توڑنا۔

(آیات ۴۲ تا ۴۴)

☆ وصال کے وقت اور قبروں میں ہوا کے لیئے جنت کی کھڑکیاں کھلی ہیں اور آخرت میں داخلہ کے لیئے جنت کے دروازے کھلے ہوں گے۔ انہیں کھلوانے کا انتظار نہ کرنا پڑے گا اپنے جڑاؤ زرنگار تختوں پر آرام فرما ہونگے انہیں کچھ کام نہ ہوگا۔ صرف آرام ہوگا۔

(آیات ۵۰۔۵۱)

☆ جنت میں سب متقی ہوں گے مگر پردہ ان سے بھی ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت بھی اجنبی کو نہ دیکھے یعنی مرد عورت کو اور عورت مرد کو نہ دیکھے جنت کے مکانات پردہ کے لیئے ہوں گے نہ کہ حفاظت کے لیئے تمام بیویاں حسن میں اور عمر میں یکساں ہوں گی بلکہ دنیا کی بیویاں حوروں سے زیادہ حسینہ ہوں گی اور سب تیس سال کی ہمیشہ ان کی یہی عمر رہے گی اس سے معلوم ہوا کہ جنت کے میوے موسم کے پابند نہ ہوں گے ہر میوہ ہر وقت بکثرت موجود رہے گا نہ وہاں کے باغوں میں کبھی خزاں آئے گی اور نہ پت جھڑ۔

(آیات ۵۲۔۵۴)

☆ جو کوئی "یا قھار" روزانہ ایک ہزار بار پڑھ لیا کرے اس کے دل سے خلقت کا خوف دور ہو جائے گا۔

(آیت۔۶۵)

☆ اگر میں صاحب وحی رسول نہ ہوتا تو مجھے عالم بالا کے ان واقعات کی خبر کیسے ہوتی جو انسانوں کی پیدائش سے پہلے ہو چکے ہیں کیونکہ اُن واقعات کا پتہ تاریخ اخبار وغیرہ کسی ذریعہ سے نہیں لگ سکتا تھا مگر ان واقعات کو جانتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں ثابت ہوا کہ سچا نبی اور صاحب وحی ہوں عالم بالا سے مراد فرشتے ہیں اور ان کے جھگڑنے سے مراد رب تعالیٰ سے یہ عرض کرنا ہے اتجعل فیھا من یفسد فیھا (بقرہ ۳۰) معلوم ہوا کہ محبوب بندے کا رب تعالیٰ سے جھگڑنا برا نہیں بلکہ اس کا ناز ہے۔

(آیت۔۶۹)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو اپنی اچھی صورت میں دیکھا رب تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کس چیز پر جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ مولیٰ تو علیم وخبیر ہے رب تعالیٰ نے اپنا دست کرم میرے سینے پر رکھا جس کا اثر میں نے اپنے دل میں پایا اور آسمان وزمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر پوچھا کہ اب بتاؤ فرشتے کس چیز پر جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کفارات میں۔

(آیت۔۶۹)

☆ بغیر علم غیب نبوت کے کام انجام نہیں پاتے۔

(آیت۔۷۰)

☆ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کی تیاری کی تکمیل ۴۰ سال میں ہوئی۔ پھر اس میں روح پھونکی گئی۔

(آیت۔۷۱)

☆ بزرگوں کی دعا سے بھی عمریں بڑھ سکتی ہیں بلکہ بعد موت زندگی مل سکتی ہے۔

(آیت۔۷۹)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۳۹ سورۃ الزمر ترتیب نزول ۔۵۹

☆ چاند تارے چلتے ہیں نہ کہ آسمان یا زمین ۔ یہ سب ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ (آیت ۔۵)

☆ رب تعالیٰ فرماتا ہے ۔ خلق الزوجین الذکر والانثیٰ (نجم ۴۵) اولاً نطفہ پھر خون کی پھٹک پھر پارہ گوشت، پھر مکمل بچہ ۔ ماں کا پیٹ رحم اور اس کی جھلی کی اندھیریاں جن میں بچہ رہتا ہے ۔ ان پردوں میں ہوا بھی پہنچاتا ہے اور غذا بھی ۔ انڈے میں بچہ کئی دن تک زندہ رہ کر باہر آتا ہے ۔ بغیر کھڑکی کے ہوا پہنچاتا ہے ۔ سبحان اللہ ۔ ہر جگہ ہر حال میں حقیقی بادشاہت اسی کی ہے ۔ (آیت ۔۶)

☆ جنت کے درجات اُوپر نیچے ہیں ۔ جتنا کسی کا تقویٰ اعلیٰ اتنا ہی اس کا درجہ اعلیٰ ۔ (آیت ۔۲۰)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ زیادہ کھانے، زیادہ سونے، زیادہ بولنے سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے کم کھاؤ کم بیمار پڑو گے کم بولو گناہ کم کرو گے درود شریف زیادہ پڑھو، بے ایمان ہو کر نہ مرو گے (شاہ عبدالشکور سالمی) یہ چار صفتیں قرآن شریف کی ہیں ۔ (آیت ۔۲۲)

☆ موت کی دو صورتیں ہیں ۔ روح کا جسم سے الگ ہونا اور روح کا جسم میں تصرف چھوڑ دینا یعنی جسم کی پرورش ختم کر دینا ۔ انبیاء کی موت پہلے معنی میں ہے یعنی خروج روح عن الجسم اور عوام کی موت دونوں معنی میں ہے ۔ لہٰذا نبی کی روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے جس کی بنا پر ان کا دفن کفن وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے مگر ان کی روح ان کے جسم کی پرورش و تصرف کرتی رہتی ہے اسی لئے ان کے جسم گلتے نہیں اور زائرین کو پہچانتے، ان کا سلام سنتے ہیں ۔ اُن کی فریاد رسی اور مشکل کشائی کرتے ہیں ۔ (آیت ۔۲۸)

☆ کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بتوں سے ڈراتے ہوئے کہتے تھے کہ آپ ان کی برائی بیان نہ کیا کریں ورنہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچا دیں گے اس کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۔ روح البیان نے فرمایا ہے یہ آیت دو بار نازل ہوئی ۔ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری بار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ درخت کاٹنے بھیجا جس کی پوجا کی جاتی تھی ۔ جب اس درخت کے پاس پہنچے تو کفار بولے کہ اس میں ایک دیو رہتا ہے وہ آپ کو دیوانہ کر دے گا ۔ آپ نے بغیر پرواہ کئے درخت کاٹ دیا اس کی جڑ میں ایک بدشکل آدمی تھا جو نکل کر بھاگ گیا ۔ (آیت ۔۳۶)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر رمضان میں ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا قرآن سنایا کرتے تھے ۔

Marfat.com

☆ انسان میں دو روحیں ہیں۔ایک مقامی یا سلطانی، دوسری سیلانی۔پہلی روح سے زندگی قائم ہے دوسری سے ہوش وحواس۔پہلی روح موت کے وقت نکلتی ہے دوسری نیند میں۔جس روح پر موت کا حکم صادر فرماتا ہے اسے واپس نہیں بھیجتا بلکہ نیند میں موت دے دیتا ہے اس طرح کہ لوگ مرتے وقت تک برابر سوتے جاگتے رہیں گے اور بوقت موت دائمی نیند سو جائیں گے اور سوچیں کہ جو سونے کے بعد جگا سکتا ہے وہ مرنے کے بعد زندہ بھی کر سکتا ہے۔ (آیت۔۴۷)

☆ جو چیز رب تعالیٰ سے غافل کرے وہ وبال ہے۔ (آیت۔۵۰)

☆ دنیا کی دولت بارش کے پانی کی طرح ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ (آیت۔۵۲)

☆ کفار مکہ کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے معبودوں کو مان لیں ہم آپ کے اللہ کو مان لیتے ہیں اس طرح ہماری آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح ہو جائے گی اس آیت میں ان کی تردید کی ہے ان کفار کو جاہل اس لیئے فرمایا گیا کہ انہیں نبی کے درجہ کی خبر نہیں کہ نبی کا شرک وبت پرستی کرنا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے دو الٰہ ہونا کیونکہ رب تعالیٰ ان کا حافظ ہے۔ (آیت۔۶۴)

☆ صور کا پہلا نفخہ ہے جو ہلاک کرنے اور بے ہوش کرنے کے لیئے ہوگا دوسرا نفخہ چالیس سال کے بعد ہوگا زندہ کرنے اور ہوشیار کرنے کے لیئے۔قرآن کریم میں پانچ نفخوں (پھونک) کا ذکر ہے۔رب تعالیٰ کا حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکنا۔حضرت جبرائیل علیہ السلام کا عطائے فرزند کے لیئے بی بی مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مٹی کے پرندوں میں زندگی بخشنے کے لیئے پھونکنا۔ذوالقرنین کا لوہا گلانے کے لیئے آگ میں پھونکنا۔حضرت اسرافیل علیہ السلام کا صور پھونکنا۔حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل، علیہم السلام کی فنا نفخہ سے نہ ہوگی بلکہ نفخہ کے بعد حکم الٰہی سے یا شہدا یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ وہ کوہ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں یا جنت کی حوریں، رضوان اور دوزخ کے فرشتے اور وہاں کے سانپ، بچھو (خزائن العرفان، روح البیان وغیرہ) دوسرا نفخہ چالیس سال کے بعد ہوگا۔چالیس سال سے مراد اتنا وقت ہے۔ورنہ اس وقت سورج فنا ہو چکا ہوگا یعنی مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔حیران ہو کر یا آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے کہ اب کیا ہوتا ہے پھر میدان محشر کی طرف چلیں گے مسلمانوں کی قبروں پر سواریاں حاضر ہوں گی جن پر سوار ہو کر روانہ ہوں گے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے **یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا** (مریم ۸۵) سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حلہ ملے گا۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر انور سے ہی ستر پوش اٹھیں گے جب دوسرا نفخہ ہوگا تو محشر کی زمین کو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوں گے جو اس زمین کے علاوہ ہوگی۔ (آیت۔۶۷)

Marfat.com

☆ دوزخ کے سات طبقوں کے علیحدہ علیحدہ دروازے ہیں جو بند رہتے ہیں ہر دروازہ اسی وقت کھولا جائے گا جب وہاں داخلہ کے لیئے کوئی جماعت پہنچے گی جیسے آج جیل کے دروازے بلاضرورت نہیں کھولے جاتے ضرورت پر کھولے جاتے ہیں۔
(آیت۔۷۱)

☆ جنت کے دروازے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے کھل جائیں گے مومن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پہنچیں گے تو دروازے کھلے پائیں گے اس لیئے یہاں واؤ ارشاد ہوا وفتحت حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں جنتی ایک چشمہ سے غسل کریں گے دوسرے سے پئیں گے غسل سے ان کے ظاہر اور پینے سے باطن صاف و پاک ہو جائیں گے فرشتے جنت کے دروازہ پر استقبال کریں گے۔
(آیت۔۷۳)
(خزائن) کہ دنیا میں رسول کے دامن سے وابستہ رہے۔

☆ ادنیٰ مومن کی جنت تمام روئے زمین سے دس گنا زیادہ ہوگی اعلیٰ مومن کا کیا پوچھنا۔اے محبوب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ وہ رب تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ پاکی بولتے ہوں گے جبکہ فرشتے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے (روح) حلقے باندھ کر عرش اعظم کا طواف کریں گے جیسے حاجی کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔ (آیات۔ ۷۴۔۷۵)

ترتیب مصطفوی ۔۴۰ سورۃ المومن ترتیب نزول ۔۶۰

☆ آج چار فرشتے عرش الٰہی اٹھائے ہوئے ہیں قیامت میں آٹھ اٹھائیں گے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمنیۃ۔(الحاقۃ۔۱۷) جو عرش اعظم کا طواف کرتے رہتے ہیں انہیں کروبین کہتے ہیں۔ان کی تعداد رب تعالیٰ ہی جانتا ہے۔
(آیت۔۷)

☆ دنیا میں حضرات انبیائے کرام باذن رب تعالیٰ شرعی حاکم ہیں بعض اولیاء اللہ رب تعالیٰ کے حکم تکوینی کے مظہر ہو جاتے ہیں کہ جو کہہ دیتے ہیں وہ ہو کر رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنی نشانیاں اس لیئے دکھاتا ہے تاکہ تم ان کو معرفت الٰہی کا ذریعہ بناؤ دنیا کی ہر چیز معرفت رب تعالیٰ کی کتاب ہے۔
(آیات۔۱۲۔۱۳)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ جو نگاہ بغیر قصد پڑ جائے وہ معاف ہے مگر عمداً دیکھنے پر پکڑ ہے۔ (آیت۔۲۰)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نوسو برس پہلے تمہارے باپ داداؤں کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام تبلیغ کے لئے تشریف لائے خیال رہے کہ فرعون کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام سے نوسو برس بعد ہوئے (روح) اس سے معلوم ہوا کہ فرعون کے زمانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کی تعلیم و تبلیغ کا کچھ نہ کچھ اثر مصر میں باقی تھا۔اس لیئے یہ مرد مومن اس کا حوالہ دے رہا ہے۔
(آیت۔۳۴)

Marfat.com

☆ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن جبل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم یمن بنا کر بھیجا تو پوچھا فیصلہ کیسے کرو گے عرض کیا کتاب اللہ سے فرمایا اگر اس میں نہ پاؤ تو عرض کی اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے۔ فرمایا گیا اگر اس میں بھی نہ پاؤ عرض کیا اثم اجتھد برائی خود قیاس کروں گا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ (آیت۔۳۸)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس قبطی مومن نے بھی نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم سے تھا نیز اس قبطی نے بھی نجات پائی جو بہروپیا تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل رہا کرتا تھا۔ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سی شکل بنانے کی وجہ سے اس نے نجات پائی جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں من تشبہ بقوم کی شرح میں ہے۔ چنانچہ وہ مومن شمعان یا حزبیل فرعونیوں سے نکل کر پہاڑ میں داخل ہوگیا۔ نماز کی نیت باندھ لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے آس پاس درندے جانوروں کا پہرہ مقرر فرمادیا۔ فرعون نے ایک ہزار سپاہی اس کی تلاش میں بھیجے جو اس غار تک پہنچے ان میں سے بعض کو درندوں نے پھاڑ ڈالا بعض بھاگ کر فرعون کے پاس پہنچے اور یہ واقعہ اس سے بیان کیا۔ فرعون نے ان سپاہیوں کو سولی دے دی تاکہ یہ راز ظاہر نہ ہوجائے۔ (آیت۔۴۵)

☆ ہر نعمت کا شکر جداگانہ ہے وقت کا شکر یہ ہے کہ ہر وقت کو جائز کام میں صرف کرے اور کچھ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دینی خدمت میں خرچ کرے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے۔ (آیت۔۶۱)

☆ نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن کے بعد قطرہ خون بن جاتا ہے۔ پھر چالیس دن کے بعد پارہ گوشت پھر بچہ جونا سمجھ، کمزور ہوتا ہے روح البیان نے فرمایا کہ چھ سال کی عمر تک انسان طفل کہلاتا ہے۔ پھر صبی۔ انسان کی عمریں اور ان کے نام پہلے بھی تفصیل وار ذکر ہو چکے ہیں، جوانی ۱۸ سال سے ۳۰ سال تک کی عمر کا نام ہے۔ بعض نے فرمایا کہ یہ عمر شباب کی ہے اکیس سال کی عمر اَشُدّ کے زمرے میں آتی ہے (روح) پچاس سال سے آخر عمر تک کا نام بڑھاپا ہے۔ بعض نے فرمایا کہ اسی برس تک بڑھاپا پھر ہرم یعنی سٹھاپا جبکہ انسانی عقل کٹ جاتی ہے اسے اردو میں سٹھیانا، پنجابی میں سترہ بہترہ ہوجانا کہتے ہیں۔ واللہ ورسولہ اعلم۔ بڑھاپے سے پہلے یا جوانی سے بھی پہلے موت آجاتی ہے یہ بھی رب تعالیٰ کی قدرت ہے کہ بعض قوی لوگ جلد مرجاتے ہیں اور کمزور دیر تک جیتے رہتے ہیں۔ مقرر وعدے سے مراد اگر موت ہے تب تو یہ پچھلے مضمون ہی کا بیان ہے۔ (آیت۔۶۷)

☆ کفار کا ہر گروہ اس دروازے سے جائے گا جس کا وہ اہل ہے۔ جہنم کے مختلف طبقے ہیں۔ ہر طبقے کے علیحدہ دروازے ہیں۔ جنت کا بھی یہی حال ہے۔ (آیت۔۷۶)

ترتیب مصطفوی ۔۴۱ سورۃ حم السجدہ ترتیب نزول ۔۶۱

Marfat.com

☆ یعنی دو دن کی مدت میں زمین بنائی کیونکہ اس وقت سورج نہ تھا۔ ایک دن میں زمین بنائی دوسرے دن پھیلائی۔

(آیت۔۹)

☆ زمین آسمان سے افضل ہے کہ نبیوں کی جائے سکونت ہے۔ دو دن زمین کی پیدائش کے دو دن روزی کی پیدائش کے کل چار دن ہوئے۔ اتوار، پیر، منگل، بدھ (روح) اس سے معلوم ہوا کہ رزق کی پیدائش مرزوق سے پہلے ہو چکی ہے پھر انسان رزق کی زیادہ فکر کیوں کرے۔ روح جسم سے چار ہزار سال پہلے پیدا ہوئی اور رزق روح سے چار ہزار برس پہلے پیدا ہوا۔ (روح۔ابن عباس) لوگ اگر پوچھیں کہ زمین اور اس سے پیدا ہونے والی روزیاں کتنی مدت میں پیدا ہوئیں تو یہ جواب دیدو تا کہ آپ کی نبوت ثابت ہو۔ معلوم ہوا کہ زمین کی پیدائش آسمان سے پہلے ہے جو پانی کی جھاگ کی شکل میں وہاں موجود تھی جہاں آج کعبہ معظمہ ہے۔ آسمان پانی کا بخار ہے جو دھوئیں کی شکل میں تھا۔ زمین و آسمان کو بارگاہ ایزدی میں حاضر ہونے کا جو حکم ہوا اس کا مطلب ہے کہ فرمانبرداری کرو۔ ظاہر یہی ہے زمین و آسمان کو ہی یہ حکم دیا گیا۔ ان دونوں میں سمجھ و شعور ہے رب تعالیٰ کو بلکہ نیک و بد بندوں کو پہنچانتے ہیں مومن کے مرجانے پر روتے ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ فما بکت علیھم السمآء والارض (دخان: ۲۹) تیرے حضور خوشی سے حاضر ہیں اور حاضر رہیں گے ہمیشہ تیری اطاعت خوشی سے کریں گے جمعرات و جمعہ میں انہیں سات آسمان بنا دیئے۔ یہ کل چھ دن ہوئے ہفتہ خالی رہا ہر آسمان کے رہنے والے فرشتوں کو ان کے مناسب حال احکام جاری فرمائے۔ چنانچہ بعض فرشتے ہمیشہ سے قیام میں ہیں بعض رکوع میں بعض سجدے میں بعض قعدہ میں۔ ان عبادتوں کا مجموعہ اسلامی نماز ہے (از روح) نیز کسی آسمان سے روشنی آ رہی ہے کسی سے رزق کسی سے موت۔ خیال رہے کہ یہاں حکم سے مراد تکوینی حکم ہے تشریعی یا تکلیفی نہیں اسی لئے فرشتوں کو عبادات پر ثواب نہیں یہاں نچلے آسمان سے مراد پہلا آسمان ہے اور چراغوں سے مراد تارے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ تاروں سے تقدیر اور غیب کے حالات معلوم کرنے درست نہیں کیونکہ تاروں کی خلقت اس مقصد کے لئے نہیں۔ حفظ کے معنی حفاظت ہیں تارے آسمانوں کی حفاظت کا ذریعہ ہیں کہ ان سے آسمان قائم ہے۔

(آیات ۱۰ تا ۱۴)

☆ قوم عاد میں معمولی آدمی ۱۸ گز کا تھا۔ اکیلا آدمی بڑی بڑی چٹانیں اٹھا لیتا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر عذاب آ بھی گیا تو ہم اپنی قوت سے دفع کر دیں گے جب دین نہیں ہوتا تو انسان کو ایسی باتیں ہی سوجھتیں ہیں۔ انہوں نے یہ نہ جانا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جو ان کا خالق ہے ان سے زیادہ طاقت والا ہے ان کے اس انکار پر سخت آندھی آئی جس میں صرف تیز ہوا اور گرج تھی۔ بارش نہ تھی۔ ہوا اتنی ٹھنڈی تھی کہ خدا کی پناہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ بڑے شہ زوروں کو معمولی چیز سے ہلاک کرتا ہے۔ نمرود کو مچھر سے فیل و اصحاب فیل کو ابابیل سے فنا فرما دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بعض دن بھی منحوس ہوتے ہیں جن ایام میں

Marfat.com

عذاب آئے وہ منحوس ہیں۔ جن دنوں میں نیک اعمال کی توفیق نہ ملے وہ بھی منحوس ہیں حقیقت میں منحوس تو بندوں کے اعمال ہیں قوم عاد پر عذاب ۲۲ شوال بدھ کے دن شروع ہوا اور آٹھ دن سات رات رہا یعنی ۲۹ شوال بدھ تک رہا (روح)۔

(آیات ۱۵۔۱۶)

☆ صالحین کا ہونا عذاب سے امن کا ذریعہ ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذاباً الیماً (الفتح ۲۵) اگر مکہ سے مومنین فقراء نکل جاتے تو ہم مکہ والوں پر عذاب بھیج دیتے۔ (آیت۔۱۸)

☆ قیامت میں کافر کی زبان جھوٹ بولے گی۔ باقی سارے اعضاء سچ بولیں گے۔ (آیت۔۱۹)

☆ دنیا میں درخت بھی بولتے ہیں جنہیں خاص بندے سنتے ہیں۔ (آیت۔۲۱)

☆ برا ساتھی رب تعالیٰ کا عذاب ہے اچھا ساتھی رب تعالیٰ کی رحمت ہے۔ (آیت۔۲۵)

☆ بعض نے فرمایا کہ ان دونوں سے مراد قابیل اور ابلیس ہے کیونکہ قابیل نے قتل ناحق ایجاد کیا اور ابلیس نے شرک و کفر۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں مردود دوزخیوں کی نگاہ سے پوشیدہ اور علیحدہ آگ کے صندوقوں میں بند ہوں گے۔

(آیت۔۲۹)

☆ موت کے وقت بھی فرشتے ورد کرتے ہیں جس سے جان کنی کی سختی محسوس نہیں ہوتی اور قبر میں حشر میں بشارت دیتے ہیں نہ آئندہ سے ڈرو نہ گذشتہ پر غم کرو، تمہاری دنیا بھی اچھی آخرت بھی اچھی۔ تمہیں جنت عطاء ہوگی یہ بشارت مومن کو مرتے وقت ہی دے دی جاتی ہے جس سے اسے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ (آیت۔۳۰)

☆ مال ملنا آسان ہے۔ اعمال اور کمال ملنا بہت دشوار۔ (آیت۔۳۱)

☆ مشائخ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو قیامت کا علم عطاء فرمایا۔ حضور ﷺ نے قیامت کی علامات اس کا دن تاریخ مہینہ بتا دیا کہ دسویں محرم جمعہ کو ہوگی۔ اگر حضور ﷺ کو قیامت کا علم نہ دیا گیا ہوتا تو علامات قیامت اور دن تاریخ بتانے کے کیا معنی البتہ یہ نہ بتایا کہ کتنے عرصہ کے بعد ہوگی کہ یہ اسرار الٰہیہ میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے ظاہر ہونے سے پہلے اس کے حالات جانتا ہے کہ ناقص ہوگا یا کامل اور مادہ کے حمل کی ساعتوں اور حالات سے باخبر ہے کہ بچہ کب پیدا ہوگا کیسا ہوگا کتنا جئے گا کیا کھائے گا کیا کرے گا اگر شبہ کرو کہ یہ باتیں نجومی بھی بتا دیتے ہیں اور بہت دفعہ اولیاء اللہ اور کشف والے بتا دیتے ہیں اور بالکل صحیح نکلتی ہیں تو جواب یہ ہے کہ پنڈتوں نجومیوں کی خبریں محض اٹکل پچو ہوتی ہیں۔

(آیت۔۴۷)

☆ دنیا میں راحت تھوڑی ہے تکلیف زیادہ کہ دنیا میں رحمت کا مزہ چکھنا فرمایا دوسرے یہ کہ مصیبت بندہ پر اس کی اپنی بدکرداری کی وجہ سے آتی ہے رحمت رب تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ (آیت۔۵۰)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۴۲ سورۃ الشوریٰ ترتیب نزول ۔۶۲

☆ تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں بنائیں۔اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں مرد کا نکاح جن یا جانور سے نہیں ہوسکتا۔ جنت دوسرا مقام ہے جہاں حوریں بھی انسانوں کی بیویاں ہوں گی۔اگر چہ حوریں نہ انسان ہیں نہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد۔دوسری جگہ قرآن کریم نے فرمایا کہ ہر چیز کے جوڑے ہیں۔لکڑی اور پتھروں کے بھی۔درختوں کے بھی۔رب تعالی فرماتا ہے ومن کل شیء خلقنا زوجین (الزاریات:۴۹) نکاح کے ذریعہ انسان نسل پھیلاتا ہے بغیر نکاح جو اولاد ہو وہ باپ کی نسل سے نہ ہوگی نہ باپ کی میراث پائے گی۔ (آیت۔۱۱)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ ایک استقامت ہزار کرامتوں سے افضل ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ تا قیامت ساری مخلوق کے نبی ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی دعوت میں زمین وزمان کی قید نہیں لگائی گئی۔یہ بھی خیال رہے کہ حضور ﷺ کافروں کو ایمان کی مومنوں کو تقوی کی صوفیوں کو عرفان کی ہمیشہ دعوت دیتے رہے ہیں۔کوئی حضور ﷺ کی دعوت سے مستثنی نہیں۔ (آیت۔۱۵)

☆ نومسلم جو ایمان لاتے ہی فوت ہوگیا۔صالح اور نیک لوگوں کے لئے موت کے بعد اور قیامت برپا ہونے سے قبل جنت کی پھلواریاں ان کی قبروں میں ہوں گی اور بعد قیامت وہ خود جنت کی پھلواریوں میں ہوں گے۔ (آیت۔۲۲)

☆ ہر گناہ سے توبہ کرنی چاہیئے۔توبہ سے ہر گناہ معاف ہوجاتا ہے۔توبہ میں چند چیزیں ضروری ہیں گذشتہ پر شرمندگی آئندہ بچنے کا پختہ ارادہ چھوٹے ہوئے فرائض کی قضاء حقوق العباد کی ادائیگی ایسی توبہ انشاء اللہ ضرور قبول ہوتی ہے کفر کی توبہ ایمان ہے اس آیت سے اشارۃً معلوم ہوا کہ گناہ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور گناہ صغیرہ توبہ کے علاوہ اور طرح بھی معاف ہوجاتے ہیں۔ (آیت۔۲۵)

☆ مقبول بندوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔اگر دعا قبول کرانی ہو تو صالح بنو۔تم اس کی مانو وہ تمہاری مانے گا دیکھو رب جلیل نے جو کہا خلیل اللہ نے مانا۔پھر خلیل اللہ نے جو کہا رب جلیل نے مانا۔دوسرے یہ کہ گنہگار کو چاہیئے کہ اللہ تعالی کے پیاروں سے دعا کرائیں جن کی دعا کی قبولیت کا یہاں وعدہ ہے۔اللہ تبارک وتعالی اپنے فضل وکرم سے بھکاریوں کو طلب سے زیادہ دیتا ہے۔معلوم ہوا کہ دعا سے برکتیں ملتی ہیں۔ (آیت۔۲۶)

☆ دنیاوی افکار بھی اللہ تعالی کی رحمت ہیں۔ (آیت۔۲۷)

☆ قیامت میں سب بکھرے ہوئے ایک جگہ ایک وقت میں جمع کردیئے جائیں گے۔ہم بکھیرنا بھی جانتے ہیں اور سمیٹنا بھی۔دوسرے یہ کہ موت کے بعد انسان کے پرزے ریزہ ریزہ ہوکر ہواؤں میں اڑ جاتے ہیں مگر ان اڑتے ہوئے

Marfat.com

ریزوں کو جمع کرنے پر قادر ہیں کہ قیامت میں کسی کا کوئی ریزہ دوسرے کے جسم میں نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ جو پہلے بغیر کسی نمونے کے ایجاد کر چکا اب دوبارہ بنانا اسے کیا دشوار ہے۔ (آیت۔۲۹)

☆ ہر انسان کا ایک گھر جنت میں ایک دوزخ میں بنایا گیا ہے۔ (آیت۔۴۵)

ترتیب مصطفوی ۔۴۳ سورۃ الزخرف ترتیب نزول ۔۶۳

☆ ساری کتب عبرانی زبان میں بھیجیں اب وہ زبان بھی مٹ گئی مگر قرآن کی وجہ سے عربی عام ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ عربی زبان تمام زبانوں سے اشرف ہے کہ اس زبان میں قرآن آیا۔ مرنے کے بعد سب کی زبان عربی ہو جاتی ہے۔ عربی میں ہی حساب قبر و قیامت ہوگا۔ اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔ ہمارے حضور ﷺ کی زبان عربی تھی۔ غرضیکہ عربی زبان روحانی ہے اور باقی زبانیں جسمانی۔ (آیت۔۳)

☆ بندہ رب تعالیٰ کو بھول جاتا ہے رب تعالیٰ نہیں بھولتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ قرب قیامت قرآن شریف اٹھا لیا جائے گا۔ (آیت۔۵)

☆ علماء کی وفات بھی مسلمانوں کے لئے مصیبت ہے معلوم ہوا کہ خلق کی ہدایت کے لئے انبیائے کرام کا بھیجنا عادت الٰہیہ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد نبی نہیں آنے والا کیونکہ یہاں یہ نہ فرمایا گیا کہ آئندہ بھی بھیجیں گے۔ اب خلق کی ہدایت علمائے کرام اولیائے عظام کے ذریعہ ہوگی۔ اس میں ان نبیوں کا ذکر ہے جو کفار کی طرف بھیجے گئے لہذا اس سے حضرت آدم و حضرت شیث علیہما السلام مستثنیٰ ہیں۔ کفار کو تبلیغ فرمانے والے پہلے نبی حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ (آیت۔۵)

☆ وہ اللہ تعالیٰ جس نے تمہارے جسمانی و روحانی جوڑے بنائے۔ جسمانی جوڑے جیسے نر و مادہ کالا و گورا۔ کھٹا میٹھا وغیرہ۔ روحانی جوڑے جیسے نیک بخت و بد بخت مومن و کافر فاسق و متقی نفس و قلب وغیرہ۔ تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر سوار ہو کر تم دریا و خشکی کے سفر طے کرتے ہو۔ ایسے ہی سفر آخرت کیلئے سواریاں بنائیں۔ شریعت و طریقت کے مسائل ہمارے نیک اعمال سب اس سفر کی سواریاں ہیں۔ (آیت۔۱۲)

☆ رب تعالیٰ نے جانوروں میں طاقت اور جرات جمع نہیں فرمائی۔ شیر و سانپ میں طاقت ہے مگر جرات نہیں۔ لہذا ہم محفوظ ہیں مکھی مچھر میں جرات ہے مگر طاقت نہیں لہذا ہمیں نقصان نہیں پہنچاتے۔ اونٹ بیل میں خدمت کی طاقت ہے مگر ہم سے مقابلہ کی ہمت و جرات نہیں اس لئے ہماری خدمت کرتے ہیں۔ عجیب قدرتی نظام ہے۔ حضور ﷺ خشکی کی سواری پر سوار ہوتے وقت اور کشتی میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے بسم اللہ مجرھا و مرسھا ان ربی لغفور رحیم جو کوئی یہ دعائیں

Marfat.com

(آیت۔۱۴)

پڑھ لیا کرے۔سواری کی آفات سے محفوظ رہے گا۔

☆ انسانوں کے سوا کوئی مخلوق رب تعالی کے لیئے اولاد نہیں مانتی۔رب تعالی کا زیادہ احسان انسان پر ہے اور وہی بہت ناشکرا ہے۔مشرکین عرب لڑکیوں کو بہت برا سمجھتے تھے اس لیئے انہیں زندہ دفن کر دیتے تھے۔اس کے باوجود رب تعالی کے لیئے بیٹیاں مانتے تھے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی پیدائش سے گھبرانا کافروں کا طریقہ ہے۔ہاں دینی خدمت کے لیئے بیٹے کی دعا کرنا سنت انبیاء ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام نے بیٹوں کی دعائیں مانگیں حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا مانگ کر کہتے تھے۔اسمع یا ئیل اے اللہ سن لے۔جب فرزند پیدا ہوا تو اس کا نام اسی مناسبت سے اسماعیل رکھا جو اسی دعا کی یادگار ہے۔

(آیت۔۱۶)

☆ دنیا میں ہدایت، ایمان، عرفان، نبی کی غلامی آخرت میں جنت اور وہاں کی نعمتیں رب تعالی کی رحمت ہیں جو ان کے دنیوی مال ومتاع سے بہتر ہیں۔کیونکہ دنیا کا مال واولاد وغیرہ سب فانی ہیں اور اللہ تعالی کی رحمت ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

(آیت۔۳۴)

☆ بُرا ساتھی اللہ کا عذاب ہے اچھا ساتھی نصیب ہونا اللہ کی رحمت ہے (آیت۔۳۶)

☆ آخرت دُنیا سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے اور آخرت صرف متقی کو ملے۔ (آیت۔۳۶)

☆ حضور ﷺ بعد وفات بھی زندہ ہیں مگر ہماری نگاہ سے چھپے ہوئے ہیں۔جیسے سورج غروب ہونے کے بعد بھی روشن ہے اگرچہ ہم سے چھپا ہے۔کیونکہ رب تعالی نے اسے لے جانا فرمایا جس میں جانے والا لوگوں کی نگاہ سے چھپ جاتا ہے مگر موجود رہتا ہے۔دنیا وآخرت میں کفار سے بدلہ لیا جائے گا۔رب تعالی نے وعدہ پورا فرمایا۔خلفائے راشدین کے زمانہ میں بڑی فتوحات ہوئیں۔آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں۔ورنہ حضور ﷺ وفات کے بعد بھی سارے عالم کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہے ہیں۔معراج اور حجتہ الوداع میں گزشتہ انبیائے کرام حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔

(آیات ۴۱۔۴۲)

☆ حضور ﷺ کی ساری اُمت حضور ﷺ کی قوم ہے اور سارا عالم حضور ﷺ کی اُمت ہے تو سارا عالم حضور ﷺ کی قوم ہوا اور ہر نبی اپنی قوم کی زبان جانتا ہے اس لیئے حضور ﷺ ساری زبانیں جانتے ہیں۔کیونکہ یہ سب ان کی قوم کی زبانیں ہیں۔ (آیت۔۴۳)

☆ اے محبوب! ان انبیائے کرام سے بلاواسطہ دریافت کرو۔چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے شب معراج نماز مسجد اقصی کے بعد حضور ﷺ سے عرض کیا کہ انبیائے کرام سے حضور ﷺ پوچھ لیں۔حضور ﷺ نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں اس سے معلوم ہوا کہ وفات کے بعد صالحین سنتے ہیں بلکہ جواب بھی دیتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ اپنے

Marfat.com

پہلے انبیائے کرام سے پوچھیں اور پوچھا اسی سے جاتا ہے جو سنے اور جواب دے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات انبیائے کرام وفات کے بعد عالم کی سیر کرتے ہیں۔ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں نہ وہ مردہ ہیں نہ اپنی قبروں میں نظر بند۔
(آیت۔۴۵)

☆ حضور ﷺ سے یہ نہ فرمایا گیا کہ ان انبیائے کرام کی قبور پر جا کر پوچھو بلکہ وہ حضرات خود حضور ﷺ سے ملنے آتے ہیں۔
(آیت۔۴۵)

☆ بزرگوں کے پاس حاضر ہونے سے کفار کی سخت مشکلیں بھی حل ہو جاتی ہیں مسلمانوں کی مشکلات تو بدرجہ اولی حل ہوں گی۔ چوتھے یہ کہ اضطراری و مجبوری کی حالت میں اللہ اور نبی کو مان لینا ایمان نہیں۔حضرت موسی علیہ السلام کی دعا سے معلوم ہوا کہ مومن کی دعا کفار کی مشکلات بھی حل کر دیتی ہے۔فرعونیوں نے مشکل حل ہونے کے بعد ایمان لانے کا وعدہ پورا نہ کیا فرعون بولا کہ اے میری قوم کیا مصر کی سلطنت میری نہیں ہے جو چالیس فرسخ لمبی چالیس فرسخ چوڑی ہے۔(روح) جس کا اسکندریہ سے شام تک طول نیل سے اسوان تک عرض تھا چونکہ اسے مصر ابن سام ابن حضرت نوح علیہ السلام نے بسایا اس لیئے اس کا نام مصر ہوا۔دریائے نیل سے تین سو ساٹھ نہریں نکالی گئی تھیں جن میں بڑی خلجان، طولون، ومیاط تینس چار ایسی نہریں تھیں جو قصر شاہی کے نیچے بہتی تھیں فرعون ان پر پھول کر خدا بن گیا۔ (آیات ۴۹۔۵۱)

☆ حضرات انبیائے کرام تمام جہان سے اعلی و افضل ہیں کیونکہ حضرت موسٰے علیہ السلام کی زبان شریف میں لکنت ہے جو بچپن شریف میں انگارہ منہ میں رکھ لینے کی وجہ سے آ گئی تھی۔
(آیت۔ ۶۱)

☆ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قرب قیامت میں اترنا برحق ہے کیونکہ وہ قیامت کی علامت ہیں۔لیکن ان کا آنا ہمارے نبی کے امتی ہونے کی حیثیت سے ہوگا۔
(آیت۔۶۱)

☆ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہے اور قیامت کی نشانیاں بہت پہلے سے ظاہر ہو رہی ہیں۔مگر قیامت کا آنا اچانک اور آنا فانا ہوگا۔لوگ بالکل بے خبر ہو کر اپنے کام کاج میں مشغول ہونگے کہ قیامت آجائے گی۔ (آیت۔۶۵)

☆ جنت کے درخت سدا بہار ہیں۔ان کے پھلوں میں کمی نہیں آتی۔ایک پھل توڑا کہ دوسرا اسی وقت اس کی جگہ نمودار ہو گیا۔دوسرے یہ کہ وہاں کوئی چیز مضر نہ ہوگی کسی سے پرہیز نہ ہوگا تیسرے یہ کہ باوجود خوب کھانے کے وہاں کسی چیز میں کمی نہ آئے گی اس لیئے یہاں منھا فرمایا گیا۔
(آیت۔۷۲)

☆ رب تعالی نے یہ وعدہ پورا فرما دیا۔دیکھو ہجرت کی رات کیا ہوا جو دشمنوں میں گھرا ہو وہ اس آیت ام ابرموا امرا فانا مبرمون (الزخرف:۷۹) کا وظیفہ کرے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔مجرب ہے۔
(آیت۔۷۹)

☆ ساری مخلوق میں سب سے پہلے رب تعالی کی عبادت نورِ محمدی ﷺ نے کی۔فرمایا گیا اگر رب تعالی کے بیٹا ہوتا تو سب سے

Marfat.com

پہلے میں اس کا عابد ہوتا۔ (آیت۔۸۱)

ترتیب مصطفوی ۔۴۴ سورۃ الدخان ترتیب نزول۔۶۴

☆ اس رات سے مراد شب قدر ہے ستائیسویں رمضان المبارک یا شب معراج یا شب برات یعنی پندرہویں شعبان المعظم۔اس رات میں پورا قرآن لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان کی طرف اتارا گیا۔ پھر وہاں سے تیئس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب انور پر اترا۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قرآن اترا وہ مبارک ہے لہٰذا جس رات میں صاحب قرآن دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارک ہے۔اس رات میں سال بھر کا رزق، موت، زندگی، عزت و ذلت غرض تمام انتظامی امور لوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر صحیفہ اس محکمہ کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے۔جیسے ملک الموت کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ۔اس سے معلوم ہوا کہ علوم خمسہ پر فرشتوں کو سال بھر پہلے مطلع کر دیا جاتا ہے۔ (آیات۔۳۔۴)

☆ آسمان پر دھواں کا آنا جو قرب قیامت میں ظاہر ہوگا۔اس دھوئیں سے مشرق و مغرب بھر دے گا۔مسلمان کو زکام سا محسوس ہوگا۔اور کافروں کو مدہوشی ہوگی یا وہ دھواں جو عرب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نمودار ہو چکا کہ وہاں سخت قحط پڑا جس کے سبب لوگ مردار کھا گئے اور بھوک کی وجہ سے نظریں ضعیف ہو گئیں۔جب آسمان کو دیکھتے تو دھواں سا معلوم ہوتا۔ چنانچہ اس قحط سالی سے تنگ آ کر ابوسفیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہ دعا فرمائیں۔اگر قحط دور ہو گیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اس وعدہ کی نفی فرما دی کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں ایمان نہ لائیں گے جیسا کہ بعد میں ظاہر ہوا۔ (آیت۔۱۰)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی موت کے وقت، جگہ اور کیفیت سے مطلع فرما دیا تھا یہ سب چیزیں علوم خمسہ میں سے ہیں چونکہ فرعون کو پانی کی نہروں پر ناز تھا اس لیے اس پانی میں ہی غرق کیا۔ (آیت۔۲۷)

☆ مومن کے مرنے پر آسمان و زمین روتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے کہ چالیس دن تک روتے رہتے ہیں مومن کی نماز کی جگہ، ذکر الٰہی کی جگہ، آسمان کے وہ دروازے جس سے اس کی عبادتیں اوپر جاتی تھیں سب روتے ہیں بلکہ مومن کی موت پر زمین کی مخلوقات، آسمان کے فرشتے روتے ہیں کہ اس کی عبادتیں ختم ہو گئیں۔حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر آسمان سے خون برسا۔ (آیت۔۲۹)

Marfat.com

☆ یمن کے بادشاہ کا لقب تبع ہوتا تھا۔ یہ تبع حارث ابن حمال حمیری تھے جو خود مومن تھے مگر ان کی قوم سخت سرکش، شہ زور اور کافر تھی جو کفر کے سبب ہلاک ہوئی۔ اس تبع نے مدینہ منورہ بسایا۔ اس تبع نے حضور رصلی اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ خط لکھ کر لوگوں کے سپرد کیا تھا کہ جب حضور رصلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوں تو میرا یہ خط پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں جب حضور رصلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے تو ابو یعلی نے وہ خط پیش کیا اگر حشر ونشر، سزا و جزا کچھ نہ ہوتا تو عالم کا پیدا فرمانا عبث ہوتا۔ کھیل کود اور عبث کا ہی حساب و کتاب نہیں ہوا کرتا ہم نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس لئے بنایا کہ لوگ ایمان لا کر ہماری اطاعت کریں اور ہم مطیع کو ثواب اور مجرم کو عذاب دیں۔ (آیت۔۳۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں تقریباً ۲ ہزار سال قبل یمن کے بادشاہ تبع نے غائبانہ خط تحریر کیا تھا۔ جس کے متن کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

''میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا اور آپ کے دین پر ایمان لایا آپ کی سنت پر اور آپ کے رَب پر ایمان لایا جو ہر چیز کا رَب ہے اور شرائع اسلام میں ہے ہر اُس چیز پر ایمان لایا جو آپ کے رَب کے پاس سے آئی ہے۔ اگر میں نے آپ کو پالیا تو فیہا اور اگر میں آپ کو نہ پا سکا تو آپ میری شفاعت کریں اور قیامت کے دن مجھ کو نہ بھولیں کیونکہ میں آپ کی پہلی امت سے ہوں اور آپ کی بعثت سے پہلے میں نے آپ کی بیعت کر لی ہے اور میں آپ کی ملت پر ہوں اور آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں۔'' (الجامع لاحکام القرآن جز۱۶ص۱۳۵)

☆ دوزخ کی تھوہر کی یہ کیفیت ہے کہ اگر اس کے عرق کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی تلخ ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف ہے یہ تھوہر دوزخیوں کی غذا ہے۔ (آیت۔۴۴)

☆ متقین کو ارشاد ربانی ہوگا کہ اس جنت میں رہو جس میں پانی، دودھ، شراب طہور، شہد کے چشمے جاری ہیں یہ چشمے ان کے گھروں میں ہوں گے کیونکہ وہ دنیا میں شریعت وطریقت کے چشموں سے سیراب ہوتے رہے جنتیوں کا لباس سندس واستبرق کا ہوگا یعنی ریشم کے مختلف باریک ودبیز لباس پہنیں گے باریک ریشم کو سندس کہتے ہیں اور موٹے ریشم کو استبرق۔ وہ وہاں حلقے بنا کر بیٹھا کریں گے تا کہ ایک دوسرے کی طرف کسی کی پشت نہ ہو۔ (آیت۔۴۷)

ترتیب مصطفوی ۔۴۵ سورۃ الجاثیہ ترتیب نزول ۔۶۵

☆ اے محبوب قرآن پاک ۲۳ سال کی مدت میں آہستہ آہستہ بقدر ضرورت نازل کیا جیسا کہ تنزیل سے معلوم ہوا۔ (آیت۔۲)

☆ نضر ابن حارث کے متعلق نازل ہوئی جو لوگوں کو عجمی قصے کہانیاں سنا کر قرآن کریم سننے سے روکتا تھا۔ نضر ابن حارث کو باندھ کر قتل کیا گیا نضر ابن حارث لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو فرعون وہامان کے قصے سناتے تھے میں تمہیں رستم واسفند یار کی کہانیاں سناتا ہوں میرا قرآن انکے قرآن سے بہتر ہے۔ نعوذ باللہ۔ (آیت۔۹)

Marfat.com

☆ اللہ تعالیٰ نے دریا کو تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ اس میں کشتیوں کے ذریعے دریائی سفر کر کے تجارت کرو۔ غوطے لگا کر موتی عنبر نکالو۔ دیگر ممالک کے لوگ دریا کا سفر کر کے حج کریں، خدا کا شکر ادا کریں۔ چاند تارے وغیرہ آسمانی چیزیں، درخت، جانور، نہریں وغیرہ زمین کی چیزیں ہماری مخلوق ہیں مگر کام تمہارا کرتی ہیں تم کو چاہیے کہ ہمارا کام کرو معلوم ہوا کہ دینی فکر رب تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے۔ دنیاوی فکر جو رب تعالیٰ سے غافل کرے عذاب ہے۔ ایک ساعت کا تفکر فی الاشیا ہزار سال کے محض زبانی ذکر سے افضل ہے۔ خیال رہے کہ خالق کی ذات میں فکر کرنا کفر ہے۔ مخلوق میں فکر ایمان۔ جب دیگر مخلوقات کے احوال سوچنا عبادت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ میں غور و تامل کرنا قرآن کریم کی آیات میں فکر و تدبر کرنا بدرجہ اولیٰ عبادت ہے۔ جسے خدا یہ فکریں عطا فرمائے وہ دنیا کی فکروں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ (آیت۔۱۳)

☆ مومن کی زندگی رب تعالیٰ کی اطاعت میں اور کافر کی زندگی نافرمانی میں گزرتی ہے مومن کی موت بشارت و کرامت کا ظہور ہوتا ہے اور کافر کی موت ندامت پر منتج ہوتی ہے مومن کا حشر انشاء اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔ کافر کا حشر شیاطین کے ساتھ۔ (آیت۔۲۱)

☆ آسمان و زمین برابر نہیں بلکہ آسمان کے سارے حصے آپس میں برابر نہیں۔ زمین کے سارے طبقے برابر نہیں۔ کعبۃ اللہ شریف کی زمین کچھ اور شان رکھتی ہے عام زمین کی حالت اور ہے۔ مسجد کی زمین عظمت والی، پاخانہ کی زمین گندی ہے۔ جب زمین آپس میں برابر نہیں تو مومن و کافر کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔ اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو نبی کو عام انسانوں کے برابر جانتے ہیں معلوم ہوا کہ اس عالم کا پیدا فرمانا اللہ تعالیٰ کا عدل دکھانے کے لئے ہے۔ رحمت کا ظہور قیامت میں ہوگا اگر قیامت کا وقوع نہ ہو تو عالم پیدا فرمانے کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ (آیت۔۲۲)

☆ اللہ تعالیٰ بے جان نطفہ کو جاندار بناتا ہے۔ پھر جب تک چاہے زندہ رکھتا ہے۔ جب چاہے موت دے دیتا ہے قیامت کے روز سب سے پہلے تمام انسانوں کو جمع فرمائے گا پھر صالح و بدکار کی چھانٹ فرما دے گا کہ صالح علیحدہ کھڑے ہوں بدکار علیحدہ۔ (آیت۔۲۶)

ترتیب مصطفوی ۔۴۶ سورۃ الاحقاف ترتیب نزول ۔۶۶

☆ حمل کی مدت انسان کے لئے کم از کم چھ ماہ ہے اور دودھ کی مدت دو سال کل اڑھائی سال یعنی تیس مہینے ہوئی یہی صالحین کا قول ہے ان کی دلیل یہی آیت ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک دودھ کی مدت اڑھائی سال ہے یہ ساری آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ آپ دو برس کچھ ماہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں چھوٹے تھے اٹھارہ برس کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تجارت کی غرض سے شام کی طرف گئے۔ راہ میں ایک منزل پر قیام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیری کے درخت کے نیچے فروکش ہوئے۔ وہاں قریب ہی ایک راہب رہتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے

Marfat.com

پاس گئے۔اس نے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون ہے آپ نے فرمایا محمد بن عبداللہ ہے۔راہب بولا یہ سچے نبی ہیں۔کیونکہ اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آج تک کوئی نہیں بیٹھا۔یہی نبی آخرالزماں ہیں۔راہب کی بات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اتر گئی اور آپ دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور سایہ کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے لگے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف کچھ ماہ کم اڑتیس سال تھی۔جب چالیس سال کو پہنچے تو آپ نے وہ دعا مانگی جو اس آیت میں مذکور ہے۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶ ماہ شکم مادر میں رہے اور ۲ سال دودھ پیا نعمت الٰہی یہ کہ انہیں صحابی بنایا۔

(آیت۔۱۵)

☆ ولی کے مقابلہ میں تکبر محرومی اور نبی کے مقابلہ میں تکبر کفر ہے۔غرضیکہ تکبر کی تین قسمیں ہیں۔ہر قسم کا علیحدہ حکم ہے۔جن بزرگوں نے ترک دنیا اختیار فرمائی ان کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے اچھا کھا پہن سکتا ہوں لیکن میں اپنا عیش و آرام آخرت کیلئے رکھتا ہوں۔ (آیت۔۲۰)

☆ قوم عاد کو آندھی نے ان سب کفار کو ہلاک کر دیا۔ان کے مال ہوا میں روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھرتے تھے۔حضرت ہود علیہ السلام نے مومنوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا۔یہی ہوا اس کے اندر نہایت نرم اور خوشگوار ہو جاتی تھی (روح۔خزائن) یہ حضرت ہود علیہ السلام کا عظیم الشان معجزہ تھا۔حضرت ہود علیہ السلام اس عذاب کے بعد ڈیڑھ سو سال زندہ رہے۔ (آیت۔۲۵)

☆ حضور ﷺ سے پہلے جنات آسمان پر جاتے تھے۔وہاں فرشتوں کا کلام سنتے تھے۔حضور ﷺ کے زمانہ میں ان کا وہاں جانا بند کیا گیا۔ان پر شہاب ثاقب مارے جانے لگے۔تب انہیں فکر ہوئی کہ دنیا میں کون ایسی عظیم ہستی تشریف لائی ہے جس کی وجہ سے ہماری بادشاہت گئی۔اس تلاش میں ان کی مختلف جماعتیں مختلف جانب نکلیں۔علاقہ نصیبین کی جماعت جن میں سات یا نو جن تھے ملک عرب کی طرف آئے۔ان جنوں کے نام یہ ہیں۔سلیط، شاصر، ماصر، حاصر، حمسا، مینا، علیم، ارقم اداس یہ لوگ سوق عکاظ پر پہنچے جو مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان واقع ہے۔فجر کا وقت تھا حضور ﷺ عکاظ کے پاس باغ میں جسے بطن نخلہ کہا جاتا تھا صحابہ کرام کو نماز فجر پڑھا رہے تھے۔ان جنات کے کانوں میں جب حضور ﷺ کی قرأۃ شریف کی آواز پہنچی تو یہ سب ٹھہر کر خاموشی سے سننے لگے مگر یہ نماز فجر وہ تھی جو سرکار ﷺ بطور الہام پڑھایا کرتے تھے ابھی نمازیں فرض نہیں ہوئی تھیں کیونکہ جنات کا یہ واقعہ معراج سے پہلے کا ہے اور نمازیں معراج شریف میں فرض ہوئی تھیں۔اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی تلاوت کے وقت خاموش رہنا اور غور سے سننا چاہیے۔ (آیت۔۲۹)

ترتیب مصطفوی ۔۴۷ سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب نزول ۔۹۵

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چار جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیا۔باقی ہر جگہ آپ کو اوصاف جلیلہ سے یاد فرمایا۔ان چار میں سے ایک جگہ یہ ہے۔چونکہ ایمان لاتے وقت مومن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا بھی ضروری ہے۔

Marfat.com

صرف وصف سے یاد کر لینا کافی نہیں۔اسی لیئے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کہنا لازم ہے۔نیز شاید کوئی کہہ دیتا کہ قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں اترا۔کسی اور نبی پر آیا ہے۔ان وجوہات کی بنا پر رب تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا نزل علی محمد (محمدؐ۔۲) دوسری جگہ ارشاد ہوا محمد رسول اللہ (فتح۔۲۹) تیسری جگہ وما محمد الا رسول (آل عمران۔۱۴۴) چوتھی جگہ ماکان محمد ابا احد من رجا لکم (احزاب۔۴۰) اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے لیئے تمام ان چیزوں کا ماننا ضروری ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے خواہ بذریعہ قرآن ہم تک پہنچی ہو یا بذریعہ حدیث شریف۔اگر ایک کا بھی انکار کیا تو کافر ہو گیا جیسے کہ ما کے عموم سے معلوم ہوا۔اسی لئے یہاں قرآن نہ فرمایا بلکہ بما نزل فرمایا۔ (آیت۔۲)

☆ نومسلم کو کفر کے زمانہ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ (آیت۳)

☆ فرمایا گیا ان شہدا کی شہادت رائیگاں نہیں جائیں گی اس شہادت کی برکت سے انہیں جانکنی کی تکلیف بالکل نہ ہوگی اور نہ ان کا حساب قبر ہوگا۔شہید اپنے اہل قرابت کی شفاعت کرے گا اور اللہ تعالیٰ شہید کو اس کے بلند درجوں اور جنت کی طرف راہ دکھائے گا شہید قتل ہوتے ہی رب تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوتا ہے اسی لیئے اسے شہید کہتے ہیں یعنی رب تعالیٰ کے حضور حاضری شہید جنت میں ایسا جائے گا جیسے ہمیشہ کا رہنے والا تھا۔اپنے گھر بار بیوی بچوں اور خادموں کو جانتا پہچانتا ہوگا۔ (آیت۔۶)

☆ جنت میں چار نہریں ہوں گی۔دودھ،شراب طہور،شہد خالص اور پانی کی نہریں جن کا حسن ہمارے خیال سے باہر ہے۔
(آیت۔۱۲)

☆ جو شخص حلال حرام میں فرق نہ کرے جو سامنے آجائے کھالے وہ جانور کی طرح بلکہ جانور سے بھی بدتر ہے۔جانور بے عقل ہیں یہ عقل والا ہے جانور پھر بھی سونگھ کر منہ ڈالتے ہیں۔انسان بغیر دیکھے بھالے اور حرام وحلال میں تمیز کیے بغیر ہر چیز ہڑپ کر جاتا ہے۔
(آیت۔۲۵)

(آیت۔۳۰)

☆ اولیاء اللہ سچے جھوٹے مرید کو پہنچانتے ہیں۔

☆ مومن کو اپنے دین کی حقانیت پر کامل یقین ہوتا ہے کافر کو اپنے دین پر یقین نہیں ہوتا کفار بیماری میں مسلمانوں سے دم و درود کراتے ہیں اولیائے کرام کے مزارات سے فیض لیتے ہیں سرہند شریف،دہلی،بدایوں،کچھوچھ شریف مقدسہ اور اجمیر شریف جا کر دیکھو جہاں بڑے بڑے کفار ان مزارات مقدسہ پر حاضری دے کر فیض پاتے ہیں۔
(آیت۔۳۲)

(آیت۔۳۸) ☆ بخیل کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اپنے مالک کو ڈسے گا۔

ترتیب مصطفوی ۔۴۸ سورۃ الفتح ترتیب نزول ۔۱۱۱

Marfat.com

پوری سورۃ فتح کراع عمیم میں نازل ہوئی جو مکہ معظمہ سے دو منزل پر واقع ہے۔ اس کا نزول صلح حدیبیہ سے واپسی پر عسفان کے پاس ہوا۔ حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے۔ اس سورت کے نزول پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارک بادیں پیش کیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ ہم جماعت صحابہ کے ساتھ مکہ معظمہ گئے ہیں۔ وہاں عمرہ ادا کیا سر منڈائے۔ صحابہ کرام کو اس خواب کی خبر دی جس سے وہ سب حضرات بہت خوش ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو صحابہ کرام کے ساتھ یکم ذیقعد ۶ھ کو روانہ ہوئے تھے۔ صحابہ کرام نے راہ میں بہت سے معجزات دیکھے۔ مقام عسفان پہنچ کر معلوم ہوا کہ کفار مکہ جنگ کے لئے تیار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عسفان سے تین میل کے فاصلہ پر نزول اجلال فرمایا ادھر کفار کی طرف سے کئی آدمی تحقیق حال کے لیے مسلمانوں کے پاس آئے سب نے جا کر کفار سے یہی کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرنے نہیں آئے صرف عمرہ کرنے کی نیت سے آئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ معظمہ بھیجا۔

(آیت۔ ۱)

☆ صلح حدیبیہ کی شرائط نمبر (۱) اس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس جائیں، آئندہ سال عمرہ کے لئے تشریف لائیں اور تین دن مکہ معظمہ میں قیام فرما کر لوٹ جائیں۔ (۲) ہتھیار بند ہو کر نہ آئیں جو کافر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ چلا جائے اسے ہمارے حوالے کر دیا جائے لیکن جو مسلمان مرتد ہو کر ہمارے پاس مکہ معظمہ میں آجائے ہم اسے واپس نہ کریں گے اور اگر ہمارے حلیف آپس میں لڑیں تو کوئی اپنے حلیف کی مدد نہ کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرائط منظور کر لیں۔ اس صلح کا نتیجہ بہت اچھا نکلا اور یہی صلح فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اس صلح کو رب تعالیٰ نے فتح مبین فرمایا۔ فتح مکہ کے سبب سارے مکہ والے اسلام قبول کر کے تمہارے امتی بن جائیں گے۔ اسلام کی برکت اور تمہارے توسل سے ان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(آیت۔۲)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا اور ساری خدائی کے محبوب ہیں۔ لکڑیاں، پتھر، جانور بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں روتے تھے۔

(آیت۔۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت و دوزخ اور ملائکہ بلکہ خود رب تعالیٰ کو بچشم سر معراج میں دیکھا۔ (آیت۔۸)

☆ صلح حدیبیہ کا واقعہ ۶ھ میں ہوا اور فتح خیبر ۷ھ ہجری میں۔ خیبر نہایت آسانی سے فتح ہو گیا اور وہاں سے مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا مگر جنگ خیبر میں صرف انہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جانے کی اجازت دی گئی جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے اس آیت میں غیبی خبر ہے کہ اب عنقریب تم خیبر فتح کرنے جاؤ گے جو حدیبیہ سے پیچھے رہ جانے والے لوگ غنیمت کے لالچ میں اب تمہارے ساتھ جانا چاہیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ جواب دے دینا۔ یہ بھی خیال رہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے ہمراہیوں کے جنگ خیبر کے موقعہ پر حبشہ پہنچے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی غنیمت سے حصہ دیا

Marfat.com

مگر یہ عطیہ سلطانی تھا یہاں کلام اللہ سے مراد رب تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ خیبر میں صرف حدیبیہ والے جائیں اور وہاں کی غنیمت صرف انہیں کا حصہ ہے۔ صلح حدیبیہ سے غیر حاضر رہنے والوں کو جنگ خیبر میں جانے کی اجازت نہیں۔ رب تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے۔ (آیت۔۱۳)

☆ یہ یمامہ والے قبیلہ بنی حنیفہ کے لوگوں کے بارے میں پیشین گوئی تھی جن کو سخت جنگجو قوم فرمایا ہے یہ لوگ مسلیمہ کذاب پر ایمان لاکر مرتد ہو گئے تھے۔ خلافت صدیقی میں ان سے سخت جنگ ہوئی جس میں بہت سے صحابہ کرام شہید ہوئے۔ مسلیمہ جہنم رسید ہوا۔ مسلیمہ کے ساتھ جنگ میں اتنی تعداد میں حفاظ قرآن صحابہ شہید ہو گئے کہ قرآن کریم کی حفاظت خطرہ میں پڑ گئی۔ تب قرآن کریم کو جمع کرنے اور کتابی صورت میں محفوظ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو لوگ مرتد ہو جائیں گے وہ واجب القتل ہیں۔ مرتد سے جزیہ نہیں لیا جاتا۔ مرتد کو قتل کرو یا وہ مسلمان ہو جائے۔ (آیت۔۱۵)

☆ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب اس لیئے ہوا کہ کفار مکہ پر آپ کے بڑے احسانات تھے جس کی بنا پر وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں تشریف لے گئے۔ کفار مکہ نے کہا اس سال نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ سال کے لیئے آئیں۔ ہاں آپ کے لیئے کعبہ موجود ہے عمرہ کر لیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کعبہ شریف کا طواف اس وقت ہی کر سکتا ہوں جب کعبہ دل کے ہمراہ آؤں غرضیکہ عمرہ نہ کیا ادھر مسلمانوں میں خبر پھیل گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ عام مسلمانوں میں جوش پیدا ہوا۔ اس جوش کو ملاحظہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب حضرات سے جہاد کرنے کے۔ لئے بیعت لی کہ اگر جنگ ہو جائے تو پیٹھ نہ پھیریں۔ یہ بیعت ایک کیکر کے درخت کے نیچے لی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور دایاں ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے۔ (آیت۔۱۸)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن اسی (۸۰) کفار مکہ ہتھیار بند مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیئے تنعیم پہاڑ سے اترے۔ مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معافی دے کر چھوڑ دیا اس آیت میں اس کا ذکر ہے ہم تمہارے حدیبیہ اور فتح مکہ والے کاموں سے راضی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ٹھیک کیا۔ کفار مکہ کے جرم اس قابل تھے کہ ان پر سخت حملہ کر کے انہیں تہ تیغ کیا جاتا یا ان پر رب تعالیٰ کا عذاب آجاتا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے گھر سے اللہ کے محبوب کو روکا تھا اور قربانی کے جانور قربان گاہ تک نہ لے جانے دیئے جس کی وجہ سے حدیبیہ ہی میں ذبح کرنا پڑے۔ (آیت۔۲۳)

☆ مکہ معظمہ میں بہت مسلمان موجود تھے جو مجبوراً اپنا اسلام ظاہر نہ کر سکتے تھے۔ ان میں حضرت عباس اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ آپ انہیں غیر مسلم سمجھ کر قتل کر ڈالتے یا وہ بھی تمہارے تیروں بلا قصد کے مارے جاتے آپ کو مکہ

Marfat.com

معظمہ پر سخت حملہ کرنے سے اس لیئے بھی روکا تا کہ اللہ تعالیٰ ان کفار کو یا ایمان کی توفیق دے کر اپنی رحمت میں لے لے۔ چنانچہ سب کے سب مکہ والے مسلمان ہو گئے۔

(آیت۔۲۴)

☆ قرآن کریم میں چار جگہ لفظ محمد آیا ہے۔اور آپ ﷺ کا سینہ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا ہے اللہ کے حروف، محمد کے حروف، فرشتوں کے سردار، آسمانی کتابیں، کتاب والے رسول چار ہی ہیں۔خلفائے راشدین بھی چار، انسان کا خمیر بھی چار چیزوں سے اٹھایا گیا ہے۔ قیامت میں لواء الحمد حضور ﷺ کے ہاتھ ہوگا۔حضور ﷺ کے صحابہ کرام خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو غار کے ساتھی اور قبر کے بھی ساتھی ہیں۔

(آیت۔۲۹)

ترتیب مصطفوی ۔۴۹ سورۃ الحجرات ترتیب نزول ۔۱۰۶

☆ بعض صحابہ کرام نے بقرعید کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یعنی نماز عید سے قبل قربانی کر لی اور بعض صحابہ کرام المبارک رمضان سے ایک دن پہلے ہی روزے شروع کر دیتے تھے۔ان لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی حق تعالیٰ کی بے ادبی ہے کہ ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش قدمی کی تو فرمایا گیا کہ اللہ و رسول پر پیش قدمی نہ کرو۔

(آیت۔۱)

☆ خبردار میرے محبوب کی بے ادبی نہ ہونے پائے۔

(آیت۔۱)

☆ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد خانہ نشین ہو گئے۔بارگاہ نبوی میں حاضر نہ ہوئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی غیر حاضری کا سبب پوچھا جو حضرت ثابت ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑوسی تھے۔انہوں نے ثابت بن قیس سے پوچھا وہ بولے میں تو دوزخی ہو چکا ہوں۔میری آواز اونچی ہو گئی تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہہ دو کہ وہ جنتی ہے۔معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ بے ادبی بھی کفر ہے کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔جب ان کی بارگاہ میں اونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

(آیت۔۲)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بخشش اسی طرح یقینی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا یقینی کہ رب تعالیٰ نے ان کی بخشش کا اعلان فرما دیا یہ بھی معلوم ہوا کہ ان دونوں بزرگوں کا ثواب و اجر ہمارے خیال و وہم سے بالاتر ہے کہ رب تعالیٰ نے اسے عظیم فرمایا۔تمام دنیا قلیل ہے مگر ان کا ثواب عظیم ہے۔

(آیت۔۴)

☆ غیبت کرنے والے اور چغل خور کی بات ہرگز قبول نہ کی جائے اور کسی کام میں جلدی نہ کی جائے ورنہ پچھتانا پڑے گا۔

(آیت۔۶)

Marfat.com

☆ عظمت کا دارومدار محض نسب پر نہیں تقوی اور پرہیزگاری پر ہے۔ (آیت۔۱۱)

☆ مسلمانوں کو کتا، گدھا، سور وغیرہ نہ کہو۔ (آیت۔۱۱)

☆ کسی کو کانا، ٹیڈا اور لنگڑا کہہ کر نہ پکارو اگرچہ یہ عیب اس میں ہوں۔ (آیت۔۱۲)

☆ غیبت گناہ ہے مگر بے لذت بے فائدہ جیسے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا۔ زنا اور سود گناہ ہیں مگر زنا میں لذت اور سود میں کچھ مالی فائدہ تو ہے دوسرے یہ کہ غیبت نہایت گھنونا اور گندا کام ہے جس سے نفس انسانی نفرت کرتا ہے۔ (آیت۔۱۴)

ترتیب مصطفوی ۔۵۰ سورۃ قٓ ترتیب نزول ۔۳۴

☆ قرآن کریم دنیا میں بھی عزت والا ہے کہ جس کاغذ پر لکھا جائے اس کو بے وضو چھونا منع ہے۔ جس غلاف میں لپیٹا جائے اس کی بے حرمتی حرام ہے۔ جس زبان وسینہ میں پہنچ جائے وہ عالم برکت والا ہے۔ جس نبی پر اترا وہ نبی سید الانبیاء ہے اور آخرت میں بھی عزت والا کہ اپنے ماننے والے کی شفاعت فرمائے گا۔ اس کی شفاعت رب تعالیٰ قبول کرے گا۔ عالم قرآن کے سر پر سنہری تاج ہوگا جس کے موتی سورج سے زیادہ چمکیں گے۔ (آیت۔۱)

☆ مردوں کے گوشت پوست ہڈی وغیرہ جو زمین کھا جاتی ہے اور اسے مٹی کر دیتی ہے وہ سب ہمارے علم میں رہتی ہے۔ پھر اس مٹی کو گوشت پوست بنا دینا ہمیں کیا مشکل ہے۔ جیسے تم آدمی سے مٹی بن جاتے ہو ایسے ہی مٹی سے آدمی بن جاؤ گے۔ جس کتاب میں ان سب کے نام، مرنے کا وقت اور کس مٹی نے کونسا عضو کھایا یہ سب کچھ لکھا ہے۔ جن فرشتوں کے پاس یا جن نبیوں ولیوں کے علم میں وہ کتاب ہے انہیں ان سب باتوں کی خبر ہے۔ کیونکہ یہ کتاب خدا کے علم کے لئے نہیں بلکہ خاص بندوں کو علم دینے کے لئے ہے۔ (آیت۔۴)

☆ آسمان بغیر ستون قائم ہے اس پر چاند، سورج تاروں کے بلب روشن ہیں۔ نہ ان میں تیل ہے نہ بتی۔ اگر تمہیں بھی بغیر ظاہری اسباب زندہ کر دیں تو کیا بعید ہے۔ فروج سے مراد خرابی کی پھٹن ہے ورنہ آسمان میں دروازے ہیں۔ (آیت۔۷)

☆ ہر عاقل بالغ انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ ایک دائیں طرف، ایک بائیں طرف، دایاں نیکیاں لکھتا ہے۔ بایاں گناہ۔ یہ دونوں فرشتے حافظین فرشتوں کے علاوہ ہیں۔ یہ فرشتے انہی لوگوں پر مقرر ہیں جو شرعاً مکلف ہیں یعنی عاقل و بالغ۔ جو اس کی ہر بات لکھتے ہیں۔ اچھی بات دائیں طرف والا فرشتہ لکھتا ہے بری بات بائیں والا۔ سوائے پیشاب، پاخانہ کی حالت کے۔ اس وقت یہ دونوں فرشتے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لیئے اس وقت بات کرنی منع ہے تا کہ اس کے لکھنے والے فرشتہ کو قریب آنے کی تکلیف نہ ہو۔ یہ فرشتے بیمار کا کراہنا بھی لکھتے ہیں۔ نیکی والا فرشتہ ایک کی دس لکھتا ہے۔ برائی والا ایک کی ایک ہی لکھتا ہے۔ اگر بندہ استغفار و توبہ کرے تو گناہوں کو محو کرتا ہے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ عشق و محبت فرشتوں کی تحریر میں نہیں آتے کیونکہ

Marfat.com

یہاں بولنے کا ذکر ہے۔ بندہ مومن کے مرنے کے بعد وہ دونوں فرشتے تا قیامت اس کی قبر پر تسبیح وتہلیل کرتے رہتے ہیں جس کا ثواب اس بندے کو ملتا ہے۔ (آیت۔۱۷)

☆ نفس امارہ کو مشورہ دینے والا قرین شیطان ہے اور دل کو مشورہ دینے والا فرشتہ ہے۔ (آیت۔۲۷)

☆ رب تعالیٰ نے دوزخ، جنت دونوں کے بھرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ تمام دوزخیوں کو دوزخ میں ڈال کر دوزخ سے پوچھا جائے گا کیا تو بھر گئی تو وہ یہ جواب دے گی یہ ابھی نہیں بھری مجھ میں اور بھی گنجائش ہے۔ (آیت۔۳۰)

☆ اتوار سے ہفتہ تک چھ دونوں میں زمین وآسمان اور ان کے درمیان جو کچھ ہے بنایا۔ اتوار کو پیدائش کی ابتدا ہوئی جمعہ کو تکمیل۔ زمین دو دن میں بنی، زمینی چیزیں بھی دو دن میں۔ آسمان دو دن میں بنا۔ (آیت۔۳۵)

☆ آسمانوں کو چھ دن میں پیدا فرمانا کمزوری یا تھکن کی بنا پر نہ تھا کہ ایک دن میں صرف ایک آسمان ہی بنا بلکہ اس آہستگی میں ہزارہا حکمتیں تھیں اور بندوں کے لیے تعلیم تھی کہ ہم قادر ہو کر جلدی نہیں کرتے تم مجبور ہونے کے باوجود کیوں جلد بازی کرتے ہو۔ (آیت۔۳۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد اللہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار اور لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علیٰ کل شیء قدیر ایک بار پڑھ لیا کرے تو اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔ (آیت۔۴۰)

ترتیب مصطفوی ۔۵۱ سورۃ الذریت ترتیب نزول۔۶۷

☆ ان ہواؤں کی قسم جو خاک اور گرد وغبار اڑاتی ہیں اس میں چاروں ہوائیں شامل ہیں۔ پروا، پچھوا، جنوبی اور شمالی یعنی جو ہوائیں گھٹائیں یا بدلیاں جن میں لاکھوں ٹن پانی ہوتا ہے اٹھائے پھرتی ہیں۔ چونکہ یہ ہوائیں رحمت کی ہیں اس لئے خصوصیت سے ان کا ذکر فرمایا۔ ان کشتیوں کی قسم جو دریا میں سہولت سے تیرتی ہیں۔ سواریوں اور سامان کو پار لگاتی ہیں۔ فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بارش، رزق، موت اور اولاد وغیرہ تقسیم کرتی ہیں۔ جنہیں مدبرات امر کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں فرشتے تقسیم کرتے ہیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قاسم رزق کہا جائے تو نہ حرام ہے نہ شرک۔ خیال رہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوائیں تقسیم کرتے ہیں، میکائیل بارشیں، حضرت عزرائیل موت اور حضرت اسرافیل علیہم السلام احکام پہنچاتے ہیں۔ (آیات۔۱تا۵)

☆ سحر کا وقت استغفار اور دعا کے لیے بہت موزوں ہے کیونکہ صبح کے وقت کتے کے سوا کوئی نہیں سوتا۔ فجر کی سنتوں کے بعد ستر بار استغفار اول آخر درود شریف ہر مصیبت کا دفعیہ ہے اور رزق میں برکت کا ذریعہ ہے۔ (آیت۔۱۸)

☆ ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی جو نہایت سرکش تھی۔ معلوم ہوا کہ بدکار لوگوں کے قصوں سے ایمان ملتا ہے تو نیکوکاروں

Marfat.com

ے قصے بھی ایمان کی ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اونٹنی کے ذبح کے بعد حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں خبردار کر دیا تھا کہ اب تم تین دن جیو گے۔ بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ کو ہلاک ہو جاؤ گے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو لوگوں کی موت کا وقت، جگہ اور موت کی نوعیت سب کا پتہ ہوتا ہے۔ (آیت۔۴۳)

☆ اب سائنس کی تحقیق سے پتہ چلا کہ درخت اور پتھر میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں۔ نر درخت سے ہوا لگ کر مادہ درخت سے جب چھوتی ہے تو پھل زیادہ آتا ہے اگرچہ نر درخت دور ہو۔ ان چیزوں کی بھی نسل ہے مگر نسل کشی کا طریقہ جداگانہ ہے۔ (آیت۔۴۹)

ترتیب مصطفوی ۔۵۲ سورۃ الطّور ترتیب نزول ۔۷۶

☆ بیت المعمور کے معنی ہیں آباد گھر۔ یہاں اس آیت میں اس سے مراد یا تو کعبہ معظمہ ہے جو حاجیوں نمازیوں سے آباد رہتا ہے یا بیت المعمور جو ساتویں آسمان پر ہے یعنی فرشتوں کا قبلہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں ملاحظہ فرمایا یا مقبولوں کے دل ہیں جو رب تعالیٰ کی یاد سے معمور یا آباد ہیں۔ (آیت۔۴)

☆ تقدیر مبرم کو کوئی شے نہ ٹال سکتی ہے نہ بدل سکتی ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے مایبدل القول لدی (قٓ۔۲۹) (میرے ہاں بات بدلتی نہیں ہے) ایسے ہی کفار پر عذاب آنا تقدیر مبرم ہے وہ ٹل نہیں سکتا۔ (آیت۔۸)

☆ جو چیز رب تعالیٰ سے غافل کر دے وہ کھیل کود اور بُرا مشغلہ ہے۔ قیامت کے دن عذاب کے فرشتے ان کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانی سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں گیند کی طرح دوزخ میں پھینک دیں گے۔ (آیت۔۱۱)

☆ دنیا میں انسان کا نکاح غیر انسان سے نہیں ہو سکتا۔ جانوروں یا جنات سے نکاح نہیں مگر جنت میں غیر جنس سے نکاح ہوگا کیونکہ حوریں نہ انسان ہیں نہ اولاد آدم مگر انسان کے نکاح میں ہوں گی۔ (آیت۔۲۰)

☆ جنت میں گناہ کرنے کی قدرت ہی نہ رہے گی کیونکہ گناہ نفس امارہ کراتا ہے اور وہ جنت میں فنا ہو چکا ہوگا نیز وہاں شراب وغیرہ میں بھی یہ فساد نہ ہوگا کہ پینے والا گناہ کرے یا اس سے عقل زائل ہو۔ یہ لڑکے نہ جنتیوں کے اپنے بیٹے ہوں گے نہ دنیا کے خدمتگار بلکہ حوروں کی طرح جنت کی ایک مخلوق ہے جو اہل جنت کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ فرشتے ان کے علاوہ ہیں۔ بعض علما فرماتے ہیں کہ کفار کے ناسمجھ بچے جو لڑکپن میں فوت ہو گئے تھے وہ بھی جنتی لوگوں کے خدمتگار ہوں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر جنتی کو خدمتگار ملیں گے۔ خواہ ادنیٰ جنتی ہو خواہ اعلیٰ۔ وہ غلمان صاف ستھرے موتی کی طرح ہوں گے جو کسی کے چھونے سے میلا نہ ہوا ہو۔ ہر جنتی کو کم از کم ایک ہزار غلمان عطا ہوں گے جو ان کی مختلف خدمتیں کریں گے۔ اعلیٰ جنتی کے خدام اور زیادہ۔ (آیات ۲۳۔۲۴)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۵۳ سورۃ انجم ترتیب نزول ۔۲۳

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی کے پاس یعنی اس سے بہت آگے تھے سدرۃ ایک بیری کا درخت ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے اور اس کی شاخیں ہر آسمان پر موجود ہیں بلندی میں ساتویں آسمان سے بھی دور ہے چونکہ فرشتے اور شہدا کی روحیں اس سے آگے نہیں بڑھتیں اس لیئے اسے سدرۃ المنتہی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مقام ہے جو جنت کا ایک درجہ ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام کا قیام تھا۔ (آیت ۔۱۴)

☆ ہر فحش گناہ ہے مگر ہر گناہ فحش نہیں۔ فحش گناہ وہ ہے جسے عقل انسانی برا سمجھے اور اس سے غیرت کرے جیسے چوری زنا وغیرہ۔ بعض نے فرمایا کہ فاحشہ وہ گناہ ہے جس پر شریعت نے حد مقرر فرمائی ہے۔ یہ رک جانا خدا کے خوف سے ہو۔ اس رک جانے کا بڑا درجہ ہے۔ (آیت ۔۳۲)

☆ فرائض بدنی دوسروں کی طرف سے ادا نہیں ہو سکتے۔ سعی سے اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے ورنہ اپنی نیکیوں کا ثواب دوسرے کو بخش دینا جائز ہے بہت سی احادیث میں وارد ہے۔ (آیت ۔۲۹)

☆ نیک اعمال کی تحقیق فرمائی جائے گی کہ اخلاص سے کئے یا ریا سے اور کون سا عمل کس درجہ کا ہے اور اس کی جزا کیا ہونی چاہیے یہ تحقیقات فرشتوں کے ذمہ ہے یا معنی یہ ہیں کہ انسان کے اعمال اس طرح دکھائے جائیں گے کہ بندہ اپنے کام قبر میں، محشر میں، جنت میں دیکھے گا۔ نامہ اعمال میں ان کو تحریر شدہ دیکھے گا اور خود اعمال کو اچھی بری شکلوں میں ملاحظہ کرے گا۔ گناہ کے بدلہ میں زیادتی نہ کی جائے گی۔ نیکی کے بدلہ میں کمی نہ ہوگی۔ لہٰذا یہ آیت گناہوں کی معافی اور ثواب میں زیادتی کے خلاف نہیں۔ (آیت ۔۴۰)

☆ قرآن سن کر رونا محبوبوں کا طریقہ ہے اِس پر ہنسنا کفار کی علامت۔ (آیت ۔۶۰)

ترتیب مصطفوی ۔۵۴ سورۃ القمر ترتیب نزول ۔۳۷

☆ علامہ احمد خرپوتی نے شرح قصیدہ بردہ میں فرمایا کہ ابو جہل نے اپنے یمنی دوست حبیب یمنی کو بلایا تا کہ وہ مکہ والوں کو اسلام سے روکنے میں اس کی مدد کرے۔ حبیب مکہ معظمہ آیا تو ابو جہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایتیں کیں۔ اس نے کہا کہ اچھا میں ان سے بھی مل کر دریافت کرلوں۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بھیجا کہ میں یمن سے آیا ہوں اور فلاں جگہ سرداران قریش کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا چاہتا ہوں۔ یہ رات کا وقت تھا اور چودھویں شب تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ حبیب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا

Marfat.com

دعوت دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت کی۔ حبیب بولا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس معجزہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تو چاہے۔ حبیب نے کہا کہ میں دو معجزے چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ آپ چاند کے دو ٹکڑے کر دیں۔ دوسرا مطالبہ پھر عرض کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا صفا پہاڑ پر چل۔ حبیب مع تمام سرادران قریش کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صفا پر گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ان ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف دوسرا اس طرف۔ بہت دیر تک خوب دکھا کر پھر جو اشارہ کیا تو دونوں ٹکڑے مل گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا حبیب دوسرا مطالبہ کرو۔ وہ بولا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود معلوم کر لیں کہ میرے دل میں کیا ہے۔ تب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری ایک لڑکی ہے جو لنگڑی، لولی اندھی بہری جوان ہو چکی ہے۔ تو چاہتا ہے کہ یا تو اسے شفا ہو جائے یا مر جائے۔ جا اسے شفا ہو گئی اور تو یہاں کلمہ پڑھ لے۔ حبیب اور بہت سے لوگ ایمان لے آئے۔ (آیت۔۱)

☆ شق القمر کے مشاہدہ کا ایک واقعہ ہندوستان میں بھی پیش آیا جسے یہاں بیان کر دینا فائدہ مند ہوگا کہ ہندوستان کے جنوب مغربی ساحلی علاقہ مالابار کے بادشاہ چکرورتی فرماس نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنے بیٹے کو اپنا جانشین مقرر کیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیئے مکہ معظمہ روانہ ہو گیا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اسلام قبول کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر واپس ہندوستان روانہ ہو گیا۔ راستے میں یمن کی بندرگاہ ظفار میں اس کا انتقال ہو گیا۔ جہاں آج بھی ہندی بادشاہ کا مزار مرجع خاص و عام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف چکرورتی فرماس کو ایمان کی روشنی عطا کی بلکہ ولایت بھی عطا کر دی۔ (آیت۔۲)

☆ طوفان نوح علیہ السلام کا واقعہ کہ مسلسل چالیس دن مینہ برستا رہا ایک منٹ کے لیئے بھی نہ رکا زمین بجائے پانی نگلنے کے اُگلنے لگی اور ساری زمین پانی کا چشمہ بن گئی کہ ہر جگہ سے پانی ابلتا تھا۔ آسمان و زمین کے پانی اس طرح مل گئے کہ زمین کا پانی پہاڑوں سے اوپر چڑھ کر بادل کے قریب پہنچ گیا۔ پانی چڑھنے کی جو حد ارادہ الٰہی میں مقرر تھی وہاں تک پہنچ گیا۔ (آیت۔۵)

☆ قرآن کی تلاوت، قرآن کی تعلیم، اس کا سیکھنا، قرآن میں غور کرنا، اسے حفظ کرنا سب عبادت ہے۔ دوسرے یہ کہ قرآن یاد کرنے والے کی غیبی مدد ہوتی ہے اس امداد کی برکت سے یاد ہو جاتا ہے علما کی بھی رب تعالیٰ ہی مدد فرماتا ہے تو وہ تفسیریں لکھ لیتے ہیں۔ (آیت۔۱۷)

☆ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے یہ معجزہ مانگا تو رب تعالیٰ نے اطلاع دی کہ معجزہ تو آ جائے گا لیکن پھر جو ایمان نہ لائے وہ ہلاک ہوگا۔ کیونکہ نہ یہ رہیں گے نہ ان کی ایذا۔ کنوئیں کا پانی ایک دن تم سب پیو اور ایک دن یہ اونٹنی پیے گی۔ اس کی باری میں

Marfat.com

تم پانی نہ لینا ان کی بستی میں ایک ہی کنواں تھا جس کا پانی شام تک ختم ہو جاتا تھا رات میں پھر بھر جاتا تھا۔ اونٹنی اپنی باری کا سب پانی پی لیتی تھی اور اتنا دودھ دیتی تھی کہ ساری قوم کے لیئے کافی ہوتا۔ (آیت۔۲۸)

☆ مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آپ کے ہاں آئے تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنا بازو ان کے منہ پر مل دیا جس سے ان کی آنکھوں کی جگہ بھی مٹ گئی وہ حیران ہو کر بھاگے جب راستہ نہ پا سکے تو حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے نکالا۔ (آیت۔۳۷)

☆ قرب حضوری ہمارے حضور ﷺ کو دنیا میں بھی حاصل تھا فرماتے ہیں کہ میں اپنے رب کے پاس شب گزارتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (آیت۔۵۵)

ترتیب مصطفوی ۔۵۵ سورۃ الرحمٰن ترتیب نزول ۔۹۷

☆ کلی طور پر زمین آسمان سے افضل ہے کہ وہ انبیائے کرام خصوصاً سیّد الانام کا مقام استراحت ہے۔ دنیا میں ترازو پیدا کیا تا کہ لین دین میں عدل وانصاف سے کام لیا جائے یا آخرت میں اعمال کے وزن کے لیئے ترازو پیدا فرمایا کہ اس میں بندوں کے نیک و بد اعمال تولے جائیں گے۔ خیال رہے کہ ترازو سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام پر اُترا۔ پھر سب نے استعمال کیا رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وانزلنا معھم الکتب والمیزان (الحدید۔۲۵) تولتے وقت آخرت کے ترازو کا خیال رکھو اور حق والوں کو پورا ناپ تول کر دو۔ خیال رہے کہ کچھ زیادہ تول کر لیا اور کچھ کم تول کر دینا حرام ہے۔ لہٰذا پاسنگ والے ترازو سے وزن نہ کرو۔ (آیت۔ ۱۵)

☆ انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ رب تعالیٰ نے ہر قسم کی مٹی جمع فرما کر اسے ہر قسم کے پانی سے گوندھا پھر خشک کیا۔ جب خشک ہو کر کھنکھنانے لگی تب روح پھونکی۔ الجان سے مراد ابلیس ہے کہ اس کی پیدائش دوزخ کی آگ سے ہوئی جس میں دھواں وغیرہ نہیں پھر تمام جنات کو اس کے ذریعہ پیدا فرمایا۔ وہ ابوالجنات ہے۔ دونوں پورب پچھم سے مراد شرقی وغربی جانب کے کنارے جہاں سورج بالترتیب طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (آیت۔۱۷)

☆ قیامت کے روز آسمان وزمین ہوں گے مگر موجودہ آسمان وزمین سے بدلے ہوئے۔ (آیت۔۳۸)

☆ جو مومن انسان قیامت کے حساب وکتاب کا خوف کر کے گناہ کرنا چھوڑ دے اس کے لیئے دو جنتوں کا وعدہ فرمایا جا رہا ہے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اعلیٰ نعمت ہے کہ اس خشیت کا بدلہ دو جنتیں ہیں۔ ایک جنت اعمال کی جزا ہوگی اور دوسری رب کا انعام۔ (آیت۔۴۶)

☆ جنتوں میں پانی کی دو نہریں ہیں ایک تسنیم دوسری سلسبیل جو ایک مشک کے پہاڑ سے نکلتی ہے (روح) چونکہ خوف الٰہی سے ان

Marfat.com

لوگوں کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اس کا بدلہ یہ دیا تھا۔ (آیت۔۵۰)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ حور کی پنڈلی کا مغز اوپر سے نظر آئے گا جیسے شیشے کی صراحی سے اندر کی سرخ شراب نظر آتی ہے۔ (آیت۔۶۰)

ترتیب مصطفوی ۔۵۶ سورۃ الواقعہ ترتیب نزول ۔۴۶

☆ جو کوئی ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھ لیا کرے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ (آیت۔۱)

☆ گوشت آگ سے نہ پکایا جاے ءگا کیونکہ جنت میں آگ نہیں ۔قدرتی طور پر خود بھن جائے گا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے غیبی دستر خوان کا کھانا۔ (آیت۔۲۵)

☆ جنت کے پھلوں میں اعلیٰ درجہ کے بیر بھی ہیں جن میں گٹھلی نہیں اور ان کا گودا خوشبودار مکھن کی طرح ہوگا۔ (آیت۔۲۶)

☆ بیری کا درخت بڑا برکت والا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مقام سدرۃ المنتہیٰ ہی ہے جہاں شاندار بیری ہے اور جو جڑ سے چوٹی تک پھل سے بھری ہوئی ہے۔ پھلوں کا گودا میٹھے مکھن کی طرح لذیذ نہایت خوشبودار ہوگا جنت میں ہمیشہ صبح صادق کا سہانا وقت رہے گا۔ نہ دھوپ نہ گرمی کیونکہ وہاں سورج نہیں لہٰذا یہاں سایہ کے عرفی معنی مراد نہیں ۔ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ درخت طوبیٰ کے سایہ میں سو سال سوار دوڑ سکتا ہے وہاں اس درخت کا پھیلاؤ مراد ہے اگر سورج ہوتا تو اس درخت کا سایہ اتنا وسیع ہوتا۔ جنت میں ایک پھل توڑتے ہی فوراً اس جگہ دوسرا پھل پیدا ہو جائے گا۔ نہ وہاں موسم کی شرط ہے نہ کسی حفاظت کی ضرورت۔ ہر قسم کا پھل ہمیشہ کثرت سے ہوگا۔ رب نصیب کرے۔ (آیات۔۲۸ تا ۳۲)

☆ دنیاوی بیوی بھی جنت میں جوان باکرہ اور حسینہ و جمیلہ ہوگی ان کی جوانی و حسن لازوال ہوگا۔ اگرچہ دنیا میں بوڑھی یا بدشکل تھیں مگر وہاں کنواری و خوبصورت ہوں گی اور ان کا کنوارہ پن و حسن و جوانی کبھی ختم نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ انسان کے بدن کے اجزائے اصلیہ تو وہی ہوں گے جو دنیا میں تھے مگر ہیت ترکیبیہ بدلی ہوئی ہوگی۔ تینتیس سال کی عمر، ساٹھ ہاتھ لمبائی، سات ہاتھ چوڑائی، حضرت آدم علیہ السلام کے قد کی مثل۔ (آیت۔۳۸)

☆ عرب میں دو درخت ہوتے ہیں نر و مادہ مرخ جسے نر بھی کہتے ہیں، غنار جسے مادہ کہتے ہیں۔ ان کی رگڑ سے آگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے اس میں اس طرف اشارہ ہے۔ دنیا کی آگ دیکھ کر دوزخ کی آگ یاد کرلو۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گناہ زیادہ تیز ہے۔ (آیات۔۷۱ تا ۷۳)

☆ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آہستہ آہستہ ۲۳ سال کی مدت میں اتارا گیا۔ (آیت۔۸۰)

☆ مقربین کو اعمال نامے دیئے ہی نہ جائیں گے نہ دائیں ہاتھ میں نہ بائیں میں۔ ان کا حساب کوئی نہیں۔ ایسے ہی بچے کہ ان کے

Marfat.com

پاس کوئی اعمال نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے کیونکہ یہاں مقربین کا ذکر دائیں بائیں والوں کے مقابلہ میں ہو رہا ہے۔ سرکاری دربار میں عوام تو پاس لے کر جاتے ہیں مگر وزراء کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ موت کے فرشتے اس کی وفات کے وقت جنت کے پھول سونگھاتے ہیں۔ ان کی خوشبو لے کر وہ وفات پاتا ہے یعنی جنت کو وہ مقرب اپنی قبر سے دیکھتا ہے۔ قیامت کے بعد ان میں داخل ہوگا۔ شہدا کی روحیں مرتے ہی جنت میں پہنچ جاتی ہیں مگر جسمانی داخلہ قیامت کے بعد ہوگا۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ مقربین کے لیئے دنیا میں وصال کی خوشبو اور جمال یار کے پھول ہیں۔ روح البیان نے فرمایا کہ جنتی آدمی کے مرتے وقت اس کے اہل قرابت کی روحیں استقبال کے لیئے آتی ہیں اور اسے سلام کرتی ہیں۔

(آیات۔۸۹تا۹۱)

ترتیب مصطفوی ۔۵۷ سورۃ الحدید ترتیب نزول۔۹۴

☆ خوش دلی کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، چونکہ اسے صدقہ کرنے پر جنت کا وعدہ ہے اس لیئے اسے قرض فرمایا ہے۔ قرضِ حسن وہ ہے جو خوش دلی کے ساتھ دیا جائے۔ مقروض سے نہ نفع لے اور نہ اس کا تقاضا کرے۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ بندہ اور مولیٰ کے درمیان نفع سود نہیں کہلائے گا۔ رب تعالیٰ نے قرض پر زیادہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ (آیت۔۱۱)

☆ پل صراط پر مخلصین آگے ہوں گے اور منافقین پیچھے۔ مخلصین کی پیشانیاں سجّدوں کے اثر سے بیٹری کی طرح چمکیں گی۔ مومن کافروں سے کہیں گے کہ میدان محشر کی طرف جاؤ۔ جہاں سے ہم نور لائے ہیں وہاں سے تم بھی لے آؤ۔ یہ سن کر وہ واپس ہوں گے۔ روح البیان نے فرمایا کہ محشر سے چلتے وقت منافقوں کو ان کے ظاہری نیک اعمال کا نور دیا جائے گا۔ اس نور میں وہ چلیں گے مگر جب پل صراط پر پہنچیں گے تو مومنوں کا نور باقی رہے گا مگر منافقوں کا نور بجھ جائے گا۔ تب وہ مومنوں کو پکاریں گے کہ ہمارا نور تو بجھ گیا۔ اب تم اپنا چہرہ ہماری طرف کرو تا کہ تمہاری چمکتی پیشانیوں سے ہم بھی فائدہ حاصل کریں تب وہ انہیں جواب دیں گے۔ ایک دیوار جس کا نام اعراف ہے کھڑی کر دی جائے گی۔ اس میں اور بھی قول ہیں۔ اس دیوار کے دو رُخ ہوں گے۔ ایک رُخ جنت کی طرف یہ باطنی ہے اس طرف رحمت ہوگی اور ایک رُخ دوزخ کی طرف ادھر عذاب ہے۔ دیوار کے پیچھے سے منافق مسلمانوں کو پکاریں گے کہ ہمیں ساتھ لے لو۔ مسلمان جواب دیں گے تمہارے ظاہر ہمارے ساتھ رہے اور تمہارے دل کفار کے ساتھ۔ (آیت۔۱۲)

☆ لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں مخلص مومن، مجاہر کافر منافق جس کے دل میں کفر زبان پر ایمان ہو ساتر جس کے دل میں ایمان زبان پر کفر ہو۔ منافق و کفار کا حشر ایک ساتھ ہوگا۔ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت خانہ سے باہر تشریف لائے۔ ملاحظہ فرمایا کہ مسلمان آپس میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا کہ تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے پاس امان نہیں آئی۔ تب یہ آیت کریمہ

Marfat.com

نازل ہوئی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے۔ فرمایا اتنا ہی رونا زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے۔ خوف الٰہی اور عشق مصطفوی میں رونا دل بیدار کرتا ہے۔ (آیت۔۱۵)

☆ حیات دنیا وہ زندگی ہے جو نفس امارہ کے ساتھ صرف کی جائے اس صورت میں دنیوی زندگی کے سارے کام لغو اور کھیل کود ہیں مگر جو زندگی توشہ آخرت جمع کرنے کا ذریعہ بنے وہ حیات دنیا نہیں بلکہ حیات آخرت ہے۔ (آیت۔۲۰)

☆ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین پھیلا کر ایک دوسرے سے ملا دیئے جائیں تو جنت کی چوڑائی کے برابر ہیں۔ پھر اس کی لمبائی کا کیا پوچھنا وہ تو ہمارے وہم وگمان سے باہر ہے۔ معلوم ہوا کہ جب تک رب تعالیٰ فضل نہ کرے محض عمل سے نہ ملے گی۔ (آیت۔۲۱)

☆ سب کچھ پہلے سے ہی طے ہو چکا ہے اور لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے ہاں بعض مصیبتیں بعض وجوہات کی بنا پر آتی ہیں مگر یہ وجوہات بھی لوح محفوظ میں درج ہیں کہ فلاں بندہ فلاں کام کرے گا جس کے باعث اس پر آفت آئیگی۔ لہٰذا بندہ نہ مجبور محض ہے نہ قادر مطلق۔ یہ آیت مسئلہ تقدیر کے خلاف نہیں۔ لہٰذا جن بزرگوں کی نظر لوح محفوظ پر ہے وہ آئندہ آنے والے واقعات کو جانتے ہیں کیونکہ یہ سب لوح محفوظ میں درج ہیں۔ (آیت۔۲۲)

☆ ترازو حضرت نوح علیہ السلام کو بذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام دی گئی مگر فرمایا سب کو دی تا کہ معاملات میں کسی کا حق نہ ماریں۔ صوفیائے کرام کے نزدیک شریعت اعمال کا ترازو ہے جس سے اچھے برے، ہلکے بھاری اعمال تولے جاتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لوہے کے پانچ اوزار لائے تھے۔ اہرن، ہتھوڑا، سوئی، پھاوڑ اور لگن خزائن العرفان نے فرمایا کہ لوہا، آگ، پانی اور نمک آسمان سے آئے ہیں۔ آنچ سے مراد جنگی ہتھیار ہیں۔ منافع سے مراد صنعت وحرفت کے اوزار ہیں۔ لوہے سے تیز، تلوار، نیزے، بھالے، بندوق، توپ گولے بنتے ہیں۔ نیز اس سے ہر کاریگر کے اوزار تیار ہوتے ہیں بلکہ مردہ کا کفن سوئی سے سلتا ہے جو لوہے کی ہے۔ (آیت۔۲۵)

ترتیب مصطفوی ۔۵۸ سورۃ المجادلہ ترتیب نزول ۔۱۰۵

☆ ظہار یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی یا اس کے جزو شائع کو یا اس عضو کو جس سے کل مراد ہوتا ہے اپنی نسبی یا رضاعی محرم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کا دیکھنا حرام ہے۔ جیسے کہے کہ تو یا تیرا نصف یا تری گردن میری ماں کی ران کی طرح ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظہار صرف بیوی سے ہوگا۔ لونڈی سے نہ ہوگا۔ (آیت۔۲)

☆ اگر کوئی شخص اپنی چار بیویوں سے کہے کہ تم میری ماں کی پشت کی طرح ہو تو سب سے ظہار ہو گیا۔ ظہار توڑنا اور اس کی حرمت اٹھا دینا چاہیں تو ظہار کا کفارہ دیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ معلوم ہوا کہ ظہار کا کفارہ دینے سے پہلے وطی اور وطی کے

Marfat.com

اسباب بوس و کنار وغیرہ حرام ہے۔ خیال رہے کہ چونکہ یہاں غلام میں ایمان کی قید نہیں لہٰذا کفارہ ظہار میں مومن و کافر غلام آزاد کر سکتے ہیں اگر کسی کے پاس غلام کی قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو یا غلام نہ ملتے ہوں تو پھر وہ ۳۰ روزے رکھے اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ظہار کے کفارہ کی ادائیگی کے لئے لگاتار روزے رکھے۔ بیچ میں کوئی روزہ نہ چھوٹے اگر درمیان میں رمضان شریف ہو یا وہ ممنوعہ پانچ تاریخیں ہوں یا کسی اور وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اس صورت میں تسلسل ٹوٹ گیا تو نئے سرے سے روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ ان روزوں سے پہلے اور درمیان صحبت اور صحبت کے اسباب بوس و کنار وغیرہ کرنا حرام ہیں۔ اگر درمیان میں کچھ کر لیا تو پھر دوبارہ روزے رکھے۔ بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے اگر روزہ ہی نہ رکھ سکے یا روزوں کا تسلسل قائم نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے خواہ ہر مسکین کو سوا دو سیر گندم دے دے یا دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ روزانہ ایک فقیر کو کھانا کھلایا جائے۔ اگر ایک دن ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو ایک دن ہی ادا ہوا۔ اب انسٹھ دن اور کھانا کھلائے۔ معلوم ہوا کہ روزوں کی طرح کھانا دینا چھونے سے پہلے ہونا ضروری نہیں اگر دوران روزہ میں صحبت کر لی تو دوبارہ روزے رکھنا ہوں گے اور اگر کھانا دینے کے دوران یعنی ساٹھ دن کے اندر جماع کر لیا تو بقیہ دنوں کا کھانا ہی دینا ہوگا کیونکہ یہاں چھونے سے پہلے ہونے کی قید نہیں۔ (آیات ۳۔۴)

☆ خلوت جلوت میں انسان اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ جانے تا کہ گناہ کرنیکی ہمت نہ ہو سکے۔ (آیت۔۷)

☆ توکل دو قسم کا ہے۔ توکل عام توکل خاص۔ اسباب چھوڑ کر رب تعالیٰ پر نظر رکھنا توکل خاص ہے۔ اسباب سے تعلق رکھ کر مسبب الاسباب پر نظر رکھنا توکل عام ہے۔ (آیت۔۱۰)

☆ قرآن پڑھنے والا قاری، کعبہ کو دیکھنے والا حاجی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا صحابی بن جاتا ہے اور صحابی تمام اولیائے کرام سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ (آیت۔۱۲)

☆ کوئی نبی میدان جہاد میں مقابلہ کرتے ہوئے شہید نہ ہوا اور جو انبیا کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے وہ مجاہد نہ تھے اور ان کی شہادت بھی ان کے غلبہ کا ذریعہ بنی کہ دین کا غلبہ ہوا۔ (آیت۔۲۱)

☆ حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُحد میں اپنے باپ جراح کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدر میں عتبہ ان ربیعہ کو قتل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص ابن ہشام کو، حضرت مصعب ابن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عبداللہ ابن عمر کو بدر میں قتل کیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو پکارا کہ باپ بیٹے سے دو دو ہاتھ ہو جائیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ بعد میں عبدالرحمٰن ایمان لے آئے۔ (آیت۔ ۲۲)

ترتیب مصطفوی ۔۵۹ سورۃ الحشر ترتیب نزول ۔۱۰۱

Marfat.com

☆ ہر چیز بزبان قال رب تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جداگانہ ہے۔ سبزے کی تسبیح سے عذاب قبر دور ہوتا ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبر پر سبز شاخ رکھوائی جس کے مردے کو عذاب قبر ہو رہا تھا۔

(آیت۔۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک بھوکا مسکین حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسے مہمان بنائے اللہ اس پر رحمتیں نازل کریگا۔ ابوطلحہ اسے اپنے گھر لے گئے۔ گھر میں بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچوں کو بہانہ سے بھوکا سلا دینا اور رات کو کھاتے وقت بہانہ سے چراغ گل کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ مہمان کے ساتھ کھانے بیٹھے اور دکھانے کے لئے جھوٹ موٹ ان کے ساتھ کھاتے رہے۔ سب نے بھوکے رات گزاری دی۔ اس بھوکے کا پیٹ بھر دیا۔ ان کے حق میں یہ آیت کریمہ اتری۔ جب صبح کو سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت سنائی اور فرمایا کہ رب تعالیٰ تم سے راضی ہوا۔ (آیت۔۹)

☆ ایک ساعت کی فکر ذکر کثیر سے بہتر ہے۔ مگر فکر سے مراد غور کرنا ہے۔ رب تعالیٰ کی عظمت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاہد، اپنے گناہ کے متعلق غور و فکر کرنا سب اس میں داخل ہیں۔ یہی مراقبہ کی اصل ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو دنیا میں اپنا حساب کرتا رہے گا اس کے لئے آخرت کا حساب آسان ہوگا۔ لہٰذا جب گناہ کرنے لگو تو سوچ لو کہ رب تعالیٰ ہمارے اس گناہ کو دیکھ رہا ہے۔ (آیت۔۱۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب شریف پہاڑ سے زیادہ قوی و مضبوط ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا خوف، اسرار الٰہی سے واقفیت علیٰ وجہ الکمال حاصل ہے۔ پھر بھی اپنے مقام پر قائم ہیں۔ تجلی الٰہی کی طور پہاڑ تاب نہ لا سکا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عین ذات الٰہی کا نظارہ کیا اور پلک بھی نہ جھپکی۔ (آیت۔۲۱)

ترتیب مصطفوی ۔۶۰ سورۃ الممتحنۃ ترتیب نزول ۔۹۱

☆ مکہ مکرمہ سے ایک کافرہ عورت سارہ محتاجی سے تنگ آ کر مدینہ منورہ آئی۔ مسلمانوں نے اس کی بہت مدد کی۔ ایک صحابی حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دس دینار ایک چادر اور ایک خط مکہ والوں کے نام دیا۔ اس خط میں لکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لئے تم پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ تم لوگ اپنا انتظام کر لو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر صحابہ کو دی اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر اصحاب سے فرمایا کہ تم خاخ باغ میں جاؤ۔ وہاں ایک مسافر عورت ہے جس کے پاس حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط ہے۔ وہ خط اس سے لے آؤ اور اس عورت کو چھوڑ دو اور اگر عورت خط دینے سے انکار کرے تو قتل کر دو۔ ان حضرات نے اس عورت کو اس باغ میں گرفتار کر لیا۔ اس نے پہلے تو انکار کیا

Marfat.com

پھر قتل کی دھمکی سے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال کر دے دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر پوچھا کہ حاطب یہ کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بال بچے مکہ معظمہ میں بالکل بے کس و بے سہارا ہیں۔ میرا وہاں کوئی عزیز و اقارب نہیں۔ میں نے چاہا کہ کفار مکہ پر یہ احسان کر دوں تا کہ اس کے عوض وہ میرے بچوں کی حفاظت کریں کیونکہ ان پر عذاب یقیناً آئے گا۔ میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عذر قبول فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی اجازت چاہی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب بدر کے غازیوں میں سے ہیں۔ (آیت۔۱)

☆ عورت کے مرتد ہو جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ (آیت۔۱۰)

☆ مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے کیونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس امر کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی۔ یہی مشائخ کی بیعت کا منشا ہے۔ بیعت چار قسم کی ہے۔ بیعت اسلام، بیعت خلافت، بیعت تقویٰ، بیعت توبہ۔ آج کل مشائخ بیعت توبہ یا تقویٰ کی بیعت لیتے ہیں۔ اس بیعت کا ماخذ یہ آیت مبارکہ ہے۔ (آیت۔۱۲)

ترتیب مصطفوی ۔۶۱ سورۃ الصّف ترتیب نزول ۔۱۰۹

☆ جاندار یا بے جان، سمجھ والی یا ناسمجھ ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ (آیت۔۱)

☆ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔ وعدہ خلاف وعدہ کرتے وقت خیال کرے کہ یہ کام کروں گا نہیں صرف زبانی وعدہ کئے لیتا ہوں یعنی دھوکہ دہی کرے۔ ان تمام باتوں سے یہاں روکا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جائز وعدہ پورا کرنا ضروری ہے خواہ رب تعالیٰ سے کیا گیا ہو یا اپنے شیخ سے یا کسی بندے سے یا بیوی سے۔ اولیا اللہ کی نذر پورا کرنا بھی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ (آیت۔۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۵۷۰ برس بعد ہوئی۔ عالم ارواح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم احمد کے نام سے مشہور ہیں۔ عالم اجسام میں محمد ﷺ کے نام سے معروف ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم احد سے امکان کی میم کی وجہ سے ممتاز ہوئے۔ (روح) خیال رہے کہ ساری حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیئے ہیں۔ اس کے باوجود حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ محمود ہیں۔ چونکہ رب تعالیٰ عالم کا محمود ہے اس لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے محمد ہیں۔ رب کی حمد زیادہ ہے۔ (آیت۔۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور نام چمکتا رہے گا خواہ دشمن کتنی ہی دشمنی کریں۔ آج بھی اس کا نظارہ ہو رہا ہے اس سے دو مسئلے

Marfat.com

معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا نور ہیں جو کسی کے بجھائے بجھ نہیں سکتا۔ دیکھو چاند سورج وغیرہ اللہ نے روشن کیئے ہیں انہیں کوئی بجھا نہیں سکتا۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معرفت الٰہی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ (آیت۔۸)

☆ (شان نزول) مومنوں نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ رب تعالیٰ کو کونسا عمل پسند ہے تو وہ وہی کرتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ایسی تجارت کی طرف رہبری کی گئی جس میں گھاٹے اور خسارے کا احتمال نہیں ہے۔ نفع ہی نفع ہے اللہ نصیب کرے۔ (آیت۔۱۰)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد عیسائیوں کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں۔ دوسرے نے کہا خدا کے بیٹے ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ پہلے دونوں فرقے کافر ہو گئے۔ تیسرا فرقہ مومن رہا۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر اس تیسرے فرقہ کی مدد کی جن کی برکت سے یہ تیسرا فرقہ غالب ہوا۔ (آیت۔۱۴)

ترتیب مصطفوی ۔۶۲ سورۃ الجمعہ ترتیب نزول ۔۱۱۰

☆ آسمانوں اور زمین کی سب چیزیں زبان حال سے یا زبان قال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔ دوسرے معنی زیادہ قوی ہیں لیکن ان کی تسبیح کی تاثیروں میں فرق ہے قدوس وہ ہے جو ہر عیب سے ایسا پاک ہو کہ کوئی عیب اس کی بارگاہ تک نہ پہنچ سکے۔ (آیت۔۱)

☆ یہاں رسولِ اُمّی سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّی کہتے ہیں۔ یعنی بے پڑھی جماعت میں بھیجے ہوئے رسول یا ام القریٰ مکہ میں ظاہر ہونے والے یا شاندار ماں کے نور نظر جس ماں کی مانند آج تک کوئی ماں نہ ہوئی یا خود ماں کے شکم سے عالم و عارف رسول بن کر آئے تا کہ لوگوں کو قرآن پڑھنا آجائے اس لیئے علیھم فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھانے کو قرآن پڑھتے ہیں معلوم ہوا کہ دل کی پاکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم سے ملتی ہے۔ (آیت۔۲)

☆ قرآن وحدیث آسان نہیں کہ ہر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھیجے جاتے۔ (آیت۔۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کسی کے شاگرد نہیں کیونکہ آپکی تشریف آوری کے وقت عام لوگ جاہل تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صرف صحابہ کرام تک موقوف نہیں بلکہ تا قیامت رہے گا۔ (آیت۔۲)

☆ تا قیامت اولیائے کرام پاکیزہ سیرت ہوتے رہیں گے۔ نہ نبوت کا سورج غروب ہوگا نہ اسے گرہن لگے گا نہ اس پر بادل چھائے گا وہ لوگ جو صحابہ کرام کے بعد ہوں گے یا جو صحابہ کرام کے [illegible] تک پہنچ نہ سکے۔ (آیت۔۳)

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے والا صحابی کا مرتبہ نہیں پا سکتا۔ (آیت۔۴)

☆ علمائے یہود جنہیں توریت شریف کا علم دیا گیا تھا۔ انہوں نے توریت پر عمل نہ کیا یا اس طرح کہ علمائے یہود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نعت شریف چھپا دی جو توریت میں مذکور تھی۔ (آیت۔۵)

☆ جب جمعہ کی پہلی اذان ہو تو کاروبار بند کر دو۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں بوقت خطبہ نماز جمعہ کی صرف ایک اذان ہوتی تھی۔ عہد صدیقی و فاروقی میں اسی طرح رہا۔ زمانہ عثمانی میں ایک اور اذان بڑھائی گئی یعنی اذان اول صحیح یہ ہے کہ اس پہلی اذان سے ہی تجارت وغیرہ حرام اور جمعہ کی تیاری واجب ہو جاتی ہے۔ جمعہ کے دن کا نام عربی میں عروبہ تھا۔ کعب ابن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام جمعہ رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے بارہ ربیع الاول دو شنبہ کے دن مدینہ منورہ پہنچے تھے۔ (آیت۔۹)

☆ جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے مسجد میں آ جانا چاہیے اور خطبہ سننا چاہیے کیونکہ رب تعالیٰ نے اذان کے ساتھ نماز کا ذکر فرمایا اور سعی کے لیے ذکر اللہ یعنی خطبہ کا ذکر فرمایا۔ خطبہ نہ سننا سخت محرومی ہے۔ (آیت۔۹)

☆ جس پر نماز جمعہ فرض ہے اس پر ظہر فرض نہیں ہے۔ (آیت۔۱۰)

☆ جمعہ کی نماز آزاد مرد، بالغ، عاقل اور تندرست شہری پر فرض ہے۔ اندھے، لنگڑے، دیہاتی، غلام، عورت، بچہ، دیوانہ اور مسافر پر فرض نہیں۔ (آیت۔۱۰)

☆ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک تجارتی قافلہ مدینہ پہنچا۔ دستور کے مطابق طبل بجا کر اس کی آمد کا اعلان کیا گیا۔ تنگی و گرانی کا زمانہ تھا۔ حاضرین مسجد نے خیال کیا کہ اگر ہم دیر سے پہنچے تو سب مال فروخت ہو جائے گا اور ہم کو نہ مل سکے گا اس خیال سے سب لوگ اٹھ کر چلے گئے صرف بارہ آدمی رہ گئے اس وقت یہ آیت اتری۔ (آیت۔۱۰)

ترتیب مصطفوی ۔۶۳ سورۃ المنافقون ترتیب نزول ۔۱۰۴

☆ زیادہ قسمیں کھا کر اپنے مومن ہونے کا ثبوت دینا منافقوں کا کام ہے۔ مومن کو اس کی ضرورت نہیں۔ اسے لوگ بغیر قسم کے ہی مسلمان جانتے مانتے ہیں۔ یہ منافق زبان سے تو یوں کہتے ہیں مگر ان کا عمل یہ ہے کہ لوگوں کو ایمان لانے یا ایمان پر قائم رہنے سے روکتے ہیں ان کے دل میں طرح طرح کے شبہات ڈالتے ہیں۔ (آیات۔۲)

☆ جو مومن کو ذلیل سمجھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہے۔ غریب مسکین مومن عزت والا ہے مالدار کافر کتے سے بدتر ہے چنانچہ اس واقعہ کے چند روز بعد ابن ابی منافق نہایت ذلت سے مر گیا اور آج تک اس پر لعنت ہو رہی ہے ان کے دروازے سے نکالا ہوا مرنے کے بعد بھی چین نہیں پاتا۔ (آیت۔۸)

Marfat.com

☆ شریعت میں ذکر فرض سے مراد نماز پنج گانہ ہے اور طریقت میں مطلقاً ذکر جیسے نماز پنج گانہ، تلاوت قرآن شریف، درود شریف وغیرہ۔ بال بچوں میں مشغول ہو کر ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جاؤ۔ معلوم ہوا کہ نہ تو بال بچوں کو چھوڑو نہ اللہ کا ذکر۔
(آیت۔۹)

☆ تندرستی میں صدقہ وخیرات کا ثواب موت کے وقت کے صدقہ سے دوگنا ہے۔ یہاں وعدے سے مراد وہ وعدہ ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے جسے قضاء مبرم کہتے ہیں جن کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ اذجاء اجلھم لا تستاخرون ساعتة ولا یستقدمون (یونس۔۴۹) لیکن قضا معلق میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ آئی ہوئی موت ٹل جاتی ہے۔ عمریں بڑھ جاتی ہیں اسکے لئے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ یمحواالله ما یشاء و یثبت وَ عنده اُم الکتب (الرعد۔۳۹) شیطان نے عرض کیا تھا قال رب فانظرنی الیٰ یوم یبعثون (صٓ۔۷۹) رب تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ فانک من المنظرین (الحجر۔۳۷) ہر آیت برحق ہے۔
(آیت۔۱۱)

ترتیب مصطفوی ۔۶۴ سورۃ التغابن ترتیب نزول۔۱۰۸

☆ انسانی صورت بگاڑنا حرام ہے۔ لہٰذا ناک کان کاٹنا، چہرے پر راکھ وغیرہ مل کر صورت بگاڑنا، مردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مردوں کی شکل بنانا حرام ہے۔
(آیت۔۳)

☆ قرآن شریف شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان اوّل پر پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئس سال کی مدت میں آہستہ آہستہ نازل فرمایا۔
(آیت۔۸)

☆ وہ دن قیامت کا ہوگا جس دن پہلے تو سب جمع ہوں گے پھر مومن و کافر علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے اس لئے اُسے حشر بھی کہتے ہیں اور یوم الفصل بھی۔ اس دن کفار کی محرومی اور مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہوگی۔
(آیت۔۹)

☆ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت کی وجہ سے آتی ہیں مگر آتی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیں۔ لہٰذا یہ آیت اس آیت کے خلاف نہیں۔ وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (الشوریٰ۔۳۰) یہ بھی خیال رہے کہ دنیا کی مصیبتیں مومن کے لئے گناہ کا کفارہ ہیں یا بلندی درجات کا سبب۔
(آیت۔۱۱)

☆ قرآن کریم پر عمل اللہ کی اطاعت ہے۔ حدیث شریف پر عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ یا فرائض ادا کرنا اللہ کی اطاعت ہے سنت پر عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرح ضروری ہے کیونکہ دونوں اطاعتوں کو ایک ہی طریقہ سے فرمایا۔
(آیت۔۱۲)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۶۵ سورۃ الطلاق ترتیب نزول ۔۹۹

☆ عدت کے زمانہ میں مطلقہ عورت کو گھر سے نہ نکالا جائے اسے اسی گھر میں رکھا جائے جہاں خود رہتے ہیں ۔ اسے کھانے پینے کا خرچ دیا جائے اور عورت عدت کے دوران کسی وقت گھر سے باہر نہ نکلے ۔ زمانہ عدت میں عورت گھر سے نہ دن کو نہ رات کو باہر نہ نکلے یہ حکم طلاق کی عدت کا ہے ۔ وفات کی عدت میں عورت کمائی وغیرہ کے لئے دن کو نکل سکتی ہے ۔ چوری یا زنا کریں تو شرعی سزا کے لئے انہیں گھر سے نکالا جائے گا ۔ ایسے ہی اگر عورت بدزبان ہو اور خاوند پر زبان درازی کرتی ہو تو خاوند اسے گھر سے نکال سکتا ہے ۔ وہ ناشزہ کے حکم میں ہے ۔ اگر مکان تنگ ہو اور خاوند فاسق ہو اور طلاق بائنہ ہو چکی ہو تو عورت گھر سے نکل سکتی ہے ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مقررہ حدیں ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائیں جن کے اندر رہنا بندوں پر لازم ہے ۔

(آیت ۔۱)

☆ طلاقیں علیحدہ علیحدہ دینی چاہئیں بیک وقت تین طلاقیں دے دینا مکروہ ہے ۔

(آیت ۔۲)

☆ حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے فقر و فاقہ اور بیٹے کی گرفتاری کی شکایت کی ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھو ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا ۔ چند روز کے بعد ہی بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ دروازہ کھولا تو دیکھا بیٹا آ گیا ہے ۔ اور سو اونٹ بھی ہمراہ لایا ہے ۔ کفار غافل ہو گئے تھے ۔ یہ ان کا اتنا عظیم مال بھی ساتھ لیتا آیا ۔ چار ہزار بکریاں لایا تھا ۔ حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا یہ مال مجھے حلال ہے ۔ فرمایا کفار حربی کا مال ہے اس پر یہ آیت کریمہ اتری ۔

(آیت ۔۳)

☆ تقویٰ اختیار کرنے سے غموں سے نجات اور غیبی روزی اور روزی میں برکت ملتی ہے ۔ آیت **ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ط ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ ط قد جعل اللہ لکل شیء قدرا** (الطلاق ۔۲،۳) کے ورد و عمل سے دست غیب نصیب ہوتا ہے ۔ دنیا میں بھی آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے اور جسے اللہ کافی ہو اسے دوسرے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ دوسرے اس کے دروازے پر آتے ہیں ۔

(آیت ۔۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کے چین ہیں ۔ **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** (الرعد ۔۲۸) اس لئے درود شریف اور نعت شریف اختلاج قلب کا بہترین علاج ہیں ۔ جو ہمیشہ درود شریف کی کثرت کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اسے یہ بیماری نہ ہوگی ۔

(آیت ۔۱۱)

Marfat.com

☆ شہدا کی روحیں فوت ہوتے ہی جنت میں پہنچ جاتی ہیں۔ (آیت۔۱۱)

ترتیب مصطفوی ۔۶۶ سورۃ التحریم ترتیب نزول ۔۱۰۷

☆ قسم کھا لینے سے چیز قسم کھانے والے پر حرام ہو جاتی ہے۔ (آیت۔۱)

☆ حلال کو حرام کر لینا قسم ہے مگر حرام کو حلال کر لینا قسم نہیں مثلاً اگر کہا جائے کہ اگر میں یہ کروں تو مجھ پر میری بیوی حرام ہے۔ یہ قسم ہے اور اگر کہا فلاں کام کروں تو سور کھاؤں یہ قسم نہیں۔ (آیت۔۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے دو باتیں راز کی فرمائیں تھیں۔ ایک شہد یا حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے اوپر حرام فرما لینا۔ دوسرے یہ کہ میرے بعد حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خلیفہ ہوں گے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ دونوں باتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتا دیں۔ اے محبوب حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمہاری دونوں راز کی باتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہہ دیں ہیں اور آپ کی راز داری کا بھرم نہ رکھ سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تم نے شہد کی حرمت کی خبر کیوں شائع کر دی یہ نہ فرمایا کہ دوسری بات بھی ظاہر کر دی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کریمی تھی کہ بعض کا ذکر نہ فرمایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ یا حبیب اللہ یہ خبر آپ کو کس نے دی وحی الٰہی سے خبر ہوئی یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خبر مجھے رب تعالیٰ نے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں یہ تم پر واجب اور ضروری ہے۔ (آیت۔۴)

☆ حضرت آسیہ بنت مزحم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں۔ فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کیا کہ چار میخوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا دیئے اور سخت دھوپ میں ڈال دیا۔ معلوم ہوا کہ جنت میں وہ گھر زیادہ درجہ والا ہے جس میں بندے کو زیادہ قرب الٰہی حاصل ہوگا۔ عرب کہتے ہیں **الجار قبلالدار** گھر سے پہلے پڑوسی کو دیکھو۔ جب فرعون نے حضرت آسیہ پر ظلم کیا تو اس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا کہ مجھے ایمان پر خاتمہ نصیب فرما دے۔ معلوم ہوا کہ دینی خطرے کے وقت اپنی موت کی دعا کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فرشتے مقرر فرما دیئے جنہوں نے آپ پر سایہ کر لیا اور ان کا جنتی گھر انہیں دکھا دیا۔ جس سے آپ ان تمام مصیبتوں کو بھول گئیں۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ مع جسم آسمان پر اٹھا لی گئیں (روح) حضرت آسیہ جنت میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ہوں گی۔ خیال رہے کہ قرآن شریف میں ۲۷ جگہ حضرت مریم کا نام آیا اور آپ کے سوا کسی عورت کا نام قرآن میں نہیں۔ (آیت۔۱۱)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۶۷ سورۃ الملک ترتیب نزول ۔۷۷

☆ اس سورت کے بڑے فضائل ہیں فرمایا کہ یہ سورت شفاعت کرے گی۔عذاب قبر سے نجات کا باعث ہے ایک صحابی نے ایک جنگل میں زمین کے اندر سے سورۃ ملک پڑھنے کی آواز سنی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں کسی مومن کی قبر ہے جو زندگی میں سورہ ملک پڑھا کرتا تھا اب بھی قبر میں پڑھ رہا ہے۔ (آیت۔۱)

☆ ہر دو آسمانوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔اس کی مخلوق میں کوئی چیز غیر مناسب نہیں۔ ہر چیز کو اسی طرح پیدا فرمایا جیسی ہونی چاہیے تھی۔ یہ مناسبت زمین و آسمان اور تمام مخلوق میں موجود ہے۔ کسی چیز کی بناوٹ میں کوئی نقص و عیب نظر نہیں آئے گا ہر قسم کی پھٹن، ٹوٹن، شکستگی سے محفوظ ہے۔ ہاں آسمانوں میں دروازے ہیں جن سے فرشتے اترتے ہیں۔معراج میں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے مگر یہ دروازے رخنہ نہیں کہلاتے۔ (آیت۔۳)

☆ سارے تارے پہلے آسمان پر نہیں۔اس پر صرف چاند ہے لیکن چونکہ تمام آسمان شیشے کی طرح شفاف ہیں جس کی وجہ سے سارے تارے پہلے آسمان پر معلوم ہوتے ہیں لہٰذا وہ سب پہلے آسمان کی زینت ہیں ان تاروں سے مختلف فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ پہلے آسمان کی زینت، رات کے چراغ، مسافروں کے لئے ہدایت اور جب کوئی کافر جن ملائکہ کا کلام سننے آسمان پر جانے کی کوشش کرتا ہے تو ان میں سے ایک آگ نکال کر اسے ہلاک یا زخمی کر دیتی ہے جیسے شکار کو گولی۔ (آیت۔۵)

☆ دوزخ میں احساس ہے۔وہ غضب بھی کرتی ہے بلکہ کلام بھی کرتی ہے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی تو وہ جواب دے گئی ھل من مزید (کیا کچھ اور زیادہ بھی ہے) (آیت۔۸)

☆ روح البیان نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ شریف سے بھنی ہوئی کلیجی جیسی خوشبو آتی تھی۔آپ کا جگر خوف الٰہی میں بھن چکا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں اتنا روتے تھے کہ آپ کے سینہ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی۔ یہ ہے خوف خدا۔ (آیت۔۱۳)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جسم کو توانا رکھنے کے لئے جسمانی روزی کھاؤ اور روح کی نشوونما کے لئے روحانی غذا استعمال کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ کھانا فرض ہے کیونکہ اس سے زندگی کی بقا ہے اور تمام عبادت کا مدار زندگی پر ہے۔اس لئے مرن برت رکھنا بھوک ہڑتال کرنا حرام ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے کچھ خود کھاؤ، کچھ دوسروں کو کھلاؤ۔سب کچھ خود ہی کھانے کی کوشش نہ کرو۔ (آیت۔۱۵)

☆ ماں کے پیٹ میں ناک، کان، آنکھیں اور دل بنانا فرشتہ کا کام ہے مگر وہ کام رب کا قرار پایا۔ (آیت۔۲۴)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۶۸ سورۃ القلم ترتیب نزول ۔۲

☆ قلم سے مراد یا تو وہ قلم ہے جس نے لوح محفوظ پر تا قیامت وقوع پذیر ہونے والے سارے واقعات لکھ دیئے۔اس قلم کا طول آسمان وزمین کے برابر ہے۔ (آیت۔۱)

☆ ولید اپنی ماں کے پاس پہنچا اور بولا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دس عیب بیان فرمائے ہیں۔نوعیب کو تو میں اپنے اندر پاتا ہوں۔دسویں کی تجھے خبر ہے۔سچ بتا میں حرامی ہوں یا حلالی۔سچ کہنا ورنہ تیری گردن ماردوں گا۔تب اس کی ماں بولی کہ تیرا باپ نامرد تھا۔مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے بعد اس کا مال غیر لے جائیں گے تب میں نے فلاں چرواہے کو بلالیا۔تو اس سے پیدا ہوا۔(خزائن وروح وتفسیر صاوی وغیرہ) اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی اس کا مشغلہ ہو وہ حرامی ہوتا ہے۔ (آیت۔۱۳)

☆ ولید خبیث قرآن کریم سن کر کہتا تھا کہ یہ گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ان پر کان نہ دھرو۔قیامت میں ولید کا منہ سور کا سا ہوگا جس پر خاص داغ ہوگا۔تمام اہل محشر پہچان لیں گے کہ محبوب کے بدگو کا منہ یہ ہے۔ولید بدر سے پہلے مر گیا تھا۔ (آیت ۱۳)

☆ ہم نے مکہ والوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے سخت قحط بھیجا جس میں وہ مردار تک کھا گئے۔ (آیت۔۱۷)

☆ گناہ کا ارادہ کرنا بھی گناہ ہے اور گناہ پر عذاب الٰہی دنیا میں بھی آجاتا ہے۔ (آیت ۳۲)

☆ متقین اور ڈرنے والوں سے مراد مومنین ہیں۔تقویٰ کے بہت درجے ہیں۔پہلا درجہ جسے تقویٰ عامہ کہتے ہیں۔(آیت ۳۴)

☆ جو مال ودولت غفلت پیدا کرے وہ رب کا عذاب ہے۔ (آیت۔۳۴)

☆ عرب میں بعض لوگ نظر بد لگانے میں مشہور تھے۔اگر وہ بھوکے ہو کر کسی کو تیز نگاہ سے دیکھ کر کہتے کہ ایسا ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔کیا ہی اچھا ہے تو وہ آدمی یا جانور فوراً ہلاک ہو جاتا تھا۔کفار مکہ بہت لالچ دے کر انہیں لائے یہ حسب عادت تین دن بھوکے رہے۔پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اس وقت آپ تلاوت قرآن فرما رہے تھے۔انہوں نے بار بار یہی کہا مگر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی نظر بد سے محفوظ رکھا۔ (آیت۔۵۱)

☆ سارے عالم کو عقل کا ایک حصہ تقسیم ہو کر ملا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نو حصے عقل عطا ہوئی۔ (آیت۔۵۱)

ترتیب مصطفوی ۔۶۹ سورۃ الحاقۃ ترتیب نزول ۔۷۸

☆ قوم عاد پر سات رات اور آٹھ دن تک تیز آندھی چلی یعنی ۲۲ شوال چہار شنبہ سے اگلے چہار شنبہ تک۔موت نے انہیں ایسا ڈھایا جیسے کمزور کو قوی پچھاڑ دے۔قوم عاد بہت دراز قد اور تنومند تھی۔جب وہ ہلاک ہوئی تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے کھجوروں کے کٹے

Marfat.com

ہوئے ڈنڈ۔ پھر تیز ہوا نے ان کی لاشیں سمندر میں پھینک دیں۔ (آیت۔۸)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہ السلام کے گریبان میں پھونکا۔ رب تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی۔ قیامت میں صور پھونکا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ فیض دینے کے لئے پھونکنا سنت الٰہیہ اور سنت ملائکہ ہے لہٰذا اب بھی مشائخ کرام کچھ پڑھ کر دم کرتے ہیں۔ (آیت۔۱۴)

☆ اللہ تعالیٰ کے عرش کو قیامت کے دن آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔ اس سے پہلے حاملین عرش چار تھے قیامت میں آٹھ کر دیئے جائیں گے۔ اس کی حکمت رب تعالیٰ جانتا ہے۔ دنیا میں رب تعالیٰ کی چار صفتوں کا ظہور ہے۔ علم، قدرت، ارادہ، حکمت۔ قیامت میں ان چار صفات کے ساتھ اور چار صفات کا بھی ظہور ہوگا۔ اظہار، کمال، قدس، عدل (عزیزی) قیامت میں بندوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ پہلی دو پیشیوں میں عذر و معذرت اور توبیخ و جھڑک ہوگی۔ تیسری پیشی میں نامہ اعمال تقسیم ہو جائیں گے۔ کسی کو دائیں ہاتھ میں کسی کو بائیں ہاتھ یں۔ اس دن کوئی شخص رب تعالیٰ سے چھپ نہ سکے گا۔ سب کو حاضر بارگاہ ہونا پڑے گا یا کوئی شخص اپنے نیک اعمال و بد اعمال اپنی قوت سے چھپا نہ سکے گا۔ (آیت۔۱۸)

☆ فرشتوں کے ہاتھ کے مطابق ستر ہاتھ۔ ان فرشتوں کے ہاتھ کی درازی ایسی ہے جیسے مکہ معظمہ اور کوفے کے درمیان کا فاصلہ۔ (آیت۔۳۲)

☆ قرآن کریم سارے جہان کے لئے ہدایت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہانوں کے رسول ہیں۔ (آیت۔۴۴)

☆ جھوٹے مدعی نبوت کا انجام برا ہوتا ہے جیسا کہ مرزا قادیانی کا ہوا۔ سفر میں مرا، پاخانہ میں موت واقع ہوئی لوگوں نے اس کی میت پر گندگی ڈالی۔ اس کے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہوئے۔ ان سے عبرت پکڑو۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سورج دم بدم ترقی پر ہے اور خدا کی خدائی ان کی فرمانبردار ہے کہ اشارے پر چاند پھٹا، سورج لوٹا، بادل برسا، کنکر پتھروں نے کلمہ پڑھا۔ معلوم ہوا کہ وہ سچے ہیں۔ ان کی پیاری ادائیں سچی ہیں۔ یہ قرآن ڈرنے والوں کے لئے نصیحت ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیونکہ وہ تو پہلے ہی سے پڑھے پڑھائے عالم و عامل ہیں۔ (آیت۔۴۶)

ترتیب مصطفوی ۔۷۰ سورۃ المعارج ترتیب نزول۔۷۹

☆ سات آسمانوں اور عرش و کرسی کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جہاں کسی اور کا دعویٰ ملکیت نہیں۔ اس لئے خصوصیت سے اس کا ذکر فرمایا۔ (آیت۔۳)

☆ دوزخ نام لے لے کر آج بلا رہی ہے کہ اے فلاں ادھر آ میں تیری جگہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ دوزخ میں سمجھ بوجھ زبان وغیرہ ہے اور پہچانتی ہے کہ کون کافر ہو کر مرے گا۔ کون مومن ہو کر مرے گا۔ جیسے جنت سے حور عین اس عورت پر عتاب کرتی ہے جو دنیا میں

Marfat.com

اپنے جنتی خاوند سے لڑتی ہے۔ حور کہتی ہے کہ اس سے نہ لڑ یہ تیرے پاس مہمان ہے اور جلد ہمارے پاس آنے والا ہے۔ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کو جو کھال اتارنے والی ہے اس کو بلا رہی ہے جس نے ایمان سے منہ پھیرا اور مال جوڑ کر رکھا اور اسے راہ خدا میں خرچ نہ کیا۔ (آیت۔۱۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان و محبت کی نگاہ سے دیکھنا مومن اور صحابی بنا دیتا ہے۔ بغض و عداوت کی نگاہ سے دیکھنا کفر کا موجب ہے۔ آنکھ ایک ہے مگر اس کی نگاہیں مختلف ہیں۔ ماں کو دیکھنے کی نگاہ اور ہے بیوی کو دیکھنے کی دوسری نگاہ ہے۔ اسی طرح اولاد باپ، اور دوستوں کو دیکھنے کی الگ الگ نگاہیں ہیں۔ لہٰذا جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیئے صدیقی نگاہ چاہیے۔ ابوجہلی نگاہ مضر ہے۔ دوربین سے دور کی چیز اور خوردبین سے چھوٹی چیز دیکھی جاتی ہے اسی طرح محبوب بین نگاہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جاتا ہے۔ مولانا روم نے کیا خوب کہا ہے۔

دیدہ مجنوں اگر بودے ترا
جملہ عالم بے خبر بودے ترا

پھر اس نگاہ کو تیز کرنے کے لیئے اور سرمہ کی ضرورت ہے۔ اس نگاہ کو تیز کرنے کے لیئے اولیاء اللہ کے دروازوں کی خاک اکسیر ہے۔

سرمہ کن در چشم خاک اولیا
تا بہ بینی زابتدا تا انتہا

(آیت۔۳۶)

☆ سال میں تین سو ساٹھ مشرق ہیں اور اتنے ہی مغرب کیونکہ ہر روز سورج نئی جگہ سے طلوع و غروب ہوتا ہے اس لیئے انہیں جمع فرمایا۔ (آیت۔۴۰)

ترتیب مصطفوی ۔۷۱ سورۃ نوحؑ ترتیب نزول ۷۱

☆ اللہ تعالیٰ حقوق العباد نہ بخشے گا اس سے معلوم ہوا کہ زمانہ کفر کے تمام گناہ ایمان لانے پر بخش دیئے جاتے ہیں مگر حقوق العباد نہیں بخشے جاتے۔ لہٰذا قرض ادا کرنا ہوگا اور مظالم کا قصاص دینا ہوگا۔ (آیت۔۴)

☆ اگر سورج کی روشنی سے چمگادڑ اندھا ہو جاتا ہے تو سورج کی ذمہ داری تو نہ ہوئی۔ (آیت۔۵)

☆ نبیوں اور ولیوں کو تہی دست جاننا اور ان کے مقابل تکبر کرنا طریقہ کفار ہے۔ (آیت ۔۶)

☆ تخلیق انسان کے مراحل بیان فرمائے یعنی نطفہ سے خون بستہ پھر گوشت کا لوتھڑا پھر کامل بچہ بنا کر پیدا کیا۔ بعد ازاں حیات

Marfat.com

لسانی کے مختلف دور آتے ہیں یعنی بچپن، جوانی اور بڑھاپا وغیرہ۔ پھر معاشی حالات میں تفاوت آتا ہے۔ کبھی امیر، کبھی فقیر۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کا حوالہ فرماتا ہے کہ دیکھو میں نے سات آسمان کس طرح ایک کے اوپر دوسرا بنایا اور درمیان میں بڑا فاصلہ رکھا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آسمان آپس میں چمٹے ہوئے ہیں۔ چاند پہلے آسمان پر ہے اس کا آدھا حصہ منور ہوتا ہے آدھا سیاہ۔ مگر تمام آسمانوں میں اس کی روشنی پہنچتی ہے کیونکہ سب آسمان شفاف ہیں۔ لہذا فیھن فرمانا بالکل درست ہے۔ کیونکہ چاند کا نور سب آسمانوں میں ہے۔ سورج، خود بھی روشن اور دوسروں کو بھی روشن کرنے والا کہ چاند تارے سب اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اسی لیئے چاند کو نور اور سورج کو سراج فرمایا۔ (آیات۔۱۶۔۱۷)

☆ قوم نوح کے بت بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عزت والے تھے۔ دو مرد کی شکل، سواع عورت کی شکل، یغوث شیر یعوق گھوڑے اور نسر کرگس (گدھ) کی شکل کے تھے۔ انہیں بتوں کی پوجا عرب میں پہنچی۔ آج پاکستان و ہند کے ہندو، مرد، عورت، بندر، سانپ وغیرہ شکلوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی اصل بھی وہی بت پرستی ہے۔ (آیت۔۲۳)

☆ عذاب قبر کا ہونا دفن ہونے پر موقوف نہیں۔ مردے کا جسم کہیں ہو عذاب قبر ضرور ہوگا کہ قوم نوح پانی میں ڈوب کر بھی عذاب قبر میں گرفتار ہوئی۔ (آیت۔۲۵)

ترتیب مصطفوی ۔۷۲ سورۃ الجنّ ترتیب نزول ۔۴۰

☆ جنات کی پناہ لینا حرام ہے کہ اس سے ان کی سرکشی بڑھتی ہے نبی ولی کی مدد لینا جائز ہے کہ ان بزرگوں میں اس سے تکبر نہیں پیدا ہوتا۔ یعنی جنات کے تکبر و غرور بڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ بعض انسانوں نے اپنے سفر و حضر میں ان کی پناہ لینی شروع کر دی تو یہ جنات سمجھے کہ واقعی ہم میں بہت قدرت ہے کہ اشرف المخلوق یعنی انسان بھی ہمارے حاجت مند ہیں۔ (آیت۔۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے جنات بے تکلف آسمان پر جاتے تھے اور فرشتوں کی باتیں سنتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ان کی یہ آمد و رفت بند ہوئی۔ (آیت۔۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین کے لیئے رحمت ہیں۔ (آیت۔۱۰)

☆ ذکر الٰہی میں خاص لذت ہے جیسے جسمانی غذاؤں میں لذت ہوتی ہے ایسے ہی اس روحانی غذا میں ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ لذت ذکر انسان، جنات بلکہ حیوانات کو بھی محسوس ہوتی ہے۔ شجر و حجر بھی محسوس کرتے ہیں، اس سے صوفیا کا وجد ثابت ہوا۔ (آیت ۱۹)

☆ جب رب تعالیٰ علم غیب کی وحی بھیجتا ہے تو وحی لانے والے فرشتے اور رسول ﷺ کے آس پاس فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے تا کہ شیطان دور رہے۔ (آیت۔۲۸)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۷۳ سورۃ المزمل ترتیب نزول ۔۳

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔اس حال میں اس ادا سے آپ ﷺ کو پکارا گیا۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ دیگر نبیوں کو قرآن کریم میں ان کے نام شریف سے پکارا گیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی صفات شریف سے مخاطب کیا گیا ہے۔دوسرے یہ کہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہے اس کے معنی صوفیائے کرام یہ فرماتے ہیں کہ اے بشریت کی چادر اوڑھ کر مخلوق میں جانے والے محبوب یا اے عبادت وریاضت کا لباس پہننے والے رات کا بہت حصہ رب تعالیٰ کی عبادت میں گزارو۔کچھ وقت آرام کرو۔آدھی رات عبادت کرو یا اس سے کچھ کم وبیش یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز تہجد بقدر رغبت پڑھیے۔اس کی کمی بیشی کا بندہ کو اختیار ہے۔کم از کم دو رکعت پڑھیے زیادہ سے زیادہ آٹھ یا بارہ رکعت۔ (آیت۔۱)

☆ تہجد کی نماز بہت اہم اور فائدہ مند ہے۔جیسا خشوع وخضوع اس میں حاصل ہوتا ہے دوسری نمازوں میں حاصل نہیں ہوتا۔دن کے وقت آپ کو تبلیغی مشاغل بہت ہیں لہٰذا ہم سے باتیں کرنے کے لیئے رات کا وقت زیادہ موزوں ہے۔قرآن شریف پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ (آیت۔۴)

☆ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب بھاری بیڑیاں، بھڑکتی آگ، گلے میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ان بدبختوں کے لیئے ہے جو تمہارے منکر ہیں۔گنہگار مسلمان انشاء اللہ ان عذابوں سے محفوظ ہوں گے۔ (آیت۔۱۳)

☆ ہم میں اور رسول میں اول پیدائش ہی سے جو فرق ہے وہ یہ کہ ہم سب رب کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیے ہوئے بھی ہیں اور بھیجے ہوئے بھی۔جیسے کسی ملک میں دوسرے ملک کے عام باشندے کی آمد اور سفیر یا وزیر کی آمد۔ہم اپنی ذمہ داری پر آئے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کی ذمہ داری پر مبعوث ہوئے۔اس لیئے ان کا ہر کلام وکام رب تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ہم نے یہاں آکر سیکھا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیکھ کر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مخلوق و خالق کا تعلق قائم ہے جیسے سفیر کے ذریعہ دو ملکوں کا یا وزیر کے ذریعے بادشاہ اور رعایا کا۔ (آیت۔۱۵)

☆ قرآن غافلوں کے لیئے نصیحت یا اگلی پچھلی باتیں یاد دلانے والا ہے اور عاقلوں کے لیئے نور، گمراہوں کے لیے ہدایت، مومنوں کے لیئے رحمت اور بیماروں کے لیئے شفاء ہے۔ (آیت ۱۹)

☆ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت سب اللہ تعالیٰ کے راستے ہیں۔ (آیت ۱۹)

ترتیب مصطفوی ۔۷۴ سورۃ المدثر ترتیب نزول ۔۴

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوہ حرا پر مجھے ندا آئی کہ اے محبوب آپ اللہ کے رسول ہیں۔ دائیں بائیں دیکھا کوئی بولنے والا نظر نہ آیا۔ اوپر دیکھا تو فرشتہ دکھائی دیا۔ مجھ پر رعب طاری ہوا اور میں نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ہمیں چادر اوڑھا دو۔

(آیت۔۵)

☆ ولید بن مغیرہ مخزومی کو اہل مکہ وحید کہا کرتے تھے یعنی یکتا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی یا وحید سے مراد حرامی ہے جس کی بغیر صحیح باپ کے پیدائش ہوئی۔ چنانچہ ولید تین لاکھ دینار کا مالک تھا۔ طائف میں اس کا بہت بڑا باغ تھا جس میں ہر قسم کے پھل تھے جو سارا سال رہتے۔ ولید کے دس بیٹے تھے۔ جنہیں نوکری یا تجارت کے لئے کبھی باہر جانے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ ہر وقت اس کے پاس ہی رہتے تھے۔ ان میں سے تین ایمان لائے خالد، ہشام، عمار یا ولید بن ولید۔ اسے ریاست و عزت بخشی چنانچہ ولید اپنی قوم کا چودھری تھا۔ لوگوں کے فیصلے کرتا تھا اور سب اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ولید اتنا حریص تھا کہ اس مال و جاہ پر بھی صبر نہیں کرتا تھا۔

(آیت۔۱۶)

☆ صعود دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس کی بلندی پچاس سال کی راہ ہے۔

(آیت۔۱۷)

☆ سب سے بڑی مخلوق فرشتے ہیں اور سب سے چھوٹی اور کم تعداد مخلوق انسان۔ قرآنی آیتیں یا دوزخ کے حالات یا ان فرشتوں کی تعداد انسانوں کی نصیحت کے لئے ہے۔

(آیت۔۳۱)

☆ انسان شکل میں یکساں ہیں مگر فطرت میں مختلف ہیں کسی کی فطرت گدھے جیسی، کسی کی کتے اور کسی کی شیر جیسی اور کسی کی فطرت فرشتوں سے بھی اعلیٰ۔ پتھر اور جانور بھی ابوجہل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتے تھے۔ جو تمام انسانوں کو یکساں مانے وہ پتھر و جانور سے بھی زیادہ بے عقل ہے۔

(آیت۔۵۱)

☆ انسان با اختیار اور با ارادہ ہے مگر اس کا ارادہ و اختیار رب تعالیٰ کے ارادہ کے تابع ہے۔ جب وہ چاہتا ہے تب ایمان کی دولت ملتی ہے۔

(آیت۔۵۶)

ترتیب مصطفوی ۔۷۵ سورۃ القیٰمۃ ترتیب نزول ۔۳۱

☆ قیامت کا دن بہت اہم ہے۔ اس دن سوائے رب تعالیٰ کے کسی کی بادشاہت نہیں ہوگی اور اس روز ساری خلقت کا فیصلہ ہوگا۔ اس لئے اس کی قسم ارشاد فرمائی۔ اظہار اہمیت کے لئے اس سے مراد یا حضرت آدم علیہ السلام ہیں جو ہمیشہ اپنی خطا پر نادم رہے یا ہر وہ انسان جو دوسروں کو گناہ پر ملامت کرے جیسے عالم، شیخ، بادشاہ، عادل، نیک باپ یا ہر وہ جو شخص اپنے کو ملامت کرے یا نفس لوامہ ایک نفس کا نام ہے جو ہر شخص میں موجود ہے جو نفس امارہ کو ملامت کرتا رہتا ہے۔

(آیت۔۱)

☆ قیامت کس دن، کس تاریخ، کس مہینہ میں قیامت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ سب کچھ بتا دیا کہ جمعہ کے

Marfat.com

دن، دسویں محرم کو قائم ہوگی۔ (آیت۔۶)

☆ کفار وفساق کی آنکھیں عذاب الٰہی دیکھ کر بالکل سیاہ ہو جائیں گی۔ چاند اور سورج دونوں بے نور ہو کر مغرب سے طلوع ہوں گے۔ (آیت۔۶)

☆ دنیا میں بھی قریباً ہر شخص اپنے گناہ جانتا ہے اور آخرت میں تو سب کچھ یاد ہوگا۔ (آیت۔۱۴)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کی سورتوں کو علیحدہ علیحدہ صحیفوں میں جمع فرما کر ایک جگہ رکھا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تمام صحیفوں کو کتابی شکل میں جمع فرمایا۔ (آیت۔۱۶)

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام رب ومحبوب رب کے درمیان پیغام رساں ہیں نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استاد۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں بلکہ جبرائیل علیہ السلام خادم نبی ہونے کی وجہ سے تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔ (آیت۔۱۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلاواسطہ رب تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔ لہٰذا دنیا میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عالم نہیں ہوسکتا کیونکہ سب لوگ مخلوق سے علم حاصل کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خالق سے علم حاصل کیا۔ (آیت۔۲۰)

☆ مرتے وقت ہی جب تمام جسم سے جان کھینچ کر نکالی جائے گی کیونکہ جان کا نکلنا پاؤں کے ناخنوں سے شروع ہوتا ہے۔ (آیت۔۲۶)

☆ دم درود، جھاڑ پھونک برحق ہے۔ غافل کے لیے موت چھوٹنے کا ذریعہ ہے کہ وہ اپنے بال بچوں اور گھر بار سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے اور عاقل کے لیے ملنے کا ذریعہ کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اسی لئے ان کی وفات کے دن کو عرس یعنی شادی کہا جاتا ہے۔ (آیت۔۲۹)

☆ قرآن سے منہ پھیرنا اور اس کی طرف پشت کرنا طریقہ کفار اور نہ ماننے کی علامت ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔ (آیت۔۳۲)

ترتیب مصطفوی ۔۷۶ سورۃ الدّھر ترتیب نزول ۔۹۸

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صدہا سال پہلے اپنی قوم کو خبر دے دی تھی اسمہ احمد ان کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے۔ یہ نہ کہا کہ احمد ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرش اعظم اور جنت کے ہر پتہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا دیکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے دعا مانگتے تھے۔ ماں باپ کے نطفہ سے انسان کی پیدائش ہوئی۔ باپ کی منی سے ہڈی اور پٹھے اور ماں کے نطفہ سے گوشت وخون اور بال بنتے ہیں۔ اسی لئے نسب باپ سے چلتا ہے نہ کہ ماں سے۔ (آیات ۱۔۲)

Marfat.com

☆ انبیاء کی سمع وبصر اتنی قوی ہوتی ہے کہ دور کی چیز دیکھ لیتے ہیں اور دور کی آواز سن لیتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پانچ میل سے چیونٹی کی آواز سن لی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر رب تعالیٰ کو دیکھ کر بھی نہ جھپکی۔ (آیت۔۲)

☆ حضرت علی، حضرت حسنین، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بی بی فضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جو کہ ان کی خادمہ تھیں) کے حق میں نازل ہوئیں۔ ان بزرگوں نے حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بیمار ہونے پر تین روزوں کی نذر مانی تھی۔ ان کی صحت یابی پر تین روزے رکھے مگر ہر روز افطار کے وقت کوئی مسکین یا غریب یا قیدی سائل آجاتا۔ انہوں نے تینوں دن انہیں روٹیاں دے دیں اور خود تینوں دن بھوکے سو رہے۔ اسی لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تاجدار ھل اتی کہا جاتا ہے۔

(آیت۔۵)

☆ صبر چار طرح کا ہے۔ اطاعت پر صبر، معصیت سے صبر، صدمہ اولیٰ پر صبر، آفات ومصائب پر صبر۔ اہل بیت اطہار میں یہ چاروں صبر پوری طرح موجود ہیں۔ حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صابروں کے سردار ہیں۔ (آیت۔۱۲)

☆ جنتی نعمتیں وہم وخیال سے بالاتر ہیں۔ معمولی جنتی کا ملک ایک ہزار سال کی مسافت میں پھیلا ہوا ہوگا۔ غلمان وفرشتے سب خدمتگار ہیں سندس باریک ریشم اور استبرق وہیز ریشم کو کہتے ہیں یعنی بعض لباس باریک ریشم کے ہوں گے اور بعض موٹے ریشم کے یا کبھی باریک ریشم کے کبھی موٹے ریشم کے۔ خیال رہے کہ جنتی لباس سردی گرمی سے بچنے کے لیے نہ ہوں گے کیونکہ وہاں سردی گرمی کے موسم نہیں ہوں گے۔ صرف پردے اور زیبائش کے لئے ہوں گے۔ ہر جنتی کے ہاتھوں میں تین کنگن ہوں گے ایک سونے، ایک چاندی کا ایک موتی کا جو نہایت ہی خوشنما اور دیدہ زیب ہوں گے۔ خیال رہے کہ دنیا میں جہاد ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہاں مردوں کے لئے سونا چاندی پہننا حرام قرار دے دیا گیا ہے تاکہ ان کی زندگی سپاہیانہ ہو۔ جنت میں جہاد نہیں اس لیے وہاں زیور پہنائے جائیں گے۔ (آیات ۲۰۔۲۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ حاضر ہوئے عتبہ بولا کہ اگر آپ اپنے دین کی تبلیغ بند کردیں تو میں اپنی بیٹی آپ سے بیاہ دوں گا اور بغیر مہر حاضر کردوں گا۔ ولید بولا میں آپ کو اتنا مال دوں گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(آیت۔۲۴)

☆ طریقت کا راستہ صرف واقف کار کے ذریعہ ہی طے ہوتا ہے مگر واقف کار یعنی کامل شیخ جلد منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

(آیت۔۲۹)

ترتیب مصطفوی ۔۷۷ سورۃ المرسلٰت ترتیب نزول ۔۳۳

Marfat.com

☆ جس طرح تمہاری ماں کے پیٹ میں رہنا اندازے سے تھا اسی طرح دنیا میں رہنا اندازہ سے ہے جو ہم نے مقرر فرمادیا۔ کوئی اس اندازہ سے کم یا زیادہ نہیں جی سکتا کہ زمین میں ہر قسم کے انسان رہتے بستے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر قیام عارضی ہے۔ ان کا اصل مقام زمین ہی ہے۔ اس طرح کہ زندے زمین کی پشت پر اور مردے زمین کے پیٹ میں جمع ہیں۔ جن مردوں کو دفن نصیب نہیں ہوا وہ زمین پر ہیں۔ زمین سے علیحدہ نہیں ہو گئے۔ (آیت۔۲۳)

☆ بارش اگرچہ آسمان کی طرف سے آتی ہے لیکن وہ پانی بھی زمین ہی کا ہوتا ہے کہ بادل سمندر سے بنتے ہیں اور سمندر زمین پر ہے سمندر کا پانی اگرچہ کھاری ہے مگر بارش کا پانی میٹھا۔ (آیت۔۲۷)

☆ دنیا میں تو جو رب تعالیٰ چاہتا تھا یہ لوگ کرتے تھے اور آخرت میں جو یہ چاہیں گے رب تعالیٰ دے گا۔ کسی قسم کی طلبی یا شرعی پابندی اور روک ٹوک نہ ہوگی۔ (آیت۔۴۲)

ترتیب مصطفوی ۔۷۸ سورۃ النبا ترتیب نزول ۔۸۰

☆ جنت و دوزخ میں نیند اور رات و دن نہ ہوں گے کیونکہ جنت میں تھکن نہیں، کوئی کمائی نہیں لہٰذا آرام کی ضرورت نہیں۔ (آیت۱۰)

☆ آسمان میں بے شمار دروازے ہیں جن میں سے بعض خصوصی ہیں اور بعض عمومی۔ ہر شخص کا رزق اترنے اور اعمال چڑھنے کا دروازہ علیحدہ ہے جو اس کی موت پر بند کر دیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے لئے خاص دروازہ تھا جو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھلوایا۔ اسی لئے دربان نے پوچھا کہ تم کون ہو اور تمہارے ساتھ کون ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نئے دروازے سے گئے تھے۔ عمومی دروازے بہت قسم کے ہیں جیسے توبہ کا دروازہ جو ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ قرب قیامت میں بند ہوگا۔ یہاں ان دروازوں سے مراد وہ دروازے ہیں جو خاص قیامت کے دن کھولے جائیں گے۔ جن سے قیامت کے منتظمین فرشتے اتریں گے۔ یہ دروازے لوگوں کو محسوس ہوں گے۔ (آیت۔۱۸)

☆ دنیا میں تمام حیوانات و جمادات میں سمجھ بوجھ ہے۔ وہ سنتے بولتے ہیں اُن کی بولی اولیاء اللہ سمجھ لیتے ہیں۔ ستون حنانہ کا رونا کلام کرنا خود صحابہ نے سنا۔ دوسرے معنی کے مطابق ثابت ہوا کہ دوزخ کے فرشتے جانتے ہیں کہ کون کفر کی حالت میں مرے گا کون مومن ہو کر موت کو لبیک کہے گا۔ (آیت۔۱۹)

☆ جیسے سمندر کے پانی اور سورج کی روشنی کی حد نہیں ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کی حد نہیں۔ احقاب حقب سے بنا ہے۔ حقب کے معنی ہیں لمبی مدت۔ عرب میں یہ لفظ ہمیشگی کے لئے بولا جاتا ہے جیسے اردو میں کہہ دیتے ہیں کہ جنت لاکھوں برس رہے گی ہمیشہ یا حقب ستر ہزار سال کا۔ سال بارہ ماہ کا مہینہ تیس دن کا۔ (آیت۔۲۸)

Marfat.com

☆ ہر شخص کے سارے نیک و بد اعمال لوح محفوظ میں پہلے ہی لکھے جا چکے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن بندوں کی نظر لوح محفوظ پر ہے انہیں ہر ایک کے ہر حال کی خبر ہے۔ (آیت۔۲۹)

☆ جسمانی متقی وہ ہے جو نیک اعمال کرے۔ (آیت۔۳۲)

☆ دل کا متقی وہ ہے جس کے دل میں اللہ والوں کا ادب ہو۔ (آیت۔۳۲)

ترتیب مصطفوی ۔۷۹ سورۃ النازعات ترتیب نزول ۔۸۱

☆ مومن کو سکرات کی شدت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ اسے جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم دکھایا جاتا ہے جیسے زنان مصری کو جمال یوسفی میں محویت کی وجہ سے ہاتھ کٹنے کا درد محسوس نہ ہوا۔ (آیت۔۱)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے تبلیغ اور وعظ کی بھی تعلیم دی۔ کامل علم تو پہلے ہی آناً فاناً دے دیا تھا۔ پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت خوف خدا ہے جو کامل ایمان سے نصیب ہوتا ہے جیسا کہ فتخشیٰ سے معلوم ہوا۔ چھٹا یہ کہ رب تعالیٰ جو کچھ کسی کو دیتا ہے پیغمبر کے واسطہ سے دیتا ہے جیسا کہ فقل سے معلوم ہوا۔ عصا جس میں بہت سے معجزات تھے۔ سانپ بن جاتا تھا کنوئیں میں ڈول کی رسی کا کام دیتا تھا اور گہرائی کے بقدر لمبا ہو جاتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوتے وقت پہرہ دیتا تھا، رات کو مشعل کی طرح چمکتا تھا بکریوں کی رکھوالی کرتا تھا پتھر پر لگ کر پانی کے چشمے نکالتا تھا، دریا میں لگ کر اسے پھاڑ دیتا تھا۔ (آیت۔۲۰)

☆ رات اگرچہ زمین کے سایہ کا نام ہے مگر وہ سایہ سورج سے حاصل ہوتا ہے اور سورج آسمان پر ہے لہٰذا رات کا تعلق آسمان سے ہی ہے۔ دوسرے یہ کہ آسمان، چاند اور سورج لاکھوں میل کے فاصلہ سے تمہیں فائدہ پہنچاتے ہیں کہ تمہاری زندگی ان سے وابستہ ہے۔ ایسے ہی انبیا اولیا دور سے تمہیں فائدہ پہنچاتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ سورج چمک کر بھی تمہیں فائدہ پہنچاتا ہے کہ دن نکال دیتا ہے اور ڈوب کر رات بنا دیتا ہے ایسے ہی انبیاء اولیا زندگی اور بعد از وفات ہر طرح تمہیں فائدہ پہنچاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمان نبوت کے وہ چمکتے سورج ہیں جو نہ ڈوبے نہ گہنائے۔ (آیت۔۲۹)

ترتیب مصطفوی ۔۸۰ سورۃ عبس ترتیب نزول ۔۲۴

☆ وہ فرشتے جو قرآن کریم کو لوح محفوظ سے صحیفوں میں نقل کرتے ہیں رب تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ جن کاغذوں پر قرآن لکھا جائے جن قلموں سے لکھا جائے، جو لکھیں سب حرمت والے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کو سب سے اونچا رکھو۔ ادھر پاؤں یا پیٹھ نہ کرو۔ گندا آدمی اسے نہ چھوئے۔ (آیت۔۱۴)

Marfat.com

مومن کی موت بھی اللہ کی نعمت ہے کہ اس موت کے ذریعہ وہ دنیاوی مصیبتوں سے چھٹکارا پا کر محبوب حقیقی کا وصال حاصل کرتا ہے۔ مومن کی موت مصیبتوں سے چھوٹنے کا دن ہے اور کافر کی موت اس کی پکڑ کا وقت ہے۔ خیال رہے کہ سب سے پہلے ہابیل کی موت قابیل کے ہاتھوں واقع ہوئی۔ رب تعالیٰ نے ایک کوّے کے ذریعے سے دفن کرنا بتایا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کی وفات پر فرشتے اولاد آدم کے پاس آئے اور جنتی کافور ہمراہ لائے اور ان کے سامنے آپ کا غسل اور کفن و دفن کیا تا کہ یہ اسے سیکھ لیں۔ خیال رہے کہ قبر میں دفن کرنا بھی مردہ کی عزت افزائی ہے چونکہ انسانی ابتدا خاک سے ہے تو چاہیے کہ اس کی انتہا بھی خاک پر ہو۔ (آیت۔۲۱)

☆ ایک ساعت کی فکر ہزار برس کے ذکر سے افضل ہے۔ (آیت۔۲۴)

☆ جو تروتازگی بارش سے حاصل ہوتی ہے وہ کنوئیں کے پانی سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ بارش کا پانی عرق ہے جو بہت دور سمندر سے آتا ہے۔ (آیت۔۴۵)

☆ چہرہ پر مارنا اور چہرہ بگاڑنا منع ہے۔ (آیت۔۳۸)

☆

ترتیب مصطفوی ۔۸۱ سورۃ التکویر ترتیب نزول۔۷

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قیامت کو آج دیکھنا چاہے وہ سورۃ تکویر پڑھے اس سورۃ میں قیامت کی آمد کی نشانیاں بیان فرما کر قسمیں کھائی گئی ہیں۔ سورج میں روشنی نہ رہے مگر گرمی اور بھی زیادہ ہو جائے قیامت کی دہشت و وحشت کا یہ حال ہوگا کہ اہل عرب اپنی دودھ والی اونٹنیوں سے بے خبر اور بے پرواہ ہو جائیں گے۔ (آیت۔۳)

☆ زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس خطا کی پاداش میں دفن ہوئی تا کہ اس کے دفن کرنے والے کو قتل کی سزا دی جائے اور اگر مشرک ہے تو قتل اور شرک دونوں کی سزا دی جائے۔ وہ جو حدیث پاک میں ہے کہ وائدہ اور موءودہ دونوں دوزخ میں جائیں گی۔ اس سے مراد موءودہ ہے جو بالغہ ہو کر زندہ دفن کی گئی تھی۔ (آیت۔۸)

☆ جب حمل میں جان پڑ جائے تو اسے گرانا حرام ہے کہ یہ جان کا قتل ہے۔ (آیت۔۹)

☆ ستائیسویں رجب اور بارہویں ربیع الاول قابل قسم ہو گئیں جیسے شب قدر اور ماہ رمضان ہمیشہ کے لئے عظمت والے ہو گئے۔ (آیت۔۱۹)

☆ قرآن شریف، توریت و انجیل کی طرح لکھا ہوا نہیں اترا بلکہ پڑھا ہوا اترا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر زبانی سنایا۔ اس لئے اسے قرآن کہتے ہیں یعنی پڑھی ہوئی کتاب۔ خیال رہے کہ قرآن سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اس پر عمل کیا۔ یہ قرآن کلام تو اللہ کا ہے۔ پڑھا ہوا

Marfat.com

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اور عمل کیا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا ہے۔ خیال رہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ لیکن ان کی رسالتوں میں کئی فرق ہیں ایک یہ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام صرف نبیوں کے رسول یعنی پیغمبر ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق کے نبی اور رسول ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی رسالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ختم ہوگئی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ابد الآباد تک قائم رہے گی۔ (آیت۔۱۹)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں مبارکہ میں خدائی قوت ہے جیسے کے حدیث مبارک میں وارد ہے۔ (آیت۔۲۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں آسمان کے مشرقی کنارے پر دیکھا جیسے کہ حدیث شریف میں ہے۔ (آیت۔۲۷)

ترتیب مصطفوی ۔۸۲ سورۃ الانفطار ترتیب نزول ۔۸۲

☆ انسانوں کی جان و مال کی حفاظت کے لیئے فرشتے مقرر ہیں جان کی حفاظت کے لیئے ساٹھ فرشتے اور اعمال کی حفاظت کے لیئے چار فرشتے مقرر ہیں دو دن کے اور دو رات کے۔ دوسرے یہ کہ فرشتے صرف انسانوں پر مقرر ہیں دیگر مخلوق پر نہیں۔ (آیت۔۱۰)

☆ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان سے ہمارے چھپے اور ظاہر عمل پوشیدہ نہیں۔ تب ہی تو وہ ہر عمل کو لکھ لیتے ہیں۔ خیال رہے کہ کرام کریم کی جمع ہے کریم کرامت سے بنایا کرم سے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ معزز ہیں یا اے مسلمانوں تم پر مہربان ہیں کہ تمہیں نظر نہیں آتے ورنہ تم پوشیدہ کام نہ کر سکتے۔ وہ تمہارے گناہ کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔ نیکی ایک کی دس لکھتے ہیں اور گناہ اتنا ہی لکھتے ہیں جتنا کیا ہو۔ نیکی کا خیال آتے ہی لکھ لیتے ہیں گناہ کے خیال نہیں لکھتے ہیں جب تک کہ گناہ کا ارتکاب نہ کر لیا جائے۔ (آیت۔۱۱)

☆ وہ فرشتے لوح محفوظ پر نظر رکھتے ہیں۔ روزانہ کی لکھی ہوئی ڈائری لوح محفوظ کے نوشتہ کے مطابق ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے ان فرشتوں کو ہمارے متعلق وسیع علم غیب دیا اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے۔ (آیت۔۱۲)

ترتیب مصطفوی ۔۸۳ سورۃ المطفّفین ترتیب نزول ۔۸۶

Marfat.com

☆ حرام رزق سے دل سیاہ، خیالات خراب اور اعمال برباد ہو جاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ کم تولنے والا تاجر، چور، ڈاکو سے بدتر ہے کیونکہ یہ ترازو کے ذریعہ سے چوری کرتا ہے۔ (آیت۔۲)

☆ اپنی قبروں سے اٹھ کر رب تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے کوئی مجرم، کوئی گواہ، کوئی شفیع اور کوئی وکیل کی حیثیت سے۔ قیامت کی نوعیت میں فرق ہوگا۔ سجین نہایت ہولناک جگہ ہے ساتویں زمین کے نیچے، وہاں ابلیس اور اس کے لشکر کا دفتر ہے۔ (آیت۔۶)

☆ علیین کے معنی ہیں اونچی شان والا یا اونچے درجے والا دفتر۔ معلوم ہوا کہ جس کتاب میں اللہ والوں کے نام لکھے جائیں اس کا درجہ اونچا ہو جاتا ہے۔ علیین ساتویں آسمان کے بھی اوپر عرش کے نیچے واقع ہے۔ یشہد یا شہود سے بنایا شہادت سے یا مشاہدہ سے یعنی علیین کے پاس مقرب فرشتے حفاظت یا عبادت کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ متبرک مقامات پر عبادت کرنے کا بڑا درجہ ہے یا قیامت میں فرشتے نہایت ادب سے وہاں حاضر ہوں گے تاکہ باادب بارگاہ الٰہی میں پیش کریں۔ (آیات۔۔۱۸تا۲۰)

☆ بعض صالحین کی روحیں علیین میں ہیں بعض کی ارواح زمزم میں بعض کی آسمان و زمین کے درمیان رہتی ہیں۔ اپنی ساری املاک کو یا رب تعالیٰ کے جمال کو یا جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام کو یا دوزخیوں کو ان کے عذاب کو تختوں کے اوپر بیٹھے دیکھتے ہیں باوجود یکہ دوزخ سات زمینوں کے نیچے ہے اور جنت سات آسمانوں کے اوپر ہے۔ معلوم ہوا کہ جنتیوں کی نگاہیں اور تمام قوتیں نہایت تیز ہونگی۔ (آیات۔۲۱تا۲۳)

☆ جنت میں تین قسم کی شراب ہوگی شراباً طہوراً جس کی نہر ہر گھر میں پہنچے گی۔ رحیق مختوم جو بوتلوں میں پیک ہوگی، تسنیم جس کے چند قطرے رحیق مختوم میں خوشبو کے لئے ملائے جائیں گے وہ ابرار پئیں گے اور مقربین خالص تسنیم نوش کریں گے۔ عام جنتیوں کو تو تسنیم کے چند قطرے ڈال کر شراب طہور یا رحیق مختوم دی جائے گی مگر مقربین خالص تسنیم نوش پئیں گے کیونکہ ان کے گھروں میں تسنیم کے چشمے ہوں گے۔ تسنیم کی لذت و خوشبو مخلوق کے خیال سے وراء ہے انشاء اللہ تعالیٰ پی کر پتہ لگے گا۔ (آیت۔۲۸)

☆ جنت سات آسمانوں سے اوپر ہے اور دوزخ سات زمینوں کے نیچے اور کروڑوں میل گہرا ہے۔ لیکن جنتی اپنے پلنگ پر بیٹھے ہوئے وہاں سے سب کچھ دیکھیں گے لہٰذا اگر حضور ﷺ کمند خضرا سے تمام عالم کو ملاحظ فرمائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (آیت۔۲۸)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۸۴ سورۃ الانشقاق ترتیب نزول ۔۸۳

☆ یہ آیت اگر گڑ پر دم کر کے وضع حمل کے وقت کھلایا جائے تو ولادت آسانی سے ہو انشاء اللہ تعالیٰ۔ (آیت ۔۴)

☆ جن کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے ان کا حساب آسان ہوگا یعنی صرف اعمال کی پیشی ہوگی پھر بخشش ہوگی اور جن کو نامہ اعمال دیئے ہی نہ جائیں گے وہ بغیر حساب جنت میں یعنی مقربین جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ بچے، دیوانے وغیرہ کے اعمال نہیں لکھے جاتے۔ یونہی ولی احوال، عشق الٰہی وغیرہ تحریر میں نہیں آتے نیز بعض محبوبوں کے اعمال کی تحریر نہیں ہوتی لہٰذا نامہ اعمال کا دیا جانا تمام بندوں کے لیئے نہ ہوگا۔ اکثر کو ہوگا۔ بعض کو نہ ہوگا۔ ایسے ہی اعمال کے وزن کا حال ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے نزدیک دایاں ہاتھ بائیں سے افضل ہے۔ (آیت ۔۸)

☆ تکبر اور سختی حرام ہے۔ اسلام کی مخالفت کر کے خوش ہونا کفر ہے۔ یہی وہ دو خوشیاں یہاں مراد ہیں۔ رحمت الٰہی ملنے پر جائز خوشی منانا عبادت ہے۔ (آیت ۔۱۳)

☆ مرنے کے وقت سے لے کر چالیس دن تک مردے کی روح کا تعلق اس عالم سے بھی ہوتا ہے۔ (آیت ۔۱۸)

☆ حضور ﷺ ہر ایک کے انجام سے باخبر ہیں کہ کون دوزخی ہے کون جنتی کیونکہ اس کے بغیر معین اشخاص کو بشارت اور ڈر نہیں سنا سکتے۔ (آیت ۔۲۴)

ترتیب مصطفوی ۔۸۵ سورۃ البروج ترتیب نزول ۔۲۷

☆ بارہ برج۔ چونکہ آسمان اور زمین کے برج دنیا کے نظام کی بقا کا ذریعہ ہیں کہ موسموں کا اختلاف، دانے اور پھل کا پکنا، آفتاب کے ان بروج میں جانے سے تعلق رکھتا ہے اس لیئے رب تعالیٰ نے ان کی قسم فرمائی۔ (آیت ۔۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عرصہ پہلے ملک شام میں ایک جابر بادشاہ تھا جس کی سلطنت ایک جادوگر کے جادو کے زور پر قائم تھی جب جادوگر بڈھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میری موت قریب آگئی ہے۔ کسی لڑکے کو میرے پاس بھیج دیا کر جسے میں جادو سکھا جاؤں تا کہ میرے بعد تیرے ملک کو زوال نہ آئے۔ بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کر دیا جو اُس کے پاس جا کر جادو سیکھنے لگا۔ اس لڑکے کے راستہ میں دین مسیحی کا ایک راہب رہتا تھا۔ لڑکا اس کے پاس بیٹھنے لگا۔ اس مقبول خدا راہب کے فیض صحبت سے لڑکے کا دل روشن ہو گیا۔ ایک دن راستہ میں ایک زبردست اژدھا ملا جس نے راستہ بند کر رکھا تھا۔ لڑکے نے یہ کہہ کر سانپ کو پتھر مارا کہ الٰہی اگر راہب کا دین سچا ہو تو اسے ہلاک کر دے۔ وہ سانپ مر گیا جس سے لڑکے کا بہت شہرہ ہو گیا اور وہ لڑکا ایسا مقبول الدعا ہوا کہ جو بھی بیمار اس کے پاس آتا لڑکے کی دعا سے تندرست ہو جاتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

پر ایمان لے آتا۔ بادشاہ کا وزیر اندھا ہو گیا۔ پھر لڑکے کی دعا سے اچھا بھی ہو گیا اور مومن بھی۔ جب بادشاہ کے دربار میں یہ وزیر پہنچا تو بادشاہ نے تندرستی کا سبب پوچھا۔ وہ بولا مجھے میرے رب تعالیٰ نے اچھا کر دیا ہے۔ بادشاہ بولا کہ میرے سوا تیرا رب کون ہے اور تو یہ دین کہاں سے سیکھ کر آیا۔ اس نے لڑکے کا پتہ دیا۔ لڑکے کے ذریعہ راہب کا پتہ لگا تو بادشاہ نے اس راہب اور وزیر کو تو آرے سے چروا دیا کیونکہ انہوں نے اسلام نہ چھوڑا۔ لڑکے کو اسلام چھوڑنے کی رغبت دی مگر لڑکا نہ مانا تو اسے پولیس کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر بھجوا کر اوپر سے گرانے کا حکم دیا۔ وہاں پہنچ کر لڑکے نے دعا کی تو پہاڑ کانپا جس سے پولیس والے ہلاک ہو گئے اور لڑکا محفوظ رہا۔ پولیس جب اس کو کشتی میں دریا کے بیچ پہنچی تو لڑکے نے دعا کی تو پولیس ڈوب گئی اور لڑکا بچ گیا۔ آخر کار اس لڑکے نے خود بادشاہ کو بتایا کہ میں تیرے مارے نہ مروں گا۔ اگر مجھے مارنا ہے تو سب لوگوں کو جمع کر۔ پھر سب کے سامنے مجھے کھجور کے ڈنڈ پر سولی دے اور بسم اللہ رب الغلام کہہ کر مجھے تیر مار چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ وہ تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اُس نے دایاں ہاتھ دائیں کنپٹی پر رکھا اور جان دے دی۔ تمام لوگ یہ نظارہ دیکھکر مومن ہوئے۔ جس سے بادشاہ کو بہت غصہ آیا۔ اس نے خندقیں کھدوا کر اس میں آگ جلائی اور حکم دیا کہ جو اسلام نہ چھوڑے اسے اس بھڑکتی آگ میں ڈال دو۔ کسی نے دین نہ چھوڑا اور آگ میں گرتے رہے ایک عورت جس کی گود میں بچہ تھا کچھ جھجکی۔ شیر خوار بچے نے آواز دی کہ اماں تو نہ جھجک تو حق پر ہے۔ یہ آگ نہیں نور ہے۔ پھر اس آگ کا شعلہ بھڑکا جس نے اس بادشاہ اور اس کے تمام ساتھیوں کو جلا دیا۔

(آیت۔۶)

☆ بزرگوں کی صحبت کا فیض عبادت سے زیادہ ہے۔ (آیت۔۶)

☆ اولیا کا وجود دین کی حقانیت کی دلیل ہے۔ جس دین میں ولی نہیں وہ دین باطل ہے۔ عیسائیوں میں آج کوئی والی نہیں وہ دین منسوخ ہے۔ (آیت۔۶)

☆ اگر کافر بحالت جنگ مومن کو قتل کرے اور پھر مسلمان ہو جائے تو قصاص یا خون بہا واجب نہیں۔ اگر مومن، مومن کو ظلماً مارے اس کی توبہ کے لئے قصاص یا دیت ضروری ہے۔ (آیت۔۱۰)

☆ جس مال و عزت سے رب تعالیٰ کی بندگی کی توفیق ملے وہ رحمت ہے اور جو سرکشی کا باعث بن جائے وہ عذاب ہے۔ (آیت۔۱۸)

☆ قرآن کے معنی ہیں ملانے والا۔ یعنی بندوں کو رب تعالیٰ سے، امتی کو نبی سے، بندوں کو بندوں سے، زندوں کو مردوں سے ملانے والا ہے کہ قرآن کریم نے عالمگیر برادری پیدا فرما دی۔ یا قرآن کے معنی ہیں ملنے والا یہ پیارا، زندگی، موت، قبر حشر، میں مسلمان کے ساتھ رہتا ہے۔ سب چھوٹ جائیں گے مگر یہ نہ چھوٹے گا۔ مجید کے معنی ہیں عزت والا کہ خود ایسا عظمت والا کہ بغیر غسل اس کا پڑھنا حرام، بغیر وضو اس کو چھونا منع، اس کی طرف پیٹھ اور جوتے کرنا منع ہے اور دوسروں کو ایسی عزت دیتا ہے کہ اس

Marfat.com

کالانے والا فرشتہ سب فرشتوں سے افضل ہے۔ جس مہینے میں آیا، جس رات میں نازل ہوا جس جگہ آیا وہ ماہ یعنی رمضان شب قدر، عرب شریف سب افضل ہیں۔ جس عربی زبان میں آیا وہ تمام زبانوں سے افضل، جس نبی پر آیا وہ تمام رسولوں کا سردار، جس دماغ اور سینے میں رہے وہ تمام سینوں اور زبانوں سے افضل۔ اب جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل کہے وہ بے دین ہے۔ خیال رہے کہ قرآن کریم پہلے لوح محفوظ میں تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں آیا جو مثل لوح محفوظ ہے جسے رب تعالیٰ نے کینہ، ارادہ گناہ، بھول وغیرہ سے محفوظ رکھا۔ پھر یہ قرآن حافظوں کے سینوں، علما کے دماغوں میں قیامت تک محفوظ رہے گا۔ کوئی آسمانی کتاب اس طرح حفظ نہ کی گئی جیسے قرآن حفظ کیا گیا۔ (آیات ۲۱۔۲۲)

ترتیب مصطفوی ۔۸۶ سورۃ الطارق ترتیب نزول ۔۳۶

☆ ایک بار ابو طالب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ ہدیہ لائے۔ حضور ﷺ نے انہیں دودھ روٹی عطا فرمائی۔ ابو طالب کھا رہے تھے کہ ایک تارہ ٹوٹا جس سے تمام فضا جگمگا اٹھی۔ ابو طالب گھبرا کر بولے یہ کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ نشان قدرت ہے اور وہ تارا ہے جو شیطان کو مارا جاتا ہے۔ ابو طالب کو سخت تعجب ہوا۔ (آیت۔۱)

☆ آسمان روزی کا خزانہ ہے۔ آسمان رب تعالیٰ کے قوانین جاری ہونے کی جگہ، شرک و کفر گناہ وغیرہ سے پاک وصاف ہے اس لیئے آسمان کی قسم ارشاد ہوئی۔ تارے روشنی دیتے ہیں، وقت اور سمت بتاتے ہیں، پھلوں میں رنگ، رس، خوشبو پیدا کرتے ہیں۔ (آیت۔۲)

☆ طارق سے مراد حضور ﷺ کے صحابہ ہیں جو تاروں کی طرح مخلوق کے ہادی ہیں زمین کی بقا کا ذریعہ ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ تارے کی روشنی آسمانوں کو پھوڑ کر زمین پر پہنچتی ہے اور اس میں سے شہاب نکل کر گولی کی طرح شیطان کو پھوڑتا ہے۔ (آیت۔۲)

☆ انبیاء اولیا فرشتے بحکم رب دافع بلا، مشکل کشا ہیں کیونکہ وہ حافظ ہیں۔ جو بلائیں نہ آنے دیں، مشکلیں آسان کریں۔ (آیت۔۵)

☆ جیسے آسمان اور زمین دونوں کی مدد سے جسمانی روزی ملتی ہے ایسے ہی قرآن اور حضور ﷺ کی مدد سے روحانی روزی نصیب ہوتی ہے۔ (آیت۔۱۶)

ترتیب مصطفوی ۔۸۷ سورۃ الاعلیٰ ترتیب نزول ۔۸

☆ دنیا تجارت کی جگہ ہے اور آخرت مہمانی کی جگہ ہے۔ مہمان کی خاطر تواضع کا حساب یا قیمت نہیں ہوتی۔ (آیت۔۳)

Marfat.com

☆ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو سب کی زندگی وموت کا اندازہ ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کو سب کے رزق کا اندازہ ہے۔ (آیت۔۳)

☆ سبزے اور جانوروں کی عبادتیں بھی مختلف ہیں اور ان کی تاثیریں بھی جداگانہ یا انسانوں کو ہدایت وگمراہی کے مختلف اندازوں میں رکھا۔ پھر ہر ایک کا دل اس طرف مائل کیا جس کے لیئے وہ پیدا ہوا یہی حال دنیا اور اس کی نعمتوں کا ہے کہ سبزہ (آیت۔۳) کی طرح خوشنما ہیں مگر بہت جلد فنا ہونے والی ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں کہ انہیں رب تعالیٰ نے خود پڑھایا۔ بڑے استاد سے بڑے ہی شاگرد پڑھ سکتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استاد نہیں ہیں۔ وہ صرف پیغام لانے والے خادم ہیں۔ اسی لیئے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتے تھے۔ (آیت۔۵)

☆ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بجز رب تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ آج تک پتہ نہ چلا کہ سورج کی روشنی کس پاور کی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاور کون جانے۔ اس طرح کہ دنیا میں تمہارے سارے کام آسان ہو جائیں گے۔ اس آسانی کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر ظاہری اسباب وہ کام کر دکھائے جو ہماری عقل سے ماوراء ہیں یا اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برکت سے مخلوق کی مشکلیں آسان فرمادیں گے۔ اسی لیئے صحابہ کرام ہر مشکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فریاد کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات سے شفا حاصل کرتے تھے۔ (آیت۔۷)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہوئیں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات کی برکت سے بنی اسرائیل کو لڑائیوں میں فتح نصیب ہوتی تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو اپنی ہی ایڑی کے پانی سے شفا ہوئی۔ یہ تمام چیزیں قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑی سے پیدا شدہ پانی (آب زمزم) شفا ہے۔ مدینہ کی خاک شفا ہے۔ غرضیکہ محبوبوں کے تبرکات بھی حل مشکلات کا باعث ہیں۔ (آیت۔۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگوں کی یادگاریں منانے کیلئے حکم دیا۔ عاشورہ کا روزہ، حج کے ارکان، قربانی بزرگوں کی یادگار میں ہیں۔ (آیت۔۸)

☆ ایک انصاری نے اپنے پڑوسی کی شکایت بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کی کہ وہ میرا پڑوسی ہے۔ اس کے درخت کی ایک شاخ میرے گھر میں ہے۔ اگر اس شاخ کا پھل میرے گھر میں گر جاتا ہے تو وہ بہت سختی سے اٹھالیتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا کہ تو یہ درخت میرے ہاتھ فروخت کردے۔ اس کے عوض تجھے جنت میں درخت دیا جائے گا۔ اس نے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک باغ کے عوض وہ درخت خرید کر اس انصاری کو دے دیا۔ (آیت۔۱۱)

Marfat.com

☆ آگ۔ ایک ہے مگر یکساں نہیں۔ کسی طبقہ میں سخت تیز، کسی میں کم تیز۔ جیسے سورج کی گرمی جو کسی وقت کسی جگہ تیز گرم، دوسری جگہ دوسرے وقت کم یا وہ آگ جو کیکر وغیرہ کی لکڑیوں میں مختلف ہوتی ہے۔ (آیت۔۱۲)

☆ اولیائے کرام کے ذکر اللہ اور عوام کے ذکر اللہ میں فرق ہے۔ اسی لیئے بزرگوں سے دعا و دم کراتے ہیں کہ دل کی پاکیزگی جو انہیں حاصل ہے وہ ہمیں حاصل نہیں۔ (آیت۔۱۵)

☆ دنیاوی زندگی چار قسم کی ہے۔ طفیانی، شیطانی، نفسانی اور ایمانی۔ طفیانی زندگی وہ ہے جو اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت میں گزرے۔ جیسے فرعون اور ابو جہل کی زندگی۔ نفسانی و شیطانی زندگی وہ ہے۔ جو نفس امارہ کی پرورش اور رب تعالیٰ سے غفلت میں گزرے۔ (آیت۔۱۶)

☆ جس نیکی کا تعلق آخرت سے ہو جائے وہ باقی بن جاتی ہے۔ (آیت۔۱۷)

☆ کل صحیفے ایک سو دس ہیں جن میں سے دس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اترے اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب توریت بھی اتری اور دس صحیفے بھی۔ پہلے صحف موسوی سے مراد توریت شریف ہے۔ (آیت۔۱۹)

ترتیب مصطفوی ۔۸۸ سورۃ الغاشیہ ترتیب نزول ۔۶۸

☆ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو پہلے ہی قیامت کی خبر آ چکی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے قبل ہی عقائد اسلامیہ سے پوری طرح واقف تھے۔ ان میں قیامت بھی شامل ہے قیامت کے روز کافروں کے دلوں پر غشی اور چہروں پر سیاہی چھائے گی۔ مسلمانوں کے دلوں پر خوشی اور چہروں پر روشنی چھا جائے گی۔ جو دنیا میں اللہ والوں کے روبرو اکڑتے تھے وہاں وہ ہر طرح ذلیل ہوں گے۔ قبروں سے پیٹ کے بل چل کر محشر میں پہنچیں گے۔ وہاں ان کے منہ کالے، دونوں ہاتھ بندھے اور گلے میں طوق ہوگا۔ ہر دروازے پر بھیک مانگیں گے مگر دھتکارے جائیں گے۔ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ قیامت کے دن سخت مشقتیں اس طرح جھیلیں گے کہ تا ختم قیامت آگ کے پہاڑ پر کبھی چڑھیں گے اور کبھی اتریں گے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ سارھقہ صعودا (مدثر۔۱۷) ان کے اپنے سونے چاندی کے پترے بنا کر ان کی پسلیاں اور پیشانیاں داغی جائیں گی۔ ان کے جانور سینگ گھونپیں گے۔ پاؤں سے روندیں گے۔ (آیت۔۲)

بے دین مسلمانوں کا روزے، نماز ادا کرنا اور کتب وغیرہ لکھنا۔ ان سب کا انجام خواری ہے کیونکہ دامن مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی نہیں۔ بغیر پاور بجلی کی فٹنگ عبث ہے۔ بغیر روح جسم بے کار، بغیر عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم عبادت برباد۔ کیونکہ انہوں نے دنیا میں رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے، گرمیوں کے حج اور جہاد کی تپشیں نہ جھیلیں لہٰذا اس آگ کی گرمی جھیلیں گے جو دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز ہے۔ کیونکہ انہوں نے دنیا میں پانی کے متعلق شرعی پابندیاں برداشت نہ کیں۔

Marfat.com

شرابیں پئیں تمام قسم کی حرام وحلال چیزیں نوش جان کیں، سونے چاندی کے برتنوں میں بائیں ہاتھ سے کھڑے کھڑے پانی پیا (آیت۔۴)

رمضان میں دن کے وقت شربت پیئے۔

☆ روحانی یا ایمانی کھانا وہ ہوتا ہے جو رب تعالیٰ کی عبادت کے لئے کھایا جائے یہ کھانا بھی عبادت ہے۔اس لئے رمضان المبارک کی سحری وافطار اور غازی کی غذا سب عبادت میں شامل ہیں۔ (آیت۔۷)

☆ جنتی لوگوں کے صدقات جاریہ، مسجدیں کنوئیں، نیک اولاد وغیرہ کا نعم البدل ہوں گے۔ جنت میں جنتی بلند تختوں پر بٹھائے جائیں گے جن کی بلندی سو گز ہے مگر جب جنتی ان پر چڑھنا یا ان سے اترنا چاہیں گے تو وہ خود بخود اوپر یا نیچے آجائیں گے روح وغیرہ۔چشموں کے کنارے چنے ہوئے قالین اور گھروں میں بچھے ہوئے کوزے ہوں گے جو آرام دہ اور نہایت ہی خوشنما ہیں۔ (آیت۔۸)

☆ اونٹ میں یہ چھ صفات موجود ہیں۔دوسرے یہ کہ اونٹ ریتلے صحرا کا جہاز ہے جو کانٹے اور معمولی چیزیں کھا کر گزارہ کر لیتا ہے۔دس پندرہ دن بغیر کھائے پانی کے نکال لیتا ہے۔تیسرے یہ کہ اونٹ میں [illegible] عشق کمال درجے کا ہے چنانچہ ایک بچہ اس کو جہاں چاہے لے جائے۔عشق کی مستی میں طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھا کر بہت لمبے راستے طے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔چوتھے یہ کہ یہ حج کا آلہ اور انبیائے کرام کی سواری ہے۔پانچویں یہ کہ اس کا پیشاب، دودھ، اون بہت سی بیماریوں کی دوا ہے صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اطاعت وعشق اونٹ سے سیکھو کہ اونٹ میں یہ دونوں چیزیں کامل طور پر موجود ہیں۔ (آیت۔۱۷)

☆ پہاڑوں کی ساخت قدرت الٰہی کا پتہ دیتی ہے پہاڑ نہ ہوا سے اڑتے ہیں نہ زلزلہ سے گرتے ہیں زمین کو بھی جنبش نہیں کرنے دیتے ان میں سے لعل، ہیرے، دریا، نمک وغیرہ ہزار ہا قسم کی چیزیں نکلتی ہیں۔صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ روحانی پہاڑ ہیں جو کبھی راہ حق سے بھٹکنے نہیں دیتے۔اپنے معتقدین کو قائم رکھتے ہیں ایمان وعرفان کے سرچشمے ہیں جن کا سلسلہ تا قیامت قائم رہے گا۔ (آیت۔۱۹)

☆ بظاہر ساری زمین یکساں ہے مگر اس کے جوہر مختلف ہیں۔بنگال کی زمین اور پنجاب کی زمین میں فرق ہے پھر کسی زمین سے سونا نکلتا ہے کسی سے دیگر دھاتیں، کہیں تیل کے چشمے بہتے ہیں ایسے ہی انسان بظاہر یکساں ہیں مگر درحقیقت مختلف اوصاف کے مالک ہیں۔کسی کے دل سے گندگی نکلتی ہے کسی سے معرفت الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ (آیت۔۲۰)

☆ بہت حضرات نزول قرآن سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے جیسے حضور ﷺ کے والدین، بحیرہ راہب وغیرہ یا وہ صحابہؓ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ایمان لائے اور فوراً شہید ہو گئے۔ (آیت۔۲۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام خدائی کے سچے خیر خواہ ہیں اور ان کا یہ کلام وہ کلام مخلوق کے لئے نصیحت ہے۔ (آیت۔۲۲)

Marfat.com

☆ قرآن کریم یا بندگان دین کی طرف پشت پھیر کر بیٹھنا منع ہے کہ یہ بھی پیٹھ پھیرنے کی ظاہری صورت ہے اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی واحدنیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا انکار کرے گا وہ دوزخ کا دائمی عذاب چکھے گا۔
(آیت۔۲۴)

☆ مرنے کے بعد قبر میں بھی مومن کے صدقات جاریہ، زندوں کے ایصال ثواب تا قیامت اسے پہنچتے رہتے ہیں۔
(آیت۔۲۶)

ترتیب مصطفوی ۔۸۹ سورۃ الفجر ترتیب نزول ۔۱۰

☆ فجر کی چھ تفسیریں ہیں۔ چار عالمانہ اور دو صوفیانہ۔ بقر عید کی پہلی دس راتیں کہ اس زمانے میں حج کے ارکان ادا کیے جاتے ہیں یا رمضان کی آخری دس راتیں جن میں اعتکاف وشب قدر ہے یا محرم کی پہلی دس راتیں جن میں انبیائے کرام کے بڑے بڑے واقعات ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے اوقات بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں اور پیاروں سے نسبت رکھنے والی راتیں بھی محبوب ہیں۔
(آیت۔۲)

☆ چار نمازیں جفت ہیں۔ نماز مغرب اور وتر طاق ہیں۔
(آیت۔۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات ان لوگوں کا عذاب بھی ملاحظہ فرمایا جو اس وقت ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔
(آیت۔۶)

☆ عاد اول میں شداد ہوا جو تمام روئے زمین کا بادشاہ تھا۔ اس نے عدن کے قریب جنت بنائی جو تین سو برس میں تیار ہوئی تھی۔ شداد کی عمر نو سو برس ہوئی جو بڑے قد آور خوبصورت نوجوان تھے۔ ان میں چھوٹا آدمی بارہ گز کا تھا۔ جنت ارم کی طرح کوئی بستی پیدا نہ ہوئی جو سونے چاندی کی اینٹوں، مشک وعنبر کے گارے سے تیار ہوئی۔ اس کے یاقوت زبرجد کے ستون تھے۔ سچے موتیوں پر نہریں تیار کی گئی۔ بجائے سنگریزوں کے آبدار موتی لعل ویاقوت بچھائے گئے۔
(آیت۔۷)

☆ فرعون نے چار مومنوں کو چومیخا کیا یعنی دھوپ میں تپتی زمین پر ہاتھ پاؤں پھیلا کر لٹایا اور ان کی ہتھیلیوں اور پاؤں میں میخیں ٹھونک دیں۔ ان میں سے حضرت آسیہ جو فرعون کی زوجہ بھی تھیں اور حضرت آسیہ کی مشاطہ جو خربیل کی بیوی تھی کو بھی چومیخا کیا اور اس کے تین بچوں کو اس کے سینہ پر ذبح کیا۔
(آیت۔۱۰)

☆ شریعت نے زکوٰۃ وصدقے کا حکم دیا تا کہ محبت مال دل میں نہ آئے۔ جماعت سے نماز لازم کی تا کہ دل میں غرور پیدا نہ ہو یعنی غربا کے ساتھ کھڑے ہو کر بندگی کرے اور پیشانی زمین پر رگڑے۔
(آیت۔۱۲)

☆ مال کی محبت بری نہیں بلکہ بہت گہری محبت بری ہے۔ گہری محبت کی تین صورتیں ہیں۔ مال خرچ نہ کرے، جمع کر کے چھوڑ جائے

Marfat.com

سوتے جاگتے مال حاصل کرنے کی فکر میں لگا رہے۔ آخرت سے بے پرواہ، اللہ جل شانہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غافل ہو جائے۔ ہر حلال وحرام ذریعوں سے مال حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ خیال رہے کہ مال کی محبت حد کے اندر جائز ہے حد سے زیادہ بری مگر اللہ جل شانہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حد میں جائز ہے۔ (آیت۔۲۰)

☆ میدان محشر میں ہر آسمان کے فرشتوں کی علیحدہ قطار یا دوزخ کے ہر طبقہ اور جنت کے تمام طبقوں کی علیحدہ قطاریں یا مقرب فرشتوں یا مدبرات امر کی علیحدہ علیحدہ قطاریں ہوں گی۔ وہاں کا انتظام کرنے، گواہی دینے، جنتی لوگوں کا استقبال کرنے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کرنے کے لئے، غرضیکہ عجیب ہیبت ناک اور خوش منظر موقع ہوگا۔ دوزخ محشر والوں کے سامنے قائم کی جائے گی یا اپنی جگہ سے ہٹا کر میدان محشر کے قریب عرش کی بائیں طرف قائم کی جائے گی۔ اسے دیکھ کر سب نفسی نفسی پکاریں گے سوائے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی فرمائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دوزخ کی ستر ہزار بارکیں ہوں گی۔ ہر بارک پر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو کھینچ کر لائیں گے۔ (آیت۔۲۲)

☆ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نفس مطمئنہ وہ ہے جسے ایمان کے ساتھ ایقان بھی نصیب ہو۔ مجاہد علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ نفس مطمئنہ وہ ہے جو راضی بقضا ہو۔ ابن عطا علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ نفس مطمئنہ وہ ہے جو بغیر دیدار یار صبر نہ کر سکے۔ بعض نے فرمایا کہ نفس مطمئنہ وہ ہے جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو کر دنیا ومافیہا کے غم سے آزاد ہو جائے۔ (آیت۔۲۶)

☆ نفس انسانی کے تین درجے ہیں نفس امارہ جو انسان کو برائی کی رغبت دیتا ہے۔ نفس لوامہ جو گنہگار کو گناہ کے بعد ملامت کر کے توبہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ نفس مطمئنہ جو اللہ والوں کے لئے ذکر یار سے اور آخرت میں دیدار یار سے مشرف ہو کر سکون و اطمینان کا باعث بنتا ہے۔ (آیت۔۲۸)

☆ اصحاب کہف کے کتے کو اولیا کی صحبت سے دائمی زندگی اور عظمت مل گئی۔ (آیت۔۳۰)

ترتیب مصطفوی ۔۹۰ سورۃ البلد ترتیب نزول ۔۳۵

☆ قسم ہے مکہ معظمہ کی جو سب سے پرانا شہر ہے، جسے خلیل اللہ نے بسایا ہے جس میں کعبۃ اللہ، مقام ابراہیم وغیرہ ہے۔ جہاں ہمیشہ حج ہوتا ہے۔ جہاں ہر متنفس کو امن وامان ہے۔ جو سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت گاہ ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے مکہ معظمہ کے کوچے و بازار کو وہ حرمت ملی کہ رب تعالیٰ نے ان کی قسم فرمائی۔ جو صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سایہ کی طرح رہے ان کی عظمت کا کیا پوچھنا۔ حل حلول سے ہے یا حلال سے۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم اس مکہ معظمہ میں عارضی طور پر تشریف فرما ہو۔ ورنہ تم کو یہاں رکھا نہ جائے گا تاکہ تمہاری زیارت کعبہ کی وجہ سے نہ کی جائے یا

Marfat.com

آئندہ شاہانہ شان سے تشریف فرما ہونے والے ہو یا تم حلال ہو کر فتح مکہ کے دن مکہ معظمہ میں تشریف لانے والے ہو۔

(آیت۔۲)

☆ بیٹا کسی درجہ میں پہنچ کر باپ کے برابر نہیں ہوسکتا ایسے ہی امتی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جیسے باپ کا رشتہ مر کر بھی نہیں ٹوٹتا ایسے ہی امتی مر کر بھی امتی رہتا ہے۔ جیسے باپ کے تمام رشتہ دار اپنے عزیز ہوتے ہیں کہ باپ کی ماں دادی اس کا بھائی چچا ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام، اہل بیت، اولیاء، علما ہمارے لئے باعث عزت وفخر ہیں۔ (آیت۔۴)

☆ یہ آیت اسید بن کلدہ کے متعلق نازل ہوئی جو بڑا پہلوان تھا۔ اس کی طاقت کا یہ حال تھا کہ اگر چمڑہ پاؤں تلے دبا لیتا اور دس آدمی اسے کھینچتے تو چمڑہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر اس کے پاؤں تلے سے نہ نکل سکتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبلیغ اسلام فرمائی، جنت کی بشارت سنائی، دوزخ سے ڈرایا تو وہ بولا دوزخ کے فرشتے میرا کیا کریں گے۔ ان سب کے لئے میں اکیلا کافی ہوں تب یہ آیت آئی۔

(آیت۔۸)

☆ آنکھ دوسرے کو دیکھتی ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی اور زبان اپنا حال بیان کر سکتی ہے دوسرے کا نہیں۔ ان کا آپس میں تقابل ہے۔ دیگر ظاہری اعضا دو دو ہیں۔ مگر زبان ایک تاکہ انسان کلام کم کرے اور کام زیادہ کرے۔ نیز اپنی زبان ایک رکھے۔ دو زبان والا منافق ہوتا ہے۔ نیز زبان بھی ایک ہے دل بھی ایک تو چاہیے کہ دل و زبان ایک رہیں۔ زبان کو دو ہونٹوں کے پھاٹک میں قید کیا۔ اس پر ۳۲ دانتوں کا پہرہ لگایا تاکہ معلوم ہو کہ زبان کی آزادی اچھی نہیں آزاد زبان خالق ومخلوق سے دور کر دیتی ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ کسی کی زبان پر نفس امارہ بولتا ہے کسی کی زبان پر شیطان، کسی کی زبان پر فرشتہ اور کسی کی زبان پر رب تعالیٰ بولتا ہے۔

(آیت۔۹)

☆ پاک زبان سے قرآنی دعائیں زیادہ اثر کرتی ہیں۔ لہٰذا زبان پاک رکھو تاکہ قرآن کا نور دیکھو۔ صوفیائے کرام کے نزدیک اسلام و ہدایت کی زبان قرآن شریف ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل وقول دونوں لب ہیں جیسے بغیر لبوں کی مدد کے زبان دل کا راز نہیں کھول سکتی ایسے ہی بغیر عمل وقول مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے اسرار الٰہیہ نہیں کھل سکتے۔

(آیت۔۱۰)

☆ شریعت سے جسم کی پاکی اور طریقت سے دل کی صفائی کا طریقہ بتایا یہ دونوں راستے رب تعالیٰ تک پہنچنے کے ہیں معلوم ہوا کہ دین وہ سچا ہے جس میں شریعت وطریقت دونوں ہوں۔

(آیت۔۱۰)

☆ انسانوں میں وہ بچہ یتیم ہے جس کا باپ مر جائے جانوروں میں وہ بچہ یتیم ہے جس کی ماں مر جائے موتی وہ یتیم ہے جو سیپ میں اکیلا ہو۔

(آیت۔۱۵)

☆ بعض اعمال بھی نحوست ہیں جیسے عشاء کی نماز سے پہلے سونا، فجر کے وقت سوتا رہنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا کھانے کے بعد

Marfat.com

جھاڑو دینا، پیاز کے چھلکے جلانا وغیرہ۔

ترتیب مصطفوی ۔۹۱ سورۃ الشّمس ترتیب نزول۔۲۶

(آیت۔۱۹)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چند وجوہات کی بنا پر سورج کہا گیا۔ایک یہ کہ دنیا میں ہر وقت سورج کا فیض رہتا ہے۔دن میں بلا واسطہ رات میں چاند تاروں کے واسطہ سے۔اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض عالم میں ہمیشہ رہا اور رہے گا۔ظہور سے پہلے انبیائے کرام کے ذریعہ سے اور پردہ فرمانے کے بعد علماء واولیاء کے ذریعہ سے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورج ہیں ،انبیاء تارے۔ (آیت۔۱)

☆ سورج ہزار ہا میل دور سے ناپاک زمین کو خشک کر کے پاک کر دیتا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہزار ہا میل سے ہمارے گندے دلوں کو پاک فرماتے ہیں۔ویز بھم چوتھے یہ کہ سوج رات بھر کی برف واوس کو پانی بنا کر بہا دیتا ہے ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم دور سے ہی ہمارے دلوں سے گناہ اور غفلت کی برف پگھلا کر نکال دیتی ہے۔ (آیت۔۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ سے سب کچھ لیا۔آٹھویں یہ کہ سورج کی تجلی ایک ہی ہے مگر مختلف تاروں میں مختلف رنگ ظاہر ہوتے ہیں۔اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور قادریوں چشتیوں، سہروردیوں اور نقشبندیوں کے سینوں کو مختلف قسم کی تجلیات سے منور کر رہا ہے۔خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی دو قسم کی ہے۔ظاہری و باطنی۔ظاہری تجلی کا نام شریعت ہے جو ہمارے قالب کو درست کرتی ہے۔باطنی تجلی کا نام طریقت ہے جو ہمارے قلب کو سنوارتی ہے۔ (آیت۔۱)

☆ چاند سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد نبی تمام خلق سے افضل ہیں جیسے سورج کے بعد چاند۔نیز آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلافصل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات پا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے والے ہیں۔ (آیت۔۳)

☆ قمر سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء علما ہیں جو تا قیامت امت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاتے رہیں گے۔ (آیت۔۲)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو وقت رب تعالیٰ کی یاد میں گزرے وہ دن ہے اور جو غفلت میں کٹے وہ رات ہے۔اولیاء اللہ پر بسط کا وقت دن ہے قبض کا وقت رات۔لیکن اس دن کی قسم ہے جو سورج یعنی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو واکر کے دل پر چمکا دے۔ (آیت۔۴)

☆ انسان کا نفس امارہ بھی ہے،لوامہ بھی، مطمئنہ بھی۔اس لیے ان چیزوں کی قسم ارشاد ہوئی۔ (آیت۔۷)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۹۲ سورۃ ایل ترتیب نزول ۔۹

☆ یہ سورت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ جب آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیہ بن خلف سے بہت زیادہ قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات لونڈیوں اور غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جو نہایت مخلص مومن تھے۔ ان میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مالک بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے اولیائے کامل اور عالی مرتبہ کے حامل ہوئے ہیں۔ نیز مسجد نبوی کی زمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے مال سے خریدی تھی۔ چالیس ہزار اشرفیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی خدمت میں خرچ فرما کر کمبل کا لباس پہنا جس کو کانٹوں سے سیا ہوا تھا۔ (آیت۔۱)

☆ عقل کی کوشش اور ہے روح کی کچھ اور۔ ہر چیز اپنے اصل کی طرف جانے کے لئے کوشاں ہے نفس امارہ کا وطن آگ ہے جبکہ روح کا وطن جنت کا گلزار ہے۔ (آیت۔۴)

☆ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے اپنا بہترین مال اللہ کی راہ میں دیا اور روز ازل سے متقی ہوئے دنیا میں آکر بھی گناہ نہ کیا اور جنہوں نے ہر اچھی بات یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل کو قولاً عملاً، اعتقاداً سچ جانا۔ (آیت۔۷)

☆ عام مومنوں کی موت کو وفات اور خاص مومن کی موت کو عرس کہہ سکتے ہیں مگر کافر و غافل کی موت کو ہلاکت کہتے ہیں مومن اپنی زندگی کا مقصد پورا کر کے مرتا ہے جیسے نیکوکار ملازم نیک نامی کے ساتھ ریٹائر ہو کر پنشن پاتا ہے۔ (آیت۔۱۲)

☆ بعض لوگ صرف دنیا مانگتے ہیں بعض صرف آخرت، بعض دونوں، دنیا کے طلبگار لوگ اشقیٰ ہیں۔ دنیا و آخرت دونوں کے طلبگار لوگ اتقیٰ ہیں۔ دوسرے درمیانے۔ چونکہ دونوں جہاں آباد رکھنا منشائے ایزدی تھا لہٰذا اشقی اور اتقی لوگ پیدا فرمائے۔ خیال رہے کہ انبیاء اولیاء کرام سے دین و دنیا مانگنا ایسا ہے جیسے دنیاوی حکام و حکیموں سے دوا دارو مانگنا۔ یہ نہ شرک ہے نہ گناہ بلکہ حکم خداوندی ہے۔ چونکہ آخرت دنیا سے افضل ہے کہ وہ باقی رہنے والی ہے اور دنیا فانی ہے اور آخرت مقصود ہے دنیا وسیلہ ہے۔ (آیت۔۱۳)

☆ دنیا باغ لگانے یا مکان بنانے یا اولاد پالنے یا تحصیل علم کا زمانہ ہے جو مشقت میں گزرتا ہے آخرت پھل کھانے آرام پانے کا زمانہ ہے وہاں انشاء اللہ چین ہوگا۔ (آیت۔۱۳)

☆ دوزخ بائیس سال کی راہ سے کافروں کو کھینچے گی امیہ بن خلف جو بڑا ہی بدنصیب تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہ لایا۔ (آیت۔۱۵)

☆ ولی کا دشمن بڑا بدبخت ہے اگرچہ اس کے پاس مال و اعمال کا ذخیرہ ہو۔ (آیت۔۱۶)

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کے دھوون سے شفا حاصل ہوتی تھی۔ (آیت۔۱۸)

☆ بندے کو چاہیے کہ جس تندہی سے روزی سے تلاش کرتا ہے اس سے زیادہ ہمت رب تعالیٰ کی رضا ڈھونڈنے میں صرف کرے جیسے روزی کے دروازے مختلف ہیں ایسے ہی رضائے الٰہی کے دروازے مختلف ہیں۔ (آیت۔۲۰)

ترتیب مصطفوی ۔۹۳ سورۃ الضحیٰ ترتیب نزول ۔۱۱

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس وحدہ لاشریک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس وقت تک راضی یعنی خوش نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ (آیت۔۵)

☆ جب حمل شریف دو ماہ کا تھا تو والد ماجد حضرت عبداللہ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی نہ کچھ مال چھوڑا نہ گھر نہ جائیداد۔ حضرت عبدالمطلب اور آمنہ خاتون نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی۔ جب عمر شریف چار یا چھ سال تھی تو والدہ ماجدہ بی بی آمنہ خاتون کی ابواء کے مقام پر رحلت ہوگئی۔ آٹھ سال کی عمر ہوئی تو دادا عبدالمطلب بھی وفات پا گئے۔ اور اپنے فرزند ابوطالب کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی وصیت فرما گئے۔ ابوطالب نے بے مثال خدمت و پرورش کی۔ (آیت۔۶)

☆ معراج کو جاتے ہوئے نبیوں، فرشتوں کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی جیسا کہ امام مقتدیوں سے زیادہ عالم ہونا چاہیے۔ (آیت۔۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے زمینی خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں اور فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ غرضیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا غنی نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ جسے رب تعالیٰ غنی کرے ایسے غنی کا کیا کہنا۔ رب تعالیٰ نے روئے زمین کے بادشاہوں کو فقیر فرمایا وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی یا یہ مطلب ہے کہ آپ کو غناء نفس بخشا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت نظر میں سونا ٹھیکری کی طرح بے قدر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس پر نظر فرماتے ہیں غنی کر دیتے ہیں۔ (آیت۔۸)

☆ جماعت انبیاء میں چار نبی تونگر گزرے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام۔ باقی انبیا مساکین ہوئے ہیں۔ (آیت۔۸)

☆ فقہاء فرماتے ہیں کہ میت نے اگر نابالغ اولاد چھوڑی ہو تو مشترکہ مال سے میت کا ختم دلانا، فاتحہ کرنا حتیٰ کہ کفن کے اوپر کی چادر اور مصلے جو خیرات کر دیئے جاتے ہیں دینا سب حرام ہے کہ اس میں یتیموں کا حق ہے۔ (آیت۔۸)

Marfat.com

ترتیب مصطفوی ۔۹۴ سورۃ الانشراح ترتیب نزول ۔۱۲

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چار بار چاک کر کے قلب مبارک دھویا گیا۔ اول بی بی حلیمہ دائی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تا کہ دل میں کھیل کود کی رغبت نہ رہے پھر شروع شباب میں تا کہ جوانی کی غفلت نہ آنے پائے پھر عطائے نبوت کے قریب تا کہ دل بار نبوت کو برداشت کرنے کے قابل ہو جائے۔ پھر معراج کی رات تا کہ عالم ملکوت کے نظارہ اور دیدارہ الٰہی کا متحمل ہو سکے یہ ظاہری شرح صدر ہے اور اگر کھولنا مراد ہے تو خیال رہے کہ دل کے دو دروازے ہیں۔ ایک روح کی طرف دوسرا نفس کی طرف۔ پہلا وسیع ہے دوسرا تنگ ہے۔ فرمایا گیا کہ ہم نے آپ کے دل کا وہ دروازہ کھول دیا ہے جو روح کی طرف ہے اب اس دل میں نفس اور شیطان کے فسادات آنے کی گنجائش ہی نہیں رہی۔ (آیت۔۱)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام زمانہ قحط سالی میں ایک وقت صرف چند لقمے کھاتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں گھی کھانا چھوڑ دیا تھا۔ (آیت۔۳)

☆ سکون قلبی تین قسم کا ہے وہبی، کسبی اور عطائی۔ وہبی سکون انبیائے کرام اور خاص اولیا کو رب تعالیٰ کی طرف سے بلا واسطہ ملتا ہے۔ کسبی سکون ذکر، نیک اعمال، خدا کے خوف سے نصیب ہوتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد۔۲۸) اور عطائی سکون و جرات اچھی صحبت سے میسر ہوتا ہے۔ (آیت۔۳)

☆ ہر مصیبت کے بعد متصل ہی راحت ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ جمعہ کے ساتھ ہفتہ ہے یہ قانون زمین و آسمان اور ہر طرح کی مخلوق پر جاری ہے۔ اندھیرے کے بعد اجالا ہے۔ سخت گرمی کے بعد سردی، خزاں کے بعد بہار ہے۔ ایسے ہی انشاء اللہ تعالیٰ خسارہ کے بعد نفع ہے بیماری کے بعد شفاء، شکست کے بعد فتح، رونے کے بعد ہنسی، عبادت کے بعد قبولیت، توبہ کے بعد بخشش، فراق کے بعد وصال، عشق کے بعد محبوبیت ہے۔ (آیت۔۵)

ترتیب مصطفوی ۔۹۵ سورۃ التین ترتیب نزول ۔۲۸

☆ انجیر و زیتون کی اس لیے قسم فرمائی گئی کہ ان میں ظاہری و باطنی خوبیاں جمع ہیں چنانچہ انجیر غذا بھی ہے، میوہ بھی اور بہترین دوا بھی کہ اس میں فضلہ بالکل نہیں ہوتا۔ اس کی لکڑی کا دھواں مچھر و کیڑے مکوڑوں کو مار دیتا ہے اور زیتون کے درخت کی عمر تین ہزار سال ہے۔ یہ خشک پہاڑوں میں ہوتا ہے۔ پرورش اور پانی کا محتاج نہیں۔ خودرو ہے اس کا تیل نہایت صاف روشنی دیتا ہے اور سالن کی جگہ کھایا جاتا ہے۔ نیز حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا علیہ السلام جنت سے انجیر کے پتے جسم پر لپیٹے دنیا میں آئے اور زمین کی ہرنی کو یہ پتے کھلا دیئے جس سے اسے حسن اور مشک نصیب ہوا۔ (آیت۔۱)

Marfat.com

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی پیشکش کرنے آئے تو شکل انسانی میں آئے کہ جبریلی شکل میں پوری نماز پڑھنا ناممکن تھی۔ انسان جب بیٹھتا ہے تو اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ بن جاتی ہے سر (میم) کندھا (ح) کمر (میم) زانو (دال) ویسے بھی اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا تجزیہ کیا جائے تو اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چار (م۔ح۔م۔د) حروف ہیں اور دنیا کے بھی چار لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک میں ساری کائنات مقید ہے جس کی حسب ذیل تشریح کی جاتی ہے۔

(۱)	م سے مراد	ماضی کا زمانہ
(۲)	ح سے مراد	حال کا زمانہ
(۳)	م سے مراد	مستقبل کا زمانہ
(۴)	د سے مراد	دنیا یعنی کائنات

(آیت۔۴)

☆ انسان کے اندر چار ملک آباد ہیں یعنی غضب، شہوت، وہم و خیال جن پر عقل حکمران ہے، عقل کے وزیر نفس و قلب ہیں۔ عقل کی ہدایت کے لیے شریعت کی روشنی بخشی۔ عشاق کہتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے جماعت انسانی کو اچھے بُرے لوگوں سے مرکب فرمایا ہے۔ جیسے گھر میں بیت الخلا بھی ہوتا ہے آرام کمرہ بھی۔ ایسے ہی اس جماعت میں فرعون بھی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کہ جماعت انسانی کی احسن تقویم ہے۔ (آیت۔۵)

☆ نیکوکار بندہ کو بڑھاپے، بیماری، سفر میں اتنی ہی نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے جتنی وہ جوانی، تندرستی، اقامت میں کرتا تھا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے کاتبین فرشتے اس کی قبر پر تا قیامت عبادت کرتے رہتے ہیں جس کا ثواب اس صاحب قبر کو ملتا رہتا ہے۔ (آیت۔۶)

ترتیب مصطفوی ۔۹۶ سورۃ العلق ترتیب نزول ۔۱

☆ ظہور نبوت کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ ماہ تک سچی خوابیں آئیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبل نور کے غار حرا میں چلے گئے یعنی علیحدگی میں عبادت الٰہی میں مشغول رہنے لگے سترہ رمضان دوشنبہ کے دن سحر کے وقت اسی غار میں جبرائیل امین حاضر ہوئے۔ (آیت۔۱)

☆ کسی کا کسی کو توجہ دینا سینے سے لگا کر فیض دینا برحق ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سینے سے لگا کر فیضان الٰہی بخشا۔ (آیت۔۱)

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہور نبوت سے پہلے عارف باللہ عابد اور زاہد تھے اسی لئے قرآن نے فرمایا ھدی للناس یا ھدی للمتقین یہ نہ فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہادی ہیں۔ معراج کو جاتے ہوئے نبیوں کو نماز پڑھائی حالانکہ نماز لامکان میں پہنچ کر عطا ہوئی۔ (آیت۔۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے ہی جبرائیل امین کو جانتے اور پہچانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نہ ان سے ڈرے نہ پوچھا کہ تم کون ہو۔ اگر آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نہ پہچانتے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان آیات کا کلام الٰہی ہونا مشکوک ہوتا یہ شان نبوت کیا شان ایمان کے بھی خلاف ہے۔ (آیت۔۱)

☆ تلاوت قرآن شریف سے پہلے اعوذ اور بسم اللہ پڑھنا چاہیے حدیث شریف میں ہے کہ جو اچھا کام بغیر بسم اللہ کیا جائے وہ ناقص ہے۔ (آیت۔۱)

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اسی نام سے پار لگی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بسم اللہ کے ساتھ بلقیس کو خط لکھا تو ملک یمن قبضہ میں آیا۔ (آیت۔۱)

☆ حضرت آدم علیہ السلام نے پتوں پر لکھا پھر حضرت ادریس علیہ السلام نے ٹھیکریوں پر اور حضرت یوسف علیہ السلام نے کاغذ پر لکھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کاغذ کے موجد ہیں۔ قلم سے مراد وہ قلم ہے جس نے لوح محفوظ پر عالم کے تمام واقعات لکھے۔ (آیت۔۴)

☆ قلم سے مراد کاتب تقدیر فرشتے کا وہ قلم ہے جس سے وہ ماں کے پیٹ میں بچے کی تقدیر لکھتا ہے۔ رب تعالیٰ نے اس قلم کے ذریعے فرشتوں کو اور بندگان خاص کو لوگوں کی تقدیر پر مطلع فرمایا روح البیان نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب کا قلم ہیں جس کے ذریعے مخلوق کو علم عطا ہوا اور جو ان کی زبان سے نکلا وہ اٹل ہے۔ پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے یا انسانیت کی جان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ما کان وما یکون بلکہ تمام علوم قرآنیہ عطا فرمائے لیکن کسی مدرسہ یا استاد کے ذریعہ نہیں بلکہ بلاواسطہ۔ (آیت۔۴)

☆ انسان اپنی حد میں رہ کر اشرف المخلوقات ہے اگر انسانیت کی حد سے نکل جائے تو شیطان سے بدتر ہے۔ (آیت۔۶)

☆ جانور صرف سبزہ وغیرہ کھا لیتے ہیں مگر انسان کی غذا میں بیسیوں جھگڑے ہیں۔ جانوروں کی بیماریاں تھوڑی، علاج آسان ہے انسانی کی بیماریاں زیادہ علاج مشکل ہے۔ (آیت۔۶)

☆ رب تعالیٰ نے مال کی برائی اور علم کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ (آیت۔۷)

☆ ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف میں نماز سے روکا تھا اور اپنے دوستوں سے کہا تھا کہ اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں نماز پڑھتے دیکھوں تو ان کی گردن کچل دوں گا (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھ رہے تھے کہ وہ

Marfat.com

مردود اس بُرے ارادے سے بڑھا مگر فوراً اُلٹے پاؤں پیچھے بھاگا۔ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا تو بولا کہ میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کی خندق اور خطرناک پرندے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہل میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے کر دیتے۔ (آیت۔۱۰)

☆ اگر مقابر اولیاء اللہ پر ناجائز چیزیں ہوتی ہوں تو وہ مقامات متبرک ہی رہیں گے۔ (آیت۔۱۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوجہل کا سر کاٹ کر اس کی ناک کان میں سوراخ کر کے ان میں رسی ڈال کر اور پیشانی کے بال رسی میں باندھ کر مرے ہوئے کُتے کی طرح گھسیٹتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائے۔ (آیت۔۱۶)

☆ جب ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ معظمہ میں نماز سے روکا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جھڑک دیا۔ اس پر وہ بولا کیا مجھے آپ جانتے نہیں کہ مکہ معظمہ میں سب سے بڑا جتھے والا اور مجلس والا میں ہوں۔ اگر چاہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل نوجوانوں سے جنگل بھر دوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس میں فرمایا گیا کہ وہ اپنے ہم مجلس جتھے کو بلا لے۔ ہم اپنے زبانیہ فرشتوں کو بلا لیں گے۔ زبانیہ زبن سے بنا بمعنی پکڑنا۔ گرفتار کرنا، زبانیہ فرشتوں کی وہ جماعت ہے جو کفار کو محشر کے روز پکڑ کر دوزخ میں ڈالے گی۔ (آیت۔۱۸)

☆ ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمایا کہ ہم جماعت صحابہ کو بلا لیں گے بلکہ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانیہ فرشتوں کو بلا لیں گے۔ دوسرے یہ کہ تمام فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام ہیں کیونکہ زبانیہ فرشتے حق تعالیٰ کی ریزرو فوج ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیئے آنے کو تیار ہے۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر کرنے کو ورنہ کفار کی ہلاکت کے لیئے ایک ہی فرشتہ کافی ہے۔ (آیت۔۱۸)

☆ سجدے بہت قسم کے ہیں سجدہ عبادت، سجدہ نماز، سجدہ شکر، سجدہ تلاوت، سجدہ سہو، سجدہ دعا۔ (آیت۔۱۹)

ترتیب مصطفوی ۔۹۷ سورۃ القدر ترتیب نزول ۔۲۵

☆ اس رات کو شب قدر اس لیئے کہتے ہیں کہ یہ عزت والی رات ہے یا اس میں سال بھر کے ہونے والے واقعات کی فہرستیں و اندازے فرشتوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے فرشتوں کو ان کے کاموں کے اندازے بتا دیئے جاتے ہیں یا اس رات میں اس قدر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ غالباً یہ رات ستائیسویں رمضان ہے کیونکہ یہاں لیلۃ القدر تین جگہ ارشاد ہوا اور لیلۃ القدر میں نو حروف ہیں۔ ۹ x ۳ = ۲۷ نیز اس سورت میں تیس کلمے ہیں۔ ۳۰ کی ستائیسواں لفظ ہی ہے یعنی پوری شب قدر از مغرب تا فجر ان ہزار مہینوں سے مطلقاً افضل ہے جو شب قدر سے خالی ہوں۔ (آیت۔۲)

Marfat.com

☆ وہ روح فرشتہ جس کی بے شمار زبانیں ہیں جن سے مختلف لغات میں حمد الٰہی کرتا ہے اور رات تمام زبانوں سے مومنین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے روئے زمین پر خصوصاً مسجدوں اور مومنین عابدین کے گھروں میں اترتے رہتے ہیں۔

(آیت۔۳)

☆ شب قدر وغیرہ معظم وقتوں کی برکات زمین پر زیادہ ظاہر ہوتی ہیں جسے حاصل کرنے فرشتے یہاں آتے ہیں چوتھے یہ کہ بعض فرشتے صرف آسمان پر رہتے ہیں بعض صرف زمین پر، بعض زمین و آسمان میں دن رات آتے رہتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو صرف شب قدر میں زمین پر آتے ہیں۔ پانچویں یہ کہ اگرچہ ساری شب قدر افضل ہے مگر اس کا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے کہ اس وقت سارے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں۔

(آیت۔۴)

ترتیب مصطفوی ۔۹۸ سورۃ البیّنۃ ترتیب نزول ۔۱۰۰

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے رسول ہیں۔ (آیت۔۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل گزرنے والی اُمتوں سے قبر میں سوال و جواب نہ ہوتے تھے۔ (آیت۔۲)

☆ قرآن شریف تمام صحیفوں کا جامع ہے۔ ہر طرح پاک ہے کہ پاک جگہ سے پاک فرشتوں کے ذریعے پاک نبی پر آیا۔ ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا۔ نیز ہر قسم کے ردوبدل سے محفوظ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت معجزہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے سیکھے بغیر قرآن پڑھا اور پڑھایا، سمجھا اور سمجھایا۔ (آیت۔۲)

ترتیب مصطفوی ۔۹۹ سورۃ الزلزال ترتیب نزول ۔۹۳

☆ قیامت کے قریب عام زمین پر سخت زلزلہ آئے گا جس سے زمین پھٹ کر اپنے اندر کے دفینے خزانے اور سونے چاندی کی کانیں نکال پھینکے گی۔ تب تو بوجھ سے مراد دفینے وغیرہ ہیں دوسرا یہ کہ قیامت کے دن دوسرے نفخہ پر صور کی آواز کے صدمے سے زمین پر سخت زلزلہ آئے گا اور زمین پھٹ کر اپنے اندر کے مدفون جن وانس کی نعشیں نکال دیں گی۔ خیال رہے کہ جن و انس اپنی زندگی میں زمین پر بوجھ ہیں بعد دفن زمین کا بوجھ۔ اس لیئے انہیں ثقلین کہا جاتا ہے یہ بھی خیال رہے کہ زمین کا زلزلہ کبھی کسی چیز کی عظمت کے اظہار کے لیئے آتا ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا کبھی رحمت کے لیئے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر شام کے موقعہ پر بحیرہ راہب کے عبادت خانہ میں زلزلہ آیا۔ (آیت۔۳)

☆ قیامت میں سات گواہ ہوں گے زمین، آسمان، وقت خود ہمارے ہاتھ پاؤں، کاتب اعمال فرشتے، اعمالنامہ، اللہ تعالیٰ، زمین کی گواہی کفار کے خلاف نہ تو عداوت کی وجہ سے ہوگی کیونکہ زمین ماں کی طرح انسان کی اصل ہے اور ماں اولاد کی دشمن

Marfat.com

نہیں ہوتی نہ خباثت نفس کی بنا پر کیونکہ زمین نفس اور نفسانی خباثتوں سے پاک ہے۔ محض حکم الٰہی سے گواہ بنے گی۔ لہٰذا بالکل حق اور صحیح گواہی ہوگی۔ جس طرح زمین میں پانی وغیرہ جذب کر لینے کی صلاحیت ہے اسی طرح ہمارے قول و عمل کو بھی اپنی گرفت میں لینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آج سب کچھ جذب کر رہی ہے۔ قیامت کے دن بیان کر دے گی۔

(آیت۔۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم ثمود کی زمین میں ٹھہرنے سے منع فرما دیا تھا حرمین طیبین کی زمین تا قیامت برکت والی رہے گی۔ آج سائنس نے ثابت کر دیا کہ ابتدائے عالم سے اب تک کی ساری آوازیں ہوا میں محفوظ ہیں اور گزشتہ لوگوں کی آوازیں سننے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اگر زمین ہمارے اعمال، کلام، سعادت، نحوست، محفوظ رکھے اور کل قیامت کو بیان کر دے تو کیا تعجب ہے۔ قیامت کے دن مردے قبروں سے نکل کر مختلف حالات میں محشر کی طرف جائیں گے۔ کوئی سواری پر تیز یا سست اور کوئی پیدل، کوئی منہ کے بل، کوئی اندھا، کوئی انکھیارا، کوئی کالا، کوئی گورا یا محشر کے حساب سے فارغ ہو کر کوئی عرش کے داہنے راستے سے جنت کو جائے گا کوئی بائیں راستے سے دوزخ میں پھینکا جائے گا۔

(آیت۔۶)

☆ جو مسلمان ذرہ بھر نیکی کرے گا اس کی جزا دیکھے گا اور جو کافر ذرہ بھر برائی کرے گا اس کی سزا بھگتے گا۔

(آیت۔۷)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۰ سورۃ العٰدیٰت ترتیب نزول ۔۱۴

☆ حُب مال چار طرح کی ہے۔ حب ایمانی جیسے حج وغیرہ کے لیئے مال کی چاہت۔ حب نفسانی جیسے اپنے آرام و راحت کے لیئے مال کی رغبت۔ حب طغیانی جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لیئے مال سے محبت۔ حب شیطانی یعنی گناہ و سرکشی کے لیئے مال کی محبت۔

(آیت۔۷)

☆ قیامت میں جانور بھی اُٹھیں گے ان کی تعداد انسانوں سے زیادہ ہوگی۔ لیکن اُٹھتے وقت انسان جانوروں کی طرح بے عقل ہوں گے۔

(آیت۔۹)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۱ سورۃ القارعہ ترتیب نزول ۔۳۰

☆ قیامت کے غم سے حضرات انبیا و اولیا محفوظ ہوں گے۔

(آیت۔۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت، خود قیامت، بلکہ دوزخ و جنت اور وہاں کے عذاب و ثواب معراج شریف کی رات کو ملاحظہ فرمائے۔

(آیت۔۵)

Marfat.com

☆ فرشتوں اور جانوروں کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا کہ ان کے لیئے نہ جنت ہے نہ دوزخ ہے۔ کافر جنات کے لیئے اگرچہ دوزخ ہے مگر مومن جنات کے لیئے جنت نہیں۔ لہٰذا ان کے اعمال کا بھی وزن نہیں۔ (آیت۔۷)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۲ سورۃ التکاثر ترتیب نزول۔۱۶

☆ بطور فخر شیخی گناہ ہے۔ خواہ علم پر ہوں یا مال پر یا عزت و اعمال پر اور زیادہ طلبی دین کی تو اچھی ہے مگر دنیا کی ہوس بُری ہے۔ خصوصاً جبکہ رب تعالیٰ سے غافل کردے یہی تکاثر سے مراد ہے۔ (آیت۔۲)

☆ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں مال، اہل قرابت، اعمال۔ پہلے دونوں لوٹ آتے ہیں اعمال ساتھ رہ جاتے ہیں۔ اپنا مال وہی ہے جو بندہ کھا کر ہضم کرلے یا پہن کر پھاڑ دے یا خیرات کر کے آگے بھیج دے۔ (آیت۔۲)

☆ فخر کے لیئے زیارت قبور ممنوع ہے زیارت قبور اپنی موت کو یاد کرنے کے لیئے ہو یا فاتحہ خوانی کے لیئے یا صاحب قبر سے فیض حاصل کرنے کے لیئے ہو تو جائز ہے۔ (آیت۔۲)

☆ مرنے کے بعد مومن کو تو دوزخ دکھا کر فوراً چھپا دی جاتی ہے پھر ہمیشہ کے لیئے جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے تاکہ خوشی زیادہ ہو۔ کافر کو قبر میں پہلے تو جنت دکھا کر چھپا دی جاتی ہے پھر ہمیشہ کے لیئے دوزخ کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے تاکہ اسے حسرت ہو۔ (آیت۔۶)

☆ بعد موت تین وقت اور تین جگہ حساب ہوگا قبر میں ایمان کا، حشر میں ایمان و اعمال کا، دوزخ کے کنارے سے نعمتوں کے شکر کا۔ (آیت۔۷)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۳ سورۃ العصر ترتیب نزول۔۱۳

☆ ایک دفعہ کلدہ بن امیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بولا کہ تم تو تجارتی کاروبار میں بہت ہوشیار تھے۔ تم نے یہ کیا خسارہ اٹھایا کہ اسلام قبول کر کے امیروں کی دوستی کے عوض غریبوں کی محبت اور چند معبودوں کے مقابلہ میں ایک اللہ کی عبادت قبول کرلی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن متقی نقصان میں نہیں رہتا۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید میں یہ سورت نازل ہوئی۔ (آیت۔۱)

☆ زندگی کا نفع بندگی ہے ورنہ شرمندگی۔ (آیت۔۲)

☆ بادشاہ خراب ہو تو ملک کا نظام خراب ہے دل بدعقیدہ ہو تو نیکیاں برباد ہیں۔ (آیت۔۴)

Marfat.com

☆ عضو کے الگ الگ کام ہیں ہر کام تین طرح کا ہے۔ مباح، ثواب، گناہ۔ مباح وثواب کا کام کرو۔ گناہ سے بچو۔ (آیت۔۳)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۴ سورۃ الھمزۃ ترتیب نزول ۔۳۲

☆ سامنے برا کہنا ھمز ہے، پیچھے برا کہنا لمز ہے۔ زبان سے برا کہنا ھمز ہے اشاروں سے برا کہنا لمز ہے۔ بلاواسطہ کسی کو برا کہنا ھمز ہے، اس کی کسی چیز کو برا کہنا لمز۔ صراحتہ برا کہنا ھمز ہے۔ رمز واشارہ سے بُرا کہنا لمز ہے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ سلم کی گستاخی کی تین صورتیں ہیں اور تینوں کفر ہیں۔ کھلی گستاخی کرنا جیسے انک لمجنون شان اقدس میں ذو معنی لفظ بولنا۔ (آیت۔۲)

☆ جو مال نفسانی یا شیطانی راہ میں خرچ ہو وہ فانی ہے مگر جو رحمانی راہ میں خرچ ہو وہ باقی اور جاودانی ہے۔ (آیت۔۳)

☆ رب تعالیٰ نے انسان کی اندرونی آگیں دو طرح کی پیدا کی ہیں۔ حسد کی آگ اور عشق کی آگ۔ حسد کی آگ ایمان وعبادات کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ عشق کی آگ محبوب کے سوا سب کچھ جلا ڈالتی ہے۔ ذبح اسماعیل اور شہادت کربلا میں آتش عشق کی جلوہ گری تھی۔ شیطان کی مردودیت، یزید کا ظلم آتش حسد کی بناء پر ہوا۔ ان کفار کو دوزخ کی کوٹھڑیوں میں بند کر کے آتشیں لوہے کے ستونوں سے بندشیں مضبوط کر دی جائیں گی۔ (آیت۔۷)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۵ سورۃ الفیل ترتیب نزول ۔۱۹

☆ ابرہہ نے دیکھا کہ یمن والے اپنی نذر و نیاز و تحفے کعبہ معظمہ بھیجا کرتے ہیں اس سے اس کے دل میں حسد پیدا ہوا۔ اس نے کعبہ کے مقابل صنعا میں سنگ مرمر کا ایک جڑواں گھر بنایا جس کا نام قلیس رکھا۔ اہل یمن سے اس کا طواف وغیرہ کرانا شروع کیا۔ زبیر بن عمرو کی نے وہاں پہنچ کر موقعہ پا کر قلیس میں پاخانہ کر دیا۔ پھر مکہ معظمہ کے ایک مسافر قافلہ نے قلیس کے پاس آگ جلائی جس کی چنگاری اڑ کر قلیس میں جا پڑی اور وہ جل گیا جس پر ابرہہ جل بھن گیا اور بارہ ہاتھی اور بڑا لشکر لے کر کعبہ ڈھانے کے لیئے مکہ معظمہ پہنچا۔ وادی محسر میں اترا کیونکہ اس کا بڑا ہاتھی محمود اس سے آگے نہ بڑھا۔ ابرہہ کے لشکریوں نے حضرت عبدالمطلب کے اونٹ پکڑ لیئے۔ آپ ابرہہ کے پاس گئے۔ وہ بہت تعظیم سے پیش آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اونٹ میرے ہیں اور کعبہ رب کا ہے اسے وہی بچائے گا۔ آخر جدہ کی طرف سے سبز رنگ کی چھوٹی چڑیاں نمودار ہوئیں ہر ایک کے پاس مسور کے دانے کے برابر تین تین پتھر تھے۔ ایک چونچ میں، ایک ایک پنجوں میں۔ ان پر یہ پتھر پڑے جن سے یہ سب ہلاک ہوئے۔ یہ واقعہ ۱۷ محرم کو ہوا۔ (آیت۔۱)

Marfat.com

☆ وہ چڑیاں ابرہہ کے لشکر کو تاک تاک کر اس پر پتھر مارتی تھیں جس پتھر پر جس کافر کا نام لکھا تھا وہی اسے لگتا تھا۔ خود کو توڑ کر سر کو پھوڑ کر، جسم کو چیر کر، ہاتھی کو پھاڑ کر زمین میں سوراخ کر دیتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان چڑیوں کو پتھروں کی بھی پہچان تھی اور ہر کافر کی بھی کہ ڈاکیہ کی طرح ہر پتھر اس کے نام والے کافر پر پہنچاتی تھیں۔ جانوروں میں بھی شعور اور کافر و مومن کی پہچان ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی اور ہدہد کی دانائی تو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ شیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سفینہ کی حفاظت کی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ چڑیاں پتھروں پر لکھے ہوئے نام کو بھی جانتی تھیں اور اتنی بڑی انسانی بھیڑ میں ہر کافر کو چھانٹ سکتی تھیں اور ایسا درست نشانہ لگاتی تھیں کہ ہر پتھر کافر کی کھوپڑی پر پڑتا تھا۔ اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اس لئے انکار کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو کیسے پہچانیں گے۔ (آیت۔۵)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۶ سورۃ القریش ترتیب نزول ۔۲۹

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ یہ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ قریش چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور حرم کے باشندے، کعبہ کے خادم، زمزم کے منتظم اور آخر میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نسب ہیں۔ (آیت۔۱)

☆ جب مکہ والوں نے مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کیا تو رب تعالیٰ نے ان پر بارش اور غلہ کی درآمد بند کر دی پھر جب انہوں نے کھولا تو بارشیں ہوئیں اور درآمد شروع ہو گئی اور انہیں بھوک سے امن ملی اس سے معلوم ہوا کہ بھوک میں روٹی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس کا شکر لازم ہے۔ (آیت۔۴)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۷ سورۃ الماعون ترتیب نزول ۔۱۷

☆ نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں۔ کبھی نہ پڑھنا، پابندی سے نہ پڑھنا، بلاوجہ مسجد میں نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، بلاوجہ بغیر جماعت پڑھنا، نماز صحیح طریقہ سے ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کسل و سستی، بے پروائی سے پڑھنا۔ اسی لئے فقہا فرماتے ہیں کہ آستین چڑھا کر، رومال کاندھے یا سر پر ٹکا کر، بٹن کھلے چھوڑ کر نماز پڑھنا منع ہے کہ یہ سستی اور بے پروائی کی علامت ہے۔ (آیت۔۷)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۸ سورۃ الکوثر ترتیب نزول ۔۱۵

Marfat.com

☆ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے قاسم علیہ السلام کا انتقال مکہ معظمہ میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا تو عاص بن وائل وغیرہ کفار نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابتر یعنی منقطع النسل ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ آپ کا نام رہے گا نہ دین پروان چڑھے گا۔ (آیت۔۱)

☆ حوض کوثر کی وسعت ایک ماہ کا راستہ ہے۔ یاقوت و موتیوں پر جاری ہے۔ اس کے کنارے پر ایک ایک موتی کے بے شمار خیمے، سرسبز درختوں کی قطاریں ہیں۔ اس کے کوزے ستاروں کی طرح بے شمار ہیں اس کی ایک نہر جنتیوں کے گھروں میں ہے دوسری نہر میدان محشر میں ہوگی جس سے مرتدین روکے جائیں گے۔ (آیت۔۱)

☆ نماز بنج گانہ کی پابندی کرو یا اس عطا خسروانہ کے شکریہ میں نوافل پڑھو یا نماز بقرعید ادا کرو اور نماز بقرعید کے بعد قربانی کرو۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نماز کی پابندی رب تعالیٰ کی نعمتوں کا بہترین شکریہ ہے۔ (آیت۔۲)

ترتیب مصطفوی ۔۱۰۹ سورۃ الکافرون ترتیب نزول ۔۱۸

☆ بعض سرداران قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ کچھ باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کی مان لیں اور کچھ باتیں ہم آپکے دین کی قبول کر لیتے ہیں یا ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بتوں کو پوجیں اور ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی ہم عبادت کریں۔ اس طرح ہماری آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح ہو جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ اللہ میں شرک نہیں کر سکتا تو وہ بولے اچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بتوں کو تعظیماً چوم ہی لیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مان لیں گے تب یہ سورت نازل ہوئی۔ (آیت۔۱)

☆ انسان چار وجہ سے گمراہ ہوتا ہے۔ دین حق سے بے خبری (حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائشی عارف ہیں) نفس امارہ کی شرارت سے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس امارہ نہیں) شیطان کے بہکانے سے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم شیطان سے محفوظ ہیں) بری صحبت سے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے دوسرے رنگتے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہاں گمراہی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ انسان دنیاوی معاملات میں نرم ہو مگر دین میں نہایت سخت ہوتا کہ کفار اس سے مایوس ہوں۔ (آیت۔۴)

☆ جو سوتے وقت یہ سورۃ پڑھ لیا کرے انشاء اللہ اسے خاتمہ بالخیر نصیب ہوگا۔ (آیت۔۶)

ترتیب مصطفوی ۔۱۱۰ سورۃ النصر ترتیب نزول ۔۱۱۴

Marfat.com

☆ صحابہ کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ صحابہ بدر ۳۱۳ خلفائے راشدین ۴ ہیں۔ یہ تعداد انبیاء ورسل ومرسلین کی تعداد کے برابر ہے۔ (آیت۔۲)

☆ اس کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔ پھر آیت کلالہ نازل ہوئی اسکے بعد آپ پچاس دن بقید حیات رہے۔ پھر واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ (البقرہ۔۲۸۱) اتری جس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سات دن حیات رہے غرضیکہ روایات مختلف ہیں۔ (آیت۔۳)

ترتیب مصطفوی ۔۱۱۱ سورۃ اللھب ترتیب نزول ۔۶

☆ جب آیت کریمہ واندر عشیرتک الاقربین (شعرا۔۲۱۴) اتری تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور اپنے تمام اہل قرابت کو آواز دے کر وہاں جمع فرمایا اور توحید ورسالت کی تبلیغ فرمائی تو ابولہب جل کر بولا کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔ کیا تم نے اسی لیئے ہم کو یہاں جمع کیا۔ (آیت۔۱)

☆ قرآن کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدگوی ہے کہ قرآن کریم نے اس کے متعلق کبھی فرمایا زینم، کبھی فرمایا ابتر، کبھی فرمایا تَبَّتْ یَدَا، کبھی فرمایا لَنْ یَّغْفِرَ اللہ لھم (التوبہ۔۸۰) ایسی سخت سزائیں کسی اور مجرم کے متعلق کی ذکر نہ ہوئیں۔ (آیت۔۱)

☆ عبدالمطلب کا بیٹا جو بنی بنت ہاجرہ کے شکم سے تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علاتی (سوتیلا) چچا تھا کیونکہ حضرت عبداللہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ کے شکم سے تھے جو عبدالمطلب کی دوسری بیوی تھیں۔ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ اس کی کنیت ابولہب تھی۔ بہت خوبصورت اور مالدار تھا۔ اس کے بیٹے عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں رقیہ وکلثوم تھیں۔ اس سورت کے نزول کے بعد ابولہب نے ان صاحبزادیوں کو طلاق دلوادی۔ عتبہ کا منہ سونگھ کر شیر نے پھاڑ ڈالا۔ (آیت۔۱)

☆ ابولہب کی ہلاکت جنگ بدر کے ایک ہفتہ بعد ہوئی کالے دانہ کی بیماری سے مرا جسے عربی عدساء کہتے ہیں اہل عرب اسے متعدی بیماری سمجھ کر اس سے بہت بچتے تھے۔ اس لیے تین دن تک اس مردود کی لاش پڑی رہی پھول پھٹ کر بدبو دینے لگی تو حبشی مزدوروں سے پھینکوائی گئی۔ (آیت۔۳)

☆ ام جمیلہ بنت حرب ابن امیہ یعنی ابوسفیان کی بہن، اس کا نام عوراء تھا، کنیت ام جمیلہ، یہ بھی دوزخ میں جائے گی کیونکہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت دشمن تھی کہ جنگل سے کانٹے دار لکڑیوں کا بوجھ سر پر لاد لاتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں بچھاتی تھی تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں چبھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچے۔ (آیت۔۴)

Marfat.com

☆ ایک دن جمیلہ بوجھ لا رہی تھی اور سخت دھوپ و گرمی تھی۔ تھک کر آرام کے لیئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔ ایک فرشتہ نے رب تعالیٰ کے حکم سے اس گٹھے کو نیچے سے کھینچا جس سے گٹھا تو پیچھے گرا اور اس کے گلے میں پھانسی لگ گئی۔ وہ وہاں ہی ذلت سے مر گئی۔ (آیت۔۴)

ترتیب مصطفوی ۔۱۱۲ سورۃ الاخلاص ترتیب نزول ۔۲۲

☆ کفار عرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے متعلق سوال کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سونے کا ہے یا چاندی کا۔ وہ کیا کھاتا پیتا ہے اس کا حسب نسب کیا ہے۔ (آیت۔۱)

☆ اس سورت کے بڑے فضائل ہیں اس کی تین بار تلاوت کا ثواب پورے قرآن کے ثواب کے برابر ہے جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور اگر گھر خالی ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے اور ایک بار سورۃ قل ھو اللہ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔ (آیت۔۱)

☆ اسلام میں اولیاء اللہ اور فرشتے عالم کا انتظام کرتے ہیں۔ (آیت۔۲)

☆ یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔ (آیت۔۳)

ترتیب مصطفوی ۔۱۱۳ سورۃ الفلق ترتیب نزول ۔۲۰

☆ ۷ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد رؤسا یہود نے لبید بن اعصم یہودی سے کہا کہ تو اور تیری لڑکیاں جادوگری میں یکتا ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر۔ لبید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک یہودی غلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکستہ کنگھی کے دندانے اور کچھ بال شریف حاصل کر لیئے اور موم کا ایک پتلا بنایا۔ اس میں گیارہ سوئیاں چبھوئیں۔ ایک تانت میں گیارہ گرہیں لگائیں۔ یہ سب کچھ اس پتلے میں رکھ کر بیر رواں میں پانی کے نیچے ایک پتھر کے نیچے دبا دیا اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال شریف میں یہ اثر ہوا کہ دنیاوی کاموں میں بھول ہو گئی۔ چھ ماہ تک یہ اثر ہوا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ دونوں سورتیں فلق و ناس لائے جن میں گیارہ آیتیں ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جادو کی خبر دی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کنوئیں پر اتارا گیا۔ آپ نے جادو کا یہ سامان پانی کی تہہ سے نکالا۔ چھ ماہ تک یہ اثر رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورتیں پڑھیں ہر آیت پر ایک گرہ کھلتی تھی جب تمام گرہ کھل گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفا ہو گئی۔ (آیت۔۱)

Marfat.com

☆ دفع جادو کے لیئے دعائیں، تعویز و منتر کرنا جائز ہے۔ (آیت۔۲)

☆ چاند جب گرہن میں سیاہ ہو جائے یا آخر مہینہ میں غائب ہو جائے کیونکہ ان اوقات میں جادو زیادہ کیا جاتا ہے۔ (آیت۔۴)

☆ لبید کی جادوگر لڑکیاں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تانت دھاگے پر گرہیں لگا کر پھونکیں ماریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب جادوگر کے دم میں اثر ہے تو اللہ کا نام پڑھ کر دم کرنے میں ضرور تاثیر ہے۔ (آیت۔۴)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں پر دم فرماتے تھے۔ (آیت۔۵)

☆ حسد ہی وہ پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے ہوا اور زمین پر قابیل سے ہوا۔ ان کا انجام سب کو معلوم ہے اس سے معلوم ہوا کہ جادو اور حسد سب بدتر جرم ہیں کہ عام شروں کے بعد انکا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ (آیت۔۵)

ترتیب مصطفوی ۔۱۱۴ سورۃ الناس ترتیب نزول ۔۲۱

☆ بُرے خیال کو وسوسہ کہا جاتا ہے۔ اچھے خیالات کو الہام کہتے ہیں۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اس پر لاحول پڑھنی چاہیے اور الہام فرشتے کی معرفت رب تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ (آیت۔۴)

☆ نفس امارہ کے غلبہ میں وسوسے زیادہ آتے ہیں۔ نفس مطمئنہ کے غلبہ میں الہام زیادہ ہوتا ہے۔ (آیت۔۴)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شب کو بستر پر پہنچ کر یہ دونوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے تمام جسم شریف پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ ہر مسلمان کو یہ عمل کرنا چاہیے۔ (آیت۔۶)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کی شان

حمد رب ہے مصطفیٰ کی شان ہے قرآن میں
دین کی تعلیم ہے ایمان ہے قرآن میں

اس کو مولا نے کہا ہے آپ فرقانِ حمید
اس کی یکتائی کی ہر برہان ہے قرآن میں

نور کا منبع ہے یہ ، حکمت کا بحرِ بے کنار
روشنی ہے علم ہے عرفان ہے قرآن میں

تزکیہ و صبر تسلیم و رضا کا درس ہے
اِک نظامِ عدل ہے ، احسان ہے قرآن میں

ولولہ انگیز ہیں آیات اس منشور کی
فرد کے ہر درد کا درمان ہے قرآن میں

زندہ کر دیتا ہے یہ اقوامِ مردہ کے ضمیر
قادر و قیوّم کا فیضان ہے قرآن میں

جس میں پوشیدہ ہیں الہام و فراست کے گہر
حکمت و اسرار کی وہ کان ہے قرآن میں

اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہو انسان کا
خود مخاطب عبد سے رحمان ہے قرآن میں

ہے یہی شہزاد رب کی آخری زندہ کتاب
ریب سے خالی ہے جو فرمان ہے قرآن میں

رشحات فکر:
علامہ محمد شہزاد مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتوں آسمانوں کا تذکرہ

پہلا آسمان

آسمان کا نام برقیعا ہے جو سبز زمرد کا بنا ہوا ہے۔ جس کے دربان کا نام علینا ہے جہاں ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں جن کی عمر مبارک ایک ہزار سال ہوئی۔

دوسرا آسمان

آسمان کا نام ارفلمون ہے جو چاندی کا بنا ہوا ہے جس کے دربان کا نام زمیالیل ہے جہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ السلام تشریف رکھتے ہیں جن کی عمر مبارک بالترتیب ۳۰ اور ۳۳ سال تھی۔ دونوں حضرات مجرد تھے۔ تیس سال کی عمر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل مقدس نازل ہوئی۔ حضرت یحییٰ علیہ اسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ۵۷۰ سال قبل زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور پھر آخر میں اتارے جائیں گے۔ آپ علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام آسمانوں پر زندہ وسلامت ہیں جبکہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام زمین پر زندہ وسلامت ہیں۔

تیسرا آسمان

آسمان کا نام فیدون ہے جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے جس کے دربان کا نام کوکب بائیل ہے جہاں حضرت یوسف علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۱۱۰ سال ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے، چاند اور سورج ان کو سجدہ کر رہے ہیں جس کا تذکرہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک سورۃ کی آیت مبارکہ نمبر ۴ کیا ہے۔

Marfat.com

چوتھا آسمان

آسمان کا نام ماعون ہے جو سفید موتیوں کا بنا ہوا ہے جس کے دربان کا نام مومن بائیکل ہے۔ جہاں حضرت ادریس علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۳۵۰ سال ہوئی۔ آپ علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ آپ علیہ السلام صائم الدہر تھے۔ شام کے وقت کھانا بہشت سے آتا تھا۔ آپ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے۔

پانچواں آسمان

آسمان کا سفخن جو سبز یاقوت کا بنا ہوا ہے جس کے دربان کا نام سفیطا ہے جہاں حضرت ہارون علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی عمر مبارک ۱۲۲ سال ہوئی۔

چھٹا آسمان

آسمان کا نام دفنا ہے۔ جو زرد یاقوت کا بنا ہوا ہے جس کے دربان کا نام دریابیل ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں جن کی عمر مبارک ۱۲۰ سال ہوئی۔ آپ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی آپ علیہ السلام کی شادی مبارک سفورا سے ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے اپنا عصاء دریا نیل میں مار کر اپنی قوم کے لیے راستہ پیدا کیا۔

ساتواں آسمان

آسمان کا نام شموا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے نور سے بنا ہوا ہے جس کے دربان کا نام نور بائیل ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں جس پر بیس صحیفے نازل ہوئے تھے۔ آپ علیہ سلام کی عمر مبارک ۲۰۰ سال ہوئی آپ علیہ السلام طوفان نوح علیہ السلام کے ۲۶۳ سال بعد نمرود بادشاہ کے عہد میں پیدا ہوئے۔

صاحبزادہ محمد سلیم شامی

بھل کھتری اویسی نقسبندی عفی عنہ اللہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تُبّع شاہ یمن کی حجاز مقدس پر چڑھائی

تُبّع ثانی ابوکرب اسعد حمیری شاہ یمن جب حجاز مقدس آیا تو انصار نے اس سے یہودیوں کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں کی شکایت کی سو اس نے مدینہ کو برباد کرنے اور یہودیوں کی بیخ کنی کا عزم مصمم کرلیا۔ چنانچہ وہ مدینہ آیا اور یہودیوں کے ہاں ٹھہرا۔ ایک عمر رسیدہ یہودی عالم نے اس سے کہا خوفزدہ ہونا یا غضبناک ہوکر سبک سر ہونا بادشاہ کی شان سے بعید ہوتا ہے وہ اس سے کہیں بالاتر ہوتا ہے کہ تنگ دلی کا مظاہرہ کرے یا عفو و درگزر کا دامن چھوڑ دے یہ شہر اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ہجرت ہے جو ابراہیمی دین کے ساتھ مبعوث ہوگا۔ تُبّع نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا تذکرہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آیا اور لوٹ گیا اور (جاتے ہوئے) کعبہ شریف کو غلاف چڑھایا، اس کے اسلام کے متعلق یہ اشعار ہیں۔

شَھِدَتْ عَلٰی اَحْمَدٍ اَنَّہٗ نَبِیٌّ مِّنَ اللّٰہِ بَارِیُ النَّسَمِ

میں نے نبوت احمد کی گواہی دی کہ وہ اللہ کی طرف سے سچے پیغمبر ہیں

فَلَوْ مَدَّ عُمْرِیْ اِلٰی عُمُرِہٖ لَکُنْتُ وَزِیْرًا نَّہٗ وَابْنَ عَمِّ

اگر میں ان کے زمانہ بعثت تک زندہ رہا تو ان کا وزیر بنوں گا اور چچیرا بھائی

وَجَاھَدْتُّ بِالسَّیْفِ اَعْدَاءَہٗ وَفَرَّجْتُ عَنْ صَدْرِہٖ کُلَّ غَمِّ

اور ان کے دشمنوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کروں گا اور ان کے سینے سے ہر غم دور کروں گا

لَہٗ اُمَّۃٌ سُمِّیَتْ فِی الزَّبُوْرِ وَاُمَّتُہٗ فِیْہِ خَیْرُ الْاُمَمِ

ان کی امت کا تذکرہ زبور میں آیا ہے جسے خیر الامم کہا گیا ہے

وَیَاْتِیْ بِعْدَھُمْ رَجُلٌ عَظِیْمٌ نَبِیٌّ لَایُرَخِّصُ فِی الْحَرَامِ

حاشیہ یہ حضور صلی اللہ وعلیہ آلہ وسلم کے ظہورِ اقدس سے کئی سو سال پہلے کہی گئی نعت کے اشعار ہیں جو بارگاہ رسالت میں مقبول ہوئے اور یوں خوش بخت تُبّع حمیری کو حضور علیہ السلام کا پہلا نعت گو ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

Marfat.com

اس کے بعد ایک عظیم آدمی آئے گا یعنی ایسا نبی جو حرم کی حرمتوں کو پامال نہیں کرے گا

یُسَمّٰی اَحْمَدُ یَا لَیْتَ اَنِّی اُعَمَّرُ بَعْدَ مَیْعَثِہٖ بِعَامٍ

اُس کا اسم گرامی احمد ہوگا اے کاش! میں ان کی بعثت کے ایک سال بعد تک زندہ رہوں

جس شخص نے تبع کو مدینہ شریف تباہ کرنے سے باز رکھا تھا اس کا نام شامول تھا اور وہ ایک یہودی عالم تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ اس نے تبع کو یہ الفاظ کہے۔

''اے بادشاہ! یہ شہر اس نبی کا مقام ہجرت ہے جو نبی اسماعیل میں سے ہوگا۔ اس کی جائے پیدائش مکہ ہوگی اور نام اقدس اس کا ''احمد'' ہوگا اور دارالہجرت میں جہاں آپ اس وقت قیام پذیر ہیں یہاں اس کے اصحاب اور دشمنوں کے مابین ایک عظیم لڑائی ہوگی تبع نے سوال کیا ان سے قتال کون کرے گا؟ جبکہ وہ نبی ہوگا۔ اس نے جواب دیا اس کی قوم اس سے لڑے گی پوچھا اس کا مدفن کہاں ہوگا؟ اس یہودی عالم نے کہا: ''اسی شہر میں'' تبع نے پھر دریافت کیا جب ان کے درمیان لڑائی ہوگی تو فتح کس کو نصیب ہوگی۔ اس نے کہا: اس نبی کو اور کبھی اس کے دشمنوں کو مگر آخر کار مکمل کامیابی اسی نبی کو ہوگی۔ اس کے بعد کوئی ان سے اختلاف و نزاع نہ کرے گا۔ ان سوالات کے بعد تبع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف و علامات کے بارے میں سوال کیا تو اس یہودی عالم نے پوری تفصیل کے ساتھ آپ کی نشانیاں بیان کر دیں جس وقت شامول نے ظہور نبوت کی یہ نشانیاں بیان کیں اس وقت اس کے ہمراہ اور بھی یہودی علما تھے انہوں نے کہا: ہم یہیں رہیں گے شاید ہم بعثت ''احمد'' کے زمانے کو پالیں یا ہماری اولادوں کو یہ سعادت حاصل ہو جائے چنانچہ تبع نے ہر ایک کو ایک کنیز اور مال و متاع عطا کیا اور وہ مدینہ شریف ہی میں اقامت پذیر ہو گئے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک گھر تعمیر کروایا روایت کیا جاتا ہے کہ گھر ابوایوب انصاری کا گھر ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے وقت نزول اجلال فرمایا تھا۔ تبع نے روانگی کے وقت حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام ایک خط لکھ کر چھوڑا جو ان یہودی خاندانوں میں متوارث رہا۔ وہ اس خط کی بڑی حفاظت کرتے رہے تا آنکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہو گئی اور پھر آپ ہجرت فرما کر مدینہ شریف کو دار ہجرت بنایا تو انہوں نے یہ خط آپ کو نکال کر دیا۔''

ابن عساکر کی روایت ہے کہ تبع مکہ شریف آیا کعبہ شریف کو غلاف چڑھا کر عازم مدینہ ہوا اس کے ساتھ ایک لاکھ تیس ہزار سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ تھے جب مدینہ شریف پہنچا، چار سو علماء و حکماء کو جمع کیا۔ ان علماء نے اس شرط پر تبع کی بیعت کی کہ وہ مدینہ شریف نہیں چھوڑیں گے۔ تبع نے اس بات کی حکمت پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ کعبہ شریف اور اس شہر کا شرف اس ہستی کے ساتھ ہے جس کا ظہور ہونے والا ہے اور اس کا اسم گرامی ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہے تو تبع نے وہاں قیام کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک کاشانہ اقدس تعمیر کرنے اور ان تمام علماء کے لیے چار سو گھر بنانے کا حکم دیا نیز ہر ایک کے لیے ایک ایک کنیز خرید کر آزاد کی۔ پھر ان کنیزوں سے ان کے نکاح کر دیئے اور انہیں مال و متاع سے نواز کر بعثت نبی تک وہیں اقامت گزیں رہنے کا حکم دیا اور ایک خط نبی کریم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لکھ کر ان کے حوالے کیا جس میں اس نے آپ علیہ السلام پر ایمان لانے کا تذکرہ کیا یہ شعر بھی اس خط میں مرقوم تھا۔

شَهِدتُّ عَلٰی اَحْمَدٍ اَنَّهٗ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِئُ النَّسَم

اس نے شامول کو یہ حکم دیا کہ اس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہو تو یہ خط آپ علیہ السلام تک پہنچا دینا ورنہ اپنی اولاد میں بطور وراثت چھوڑ دے جو اس کی نسل میں منتقل ہوتا رہے تا آنکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہو جائے اس خط کا مضمون یہ تھا۔

''کہ وہ (تبع) آپ کی رسالت پر ایمان لے آیا ہے اور آپ کے دین پر ہے۔''

پھر وہ یثرب سے روانہ ہو گیا۔ بعد ازاں ہندوستان میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے انتقال اور میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تقریباً تین سو سال کا عرصہ ہے۔ یہ مضمون زرقانی شرح مواہب میں ہے۔

تبع کا تعمیر کردہ گھر اولاد شامول کے پاس رہا یہاں تک کہ وہ حضرت ابو ایوب انصاری کے زیر تصرف آیا ابو ایوب اسی عالم شامول کی نسل سے تھے، جب رسول اللہ ختم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اہل مدینہ نے یہ خط ابو لیلیٰ کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت میں بھیجا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو لیلیٰ کو دیکھا تو فرمایا ''تو ابو لیلیٰ ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے۔'' ابو لیلیٰ یہ سن کر سوچ میں پڑ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان نہ سکا۔ عرض کیا آپ کون ہیں؟ مجھے آپ کے چہرہ پر جادو کے اثرات نظر نہیں آتے۔ دراصل وہ غلط فہمی میں آپ کو (معاذ اللہ) ایک جادوگر سمجھ بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں ''محمد'' ہوں، تم خط پیش کرو جب آپ نے مذکورہ خط پڑھا تین بار فرمایا۔

مَرْحَبًا بِتُبَّعٍ الْاَخِ الصَّالِحِ مرحبا اے صالح بھائی تبع

ابن اسحاق کا قول ہے مدینہ شریف میں جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امداد کی وہ انہی چار سو علما کی اولاد تھی، وہ اوس و خزرج کے لوگ تھے۔

عکلان حمیری کی بشارت

ابن عساکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل یمن گیا ہوا تھا اور عکلان حمیری کے ہاں ٹھہرا۔ اس نے مجھ سے مکہ مکرمہ، کعبہ شریف اور آب زمزم کے بارے میں پوچھا اور کہا کیا تم میں کسی ایسے شخص کا ظہور ہوا ہے جو تمہارے دین کے مخالف ہو؟ میں نے کہا: ''نہیں'' پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد گیا تو وہ اس وقت انتہائی کمزور اور قدرے بہرہ ہو چکا تھا میں نے اُسی کے ہاں قیام کیا۔ اس نے اپنے بیٹوں پوتوں کو اکٹھا کر کے انہیں میرے متعلق آگاہ کیا، پھر وہ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا: اے قریشی بھائی! ذرا اپنا نسب بیان کرو تو میں نے کہا کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدالحارث بن زہرہ ہوں۔ کہا اے زہری بھائی کیا تمہیں ایک بشارت نہ دوں جو تمہارے لیئے

Marfat.com

تجارت سے بہتر ہے؟ میں نے کہا: ہاں بتایئے تو اس نے کہا: میں تمہیں بشارت اور خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث کر کے اسے صفی بنایا ہے اور اس پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ اس کے لیے ثواب ٹھہرایا ہے وہ بت پرستی سے روکتا ہے۔ اسلام کی دعوت دیتا ہے۔ حق کا حکم کرتا ہے اور خود اس پر عمل پیرا ہے وہ باطل سے روک کر اس کی بیخ کنی کرتا ہے میں نے پوچھا اس کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ اس نے جواب دیا "ازد سے نہ شمالہ سے" سرف سے بتالہ سے، وہ بنو ہاشم سے ہے۔ تم اس کے اخوان ہو۔ کام مختصر کرو اور جلد واپس جاؤ اور جا کر اس کی نصرت وحمایت کرو اور یہ اشعار اس کی طرف لے جاؤ۔

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ ذِی الْمَعَالِیْ وَفَالِقُ اللَّیْلِ وَالصَّبَاح

میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں جو بلندیوں کا مالک ہے رات اور صبح کو پیدا کرنے والا ہے۔

اِنَّكَ ذُوْلِسِرٍّ مِنْ قُرَیْشٍ یَاابْنَ الْمَفْدٰی مِنَ الذَّبَائِح

آپ قریش کے صاحب اسرار ہیں اے ذبیح! کے بدلے میں فدیہ دیئے گئے شخص کے فرزند

اُرْسِلْتَ تَدْعُوْالٰی یَقِیْنٍ یُرْشِدُ لِلْحَقِّ وَالْفَلَاح

آپ کو بھیجا گیا ہے تا کہ آپ یقین کی طرف دعوت دیں اور لوگوں کو حق اور فلاح کی ہدایت دیں۔

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُوْسٰی اِنَّكَ اُرْسِلْتُ بِالْبُطَّاحِ

میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں جو موسیٰ علیہ السلام کا رب ہے بے شک آپ بطحائے مکہ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

فَكُنْ شَفِیْعِیْ اِلٰی مَلِیْكٍ یَدْعُوالْبَرَایَا اِلَی الْفَلَاح

لہٰذا اس بادشاہ (ارض وسما) کی بارگاہ میں میری شفاعت کیجئے جو مخلوق کو بھلائی کی طرف بلا رہا ہے۔

عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ اشعار یاد کر لیے اور مکہ شریف لوٹ آیا جب پہنچا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ انہیں سب ماجرا سنایا تو انہوں نے بتایا کہ مذکورہ نبی "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہیں۔ اللہ نے انہیں (فی الواقع) مبعوث فرما دیا ہے۔ لہٰذا ان کے پاس چلو، جب میں کاشانہ خدیجۃ الکبریٰ میں داخل ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا "ایک ایسا چہرہ دیکھتا ہوں جو بھلائی کے لائق ہے۔ عبدالرحمٰن پیچھے کیا چھوڑ آئے ہو۔" عرض کیا "ودیعت" فرمایا "تمہیں ایک بھیجنے والے نے پیغام کے ساتھ بھیجا ہے۔ وہ پیغام پیش کرو" تو میں نے وہ پیغام دیا اور دولت اسلام سے مشرف ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حمیری مومن ہے وہ میری تصدیق کرتا ہے۔ حالانکہ اس نے میری زیارت نہیں کی۔ وہ میرا برحق بھائی ہے۔"

(البدیہ والنہایہ)

مصنف:۔ حضرت عمادالدین ابن کثیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی

بعثت مبارک کے متعلق پیش گوئیاں

سری کرشن جی مہاراج:

دنیا میں جس قدر رسول پیغمبر اور اوتار مخصوص علاقوں کی طرف مسلسل تشریف لاتے رہے ہیں۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک کے متعلق بشارتیں دیں۔ جن میں سری کرشن جی مہاراج اور سری گوتم بدھ جی مہاراج بھی شامل ہیں۔ اس ضمن میں سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہیں کہ:

(۱) جگت گورو کی پیدائش ۱۲ بساکھ بروز پیر سورج نکلنے سے ۲ گھڑی پہلے ہوگی۔
(۲) ان کا پتا ان کے پیدا ہونے سے پہلے پرلوک سدھار جائے گا۔
(۳) ان کی ماتا بھی بعد میں فوت ہو جائے گی۔
(۴) جگت گورو کی سلمل دیپ کی شہزادی سے شادی ہوگی۔
(۵) شادی کے موقع پر ان کا ایک چچا اور تین بھائی موجود ہوں گے۔
(۶) ایک غار میں پرس رام انہیں تعلیم دے گا۔
(۷) جگت گورو کے پاس ایک گھوڑا ہوگا جس پر بجلی سے زیادہ پھرتی ہوگی۔ جس پر سوار ہو کر وہ زمین اور سانوں آسمانوں کی سیر کریں گے۔

جس وقت جگت گورو سلمل دیپ سے اپنے شہر ''سمبالا'' آئیں گے تو وہ اپنی تعلیم کا پرچار کریں گے۔ جن پر ان کے عزیز و اقارب سخت ناراض ہو جائیں گے۔ اِن مصائب سے تنگ آ کر وہ شمالی پہاڑیوں کی طرف بھاگ جائیں گے لیکن کچھ عرصہ کے بعد اسی شہر میں وہ تلوار لے کر آئیں گے اور تمام ملک فتح کریں گے۔

آگے چل کر سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہیں کہ ان کے باپ کا نام وشنو بھگت ہوگا۔ والدہ کا نام سومتی ہوگا اور سرزمین سلمل دیپ ہوگی۔ وشنو بھگت، سومتی اور سلمل دیپ سنسکرت کے الفاظ ہیں جن کا عربی ترجمہ عبداللہ، آمنہ اور عرب ہے۔

اب سمبالا کا تعین کرنا باقی رہ گیا ہے۔ یہ جگہ شمالی پہاڑیوں کے جنوب کی طرف واقع ہے۔ جن کا سلسلہ مدینہ منورہ کے اردگرد پھیلا ہوا ہے۔ جو شہزادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگی وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور جو اس مبارک تقریب میں موجود ہوں گے وہ حضرت ابو طالب اور جن تین بھائیوں کی موجودگی کا ذکر ہے۔ وہ حضرت عقیل، حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ ہوں گے۔

سری گوتم بدھ جی مہاراج:

بدھ مت کے بانی اور نیائے شاستر کے مصنف سری گوتم بدھ جی مہاراج نے حضور ﷺ کی بعثت مبارک کے متعلق یوں ارشاد فرمایا۔

نہ میں پہلا بدھ ہوں نہ آخری بدھ ہوں جب ضرورت ہوگی دوسرا اور آخری بدھ آئے گا جس میں مندرجہ زیل صفات ہوں گی۔

(۱) ان کو حکمت عطا ہوگی۔

(۲) ان کا دور برکت والا ہوگا۔

(۳) ان کے ذریعہ ابدی صداقتوں کا ظہور ہوگا۔

(۴) وہ اپنے شاندار مذہب کی دعوت تمام جہان کو دیں گے۔

(۵) ان کا لقب رحمتہ العالمین ہوگا۔

(۶) وہ بے نظیر رہنما ہوں گے۔

(۷) پاکیزہ اور مقدس زندگی کا اعلان کریں گے جیسا کہ میں ہوں۔

مندرجہ بالا بشارت سری گوتم بدھ جی مہاراج نے اپنے آخری وقت میں ان کے چچازاد بھائی نے جو تمام عمر ان کے ساتھ رہے تھے دریافت کیا کہ آپ کے بعد ہم کو راہ ہدایت کون دیکھائے گا تو انہوں نے یہ بشارت دی۔

بعثتِ نبوی ﷺ کی پیشگوئیاں (ہندوؤں کی کُتب مُقدسہ) میں صفحہ ۵۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور علیہ الصلوۃ والسلام

کا

ایک مشاہدہ

شب معراج کو جب حضور ﷺ آسمانِ بالا پر گئے تو انہوں نے ایک قطار اونٹوں کی دیکھی جو چلی جا رہی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا، اے جبرائیل علیہ السلام یہ قطار کب سے رواں دواں ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ جس روز سے میں پیدا ہوا ہوں میں اس قطار کو اسی طرح رواں دواں دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے رب العلمین کی درگاہ میں عرض کیا کہ خداوند میں چاہتا ہوں کہ اونٹوں پر جو کچھ ہے، میں اس حقیقت سے واقف ہو جاؤں۔ حکم ہوا کہ ایک اونٹ کو بٹھایا جائے۔ جب بٹھایا گیا، تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہر اونٹ پر دو صندوق ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک صندوق کو کھولا گیا، اور اس کے اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے اس عالم کی طرح صندوق میں ایک اور عالم ہے۔ اور اس عالم کے اندر ظہور سرور کائنات ﷺ ہے اور ہر عالم کا حشر و نشر ہے۔ چنانچہ اس قول سے معلوم ہوا کہ عالموں کی تفصیل کا علم صرف حق سبحانہ کا خاصہ ہے اور وہ بیان سے باہر ہے۔

(مجموعۃ الاسرار صفحہ ۳۱۷)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام

کی

دنیا میں دوبارہ آمد

عزیز من کافر کی کرامت (اِستدراج) پر اعتقاد نہیں رکھنا چاہیے۔ ابلیس لعین جو قطعی طور پر مردود ہے۔ ایسا استدراج رکھتا ہے جس طرح آدمی کی رگوں میں ہوا گشت کرتی ہے۔ وہ ایک لحظ میں زمین کی پاتال سے آسمان کی ثریا تک سیر کر آتا ہے اور کافر دجال حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگا اور مختلف خرق عادت و واقعات سے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرے گا۔ اور لوگ بے دین ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اس کے مقابلے میں جنگ لڑنی پڑے گی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو وہ کافر ان کی قہر آمیز نظر سے پگھل جائے گا اور چالیس سال تک تمام دنیا سے تاریکی چھٹ جائے گی۔

(مجموعۃ الاسرار صفحہ ۷۷۹)

Marfat.com

نورِ محمدی

حق تعالیٰ شانہٗ جل جلالہٗ عم نوالہٗ قرآن پاک کے پارہ ۶ رکوع ۶ آیت ۱۵ میں ارشاد فرماتے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کا نور اور ایک واضح کتاب آچکی ہے۔

اہلِ سنت کے امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا نور ہے کہ کسی نور کی مثل نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدسہ اس نور کی چمک ہے اور فرشتے انہیں انوار سے بھرے ہوئے پھول ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔ اس سلسلہ میں تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی نثاری نقشبندی قدس سرہٗ العزیز "مجموعۃ الاسرار" کے مکتوب نمبر ۵۶ میں جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرضداشت میں تحریر فرماتے ہیں "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اسکی تعریف کرتے ہوئے جس نے اپنا بھید انسان کی حقیقت کے ساتھ ظاہر کیا اور اس پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے جو اللہ کے نور سے ہے۔ اور جسکے نور سے اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کو پیدا کیا اے لوگو! اس ذات پر صلوٰۃ وسلام پڑھو"۔

سلطان الفقر محمد باہو قدس اللہ سرہٗ العزیز اپنی تصنیف لطیف رسالہ روحی شریف میں ارشاد فرماتے ہیں: جان لو! کہ جب نورِ احدی کے جلوہ تنہائی سے کثرت کے مظاہر کے ارادہ فرمایا

Marfat.com

تو اس گرم بازاری کے لیے اپنے حسن کے جلوۂ مصفّا مصطفیٰ کو ذریعہ بنایا اس شمع جمالِ نورِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر کونین پروانہ وار جل مٹے (عاشق ہوئے) (نورِ ذات نے نقاب میم احمدی پہن کر صورتِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کی اور کثرت جذبات وارادہ سے سات بار اپنی ذات میں جنبش کھائی۔ جس سے سات ارواح فقراء باصفا فنا فی اللہ بقاء باللہ تصور ذات میں محو سرتاپا مغز بلا پوست آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال قبل بحرِ جمال میں متغرق شجر مراۃ الیقین پر پیدا ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک بجز ذاتِ حق کسی کو نہیں دیکھا اور ماسوائے اللہ کبھی نہیں سنا انہیں حریم کبریا کے مندر میں دائمی وصال لازوال حاصل ہے۔ وہ کبھی نوری جسد اختیار کر کے تقدیس وتنزیہ میں کوشاں ہوتے ہیں۔ گاہ قطرہ بحر میں اور گاہ بحر قطر میں (اُن کی مثال ہے) اور فیض عطا کی چادر یعنی جب فقر اختتام کو پہنچتا ہے اللہ ہی ہوتا ہے ان کے اوپر ہے۔ پس انہیں حیات ابدی اور عزت سرمدی کا تاج حاصل ہے۔ یہ فقر خاص الایحتاج ہے اپنے ربّ سے یا اُس کے غیر سے وہ معزز ومکرم ہیں آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے اور انکو قیام قیامت کی بھی خبر نہیں۔ اُنکے قدم جملہ اولیاء غوث وقطب کے سر پر ہیں۔ اگر اُن کو یکتائی کے باعث) خدا کہیے بجا ہے، اگر (شریعت کی رو) بندہ خدا جانے روا ہے، جس نے جانا اُسی نے جانا اِن کا مقام حریم ذات کبریا ہے۔ وہ حق سے ماسوائے الحق کوئی چیز طلب نہیں کرتے اور کمینی دُنیا اور آخروی نعمتوں حور وقصور اور بہشت کو ایک نظر بھی نہیں دیکھتے اور وہ ایک (جلوۂ نور) جس سے موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو گئے اور کوہ طور ریزہ ریزہ ہو گیا ہر لمحہ اور آنکھ جھپکنے میں ایسے ستر ہزار جذبات انوار ذات کے جلوے اُن پر ہوتے ہیں۔ وہ دم نہیں مارتے اور نہ آہ کھینچتے ہیں، بلکہ اور للہ کا نعرہ مارتے ہیں۔ وہ سلطان الفقراء اور کونین کے سردار ہیں، ایک روح خاتونِ قیامت (فاطمۃ الزہراؓ) کی اور ایک روح خواجہ حسن بصریؓ کی اور ایک روح میرے شیخ حقیقت الحق نورِ مطلق مشہود اعلیٰ الحق حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کی اور ایک روح سلطان انوار سرالسرمد حضرت پیر عبدالرزاق فرزند حضرت پیر دستگیر قدس اللہ سرہٗ العزیز کی اور ایک روح ہاہویت کی آنکھوں کے سرچشمہ سرِ اسرارِ ذات باہو بندہ فقر باہو قدس اللہ سرہ العزیز اور دو ارواحِ دیگر اولیاء اللہ کی ہیں۔ جن کی برکت سے دارین کو قیام ہے جب تک یہ نو روحیں آنیانہ دھدت سے مظاہر ہے کثرت سے محو پرواز نہ ہولیں۔ قیامِ قیامت نہ ہوگی۔ اُن کی نگاہ

Marfat.com

نورِ وحدت اور عزت کی کیمیا ہے جس پر بھی انکی نگاہ پڑتی ہے۔ نورِ مطلق بنا دیتی ہے۔ آپؒ ابیات باہو میں فرماتے ہیں کہ:

عقل فکر دی جانہ کائی جتھے وحدت سر سبحانی ہو
ناں اوتھے ملاں پنڈت جوشی ناں اوتھے علم قرآنی ہو
جد احمد احد دِکھائی دِتا تاں کُل ہوے فانی ہو
علم تمام کیتونے حاصل باہو کتاباں تھیں آسمانی ہو

ترجمہ ۱۔ جہاں وحدت سر سبحانہ تعالیٰ (کا مقام ہے) وہاں عقل اور فکر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اکیونکہ وحدت سر ذلت علم و فضل عقل و فکر اور حواس خمسہ کی حدود کے آگے گزر جانیکے بعد حاصل ہوتا ہے
۲۔ وحدت سر ذات سبحانہٗ تعالیٰ ایسا مقام ہے کہ وہاں نہ ملاں (کی گنجائش ہے اور) نہ ہی وہاں پنڈت اور رمل دان کی ضرورت ہے) اور نہ ہی وہاں علم قرآنی (تفسیر مسئلہ مسائل امور نہی درکار ہے) (کیونکہ حصول مقام کے بعد منزل و رسوم راہ درکار نہیں رہتے)
۳۔ (راہ سلوک میں) جب (نور) احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عین (نور ذات) احد (جل شانہٗ) دیکھائی دیتا ہے تو (سالک کے حواسِ خمسہ آرزو ارادہ علم و فضل سب کچھ ذات حق میں) فانی ہو جاتا ہے۔
۴۔ اے باہو (ایسے عارفانِ ذات نے) کتب آسمانی (کی انتہا پا کر اور انہیں) بند کر کے علم تمام (یعنی علم العلم) حاصل کر لیا۔

اِن انکشافات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک کے اعداد دنیا اور آخرت کی ہر چیز انسان حیوانات جمادات و نباتات میں ہی نہیں، بلکہ لوح محفوظ قرآن پاک، ارضِ سما، سورج اور چاند ستاروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں سکھ مت کے بانی بابا گورو نانک نے ایک رباعی فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ رشتے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ نظر آئے گا۔ وہ رباعی قارئین کرام کے لیے پیش کی جاتی ہے۔

نام لو ہر لبت کا کریو چرگن داؤ — پنج ملاکے دس گن کیجیو بیس بھوگ لگاؤ
جو بیجے سو لونگن کیجیو دوا ہور رلاؤ — نانک ہر کہ لبت سے محمدؐ نام بناؤ

بابا گورو نانک فرماتے ہیں کہ مسلمان کہتے ہیں کہ دنیا کی ایجاد کا سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ذاتِ پاک ہے یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اللہ تبارک تعالیٰ نے کوئی چیز پیدا نہیں کرنی تھی حتیٰ کہ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرنا تھا۔ بابا گورونانک فرماتے ہیں کہ کسی چیز کا نام لو ابجد کے لحاظ سے اُس کے حرف نکالو پھر اُن کو چار سے ضرب دو۔ چار سے ضرب دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک دیا تو قرآنِ حکیم کی جنہوں نے اشاعت کی، اُس کو پھیلایا تو بڑے اُن میں چار ہیں یعنی ۱: حضرت عبداللہ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ۳: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ رضی اللہ عنہٗ۔

۱۰ آسم کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ نے ا ل یعنی ۳۰ سپارے (ل کے عدد ۳۰) چالیس سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائے۔ م کے عدد ۴۰ ہیں۔ اب اس کے بعد جنہوں نے قرآن پاک کی تبلیغ کی اُن کے نام کے پہلے لفظ "ع" آتا ہے یعنی ل + م = ۷۰ ع کا ہے۔ ابوبکرؓ کا نام عبداللہ پہلے ع، حضرت عمرؓ کے پہلے ع۔ حضرت عثمانؓ کے پہلے ع اور حضرت علیؓ کے پہلے ع،

پنج ملانے کا مطلب پنج تن پاک یعنی ۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲: حضرت ابوبکرؓ ۳: حضرت عمرؓ ۴: حضرت عثمانؓ ۵: حضرت علیؓ **یا** ۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲: حضرت علیؓ ۳: خاتون جنت سیدہ فاطمہؓ ۴: حضرت امام حسنؓ ۵: حضرت امام حسینؓ **اور دس عشرہ مبشرہ ہیں یعنی** ۱: حضرت ابوبکر صدیقؓ ۲: حضرت عمر فاروقؓ ۳: حضرت عثمان غنیؓ ۴: حضرت علی المرتضیٰؓ ۵: حضرت طلحہؓ ۶: حضرت زبیرؓ ۷: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ۸: حضرت سعد بن وقاصؓ ۹: حضرت سعید بن زیدؓ ۱۰: حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ

بیس ہوگ لگانے کا مطلب: ۱۔ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم: ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ۔

۱۲: امام اہل بیت: ۔ ۱۔ حضرت علی مرتضیٰؓ ۲۔ حضرت امام حسنؓ ۳۔ حضرت امام حسینؓ ۴۔ حضرت امام زین العابدینؒ ۵۔ حضرت امام باقرؒ ۶۔ حضرت امام جعفر صادقؒ ۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؒ ۸۔ حضرت امام رضاؒ ۹۔ حضرت امام تقیؒ ۱۰۔ حضرت امام نقیؒ ۱۱۔ حضرت امام حسن عسکریؒ ۱۲۔ حضرت امام مہدیؒ۔

Marfat.com

۴ امام :- ۱۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضؓ ۲۔ حضرت امام مالک رضؓ ۳۔ حضرت امام شافعی رضؓ
۴۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضؓ

جو بچے سو نوگن کا مطلب ہے :- ۱۔ اللہ جل شانہٗ عم نوالہ ۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ۴۔ حضرت عمر فاروق رضؓ ۵۔ حضرت عثمان غنی رضؓ ۶۔ حضرت علی المرتضےٰ رضؓ ۷۔ خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضؓ ۸۔ حضرت امام حسن رضؓ ۹۔ حضرت امام حسین رضؓ۔

دو اہور دلانے کا مطلب ہے :- ۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ۲۔ سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

نقوش رسول نمبر ۴ صفحہ ۴۹۹

ابجدی اعداد

حرف	عدد	حرف	عدد	حرف	عدد	حرف	عدد
و	۱	و	۶	ل	۳۰	ش	۳۰۰
ب	۲	ز	۷	م	۴۰	ت	۴۰۰
پ	۲	ژ	۷	ن	۵۰	ٹ	۴۰۰
بھ	۲	ح	۸	س	۶۰	ث	۵۰۰
ج	۳	ط	۹	ع	۷۰	خ	۶۰۰
چ	۳	ی	۱۰	ف	۸۰	ذ	۷۰۰
چھ	۳	ے	۱۰	ص	۹۰	ض	۸۰۰
د	۴	ک	۲۰	ق	۱۰۰	ظ	۹۰۰
ڈ	۴	گ	۲۰	ر	۲۰۰	غ	۱۰۰۰
ہ	۵	کھ	۲۰	ڑ	۲۰۰		

Marfat.com

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

م ح م د = محمد

۴۰ ۸ ۴۰ ۴ = ۹۲

اِس ضمن میں قارئین کرام کی خدمت میں چند ایک مثالیں مندرجہ ذیل پیش کی جاتی ہیں :-

(۱) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ابو بکر رض | ا ب و ب ک ر

۱ + ۲ + ۶ + ۲ + ۲۰ + ۲۰۰ = ۲۳۱

۲۳۱ ÷ ۴ = ۵۷ + ۳ = ۵ = ۹۲۹ × ۱۰ = ۹۲۹۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ ۔ (۹۲)

(۲) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ،

عمر رض | ع م ر

۷۰ + ۴۰ + ۲۰۰ = ۳۱۰

۳۱۰ × ۴ = ۱۲۴۰ + ۵ = ۱۲۴۵ × ۱۰ = ۱۲۴۵۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ ۔ (۹۲)

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ،

عثمان رض | ع ث م ا ن

۷۰ + ۵۰۰ + ۴۰ + ۱ + ۵۰ = ۶۶۱

۶۶۱ ÷ ۴ = ۱۶۴ + ۵ = ۲۶۴۹ × ۱۰ = ۲۶۴۹۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ ۔ (۹۲)

Marfat.com

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ رضی اللہ عنہ

علی رضؓ | ع ل ی
۷۰ + ۳۰ + ۱۰ = ۱۱۰

(۹۲) ۱۱۰×۴ = ۴۴۰ ، ۵ ، ۴۴۵ ، ۱۰×۴۵۰ : ۲۰ باقی ۱۰×۹+۲ :

(۵) خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

فاطمہ رضؓ | ف ا ط م ہ
۸۰ + ۱ + ۹ + ۴۰ + ۵ = ۱۳۵

(۹۲) ۱۳۵×۴ : ۵۴۰ ، ۵ ، ۵۴۵ ، ۱۰×۵۴۵۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰×۹+۲ :

(۶) سلطان الفقر حضرت محمد باہو قدس اللہ سرہٗ العزیز

محمد باہو | م ح م د ب ا ہ و
۴۰ + ۸ + ۴۰ + ۴ + ۲ + ۱ + ۵ + ۶ = ۱۰۶

(۹۲) ۱۰۶×۴ = ۴۲۴ + ۵ : ۴۲۹ ×۱۰ : ۴۲۹۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰×۹+۲ :

(۷) تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عبدالنبیؒ | ع ب د ل ن ب ی
۷۰ + ۲ + ۴ + ۳۰ + ۵۰ + ۲ + ۱۰ = ۱۶۸

(۹۲) ۱۶۸×۴ : ۶۷۲ + ۵ ، ۶۷۷ ×۱۰ : ۶۷۷۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰×۹+۲ :

(۸) دُنیا | د ن ی ا
۴ + ۵۰ + ۱۰ + ۱ = ۶۵

(۹۲) ۶۵×۴ : ۲۶۰ + ۵ ، ۲۶۵ ×۱۰ : ۲۶۵۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰×۹+۲ :

صاحبزادہ محمد سلیم شاہی بہل نگہتری اویسی نقشبندی
عفی اللہ عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم الاعداد کی روشنی میں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

سب تعریف اللہ تبارک وتعالےٰ کے لئے ہے۔ سلام اُس کے منتخب بندوں پر بالخصوص اُس کے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُن کی آل اور ان کے اصحابہ پر عرض ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے کائنات میں نہ صرف انسان، جن، پرند، چرند، درند، پہاڑ، سمندر چاند اور ستارے وغیرہ میں قوت اور اثرات بخشے، بلکہ اعداد میں بھی قوت اور اثرات پیدا فرمائے۔

اللہ تبارک وتعالےٰ نے سب سے پہلے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر دنیا پیدا کرنے کے بعد معاً حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کو مبعوث فرمایا۔ علم الاعداد کی رو سے آپؐ کے عدد ۶، حضرت آدم علیہ السلام کے ۱۹ اور حضرت حوا علیہا السلام کے ۱۵ نکلتے ہیں۔ اگر حضرت حوا علیہا السلام کے اعداد مفرد کر لیئے جائیں تو وہ ۶ بن جاتے ہیں۔ جو دنیا فانی کے ہیں اور اگر ان کو حضرت آدم علیہ السلام کے عدد میں جمع کر دیا جائے تو یہ پھر ۱۵ بن جاتے ہیں۔ جو حضرت حوا علیہا السلام کی پیدائش کو دلالت کرتے ہیں۔ اِن اعداد کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ سب سے پہلے سرورِ کائنات فخر الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ نمبر ۲ پر دنیا پیدا ہوئی۔ نمبر ۳ پر حضرت آدم علیہ السلام اور نمبر ۴ پر حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنے نور سے میرے نور کی تخلیق فرمائی۔ پھر اُس نور سے تمام کائنات کو پیدا فرمایا۔ اِس سے یہ ظاہر ہوا کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے دنیا پیدا کرنے سے پہلے ہی اپنے پیارے نبی حضرت محمد

Marfat.com

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ مبارک کو پیدا فرمایا۔ جیسا کہ آپؐ کے اعدادِ مبارک دلالت کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک کے پارہ ۲۶ سورۃ "ق" آیت ۳۸ میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ۔

ترجمہ: اور البتہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اِن کے درمیان ہے۔ چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں قطعاً کوئی تکان نہ ہوئی۔

اللہ تبارک وتعالےٰ نے نہ صرف دُنیا کی پیدائش کا ذِکر فرمایا بلکہ اِس بات کی بھی پُر زور تردید فرمائی جو عیسائی حضرات نے مشہور کر رکھا تھا کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے چھ دنوں میں دنیا پیدا کی اور ساتویں روز آرام فرمایا۔

قارئین حضرات کے لئے علم الاعداد کی روشنی میں چند ایک مثالیں پیش خدمت کی جاتی ہیں۔ اِس سے پیشتر حروف کے مُفرد اعداد تحریر کئے جاتے ہیں:

الف ۔ ی ۔ ق ۔ غ = ۱	و ۔ س ۔ خ = ۶
ب ۔ ک ۔ گ ۔ ہ ۔ ا = ۲	ز ۔ ع ۔ ذ = ۷
ج ۔ ل ۔ ش = ۳	ح ۔ ف ۔ ض = ۸
د ۔ م ۔ ت = ۴	ط ۔ ص ۔ ظ = ۹
ہ ۔ ن ۔ ث = ۵	

مثالیں: ① حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

م ح م د	ص ل ل ی	ا ل ل ہ	ع ل ی	و	س ل م
۴۴۸۴	۱۳۳۹	۵۳۳۱	۱۳۷	۶	۴۳۶
۸۳۳	۴۶۳	۸۶۴	۴۱	۶	۷۹
۲۶	۱۹	۵۱	۵	۶	۷
۸ +	۱ +	۶ +	۵ +	۶ +	۷ = ۳۳

مُفرد = ۶

Marfat.com

② حضرت آدم علیہ السلام

ا د م

۱ + ۴ + ۴ = ۹

③ حضرت حوّا علیہا السلام

ح و ا

۸ + ۶ + ۱ = ۱۵

عدد ۶ میں نہ صرف دُنیا مُقیّد ہے، بلکہ اس میں اللہ تبارک وتعالےٰ اور اُسکے پیارے رسولِ مقبول حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات مُبارک کا نام اقدس بھی پوشیدہ ہے۔ اگر کلمۂ مُقدّس کے حروف علیحدہ علیحدہ شمار کیے جائیں تو ۱۲ نکلتے ہیں اور ان کو جمع کرنے سے ۲۴ بن جاتے ہیں۔ اِن کا مُفرد ۶ ہوا۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ = ۱۲ مُفرد ۳
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ = ۱۲ مُفرد ۳
۳ + ۳ = ۶

اَب اِن دونوں کا مفرد ۶ ہوا جو اِس بات کی دلالت کرتا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہی مبعوث فرمایا پھر کائنات کو تخلیق کیا۔

اللہ تبارک وتعالےٰ قرآن پاک کے پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱۵ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔

ترجمہ: اے اہلِ کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسُول آچکا ہے۔ کتاب میں سے جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ اُس کا اکثر حصہ وہ صاف صاف بیان کر دیتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگزر کر جاتا ہے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کا

Marfat.com

نُور اور ایک واضح کتاب آچکی ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ عدد ۶ حضُور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ مقدس کو دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے بھی آپ کا ذِکر پارہ ۶ آیت ۱۵ میں فرمایا۔ اعداد ۱۵ حضرت حوا علیہا السّلام کو دلالت کرتے ہیں اور اس کا مُفرد ۶ ہے۔ اَب یہ بات پھر واضح ہوگئی کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے بھی اپنے پیارے نبیؐ کا ذِکر فرمانے کے لئے عدد ۶ کو منتخب کیا۔

اللہ تبارک وتعالےٰ قرآن پاک کے پارہ ۶ سورۃ المائدہ رکوع ۹، آیت ۳۳ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسُول سے جنگ کرتے اور مُلک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں۔ اُن کی سزا بلا شبہ یہی ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سُولی پر چڑھا دیئے جائیں یا اُنہیں جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ تو اُن کی رسوائی دُنیا میں ہوگی اور آخرت میں بھی ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔"

دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے عدد ۶ کو ملحوظِ خاطر رکھا۔ اگر اِن اعداد کا تجزیہ کیا جائے تو ۶ + ۹ = ۱۵ مُفرد ۶ اور ۳ + ۳ کا مُفرد ۶ بنتے ہیں۔ جو پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ اقدس کو دلالت کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالےٰ قرآن پاک کے پارہ ۱۵ رکوع ۶ آیت ۶۰ میں اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا۔

ترجمہ: اور جب ہم نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ کے رَبّ نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اور خواب جو ہم نے آپؐ کو دکھلایا اُسے لوگوں کے لئے وجہ آزمائش بنایا اور اِس طرح تھوہر کے درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی

Marfat.com

ہے اور ہم (تو اِس طرح لوگوں کو اپنی نافرمانی سے) خوف دلاتے رہتے ہیں
مگر اِس سے (اُن کی) سرکشی (اور بھی) بڑھتی جاتی ہے۔

اگر ان اعداد کو مُفرد کیا جائے تو عدد ۶ ہی بنتا ہے۔ الغرض جہاں کہیں بھی قرآن پاک میں آپؐ کا ذِکر مُبارک ہوا۔ عدد ۶ کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا۔

عدد ۹ علم الاعداد کی دُنیا میں سب سے بڑا عدد ہے۔ جس کی اِبتدا بھی ۹ اور اِنتہا بھی ۹ ہے۔ اِس میں سب سے زیادہ دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اگر عدد ۹ کو کسی عدد سے ضرب دی جائے تو حاصل ضرب ۹ ہی آئے گا۔ مثال کے طور پر۔

۹ × ۱ = ۹	۹ × ۴ = ۳۶ = ۹	۹ × ۷ = ۶۳ = ۹
۹ × ۲ = ۱۸ = ۹	۹ × ۵ = ۴۵ = ۹	۹ × ۸ = ۷۲ = ۹
۹ × ۳ = ۲۷ = ۹	۹ × ۶ = ۵۴ = ۹	۹ × ۹ = ۸۱ = ۹

عدد ۹ ایک مخفی روشنی ہے۔ خوش قسمت نمبر ہے۔ تجربات کا حصول اپنی ذاتی قابلیت کی بنا پر عزّت، قوّت، دانشمندی، کامیابی اور مشکلات پر قابو پا لینے کا حامل ہے عدد ۹ میں حضرت امام حُسین علیہ السّلام کا اِسم مُبارک مخفی ہے۔ جس کا تجزیہ نیچے کیا جاتا ہے۔

حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الف	م	الف	م	ح	س	ی	ن
۱	۴	۱	۴	۸	۶	۱	۵
۵	۵	۵		۵	۷	۶	
۱	۱			۳	۴		
۲				۷			

۱+۴+۱+۴+۸+۶+۱+۵ = ۳۰ ——— مُفرد = ۳

۳+۰ ——— مُفرد = ۹

Marfat.com

نیز آپ کا اِسم مُبارک کلمۂ مقدس میں بھی مخفی ہے۔ آپ کے اعداد جمع کرنے سے ۳۰ بنتے ہیں۔ جن کا مُفرد ۳ ہے۔ کلمۂ مُقدّس کے دونوں حصوں کے حروف ۱۲، اور ۱۲ ہیں۔ جن کے مُفرد اعداد ۳ اور ۳ بنتے ہیں۔ اگر آپ کے دونوں مُفرد جمع کر دیئے جائیں تو وہ ۱۲ بنتے ہیں۔ جن کا مُفرد بھی ۳ ہے۔ جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے رسُول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دلالت کرتے ہیں۔ یہ ایک مُبارک نمبر ہے مصروفیات۔ حرکات، کامیابیاں، اُمیدیں، خوش بختی، محبّت اور فوائد کا حامل ہے۔

قارئین کرام کی خدمت میں حضرت حوّا علیہا السّلام کا نقش مُبارک پیش کیا جاتا ہے جس کے اعداد ہر طرف سے شمار کرنے سے ۱۵ ہی بنیں گے۔ اِس میں ایک تا ۹ تک کے اعداد موجود ہیں۔ یہ نقش بڑا زود اثر اور مُجرّب ہے۔

نقش مُبارک
حضرت حوّا
علیہا السّلام

۷	۸	۶
۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اللہ تبارک وتعالےٰ کے فضل وکرم اور سرورِ کائنات حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے سے مُولف کو بھی تاج العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے کئی ایک نقش عطا ہوئے ہیں جو ہر مرض کے لئے زُود اثر اور مُجرّب ہیں جن میں سے ایک نقش تحریر کیا جاتا ہے۔

۷	۸	۶		
۲۷۰	۳۳۱	۱۱۰	۱۸۶	۱۰۷
۱۳۵	۱۲۸	۱۱۸	۱۱۰	۹۲
۱۵۶۱	۱۵۶۱	۱۵۶۱	۱۵۶۱	۱۵۶۱

صاحبزادہ محمد سلیم شامی
بہل کھتری اویسی نقشبندی
عفی عنہ اللہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فخرُالانبیاء سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے

جسدِ مُبارک کی حفاظت

حضرت شیخ عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب راحتُ القلوب کے صفحہ ۱۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ۵۵۷ ہجری میں سُلطان نُورالدین محمود شہید بن عمادالدین زنگی نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات میں تین بار خواب میں دیکھا کہ:

آپؐ دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں کہ جلد آؤ اور یہ دو آدمی جو کھڑے ہیں مجھے اِن کے شر سے بچاؤ۔ نُورالدین نے اپنی دانائی سے تاڑ لیا کہ کوئی عجیب و غریب امر مدینہ منوّرہ میں واقع ہوا ہے۔ اِس کے لئے مدینہ منوّرہ ضرور پہنچ جانا چاہیے۔ سُلطان مذکور اُسی وقت اخیر رات میں تیز رفتار سانڈنیوں پر اپنے بیس خاص آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ اپنے ساتھ کثیر مال بھی ساتھ لے گیا۔ سولہ دن تک لگاتار سفر کرنے کے بعد شام کے وقت مدینہ منوّرہ میں داخل ہوگئے اور فوراً اُن دونوں ملعونوں کی حاضری اور شناخت کرنے کی سبیل پیدا کی۔ نُورالدین نے اعلان کیا کہ مدینہ کا ہر باشندہ حاضر ہو اور سُلطانی سخاوت میں سے اپنا حصہ حاصل کرے۔ چنانچہ اِس اعلان کے بعد ہر شخص باری باری سلطان سے ملتا وہ اُس کو مالا مال کرکے رخصت کر دیتا۔ مگر اُن لوگوں میں وہ دونوں شکلیں نہ دکھلائی دیں جو خواب میں دکھلائی تھیں۔ نُورالدین نے کہا کہ اہل شہر میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو حاضر نہ ہوا ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ اہل مدینہ

Marfat.com

میں کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ لیکن دو عابد و زاہد جو مغرب کے رہنے والے ہیں باقی رہ گئے ہیں۔ یہ دونوں شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور کسی سے بات چیت تک نہیں کرتے اور اُس کے ساز و سامان سے اُن کو دُنیا سے کوئی تعلق نہیں اِسی وجہ سے یہ دونوں حاضر نہ ہو سکے۔ نُورالدین نے حکم دیا کہ اُن دونوں کو بھی لایا جائے جب وہ دونوں سامنے آئے تو بادشاہ نے پہلی ہی نظر میں اُنہیں پہچان لیا کہ یہی وہ ہیں، جن کی طرف خواب میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اِشارہ فرمایا تھا۔ نورالدین نے دریافت کیا کہ تم لوگ کہاں مقیم ہو؟

اُنہوں نے جواب دیا کہ حجرہ شریف کے مغربی جانب (اس وقت یہ مکان کھنڈر پڑا ہوا ہے) رہتے ہیں۔ اِس مکان سے ایک کھڑکی مسجد کی دیوار میں چُھٹی ہوئی ہے، سُلطان نے یہ معلوم کر کے اُن کو تو وہیں چھوڑا اور خود اس مکان میں پہنچ گیا جس میں یہ دونوں مقیم تھے۔ دیکھا کہ ایک طاق میں دو کلام مجید اور وعظ کی چند کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ ایک طرف غربا اور مساکین کے واسطے کچھ غلّہ رکھا تھا۔ اُن کے سونے کی جگہ ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی۔ سلطان شہید نے چٹائی کو اُٹھایا تو وہاں سے ایک گہرا گڑھا برآمد ہوا، جو خواب گاہ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف کُھدا ہوا تھا۔ اُس کے ایک گوشہ میں ایک کنواں دیکھا۔ جس میں گڑھے کی مٹی ڈالی جاتی تھی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ چمڑے کے تھیلے رکھے پائے۔ رات میں مٹی اُن میں بھر کر بقیع کے اطراف میں لے جا کر ڈالتے تھے اُن کو ڈرا دھمکا کر اِس حرکت کا سبب دریافت کیا تو اُن کو ظاہر کرنا پڑا کہ ہم عیسائی ہیں۔ اور نصاریٰ نے ہم کو مغربی حاجیوں کے لباس میں زرِ کثیر دیکر اس لیے بھیجا تھا کہ ہم کسی حیلہ سے حجرہ شریف میں داخل ہو کر حضرت سید کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسم مُبارک کے ساتھ گستاخی کریں۔ جس رات میں یہ نقب قبر شریف کے قریب پہنچنے والی تھی۔ کثرت سے

Marfat.com

ابر آیا۔ بارش ہونے لگی اور گرج چمک نے وہ زور باندھا کہ زلزلہ عظیم پیدا ہوگیا۔ اُسی رات کی صبح کو سُلطان نورالدین پہنچ گئے۔

اِن باتوں کے سُننے سے سُلطان کی آتش غضب برانگیختہ ہوگئی۔ ساتھ ہی رقت بھی طاری ہوگئی۔ وہ بہت رویا اور بالآخر حجرۂ شریف کی جالی کے نیچے ان دونوں ناپاکوں کی گردن ماردی گئی اور دن کے آخری حصے میں ان کی نامبارک لاش کو جلاکر خاک کردیا گیا اس کے بعد حجرہ کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق میں بھروا دیا تاکہ کسی مفسد ملعون کے لئے قبر شریف تک پہنچنا دشوار ہوجائے۔

اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجسادِ مُبارک کی حفاظت

(۱) ریاض نضرہ میں محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت مدینہ منورہ کے امیر کے پاس آئی۔ یہ جماعت اپنے ساتھ بہت سا قیمتی سامان اور تحائف نادرہ بھی لائی تھی۔ اس نے یہ چیزیں مدینہ کے امیر کی خدمت میں پیش کردیں اور اس کے عِلے میں امیر سے یہ طے کیا کہ حجرہ شریفہ میں ایک طرف سے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے جسموں کو نکال لے جائیں۔ مدینہ کے امیر نے اپنی مذہبی بے حسی اور حُبّ دنیا کی وجہ سے اِس بات کو قبول کرلیا۔ اور اُنہیں اِس بات کی اجازت دے دی۔ امیر مدینہ نے حرم شریف کے ارکان کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت آئے تو اُن کے لئے حرم کا دروازہ کھول دینا اور اُس میں یہ لوگ جو کام کرنا چاہیں، مت منع کرنا۔ دربان کا بیان ہے کہ جب عشاء کی نماز ہوچکی اور سب دروازے بند ہوگئے تو چالیس آدمی پھاوڑے، کدال، شمع اور گرانے اور کھودنے کے اوزار لے کر آگئے۔ یہ لوگ باب السلام کے دروازے پر آکر کھڑے ہوگئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے امیر کے حکم کی وجہ سے دروازہ کھول دیا اور ایک گوشے

Marfat.com

میں جاکر بیٹھ گیا۔ میں روتا تھا اور دل میں سوچتا تھا کہ کب قیامت قائم ہوگی۔ لیکن سبحان اللہ! ابھی یہ لوگ منبر شریف کے مقابل بھی نہیں پہنچے تھے کہ اِن سب کو اُن کے اسباب و آلات سمیت (جو اُن کے ساتھ تھا) اُس ستون کے نزدیک جو توسیع عثمان کے قریب ہے زمین نے نگل لیا۔ امیر مدینہ اُن کی واپسی کا منتظر تھا اور اس تاخیر کا سبب سونچ رہا تھا۔ اُس نے مجھ کو بُلایا اور پوچھا کہ جماعت کا کیا حال ہے۔ میں نے جو کچھ دیکھا تھا، صاف صاف بیان کر دیا کہ ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ امیر نے کہا کیا تو دیوانہ ہوگیا ہے سونچ سمجھ کر بات کہہ۔ میں نے جواب دیا کہ آپ خود تشریف لے چلیں اور دیکھ لیں کہ خسف کا اثر اور بعضے کپڑے جو قریب ہی اُوپر تھے باقی ہیں۔ طبری اس قصہ کی نسبت اُن ثقہ لوگوں کی طرف کرتے ہیں جو سچائی اور دیانت میں مشہور ہیں۔ مدینہ منورہ کے بعض مورخین نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ تاریخ سمنودی میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس دہلی میں مہرولی کے مقام پر باغ کے ایک کونے میں واقع ہے۔

تیرہ سو سال بعد کا واقعہ (۱۹۲۶ء)

(۲) بغداد سے چالیس میل دُور مدائن میں حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزاراتِ مُبارکہ تھے۔ ایک رات حضرت حذیفہؓ نے عراق کے شاہ فیصل اوّل سے عالم رُویا میں ارشاد فرمایا کہ میرے مزار میں پانی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مزار مُبارک میں نمی آنی شروع ہوگئی ہے۔ لہٰذا ہم دونوں کو یہاں سے منتقل کرکے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے۔ آپ متواتر تین شب حکم فرماتے رہے، مگر شاہ نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ آخر کار آپ نے عراق کے مفتی اعظم کو وہی

Marfat.com

بات کہی اور ارشاد فرمایا کہ ہم شاہ سے کہہ رہے ہیں۔ لیکن وہ مصروفیات کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔ چنانچہ مفتی اعظم نے وزیر اعظم نوری السعید پاشا کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔

نوری السعید پاشا مفتی اعظم کو لیکر شاہ کے پاس گیا اور تمام حالات سے آگاہ کیا۔ شاہ نے کہا کہ پہلے احتیاطاً اس امر کی تصدیق کرالی جائے کہ واقعی دریا کا پانی مزارات مبارکہ کی طرف آ بھی رہا ہے یا کہ نہیں۔ چنانچہ چیف انجینئر اور عملے نے مزاراتِ مبارکہ سے دریا کے رُخ پر بیس فٹ کے فاصلے پر بورنگ کرا کر دیکھا۔ مگر اس مٹی میں نمی تک نہیں تھی۔ اس پر شاہ نے منتقلی کا پروگرام منسوخ کر دیا۔ اُسی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہ کی خواب میں آئے اور اپنی بات دہرائی، مگر شاہ نے ماہرین اراضی کی رپورٹ پر انحصار کیا اور خواب کو پھر نظر انداز کر دیا۔ اگلی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفتی اعظم کے خواب میں آئے اور مفتی سے فرمایا کہ ہمارے مزارات میں پانی گھستا چلا آ رہا ہے۔ لہٰذا جلد از جلد یہاں سے منتقل کراویں۔ صبح سویرے مفتی اعظم گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں شاہ کے پاس پہنچے اور منتقلی کے لئے کہا۔ لہٰذا شاہ نے فرمان جاری کر دیا کہ عید الاضحیٰ کو ظہر کی نماز کے بعد حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجسادِ مبارکہ مزارات سے نکالے جائیں گے۔ اس خبر کا اخبارات میں شائع ہونا تھا کہ تمام عالم اسلام میں جوش و خروش اور ہلچل پیدا ہو گئی۔ نیز یہ خبر دنیا کے گوشہ گوشہ میں بھی پھیل گئی۔

دوسرے مسلم ممالک کے لوگوں نے شاہ عراق کو عید الاضحیٰ کے چند روز بعد مزارات مبارکہ کو کھولنے کے لئے درخواست کی تاکہ وہ بھی فریضہ حج کے بعد شامل ہو سکیں۔ لہٰذا شاہ عراق نے عید الاضحیٰ کے دس دن بعد کی تاریخ مقرر کر دی۔ اس روز پانچ لاکھ نفوس جمع ہو گئے۔ جس میں ہر مذہب، فرقہ اور عقیدے کے لوگ تھے۔ کئی ملکوں سے سرکاری وفود آئے۔ ترکی کے کمال اتاترک کی نمائندگی ان کے ایک وزیر مختار نے کی اور مصر کے

Marfat.com

شاہ فاروق جو اس وقت ولی عہد تھے، نے بھی شرکت کی۔

آخر کار وہ دن بھی آگیا۔ جس نے لوگوں کے دلوں میں ہلچل مچا رکھی تھی۔ یہ پیر کا دن تھا۔ عراق کے شاہ فیصل اول، مفتی اعظم عراق، اراکین پارلیمنٹ اور دوسرے لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزاراتِ مُبارکہ کھولے گئے تو واقع حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مُبارک میں پانی آچکا تھا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مُبارک میں نمی آچکی تھی۔ ایک کرین کے ذریعے جس میں پھاوڑے کے پھل کی طرح کا پھل لگا تھا اور اُسی پر ایک اسٹریچر لگا دی گئی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زمین سے اِس طرح اُٹھایا گیا کہ آپ کا جسدِ مبارک کرین پر خود بخود آگیا، اسٹریچر کو کرین سے الگ کر دیا گیا اور شاہ عراق، مفتی اعظم، شہزادہ فاروق اور ترکی کے وزیر مختار نے کندھے دیئے اور بڑی احتیاط اور احترام سے شیشے کے ایک بکس میں رکھ دیا گیا اور اِسی طرح حضرت جابرؓ کے جسد مُبارک کو بھی مزار مُبارک سے نکالا گیا۔ اجسادِ مُبارکہ کا کفن حتیٰ کہ ریش ہائے مُبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے۔ اِن کو دیکھ کر ہرگز یہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال پہلے کے اجساد ہیں، بلکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ اُن کو رحلت فرمائے صرف دو یا تین گھنٹے گزرے ہیں اور سب سے حیرت زدہ بات یہ تھی کہ دونوں اصحابہ کرام کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اُن میں اتنی پُراسرار چمک تھی کہ لوگوں نے چاہا کہ وہ بار بار دیکھتے رہیں۔ لیکن اُن کی آنکھیں اُس چمک دمک کے آگے ٹھہرتی ہی نہ تھی۔ ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں۔ جن آنکھوں نے فخرُ الانبیاء سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ اِس واقعہ کو دیکھ کر ایک شُہرت یافتہ جرمن ماہر چشم اُسی وقت ایمان لے آیا اور مفتی اعظم عراق کے دست مُبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ علاوہ ازیں بہت سے دوسرے نصرانی اور یہودی بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو کر اپنی عاقبت سنوار گئے۔ یہ کاروائی پانچ لاکھ مجمع

Marfat.com

کو تیس فٹ لمبی اور بیس فٹ چوڑی سکرین پر بذریعہ ٹیلی ویژن کیمرہ دکھائی گئی اور بعد میں بغداد کے سینماؤں میں بھی فلم منظر عام پر لائی گئی۔

اَب آپ کے مزارات شریف سلمان پارک میں واقع ہیں۔ جہاں حضرت سلمان فارسی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن کے گورنر کی حیثیت سے اسلام کی خدمت سرانجام دیتے رہے اور اپنی ساری کی ساری تنخواہ ہر ماہ غربا میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور خود کھجور کے پتوں کی چیزیں بنا کر بازار میں فروخت کر کے گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ باغات کے مالک تھے۔ جہاں فخر الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ایک کھجور کا پودا لگایا تھا، جو کہ تقریباً تیرہ سو سال پھل دیتا رہا۔

مندرجہ بالا واقعہ صداقت اسلام کی ایک زندہ جاوید مثال ہے۔ لہٰذا میری حکومت پاکستان سے استدعا ہے کہ یہ فلم حکومت عراق سے حاصل کر کے ٹیلی ویژن پر دکھائی جائے تاکہ تمام مسلمانوں بالخصوص غیر مسلموں کا اسلام کی طرف رغبت ہو۔

یہ واقعہ مؤلف نے روزنامہ جنگ کی اشاعت ۶ فروری ۱۹۸۳ء اور دوسرے ذریعہ سے حاصل کیا۔ جن کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

صاحبزادہ محمد سلیم شامی

بہل کھتری اویسی نقشبندی

عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۷۳ سال قبل عالی جناب حضرت فقیر محمد رستم علوی حنفی چشتی رضی اللہ عنہ ساکن دیپالپور ضلع ساہیوال نے اپنی کتاب "جواہر شکر گنج" میں چھ جوہروں اور گیارہ مقولوں کو بحکم باری تعالیٰ قلم بند کئے ۔ یہاں چھٹا مقولہ قارئین حضرات کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

چھٹا مقولہ

یہ مقولہ اولیا اللہ کی قسموں اور مقام کے بارے میں ہے جو گیاراں فصول پر مشتمل ہے جن میں مرتبہ قطب کے مختلف درجے ' افراد ' ابدال ' نقبا ' نجبا اور غوث کے مختلف مراتب اور ان کی جائے سکونت بیان کی گئی ہے اور فرقہ اویسان کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے ۔

(حضرت مخدوم علی ہجویری نور اللہ مرقدہ کی معرکہ آلارا تصنیف) کشف المحجوب شریف میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نبوت کی برہان کو باقی رہنے والا بنایا ہے اور اولیاء اللہ کو اس کے اظہار کا ذریعہ بنایا تاکہ ہمیشہ حق کی نشانیاں اور صدق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ظاہر رہے ۔ اولیا کو دنیا کا والی بنایا ہے وہ ہر سنت کے پیروکار ہیں اور نفس کو تابع کیا ہے ان کے قدموں کی برکت سے بارش برستی ہے اور ان کے حال کی صفائی سے زمین سے نباتات اگتی ہے اور کافروں پر مسلمانوں کی فتح ان کی ہمت کے باعث ہوتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ان کے تصرف سے ہو

Marfat.com

اور ان کو علم ہونا بھی ضروری نہیں ۔ یہ چار ہزار نفوس ہیں جو مخلوق کی نظر سے پوشیدہ ہیں ۔ ایک دوسرے کو بھی نہیں پہچانتے اور اپنے مقام کا بھی پتہ نہیں ہوتا اور تمام احوال میں خود سے اور مخلوق سے چھپے ہوتے ہیں ۔ ان تفاصیل کی خبریں موجود ہیں ۔ اولیاء بزرگ بھی بتاتے ہیں ۔ حضرت سید علی مخدوم ہجویری قدس سرہٗ پر ان کے معانی ظاہر ہو چکے ہیں کہ اولیاء کرام مشکلات کو حل کرنے والے اور حل شدہ کو بند کرنے والے حق تعالیٰ کے لشکری ہیں ۔ ان کے علاوہ تین سو اخیار ہیں اور چالیس ابدال ہیں اور سات ایسے ہیں جنہیں ابرار کہتے ہیں اور چار اوتاد ہیں جن کا شمال جنوب مغرب مشرق سے ایک ایک میں ان کا مقام ہے اور ان کی سمتوں کی تقسیم کعبہ مشرفہ کی سمتوں سے ہیں ۔ ان کی برکتوں سے دنیا کی سمتیں قائم ہیں ۔ اسی وجہ سے ان کو اوتاد کہتے ہیں ۔ جس طرح خیمہ میخوں سے قائم ہوتا ہے ۔ اس طرح ان سے دنیا قائم ہے ان کے علاوہ تین نقبا ہیں ۔ اور ایک وہ جسے قطب و غوث کہتے ہیں اور یہ سب ایک دوسرے کو پہنچاتے ہیں اور حکم دینے میں ایک دوسرے کی اجازت کے محتاج ہیں ۔ اس پر نبوی خبریں ہیں اور اہل حقیقت کا ان کی صحت پر اجماع ہے ۔

پہلی فصل

پہلی فصل قطبوں کے بیان میں ۔ اقطاب میں قطب مدار اور غوث بھی ہوتا ہے ۔ تمام قطبوں اور اولیاء سے افضل قطب حقیقی ہوتا ہے ۔ قطب مدار ایک شخص ہوتا ہے ۔ تمام زمانوں اور وقتوں میں دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نظر کا موضع ہے اور اس کا مرتبہ حضرت اسرافیل علیہ السلام جیسا ہے قطب کبریٰ کا مرتبہ قطب الاقطاب کا ہوتا ہے اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے باطن پر ہوتا ہے اور وہ خاتم ولایت ہوتا ہے جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوۃ تھے ۔ چند اور نام بھی ان کے ہوتے ہیں جیسے قطب دائرہ یا غوث الاعظم اور یہ حق تعالیٰ کے اسرار کا

Marfat.com

مظہر کلی ہوتا ہے ۔ اگر اس کا وجود ایک پلک جھپکنے کو مفقود ہو جائے تو دنیا نیست و نابود ہو جائے ۔ حضرت شیخ ابوالعباس رحمتہ اللہ علیہ مرتبہ غوث پر شرف یافتہ تھے ۔ جسم غوث ہر چیز سے لطیف تر ہوتا ہے اور غوث کی دعا سے دوسرے ولی کو غوث کا منصب مل سکتا ہے جیسا کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی دعا میں یہ تاثیر تھی ۔

شیخ داؤد قدس سرہ نے لکھا ہے کہ قطب عالم زمانے میں اور دور میں ایک ہی ہوتا ہے اور دنیا کی تمام علوی اور سفلی مخلوق قطب عالم کے وجود سے قائم ہوتی ہے اور اس پر حق تعالیٰ کا فیض بے واسطہ ہوتا ہے ۔ اس کے دو وزیر ہوتے ہیں ۔ ایک دائیں ہاتھ اس کا نام عبدالرب ہوتا ہے اور دوسرا بائیں ہاتھ جس کا نام عبدالملک ہوتا ہے ۔ وزیر عبدالرب قطب عالم کی روح سے فیض لے کر علوی عالم کو فیض پہنچاتا ہے اور وزیر عبدالملک قطب عالم کے جسم سے فیض لے کر سفلی عالم کو فیض پہنچاتا ہے اور اگر قطب عالم دنیا سے عالم عقبی کو چلا جائے تو بائیں ہاتھ والا وزیر عبدالملک اس کی جگہ قائم مقام قطب عالم ہو جاتا ہے اور نام عبداللہ ہو جاتا ہے کیونکہ قطب عالم کا اصلی نام خواہ کچھ ہو آسمانوں اور زمینوں میں عبداللہ کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ پھر دائیں طرف کے وزیر عبدالرب کو بائیں طرف منتقل کر کے عبدالملک نام کر دیتے ہیں اور عبدالرب کی جگہ ابدال میں سے کسی کو ترقی دے کر لگا دیتے ہیں اور ابدال بھی قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام پر ہوتے ہیں ۔

دوسری فصل

یہ فصل قطب عالم کے عہدہ کی مدت کے بارے میں ہے ۔ مختلف خبریں ہیں ۔ بعض کے مطابق ۳۳ سال چار ماہ اور بقول بعض ۲۸ سال اور تین ماہ دو دن ۔ بعض کو پچیس سال اور کسی کو بائیس سال گیارہ ماہ بیس دن مل جاتے ہیں ۔ بعض کو انیس

Marfat.com

سال پانچ ماہ دو دن لیکن کسی کو تیتیس سال چار ماہ سے زیادہ مدت اس منصب پر نہیں ملتی ۔ اور انیس سال پانچ ماہ سے کم نہیں ہوتی ۔ اگر قطبیت کے عہدہ کے درمیان دنیا سے رحلت نہ ہو جائے تو ترقی پا کر مقام فرد پر ہو جاتا ہے ۔ رہائش قطب مدار کی کعبہ اللہ میں اس لئے ہوتی ہے کہ اکثر مجاور کعبہ ہوتا ہے لیکن کعبہ شریف کی مجاوری اس کے لئے لازمی شرط نہیں اور اکمل اولیا اللہ کو حق تعالیٰ نے قوت دی ہے کہ طرفۃ العین میں مختلف ملکوں اور شہروں میں ظہور کر سکتے ہیں ۔ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہ' بغداد شریف میں غوث (قطب مدار) تھے تمام ملکوں پر حکومت تھی اور سب قطب ان کے ماتحت تھے اور زمین کی تہہ سے لے کر عرش تک ان کا تصرف تھا ۔

تیسری فصل

یہ تیسری فصل قطب مدار اور فرد میں فرق کے بارے میں ہے۔ قطب مدار کو تہہ زمین سے عرش تک تصرف حاصل ہے جبکہ فرد کو تہہ زمین سے عرش تک تحقیق حاصل ہے ۔ قطب مدار ہمیشہ صفات کی تجلی میں ہوتا ہے جبکہ فرد کامل ہمیشہ تجلی ذات میں ہوتے ہیں ۔ فرد اخص ہوتے ہیں جبکہ قطب مدار خاص ہوتا ہے ۔ قطب مدار جبر و کسر مخلوق پر چھ طرفوں میں تصرف رکھتا ہے اور مقام جبروت میں ہے جبکہ فرد مقام لاہوت میں ہوتا ہے ۔

چوتھی فصل

بارہ قطبوں کا بیان کہ ہر اقلیم میں ہوتے ہیں۔ تمام دنیا سات' اقلیم پر منقسم ہے اور ہر اقلیم کا ایک قطب ہوتا ہے جس کو قطب اقلیم کہتے ہیں ۔ ان کے علاوہ پانچ قطب اور ہوتے ہیں ان کو قطب ولایت کہتے ہیں ۔ اقلیم کے قطب سے فیض قطب ولایت پر آتا ہے اور قطب ولایت سے عام اولیا اللہ پر فیض ودیعت ہوتا ہے ۔ اقطاب

Marfat.com

مختلف انبیا علیہ السلام کے قلوب پر ہوتے ہیں - ان میں

(۱) حضرت نوح نجی اللہ علیہ السلام کے قلب پر

(۲) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قلب پر

(۳) حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے قلب پر

(۴) حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے قلب پر

(۵) حضرت داؤد علیہ السلام کے قلب پر

(۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کے قلب پر

(۷) حضرت ایوب علیہ السلام کے قلب پر

(۸) حضرت الیاس علیہ السلام کے قلب پر

(۹) حضرت لوط علیہ السلام کے قلب پُرانوار پر

(۱۰) حضرت ھود علیہ السلام کے قلب پر

(۱۱) حضرت صالح علیہ السلام کے قلب پر اور

(۱۲) حضرت شیث علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے۔

پانچویں فصل

یہ فصل قطبوں کے اوراد کے بارے میں ہے۔

(۱) قطب اول کا ورد سورۃ "یٰسین" ہے۔

(۲) قطب دوم کا ورد سورۃ "اخلاص" ہے۔

(۳) قطب سوم کا ورد سورۃ "اِذَاجَاء" ہے۔

(۴) قطب چہارم کا ورد سورۃ "فتح" ہے۔

(۵) قطب پنجم کا ورد سورۃ "اذازلزلت" ہے۔

(۶) قطب ششم کا ورد سورۃ "واقعہ" ہے۔

Marfat.com

(۷) قطب ہفتم کا ورد سورۃ "بقرۃ" ہے۔

(۸) قطب ہشتم کا ورد سورۃ "کہف" ہے۔

(۹) قطب نہم کا ورد سورۃ "النمل" ہے۔

(۱۰) قطب دہم کا ورد سورۃ "انعام" ہے۔

(۱۱) قطب یازدہم کا ورد سورۃ "طٰہٰ" ہے اور

(۱۲) قطب دوازدہم کا ورد سورۃ "ملک" ہے۔

چھٹی فصل

قطب مدار اور دیگر قطبوں کے مراتب قطبوں میں سے اگر کوئی چاہے۔ کہ کسی ولی کو ولایت سے معزول کر کے اور کو اس کی جگہ تعینات تو کر سکتے ہیں۔ قطب عالم چاہے۔ تو کسی قطب کو معزول کر سکتا ہے۔ قطب مدار فرشتہ کو اپنے کام سے روک سکتا ہے۔ اور لوح محفوظ کے احکام کو بھی تبدیل کر سکتا ہے۔ مردہ کو زندہ کرنا اور عرش و کرسی تک کی تمام مخلوقات کا ہر کام ان کی تصرف میں ہے۔ اور جب قطب مدار سے ترقی پاکر فرد ہو جاتا ہے تو تصرفات نہیں رہتے کیونکہ فردانیت خوشی اور موانست کا مقام ہے پس اس کی مراد سوائے حق سبحانہ کے اور کچھ نہیں رہتی۔ فرد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قلب پر ہوتے ہیں اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر ہیں افراد دائمی تجلی کے سرور سے سہو میں ہوتے ہیں جبکہ مخلوق ان کو صحو میں سمجھتے ہیں لیکن یہ سہو ایک بہت عظیم مقام ہے کہ وہ ذات میں صحو ہیں نہ وہاں مکان ہے نہ زماں اور صفات اور اسماء کی تجلی والوں کو افراد کی تجلیات کا کوئی پتہ نہیں۔

افراد تجلی ذات میں نور ہو چکے ہیں۔ چنانچہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ المائدہ: ۱۵

Marfat.com

پس حضور سرور دو عالم علیہ الصلواۃ والسلام کا جسم نور تھا اور اسی وجہ سے سایہ نہ تھا۔
اگر آپؐ کا جسم دوسرے انسانوں کے جسم کی طرح ہوتا تو ظاہر بینوں کو یہ فرمان الٰہی
نہ ہوتا کہ تم ان کی طرف نظر کرتے ہو لیکن ان کو دیکھتے نہیں ہو اور افراد کا یہ مقام
ہے کہ تجلی ذات نزول کرتی ہے تو ان کا وجود نور ہو جاتا ہے۔ پس اس حالت میں اس
ملک اور زمین میں ان کے وجود کا سایہ نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ صفات اسماء اور
افعال کی تجلی والے ان کی طرف نظر کرتے ہیں تو دیکھ نہیں سکتے۔ افراد کی کوئی مقررہ
تعداد نہیں ہوتی۔ بہت ہوتے ہیں اور مخلوق کی نظر سے چھپے ہوتے ہیں۔ لیکن قطب
مدار اور دوسرے قطب ان کو جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں فرد کامل جو حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے تفرد میں ہیں سلوک میں اور ترقی کرتے ہیں اور حضور پر نور سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب سے مشرف ہوتے ہیں اور ترقی کر کے قطب حقیقی کے
رتبہ پر پہنچتے ہیں جو مقام معشوقی ہے۔ اور قطب وحدت کہلاتا ہے یعنی مشرب احمدی
صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے۔ اور مقام معشوقی غیرت ہے اللہ تعالیٰ کو غیرتوں میں سے
ایک غیرت ہے اللہ تعالیٰ کی غیرت کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ اللہ غیور ہے اور اس کی غیرت یہ ہے

"انہ لم یحل اللہ طریق سواء"

غیرت بندہ کو غیرت حق تعالیٰ سے ایک شمہ کی نسبت ہے۔ اس مقام میں جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ جس
میں کسی مقرب فرشتے یا نبی مرسل کو دخل نہیں۔ مرتبہ معشوق یہ ہے کہ جو معشوق
کرتا ہے حق تعالیٰ وہی کرتا ہے معشوق کے لئے کسی خاص مقام پر رہنا ضروری نہیں
افراد کے منصب کی عمر یعنی مدت ۵۵ سال ہوتی ہے نہ کم نہ زیادہ۔ اگر اس مدت میں
سلوک اور ترقی کریں قطب حقیقی کے مرتبہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور قطب حقیقتی کی

Marfat.com

مدت ۲۳ سال دس دن ہوتی ہے اس کے بعد مقام معشوق ہے یعنی قطب وحدت اور یہ جمع الجمع سے بعض کو فردیت کے مقام میں بھی ولایت کے فرائض تفویض ہو سکتے ہیں۔

ساتوں فصل

یہ فصل ابدالوں کے بیان میں ہے۔ ابدالوں میں سے سات مخصوص ہیں۔ یہ سفر میں رہتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ اسلام خلیل اللہ کے قلب پر ہوتے ہیں فلک کے خیمہ کی رسیوں کے لئے ابدال سات میخیں ہیں۔اور ان میں سے ایک قطب ہوتا ہے جب کسی ابدال خاص کی موت ہو جاتی ہے تو جو چھ سو عام ابدال ہیں۔ ان میں سے ایک کو یہاں ترقی دے دی جاتی ہے اور چھ سو کا عدد صالح مومنین میں سے ایک کو ترقی دے کر پورا کر دیا جاتا ہے۔ کچھ ابدال صورت بدل لیتے ہیں اور وقت ضرورت صورت جسمانیہ پر متمثل ہو جاتے ہیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائیگی فرض کے لئے دو دو حصص کئے ہیں شرقی اور غربی عراق نصف شرقی میں ہے اور شام نصف غربی میں پس عراق اور اس کے علاوہ خراسان ہندوستان ترکستان اور تمام شرقی شہر اقلیم عراق میں داخل ہیں اور شام اور مصر کے شہر اور تمام ملک جو اس کے مغرب میں واقع ہیں اقلیم شام میں داخل ہیں حضرت خواجہ خواجگان قطب الدین یحییٰ جامی رحمتہ اللہ علیہ ان بارہ میں سے ہیں جو عراق میں ہیں۔ اہل حقیقت کے علاوہ دوسرے عام لوگ ابدالوں کو نہیں جانتے نہ دیکھ سکتے ہیں۔

وہ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سات ابدال ہیں ان سے سات اقلیم کے سات ابدال مراد ہیں ہر اقلیم کا ایک ابدال ذمہ دار ہے جو اس اقلیم کی نگہداشت کرتا ہے اور فرمایا

Marfat.com

وہ حرم پاک مکہ معظمہ میں میرے پاس جمع ہوتے ہیں سلام کرتے ہیں اور گفتگو ہوتی ہے یہ سات ابدال مختلف انبیاء کے مشرب پر ہیں ان کے نام اور مشرب یہ ہیں

(۱) پہلا ابدال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہے اور اس کا نام "عبدالحی" ہے۔

(۲) دوسری اقلیم کا ابدال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہے اور اس کا نام "عبدالحلیم" ہے۔

(۳) تیسری اقلیم کا ابدال حضرت ہارون علیہ السلام کے قلب پر ہے۔ اور اس کا نام "عبدالمجید" ہے۔

(۴) چوتھی اقلیم کا ابدال حضرت ادریس علیہ السلام کے قلب پر ہے اور اس کا نام "عبدالقادر" ہے۔

(۵) پانچویں اقلیم کا ابدال حضرت یوسف علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا نام "عبدالقاہر" ہے۔

(۶) چھٹی اقلیم کا ابدال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہے اور کا نام "عبدالسمیع" ہے۔

(۷) ساتویں اقلیم کا ابدال حضرت آدم علیہ السلام کے قلب پر ہے اور ابدالوں میں اس کو "عبدالنصیر" کہتے ہیں اور یہ ساتویں ابدال حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

ہرایک ابدال عارف ہے۔ عرفان ولطائف الہیہ اور ساتوں ستاروں کے بھید اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر رکھے ہیں۔ اور ان میں وہی تاثیر بھی ہے اور ان میں سے عبدالقاہر نام اس ولایت اور قوم کے لئے نامزد ہوتا ہے جہاں قہر مطلوب ہے جیسے

Marfat.com

ستاروں میں سعد اور نحس کی تاثیر ہے وہ ابدالوں میں بھی ہے۔

تین سو پچاس ابدال درج بالا سات کے علاوہ ہیں۔ ان میں سے تین سو حضرت آدم علیہ السلام کے قلب پر ہیں اور ان سے ایک بزرگ کی ملاقات نیل کے منبع پر ایک پہاڑ میں ہوئی اور یہ ساڑھے تین سو پہاڑوں میں رہتے ہیں۔ اور ان کی خوراک درختوں کے پتے اور بیابان کی ٹڈی ہے۔ معرفت کے کمال میں مقید ہیں۔ کہیں باہر نہیں جاتے۔

جو تین سو ابدال حضرت آدم علیہ السلام کے قلب پر ہیں ان کا ورد حضرت آدم علیہ والسلام والا ہے یعنی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا کا ورد کرتے رہتے ہیں اور چالیس ابدال کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام والا اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ہے اور سات ابدال جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہیں ان کا ورد حضرت ابراہیم علیہ السلام والا (اَرَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ) ۔ (اے پروردگار مجھے علم ودانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر) ہے اور پانچ ابدال جو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں ان کا علم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے علم سے نہیں بڑھتا اور تین ابدال جو حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں ان کا علم حضرت میکائیل علیہ السلام سے نہیں بڑھتا اور جو ایک ابدال حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہے اس کا علم ان کے علم سے نہیں بڑھتا مگر یہ ابدال ترقی کر کے مقام عبدالرب پر پہنچتا ہے جس کا وزیر قطب عالم کے طور پر ذکر جو چکا ہے۔

جو تین سو ابدال حضرت آدم علیہ السلام کے قلب پر ہیں ان کا اصلی نام قائم رہتا ہے جو چالیس ابدال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہیں ان کا نام "موسیٰ" علی نبینا ہو جاتا۔ جو سات ابدال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہیں۔ ان کا نام "ابراہیم" ہو جاتا ہے جو پانچ ابدال حضرت جبرئیل علیہ السلام کی

Marfat.com

قلب پر ہیں ان کا نام " محمد " ہو جاتا ہے اور ایک ابدال جو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہے وہ قطب مدار کا دائیں طرف کا وزیر عبدالربّ نام سے ہو جاتا ہے۔

آٹھویں فصل

اخیار کے بیان میں } شیخ حمید الدین سوالی رحمتہ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق یہ تین سو ہیں اور یہ غوث کے سپاہی ہوتے ہیں اور بعض مشائخ نے سات یا اٹھارہ کہے ہیں جو حق تعالیٰ کی درگاہ کے حجاب کے دربانِ دُربان ہیں۔ ابرار یہ سات آدمی ہوتے ہیں اور بعض نے کہا کہ چھ ہوتے ہیں۔

نویں فصل

نقباء نجبا کے بارے میں } نقیب وہ لوگ ہیں جن پر اسم باطن محقق ہوا ہے اور لوگوں کے باطن پر شرف رکھتے ہیں اور ان کے دلوں کے حال پر مطلع ہوتے ہیں۔ یہ تعداد میں تین سو ہیں اور کشف المحجوب شریف جو درس توحید کی ایک مثالی کتاب ہے میں صرف تین کا عدد ہے ان میں صالح عورتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ اور نجیب بھی لوگوں کی اصلاح و درستی پر مامور ہیں اور تعداد میں چالیس ہیں۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ

ابدال چالیس مرد ہیں شام میں اور اٹھائیس عراق میں اور ان کا نام " احمد " ہوتا ہے۔ ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو زاہدوں میں سے کسی کو اس کی جگہ پر لگا دیتے ہیں۔

دسویں فصل

یہ فصل سب مرتبوں کے ناموں کے بارے میں ہے۔ سب نقیبوں کا نام " علی " ہوتا ہے اور نجیبوں کا " حسن " اور اخیار سات ہوتے ہیں۔ ان کا نام " حسین "

Marfat.com

ہوتا ہے اور عمائد چار ہیں ان کا نام " محمد " ہوتا ہے ایک غوث ہوتا ہے اس کا نام " عبداللہ " ہوتا ہے۔ جب غوث فوت ہوتا ہے تو عمائد میں سے کسی کو غوث کا مقام مل جاتا ہے اور جب کوئی عمائد سے فوت ہو جائے اس کی جگہ " نجیب " لے لیتا ہے اور نجیب کے فوت ہونے پر کسی " نقیب " کو ترقی مل جاتی ہے۔

گیارویں فصل

یہ فصل اویسیہ کے بیان میں ہے حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ' نے فرمایا کہ بعض اولیا ایسے ہیں ان کو ظاہر پیر کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ ان کو حضور پرنور شافع یوم النشور رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی واسطے کے خود اپنے حجرہ میں پرورش کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ کی تربیت فرمائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بعض اولیا طالبوں کو غائبانہ تربیت دیتے ہیں اور ان کا ظاہرہ پیر نہیں ہوتا اور بہت سے بزرگ سلوک کے شروع میں اس قسم کے فیض سے مشرف یافتہ رہے ہیں۔

حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ' سلوک کے شروع میں اویسی فیض سے مشرف ہوئے۔ حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی آخری بیماری میں ہم نشینوں سے کہا کہ

میرے جانے کا غم نہ کرنا حضرت منصور رحمتہ اللہ علیہ نے ڈیڑھ
سو سال بعد حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ' پر تجلی فرمائی
اور ان کے اویسی مرشد ہوئے۔ تم بھی مجھے یاد کرتے رہنا میں
تمہیں فیض رساں ہوں گا۔ جس لباس میں بھی ہوں۔ پس
اویسی اس کو کہتے ہیں کہ حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے تربیت پائے یا کسی ولی کی روحانیت سے غائبانہ فیض ہو خواہ وہ ولی زندہ ہو یا وصال کر چکا ہو۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا شیخ سُدْ عَبْدًا لقَادِرِ جِلَانِیْ شَیْئًا "لِلّٰہِ المَدَدِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ○

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

میں خانہ کعبہ کے روبرو بیٹھا ہوا تسبیح و تمہید و تہلیل میں مصروف تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے اور سلام کرکے میری دائیں جانب بیٹھ گئے- وہ خوبرو، عمدہ اور معطر لباس میں تھے- میں نے دریافت کیا کہ اللہ کے بندے تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں خضر علیہ السلام ہوں اور تمہیں سلام کرنے آیا ہوں چونکہ تم اللہ کے محبوب ہو- اور تم کو ایک تحفہ پیش کرنے آیا ہوں- میں نے دریافت کیا وہ تحفہ کیا ہے؟ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے بتایا کہ تم سورج نکلنے اور دھوپ پھیلنے سے قبل اور اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے سات مرتبہ سورۃ الحمد شریف اور سات سات مرتبہ سورۃ الناس اور سورۃ فلق اور سورۃ اخلاص اور قل یا ایھا الکافرون اور آیۃ الکرسی اور تیسرا کلمہ شریف اور درود شریف اور استغفار پڑھو- پھر یہ دعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْعَلٰی بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا " وَ اٰجِلًا " لِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

"الٰہی میرے ساتھ اور تمام کے ساتھ جلدی بلا تاخیر دنیا اور آخرت میں

Marfat.com

وہی کر جو تیرے شایان شان ہو اور ہمارے ساتھ وہ نہ کر جس کے ہم لائق نہیں ہیں۔ بے شک تو ہی بخشنے والا، بردبار، سخی، کریم، مہربان اور رحم کرنے والا ہے"۔

اور فرمایا کہ یہ ورد صبح شام برابر کرتے رہا کرو اس کو کبھی ترک نہ کرنا چونکہ جس نے مجھے یہ تحفہ دیا ہے اس نے مجھے کہا تھا خواہ عمر بھر میں ایک مرتبہ ہی پڑھنا لیکن اس کو پڑھنا ضرور۔ میں نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ علیہ السلام کو یہ تحفہ دینے والا کون تھا؟ انہوں نے کہا۔

سیدنا عالم صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے پھر کہا مجھے بھی ایسی چیز بتا دیجئے کہ اگر میں اس کو پڑھوں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہو جاؤں اور میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں کہ وہ تحفہ کیا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کو دیا تھا؟

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا تو کیا مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو اور مجھ سے جھوٹ کی تہمت رکھتے ہو۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہے۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سننا چاہتا ہوں۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم خواب میں زیارت کے خواہاں ہو تو اچھی طرح سمجھ لو اور یاد کر لو کہ نماز مغرب کے بعد عشاء تک کسی سے بات کئے بغیر کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھو اور حضور قلب اور پوری توجہ سے نماز ادا کرو۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرو۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص سات بار پڑھو۔ سونے سے قبل دو رکعتیں اور پڑھو۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص ہر ایک سات بار۔ پھر نماز کے بعد سجدہ کرو۔ سجدہ میں سات بار استغفار اور سات مرتبہ تیسرا کلمہ شریف پڑھو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھو۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام یَا اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ

Marfat.com

یا اللہ○

پھر کھڑے ہو جاؤ اور قیام میں وہی کرو جو پہلے سجدہ میں کیا تھا۔ پھر سجدہ میں جاؤ اور یہی دعا مانگو۔ اس کے بعد سر اٹھا کر جس جگہ چاہو قبلہ رو ہو کر درود شریف پڑھتے ہوئے سو جاؤ۔ درود شریف برابر پڑھتے رہنا یہاں تک کہ تم نیند سے مغلوب ہو جاؤ۔

میں نے کہا کہ میری خواہش تو یہ ہے کہ جس ہستی سے آپ علیہ السلام نے یہ دعا سنی ہے وہی مجھے بھی اس کی تعلیم دیں۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے کہا کہ تم مجھ پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہو۔ میں نے کہا اس خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا میں آپ علیہ السلام پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگاتا۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس جگہ اس دعا کی تعلیم دی جا رہی تھی اور حکم دیا جا رہا تھا میں وہاں موجود تھا۔ پس جس ہستی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی میں نے اس ہستی سے اسے سیکھ لیا۔ میں نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے کہا اچھا مجھے اس دعا کا ثواب سنایئے تب حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے کہا اب تم خود ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق دعائیں پڑھیں اور بستر پر لیٹ کر برابر دعا پڑھتا رہا۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی ملاقات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پاک کی آرزو سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میری نیند اڑ گئی اور صبح ہو گئی۔ میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنی محراب میں بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ دن چڑھ آیا۔ اس وقت میں نے نماز اشراق پڑھی لیکن میں اپنے دل سے ہم کلام تھا کہ اگر آج رات تک زندگی باقی رہی تو سابقہ شب کی طرح ان دعاؤں کو پھر پڑھوں گا۔ یہ خیال کرتے کرتے میں سو گیا۔

نیند میں کچھ فرشتے آئے اور مجھے سوار کر کے اپنے ہمراہ لے چلے۔ مجھے لیجا کر جنت میں داخل کر دیا۔ میں نے وہاں کچھ محل دیکھے ان میں بعض یاقوت سرخ کچھ سبز زمرد کے تھے۔ بعض سفید موتیوں کے تھے۔ شہد، دودھ اور شراب طہور کی نہریں بھی

Marfat.com

دکھائی گئیں۔ ایک محل میں ایک حسین عورت پر میری نظر پڑی جو مجھے اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرہ کے نور سے سورج کی روشنی ماند تھی۔ اسکی زلفیں اس محل کے اوپر سے زمین تک لٹک رہی تھیں۔ چونکہ فرشتوں نے مجھے جنت میں داخل کیا تھا اس لئے میں نے ان ہی سے پوچھا کہ یہ محل کون سے ہیں اور یہ عورت کون ہے اور کس کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ تیرے عمل کی طرح جو بھی عمل کرے یہ اس کے لئے ہے۔ فرشتے مجھے جنت سے اس وقت تک باہر نہیں لائے جب تک انہوں نے مجھے جنت کے پھل نہ کھلا دیئے اور وہاں کا شربت نہ پلا دیا۔ اس کے بعد ان فرشتوں نے مجھے اسی جگہ پہنچا دیا جہاں بیٹھا تھا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ستر انبیاء کرام کے ہمراہ اور فرشتوں کی ستر قطاروں کے جلوس میں تشریف لائے ہیں۔ ہر قطار مشرق سے مغرب تک چلی گئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور السلام علیک سے نوازا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے کہ انہوں نے یہ بات حضور والا سے سنی ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"خضر نے جو کچھ کہا سچ کہا' اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں حق ہوتا ہے!

وہ اہل زمین میں سب سے بڑے عالم ہیں۔ وہ رئیس الابدال ہیں اور اللہ کے لشکریوں میں سے ہیں۔

میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ایسا عمل کرے گا اس کا کیا ثواب ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو کچھ تم نے دیکھا اور جو کچھ تجھے دیا گیا اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہو گا۔ تو نے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لی۔ جنت کے پھل کھائے۔ جنت کا شربت پیا۔ فرشتوں اور انبیاء کو میرے ساتھ دیکھ لیا حوریں بھی دیکھ لیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص میرے عمل کی

Marfat.com

طرح عمل اور جو کچھ میں نے مشاہدہ کیا ہے اگر وہ یہ سب کچھ نہ دیکھ پائے تو کیا اس کو ان چیزوں کے بدلے کچھ ثواب ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے ایسے شخص کے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس پر غضب نہیں فرمائے گا اور نہ اس سے ناخوش ہو گا۔ اگر وہ جنت کو خواب میں نہیں بھی دیکھے گا تب بھی اس کو وہی کچھ ملے گا جو تجھ کو دیا گیا ہے۔

ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا کہ اس عمل کو کرنے والے کے اور امت محمدیہ کے مشرق سے لیکر مغرب تک تمام مومن مردوں اور عورتوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے ہیں۔ بائیں جانب کے فرشتے کو حکم دیا جائے گا کہ آئندہ سال تک اس بندہ کے گناہ نہ لکھنا۔

یہ سن کر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال بے مثال سے مشرف و سرفراز فرمایا اور جنت کی سیر کرائی۔ کیا اس شخص کے لئے بھی اس قدر ثواب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہاں! یہ سب انعام اس کو دیا جائے گا۔

میں نے عرضہ کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب تو تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس طریقے کو سیکھیں اور سکھائیں اس میں بڑی فضیلت ہے اور بڑا ثواب ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا۔ اس عمل کو وہی شخص کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے سعید پیدا کیا ہو گا اور اس کو وہی ترک کرے گا جو پیدائشی طور پر بدبخت ہو گا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا عمل کرنے والے کو کیا کچھ اور بھی ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ جو شخص

Marfat.com

یہ عمل ایک رات بھی کرے گا تو اس کے لئے کائنات کی پیدائش سے صور پھونکے جانے کے دن تک آسمان سے برسنے والے ہر قطرے کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور زمین سے پیدا ہونے والے دانوں کے برابر اس کی برائیاں اور بدیاں دور کر دی جائیں گی، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

دیگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی شب جمعہ میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ آیت الکرسی ایک ایک بار اور سورۃ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور پھر نماز کے آخر میں ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّی تو وہ میرا دیدار خواب میں ضرور کرے گا۔ اور جس نے مجھے دیکھا اس کے لئے جنت ہے اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تحقیق و تلخیص۔
فقیر حقیر سگ دربار دستگیرؒ

صورت سلسلہ جاویدیہ

الغنی المغنی المعطی المانع الضار النافع النور الہادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور
اسماء الحسنیٰ
اللہ محمد
ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ
الغنی المغنی المعطی المانع الضار النافع النور الہادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور
المعید المحصی المبدئ المحیی الاول الآخر الظاہر الباطن المقدم المؤخر المقتدر المقیت الصمد الواحد الاحد الماجد الواجد الواحد الصمد القادر الولی المتین القوی الوکیل الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الآخر الاول الظاہر الباطن المؤخر المقدم المقتدر المقیت الصمد الاحد الواحد الماجد الواجد القادر الولی المتین القوی الوکیل الحمید الشہید الحق العدل المجید الواسع الحکیم الودود المحیب القریب الکریم الجلیل الحسیب المقیت الحفیظ الکفیل العلی الشکور الغفور العظیم
الغنی المغنی المعطی المانع الضار النافع النور الہادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیاحِ لامکاں

سید سلمان ندوی (سیرت النبی) لکھتے ہیں:

"انبیاء علیہم السلام کے روحانی حالات اور واقعات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اولوالعزم پیغمبروں کو آغازِ نبوت کے کسی خاص وقت اور مخصوص ساعت میں یہ منصب رفیع حاصل ہوتا ہے اور اس وقت شرائط روئیت کے تمام مادی پردے ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ اسباب سماعت کے دنیاوی قوانین ان کے لئے منسوخ کر دیئے جاتے ہیں۔ قیود زمانی و مکانی کی تمام فرضی بیڑیاں ان کے پاؤں سے کاٹ ڈالی جاتی ہیں۔ آسمان و زمین کے مخفی مناظر بے حجابانہ ان کے سامنے آتے ہیں اور اس کے بعد نور کا حلّہ بہشتی پہن کر فرشتوں کے جلوس کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں اور اپنے اپنے رتبہ اور درجہ کے مناسب مقام پر کھڑے ہو کر فیض رَبّانی سے معمور اور غرق دریائے نور ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مقربین خاص کو یہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ حریمِ بارگاہ قدس میں بازیابی پاکر قاب قوسین (دو کمانوں کا فاصلہ) سے بھی نزدیک تر ہو جاتے ہیں اور پھر وہاں سے اپنے منصب کا فرمانِ خاص لے کر اسی کاشانہ آب و خاک میں واپس آجاتے ہیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ سرور انبیاء اور سید اولادِ حضرت آدم علیہ السلام تھے اس لئے اس حظیرۂ قدس اور بارگاہِ لامکان میں آپ ﷺ کو وہاں تک رسائی حاصل ہوئی جہاں تک کسی فرزندِ حضرت آدم علیہ السلام کا قدم اس سے پہلے نہیں پہنچا تھا اور وہ کچھ مشاہدہ کیا جو

Marfat.com

اب تک دوسرے مقربان بارگاہ کی حد نظر سے باہر رہا تھا۔"

مدینہ منورہ: کچھ راستہ طے ہو گیا تو جبریل علیہ السلام نے براق سے اترنے کے لئے عرض کیا اور بتایا کہ یہ جگہ آپ ﷺ کا دار الہجرت ہے' یہاں نماز ادا کیجئے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔ آگے چلے تو طور سیناپر رُکے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش پر پہنچے۔ ان دونوں مقامات پر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

(معارج النبوۃ)

مسجد اقصیٰ: جب آپ ﷺ مسجد اقصیٰ کے قریب پہنچے تو فرشتوں کی جماعت نے آپ ﷺ کا استقبال کیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بزرگی اور کرامت کی خوشخبری دی اور کہا:

"اَسَّلَامُ عَلَیكَ یَا اَوَّلُ یَا آخِرُ یَا حَاشِرُہ"

(آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ اے سب سے اوّل اور سب سے آخر اور سب سے پہلے اٹھنے والے)

حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ﷺ اول شافع اور مشفع ہیں۔ آخر الزماں نبی ہیں اور حشر آپ ﷺ کے قدموں میں ہو گا۔ پھر آپ ﷺ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے' تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا:

تَقَدَّمْ وَ صَلِّ رَكعَتَینِ بِاَ خوَانِكَ مِنَ الْمُرْسَلِینَ.

(یارسول اللہ ﷺ آگے بڑھ کر اپنے پیغمبر بھائیوں کو دو رکعات نماز پڑھایئے)

نماز سے فارغ ہوئے تو پیغمبروں علیہم السلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ شروع کر دیا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر تعریف کا

Marfat.com

مستحق وہی اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔ جس نے مجھے رحمت للعالمین بنایا۔ قیامت تک کے لئے جن وانس کے لئے بشیر و نذیر اور سراج منیر بنا کر بھیجا۔ قرآن کریم سے نوازا اور روئے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا۔ تیمم سے پاکیزگی جائز کی گویا مٹی کو پانی کے حکم میں کر دیا۔ حوض کوثر سے نوازا وغیرہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

"هٰذَا افضَلِكُمَ مُحَمَّده"

(ان وجوہات کی بناء پر محمد ﷺ تم پر فضیلت رکھتے ہیں)

پھر تمام انبیاء علیہم السلام، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے حق میں اللہ سے حتی الوسیع تخفیف کا سوال کرنا۔ واللہ المصیر۔ (معارج النبوۃ)

بیت المقدس تا سدرۃ المنتہیٰ: یہاں سے براق پر سوار ہو کر ایک نورانی سیڑھی جو فرشتوں کی گزرگاہ تھی کے ذریعے آسمان پر پہنچے۔ سیڑھی کے آخری سرے پر ایک بزرگ فرشتہ بیٹھا تھا جس نے ہاتھ کھول رکھے تھے اور ساتوں آسمانوں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ میری ڈیوٹی اس سیڑھی پر تخلیق آدم علیہ السلام سے پچیس ہزار سال قبل لگی تھی۔ تب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا میرا وظیفہ ہے اور آج کے دن کا منتظر رہا ہوں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ یہ سعادت آج نصیب ہوئی۔

پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور ایک دریائے بسیط دیکھا جس کا نام "قاصیہ" ہے اور ہوا میں معلق ہونے کے باوجود پانی کا قطرہ تک اِدھر اُدھر نہیں گرتا بلکہ پوری روانی سے بہہ رہا ہے۔ اس کے پانی کا رنگ شفاف ہونے کی وجہ سے نیلا ہے۔ کہتے ہیں کہ آسمان کی نیلاہٹ اسی دریا کے نیلے پانی کے عکس کے باعث ہے۔

پھر آپ ﷺ ہوا کے خزانے پر پہنچے جسے ستر ہزار زنجیروں میں باندھ رکھا

Marfat.com

ہے اور ہر زنجیر پر ستر ہزار فرشتے متعین ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہوا پر قدم رنجہ فرمایا اور فلک پر پہنچے۔ وہ فلک ایک دریا ہے جسے آسمان پر رکھا ہے جس کا دامن سراپردہ دہر کی طرح زمین تک پہنچا ہوا ہے۔ آسمان کا بھی ایک ایسا ہی فلک ہے کہ اس دریائے فلک پر ستارے شناوروں کی طرح تیرتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے:

"وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ" (۳۶:۴۰)

(اور تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں تیرتے ہیں)

اس فلک نے اپنی گردش روک دی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور آداب بجالایا۔ آپ ﷺ نے اس پر قدم رکھا اور آگے نکل گئے حتیٰ کہ پہلے آسمان پر پہنچے۔

عجائبات آسمان اوّل: جبریل علیہ السلام نے آسمان اوّل پر پہنچتے ہی دروازہ کھٹکھٹایا جس کا نام "الحفظ" ہے۔ جو یاقوت کا بنا ہوا ہے۔ اس پر مروارید کا قفل ہے۔ اس پر مقرر دربان یا موکل کا نام "اسمٰعیل" ہے۔ دستک سن کر اسمٰعیل نے کہا:

"مَنْ ذَا الَّذِيْ نَادَالكَ"

(کون پکار رہا ہے؟)

حضرت جبریں علیہ السلام نے اپنا نام بتایا۔ پھر پوچھا: "آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ ہیں"۔ پوچھا: "کیا وہ ﷺ پیدا ہو چکے ہیں"؟ کہا "ہاں"۔ پھر پوچھا: "کیا ان ﷺ کو بلایا گیا ہے"۔ کہا "ہاں"۔ تب اسمٰعیل نے کہا: "مرحبا آپ ﷺ کو خوشی کشائش اور جمیعت حاصل ہو"۔ اور دروازہ کھول دیا۔ ان کے تابع سات لاکھ فرشتے ہیں۔

ان کی تسبیح جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سماعت فرمائی:

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الاَعْلٰى سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ"

Marfat.com

(ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جَلَّ جَلَالَہٗ ملک اعلیٰ ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جَلَّ جَلَالَہ جس کی مثل کوئی شے نہیں)

پس آپ ﷺ اس آسمان پر تشریف لے گئے اور بہت عجائب ملاحظہ فرمائے بعض کا تذکرہ اس طرح ہے :

فرشتے بحالت قیام : فرشتوں کی ایک جماعت ہر وقت قیام میں ہے۔ ان کی تسبیح تھی :

"سُبُّوْحَ قَدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ"

(اس ذات جَلَّ جَلَالَہ کی بہت زیادہ تسبیح بیان کی جاتی ہے اور بہت زیادہ تقدس بیان کیجاتی ہے وہ ہمارا پروردگار اور تمام فرشتوں اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا پروردگار ہے)

جب حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ فرشتے آسمانوں کی پیدائش کے وقت سے بحالت قیام مصروف عبادت ہیں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے درخواست کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت کو اس کا ثواب عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے درخواست کی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ پس امت مسلمہ کے لئے نماز میں قیام کی فرضیت کا تحفہ عطا ہوا۔

ملاقات حضرت آدم علیہ السلام : یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کو سفید مروارید کے تخت پر نوری لباس میں دیکھا جن کے دائیں اور بائیں لوگ دیکھے۔ دائیں طرف دیکھ کر وہ خوش ہوتے اور بائیں جانب دیکھتے تو رنجیدہ ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ دائیں جانب والے اہل جنت ہیں اور بائیں طرف کے لوگ اہل دوزخ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر حضرت ابو البشر کو سلام کہا۔ جواب میں آدم علیہ السلام نے فرمایا :

Marfat.com

"مَرْحَبًا یَا اِبْنَ الصَّالِح وَ نَبِیِّ الصَّالِح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَکْرَمَکَ وَ جَعَلَکَ مِنْ نَسْلِی".

(صالح بیٹے علیہ وسلم اور صالح نبی علیہ وسلم کو خوش آمدید۔ تمام تعریفیں اس اللہ جَلَّ جَلَالَہ کے لئے ہیں جس نے آپ علیہ وسلم کو عزت بخشی اور اس نے آپ علیہ وسلم کو میری آل سے پیدا فرمایا۔)

حضرت آدم علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

" سُبْحَانَ الْجَلِیْلِ الاَ جَلِ سُبْحَانَ الْوَسِعُ الْغَنِی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِی الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ".

(ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جَلَّ جَلَالَہٗ جو جلیل ہے اور اجل ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے وہ جَلَّ جَلَالَہ جو وسعت والا ہے اور تمام جہان سے بے پروا ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔)

آپ علیہ وسلم کے دائیں جانب جنت کا در تھا اور بائیں جانب حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے دوزخ کو دیکھا۔

<u>دوسرا آسمان</u>: "بحر الحیوان" سے آگے بڑھے جسکے بارے میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن اس دریا کے پانی کی بارش کی جائے گی جس سے بوسیدہ انسانی ہڈیاں زندگی پائیں گی اور لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور آپ علیہ وسلم دوسرے آسمان پر پہنچے۔ اس کا نام "قیدوم" ہے۔ پہلے آسمان پر پہنچنے کے تمام مراحل یہاں بھی طے کئے تو دربان نے دروازہ کھولا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش آمدید کہا۔ دربان کا نام "اسرافیل" تھا۔ اس کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ کُلَّ مَا یَسبِّح اللّٰہ سُبَّحٌ وَالْحَمَدُ لِلّٰہِ کُلَّ اَحَمِدُ اللّٰہ حَامِدٌ وَ لاَ اِلَہَ اِلاَ اللّٰہ کُلَّمَا ھَلَّلَ اللّٰہَ وَ اللّٰہُ اَکْبَرْ کُلَّمَا کَبَّرَ اللّٰہ کَبِّرَہٗ"

(تمام پاکیزگی اللہ جَلَّ جَلَالَہ کیلئے۔ جو تسبیح کرنے والا اس کی تسبیح کرتا ہے اور

Marfat.com

تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جب حمد کرنے والا اسکی حمد کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ جب کوئی اس کا نام بلند کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور جب بڑائی بیان کرنے والا اس کی بڑائی بیان کرتا ہے۔

رکوع گزار فرشتے: یہاں ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ صف بستہ رکوع میں جھکی ہے۔ ان کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ الْوَارِثِ الْوَسِعِ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الْعَلِیْمِ"

(تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلالَہ کیلئے ہے جو وارث اور وسعت والا ہے۔ تمام پاکیزگی اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے۔ کہ آنکھیں اسکا ادراک نہیں کر سکتیں تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلالَہ کے لئے جو عظیم اور علیم ہے)

حضرت جبریل علیہ السلام کے ایماء پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عبادت سے اپنی امت کا حصہ چاہا۔ پس مسلمانوں پر رکوع فرض ہوا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام سے بھی اسی آسمان پر ملاقات ہوئی۔ سلام کے جواب میں انہوں نے کہا:

"مَرْحَبًا یَا اَخِ الصَّالِحَ وَ النَّبِیَّ الصَّالِح"

(خوش آمدید میرے صالح بھائی اور صالح نبی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کیا اور آپ ﷺ کی عظمت اور کرامت اور تفوق جو آپ ﷺ کو دوسرے انبیاء پر حاصل ہے اس کا ذکر کیا اور خوش خبری دی۔ حضرت عیسیٰ کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ الْاَ بَدِ الْاَ بَدَ سُبْحَانَ الْمُبْدِیْ الْمُعِیْدِ"

(تمام پاکیزگی اس جَلّ جَلالَہٗ کے لئے ہے جو بخشنے اور احسان کرنے والا ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلالَہٗ کیلئے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ

Marfat.com

جَلاَلَہٗ کے لئے جو آغاز کرنے والی اور لوٹانے والی ہے۔

یہاں پر ایک فرشتے سے ملاقات ہوئی جس کے ستر سر تھے اور ہر سر میں جدا جدا لغت کی زبانیں تھیں۔ یہ رزق کا فرشتہ "قاسم" تھا۔ اس کی تسبیح تھی۔

" سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہِ اللّٰہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْخَالِقِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ"

(تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلاَلَہٗ کیلئے جو خالق اور عظیم ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلاَلَہٗ کیلئے جو عظیم اور اعظم ہے۔ اللہ جَلّ جَلاَلَہٗ پاک ہے اور تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلاَلَہٗ کے لئے جو خالق اور عظیم ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)

یہ رزق تقسیم کرتا ہے۔

تیسرا آسمان: پھر آپ ﷺ تیسرے آسمان پر پہنچے اور حسب سابق سوال و جواب ہوئے اور آپ ﷺ کے لئے دروازہ کھلا۔ یہاں کے فرشتوں نے آپ ﷺ کو سلام اور خوش آمدید کہا۔ اس آسمان کا نام "زیلون" ہے۔ دربان فرشتے کی تسبیح یہ تھی۔

" سُبْحَانَ الْمُعْطِیِّ الْوَھَابِ سُبْحَانَ الْفَتَّاحِ الْعَلِیْمِ سُبْحَانَ الْمُجِیْبِ لِمَنْ دَعَا".

(تمام پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلاَلَہٗ کے لئے جو عطا کرنے والا اور وہاب ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلاَلَہٗ کیلئے جو فتاح اور عظیم ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات کے جَلّ جَلاَلَہٗ لئے جو پکارنے والے کی پکار سنتا ہے)

سر بسجود فرشتے: اس آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت سر بسجود دیکھی۔ حضور علیہ

Marfat.com

الصلوۃ والسلام نے سلام کیا تو فرشتوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر سجدہ ریز ہو گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے ایماء پر آپ ﷺ نے اس عبادت سے اپنے اور اپنی امت کیلئے حصہ چاہا۔ پس نماز میں سجدے کی فرضیت ہوئی اور ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہوئے کیونکہ فرشتوں نے سجدہ سے سر اٹھا کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سلام کا جواب دیا تھا اور پھر سر بسجود ہو گئے تھے۔

یہاں حضرت یوسف علیہ السلام سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے معانقہ فرمایا۔ آپ علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ الْكَرِيْمِ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ الْجَلِيْلِ الْاَجَلِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الْوَتَرِ سُبْحَانَ الْاَبَدِ الْاَبَدِ".

(پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو کریم اور اکرم ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو جلیل اور اجل ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو فرد اور وتر ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کیلئے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے)

اسی آسمان پر حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ ﷺ کی بزرگی کی بشارت دی اور یاد دہانی کے طور پر کہا کہ آج کی رات اپنی امت کی شفاعت میں کمی نہ کیجئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تھے۔

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمُلُوْكِ سُبْحَانَ الْقَاهِرِ الْجَبَّارِ تَصِيْرُ اِلَيْهِ الْاُمُوْرُ".

(پاکی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو قاہر اور جبار ہے۔ تمام امور اسی کی طرف لوٹتے ہیں)

آگے بڑھے تو ایسے فرشتوں کو دیکھا جو "سرحائیل" نامی فرشتہ کے تحت تھے۔ سرحائیل کی تسبیح تھی۔

Marfat.com

"سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْجَبَّارِينِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْمُسَلِّطِيْنَ مِمَّنْ عَصَا".

(پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو تمام جباروں سے بالا ہے۔
پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو تمام تسلط رکھنے والوں سے اس شخص پر بالا ہے جو اسکی نافرمانی کرے)

یہاں پر ہی "بحر التنفم" ایک دریا دیکھا جس کی توصیف اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ یہ دریا دنیا سے سات گنا بڑا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ اس دریا کا تھوڑا سا پانی بھیجا تھا تو طوفان نوح ظہور میں آیا اور آبی عذاب کا تعلق اس بحر سے ہوتا ہے۔

چوتھا آسمان: یہ آسمان خام چاندی یا (دوسری روایت کے مطابق) سفید مروارید کا ہے۔ حسب سابق سوال وجواب ہوئے اور دروازہ کھولا گیا جو نور کا ہے اور اس پر نور کا ہی قفل تھا۔ اس پر لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ لکھا تھا۔ چوتھے آسمان کا نام "زیون" ہے۔ ساتوں زمینیں اور تینوں آسمان کے اس احاطہ کے اندر ایک حلقہ کی مانند دکھائی دیتے تھے۔ اس کے داروغہ کا نام "موضیائیل یا مومیائیل" تھا اور اس کے تحت لاکھوں فرشتے تھے۔ ان کی تسبیح تھی:

"سُبْحَانَ الْخَالِقِ الظُّلِمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ خَالِقِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ سُبْحَانَ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى".

(تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو تاریکیوں اور نور کا خالق ہے۔
تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے ہے جو سورج اور چاند کا خالق ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کے لئے جو رفیق اعلیٰ ہے)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات فرمائی جبکہ ایک روایت میں ہے کہ یہ ملاقات چھٹے آسمان پر ہوئی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و

Marfat.com

السلام نے سلام کہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بغل گیر ہوئے اور آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَجْھَكَ".

(سب تعریف اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہے چہرے پر قربان)

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کو بشارت دی کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ناز میں آپ ﷺ کی خاص مجلس ہوگی جس کا تصور بھی ناممکن ہے۔ **آپ ﷺ اس لطف وکرم کی مُدّ عظمت مجلس میں ضعفائے امت کو نہ بھولنا اور حتی الامکان فرائض واعمال میں تخفیف کی درخواست ضرور کرنا۔**

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تسبیح تھی:

"سُبْحَانَ هَادِیْ مَنْ یَّشَاءُ وَ مُضِلَّ مَنْ یَّشَاءُ سُبْحَانَ الْغَفُوْرَ الرَّحِیْمِ".

(پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلَالَہٗ کیلئے جو جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ پاکی ہے اس اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے جو غفور اور رحیم ہے۔

اس آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی جو دوزانو بیٹھے یہ تسبیح پڑھتے تھے:

"سُبْحَانَ الرَّوُفُ الرَّحِیْمَ سُبْحَانَ الَّذِی لاَ یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیءٌ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ".

(تمام پاکی اس اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے جو رؤف اور رحیم ہے۔ تمام پاکی ہے اس اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ تمام پاکی ہے اس اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے جو رب العالمین ہے)

حضرت جبریل علیہ السلام کے ایما پر آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے اس

Marfat.com

عبادت سے حصہ چاہا۔ دوسرا قعدہ نماز میں فرض ہوا۔

اسی آسمان پر حضرت مریم علیہا اسلام والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استقبال کیا۔

اسی آسمان پر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ جن کے چہرے سے خوف آتا تھا اور ان کے دائیں بائیں رحمت اور عذاب کے فرشتے موجود دیکھے جو روح قبض کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے مطابق بھیجے جاتے ہیں۔

"بحر الثلج" بھی چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ برف کا دریا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اگر اس دریا سے برف کی ذرا سی مقدار بھی زمین یا آسمان پر گرے تو یخ بستگی اور برودت سے اہل سموات و ارض فوت ہو جائیں۔

اسی آسمان پر سورج کو دیکھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ زمین سے ایک سو ساٹھ گنا بڑا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق سورج کے میدان کی مسافت اسی ہزار سالہ راہ کے برابر ہے۔

پانچواں آسمان : یہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو آسمان پنجم میں حسب دستور مراحل طے کر کے داخل ہوئے۔ اس آسمان کا نام "البیالیقون" ہے اور اس قدر بڑا ہے کہ نچلے چاروں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک حلقہ کی مانند اس کے احاطہ میں نظر آتی تھیں۔ اس آسمان کے دربان فرشتے کا نام "اوسقطائیل" ہے اور لاکھوں فرشتے اس کے ماتحت ہیں۔ اس کی تسبیح تھی :

"قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ رَبِّ الْاَرْبَابِ سُبْحَانَ رَبِّنَا عَلَى الْاَعْظَمِ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ الرُّوْحِ"۔

(وہ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوس ہے رب الارباب ہے۔ اعلیٰ درجے پر تمام پاکی

Marfat.com

ہمارے پروردگار کیلئے ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوس ہے ۔ فرشتوں اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا پروردگار ہے)

یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت لوط، اور حضرت یعقوب علیہم السلام سے ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ سے مصافحہ کیا اور آپ ﷺ سے کہا کہ آج کی رات بارگاہ رب العزت میں حاضری کے وقت اپنی امت کے اعمال میں تخفیف طلب کیجئے۔ آپ کی تسبیح تھی :

"سُبْحَانَ مَنْ لاَ یَصِفُ الْوَاصِفُوْنَ عَظْمَهُ مُنْتَهِیه سُبْحَانَ مَنْ خَفَّفَتْ لَهُ الرِقَابْ وَ ذَلَتْ لَه الصَحَابْ".

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے کہ وصف بیان کرنیوالے اس کا وصف بیان کرنے سے:: عاجز ہیں۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلاَلَہٗ کیلئے جس کیلئے گردنیں پست ہو گئیں اور مشکلات اس کیلئے ذلیل و حقیر ہو گئیں)

یہاں آپ ﷺ نے فرشتوں کی جماعت دیکھی جو حالت قیام میں تھی اور ان کی نگاہ قدموں پر تھی۔ ان کی تسبیح تھی :

"سُبْحَانَ الْقَاضِیْ الاَکبر سُبْحَانَ الْعَدْلَ الذِی لاَ یَجوْرُ".

(پاکیزگی ہے اس خالق جَلّ جَلاَلَہٗ کیلئے جو سب سے:: بڑا فیصلہ کرنیوالا ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلاَلَہٗ کیلئے جو سراپا عدل ہے اور وہ ظلم نہیں کرتا)

ان کی عبادت نماز میں خضوع و خشوع سے عبادت تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے اس عبادت سے حصہ طلب فرمایا چنانچہ وہ عطا ہوا جو نماز میں خشوع و خضوع ہے۔

چھٹا آسمان : "بحر الصعق" آگے بڑھے تو آپ ﷺ کے سامنے چھٹا آسمان تھا۔ اس کا نام "عاروس" ہے۔ اس کا دربان "روعائیل" ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام

Marfat.com

کے جواب میں اس نے کہا:

"بَارَكَ اللهُ فِیْ حُسْنَاتِكَ وَزَادَفِیْ كَرَمَاتِكَ وَبُوْرِكَ فِيْكَ".

(اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ کی نیکیوں میں برکت ڈالے اور آپ ﷺ کی بزرگی میں اضافہ فرمائے)

جواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "امین"! کہا۔ لاکھوں فرشتے روعائیل کے ماتحت ہیں۔ان کی تسبیح تھی:

"سُبْحَانَ اللهِ الكَرِيْمِ سُبْحَانَ النُّورِ الْمُبِيْنِ سُبْحَانَه مَنْ الهٰ مَنْ فِیْ السَّمٰوٰتِ وَالهَ مَنْ فِیْ الاَرْضِ".

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو کریم ہے۔پاکیزگی ہے اس واضع نور کیلئے جو معبود ہے آسمان والوں اور زمین والوں کا)

یہاں فرشتوں کی ایک جماعت "محالت قومہ" مصروفِ عبادت تھی۔ان سے آگے آپ ﷺ نے "باب الامان" کا مشاہدہ فرمایا۔یہ دروازہ جو دوزخ اور کائنات کے درمیان بنایا گیا ہے کہ دوزخ کی تپش سے کائنات جل نہ جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس دروازہ کو (جو ہمیشہ بند رہتا ہے) کھلوا کر دور سے دوزخ کا مشاہدہ فرمایا اور کہا کہ مجھے دوزخ کا دھواں اور شعلے نظر آتے تھے۔دوزخ کے اندر نظر کی تو دوزخ کے داروغہ کو دیکھا جس کا نام "مالک" ہے۔وہ اتنا ہیبت ناک ہے کہ آپ ﷺ کو خوف محسوس ہوا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے مالک کو بتایا کہ محمد ﷺ تشریف لائے ہیں۔ تو وہ اٹھا' سلام کیا اور عرض کرنے لگا:

"یارسول اللہ ﷺ! بشارت ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کے لئے آپ ﷺ کے گوشت پوست پر آتش دوزخ کو حرام فرمادیا ہے اور جو کوئی آپ ﷺ کا اتباع کرے گا اور آپ ﷺ کی برکت سے اس پر بھی دوزخ حرام ہو گی۔ مجھے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ ﷺ کی امت کے گنہگاروں پر رحم کروں اور آپ ﷺ کے منکروں سے انتقام لوں"۔

چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہم السلام سے. آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی۔ (ایک روایت کے مطابق حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور دوسری روایت کے مطابق بہشت میں دیکھا۔) حضرت ادریس علیہ السلام کی تسبیح تھی:

"سُبْحَانَ الْمُجِیْبْ السَّائِلِیْن سُبْحَانَ الْقَابِضِ الحَالِرِہ سُبْحَانَ الَّذِی عَلٰی فَلاَ تَعْلَوْہ اَحَدٌ."

(پاکیزگی ہے اس اللہ جَلّ جَلاَلَہٗ کیلئے جو سوال کرنیوالوں کی پکار سننے والا ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو زبردست گرفت کرنیوالا ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو سب سے بلند ہے اور اس جَلّ جَلاَلَہٗ سے کوئی بلند نہیں۔

اور نوح علیہ السلام تسبیح پڑھتے تھے:

"سُبْحَانَ الْحَیِّ الْحَلِیْم سُبْحَانَ اَفْرَدِ الکَرِیْمِ سُبْحَانَ العَزِیزَ الرَّحِیْمِ".

(پاکیزگی ہے اس اللہ جَلّ جَلاَلَہٗ کیلئے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور حلیم ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو اکیلا اور بزرگی والا ہے۔ پاکیزگی ہے اس باری تعالیٰ کیلئے جو غالب اور نہایت رحمت کرنیوالا ہے)

آپ ﷺ کی ملاقات حضرت میکائل علیہ السلام سے:: ہوئی۔ وہ تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے اور دعا دی:

"زَادَكَ اللہ تعالٰی کَرَامَۃً وَ فَرْحًا".

(اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ کی بزرگی اور خوشی میں اضافہ فرمائے)

ان کے ماتحت لاکھوں فرشتے مشاہدہ فرمائے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام

Marfat.com

نے بتایا: ''ہم سب آپ ﷺ کے خدمت گزار ہیں اور پچیس ہزار سال قبل از پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے. آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے آرہے ہیں''۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

''سُبْحَانَ رَبَّ کُلْ مُوْمِنٍ وَ کَافِرٍ سُبْحَانَ مَنْ تَصَنَعْ مِنْ هَیئةِ مَافِیْ بُطُوْنِهَا الْحَوَامِلْ''.

(پاکیزگی ہے اس اللہ جَلّ جَلَالَہٗ کیلئے جو مومن اور کافر کا پروردگار ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ایک خاص شکل پر بچے کو پیدا فرماتا ہے)۔

پھر آپ ﷺ ''بحر اخضر'' پر پہنچے جو سبز اور نورانی رنگ کا ہے۔ اس پر مامور فرشتوں کی تسبیح تھی۔

''سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ کَرِیْمِ الْاَکْرَمِ سُبْحَانَ الْجَلِیْلِ الْاَعَظَمِ''.

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو قادر اور مقتدر ہے۔ کریم اور اکرم ہے اس اللہ جَلّ جَلَالَہٗ کیلئے جو جلیل ہے اور سب سے بڑا ہے)۔

یہ دریا تمام سبزیات کا سرچشمہ ہے گویا ہر فصل اور باغ اسی کے فیض سے ہے۔ اس سے آگے ''بحر اسود'' کا مشاہدہ فرمایا۔

<u>ساتواں آسمان</u>: بعد ازاں آپ ﷺ کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا۔ حسبِ سابق سوال و جواب ہوئے اور پھر اس کے خازن ''روحائیل'' نے دروازہ کھولا اور استقبال کیا۔ آسمان ہفتم کا نام ''قائیل'' ہے اور جو ہر سفید اور نور تاباں کا بنا ہوا ہے۔ روحائیل کے ماتحت لاکھوں فرشتے ہیں۔ ان سب کی تسبیح یہ تھی:

''سُبْحَانَ الَّذِیْ بَسَطَ السَّمٰوٰتِ فَرَفَعَهَا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَطَعَ الْاَرْهسین فَضَرْشَهَا سُبْحَانَ الَّذِی اَطَلَعَ الکَوَاکِبَ وَاَزْهَرَ هَا سُبْحَانَ الَّذِیْ

Marfat.com

اَرسَّیِ الجِبَالَ فِیھَاھَا".

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس نے آسمانوں کو کشادہ کیا پس ان کو بلند کیا۔ پاکیزگی ہے اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ کیلئے جس نے زمینوں کو پھیلایا پس انکو فرش بنایا۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس نے ستاروں کو روشن کیا اور انکو خوب جگمگایا)

اس آسمان پر آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے۔ ملاقات فرمائی۔

انہوں نے استقبال میں فرمایا:

"مَرْحَبًا بابن الصَّالِح وَ النَّبِی الصَّالِحِ"۔

(صالح بیٹے ﷺ اور صالح نبی ﷺ خوش آمدید)۔

نیز فرمایا: "یارسول اللہ اپنی امت سے کہیئے کہ بہشت میں بہت سے درخت لگائے وہ اس طرح کہ:

"لاَحَوْلَ وَلاَقُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"

(نہ تو حرکت ہے نہ قوت ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جو بلند اور عظیم ہے کہ مشیت ہے)

زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات تھے:

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَلاَ اِلَہَ اِلاَّاللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُوَلاَحَوْلَ وَلاَقُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" (معارج النبوۃ)

(پاکیزگی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے اور تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ جَلَّ جَلَالَہٗ سب سے بڑا اور نہ حرکت ہے اور نہ قوت ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جو بلند اور عظیم ہے کسی مشیت سے)

بیت المعمور: ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر بیت المعمور کے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔ بیت المعمور کعبۃ اللہ کے عین اوپر ساتویں آسمان پر

Marfat.com

عبادت خانہ ہے۔ جس میں یومیہ ستر ہزار فرشتے عبادت کے لئے داخل ہوتے ہیں اور ان کا نمبر دوبارہ نہیں آتا اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے. فرمایا کہ یہ جگہ آپ ﷺ کی امت کا مکان ہے۔ یہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی امت کو دیکھا کہ وہ دو حصوں میں بٹ گئی۔ ایک جماعت سفید کاغذ جیسی پوشاک والی اور دوسری میلے کچیلے کپڑوں میں ملبوس تھی۔ آپ ﷺ بیت المعمور میں گئے۔ سفید پوش جماعت بھی ساتھ گئی مگر دوسری کو روک دیا گیا اگرچہ وہ بھی خیر پر تھی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سفید پوش امتیوں کے ساتھ وہاں نماز ادا فرمائی۔ (خصائص کبری)

پھر "سدرۃ المنتہی" میں "سلسبیل" نامی چشمہ دیکھا جس سے دو نہریں پھوٹ رہی تھیں۔ ایک نہر رحمت اور دوسری نہر کوثر۔ آپ ﷺ نے نہر رحمت میں غسل فرمایا۔

نہر کوثر: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ساتویں آسمان پر مجھے اس کی پشت کی طرف لے جایا گیا۔ وہاں ایک نہر دیکھی جس پر یاقوت، موتیوں اور زمرد کے خیمے تھے اور سبز پرندے نہایت خوبصورت تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ نہر کوثر جو اللہ تعالی نے خصوصی طور پر آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے اس کا پانی دودھ سے. سفید تر تھا۔ آپ ﷺ نے ایک برتن لے کر اس کا پانی پیا جو شہد سے. شیریں تر اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(الی ابن حاکم یزید بن ابی مالک و حضرت انس بن مالک نیز خصائص کبری)

حضرت انس رضی اللہ تعالی سے. مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: میں جنت میں گھوم رہا تھا کہ ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر مجوف موتیوں کے قُبّے نصب تھے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام نے بتایا کہ یہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے اور جس کی مٹی خالص کستوری ہے۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

عرش پر کلمہ شریف: ابن سعد حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جب مجھے حضرت جبریل علیہ السلام آسمانوں پر لے گئے تو میں نے "سموات علی" میں ایسی تسبیح سنی جس سے میرا دل دہل گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! بلا خوف آگے تشریف لے جایئے۔ آپ ﷺ کا اسم مبارک عرش پر اس طرح مکتوب ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. (خصائص کبریٰ)

تحفہ معراج: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق معراج میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین خصوصی چیزیں عطا کی گئیں:

(۱): پانچ نمازیں

(۲): سورہ بقرہ کی آخری آیات

(۳): آپ ﷺ کی امت کا ہر غیر مشرک کبائر کا گنہگار کہ اس کی مغفرت کا وعدہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (خصائص کبری)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معراج کی رات موتیوں کا ایک محل دکھایا گیا جس کا فرش سونے کا تھا اور وہ نور سے چمک رہا تھا۔ وہاں مجھے تین چیزیں عطا ہوئیں کہ آپ ﷺ "سید المرسلین" "امام المتقین" اور "قائد الغر المحجلین" ہیں۔

رجال الغیب سے ملاقات: آپ ﷺ کو ایسی قوم کے پاس پہنچایا گیا جس کی تعریف قرآن کریم میں اس طرح وارد ہے۔

"وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ. (۷ : ۱۵۹)

(اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک گروہ ہے جو حق کے ساتھ راہ بتاتا ہے

Marfat.com

اور حق کے ساتھ عدل کرتا ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کا تعارف کرایا۔ جب اس قوم کو پتہ چلا کہ یہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں تو وہ بہت خوش ہوئی۔ آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی جس کو انہوں نے قبول کر لیا اور آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی بعثت کی خبر دی اور حکم دیا تھا کہ آپ ﷺ کا اتباع کریں۔ لہذا ہم مدت دراز سے آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ الحمد للہ کہ آج اللہ تعالیٰ نے کرم نوازی فرمائی اور آپ ﷺ کی زیارت و تعلیم کی دولت ملی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس قوم میں چند باتیں مشاہدہ کیں کہ ان میں کچھ لوگ سلیم الطبع اور زرد رو تھے اور ان کے لباس ادنیٰ تھے۔ اس سب کے گھروں کی دیواریں برابر تھیں اور مکانوں کے دروازے نہ تھے۔ ان کی سرائیں قبرستانوں کے نزدیک اور مسجدوں سے دور تھیں۔ وہ مسجدوں میں معتکف تھے۔ وہ اپنے نو مولود کو دیکھتی تو روتے اور کسی کے فوت ہونے پر خوشی مناتے۔ وہ خدا' اس کے رسولوں' نبیوں' فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان رکھتے تھے۔ فرائض ادا کرتے تھے' صلہ رحمی کرتے' راضی بر قضا اور صابر و شاکر تھے۔ دشمنی' غیبت' چوری اور دیگر برائیوں سے پاک تھے۔ دن کو روزہ اور رات کو عبادت ان کا شیوہ تھا۔ دنیا میں فقر کو ترجیح دیتے تھے اور آخرت کی نعمتوں کے امیدوار تھے۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کے سچے اور مخلص پیروکار تھے۔ آپ ﷺ کے استفسار پر ان لوگوں نے بتایا کہ ہمارے چہرے خوف خدا کی وجہ سے زرد ہیں اور عام مساوات کی وجہ سے سب کے گھر برابر ہیں اور ان کے دروازے اس لئے نہیں کہ ہم میں کوئی چور اور خائن نہیں ہے۔ ہماری دوکانوں کے دروازے بھی نہیں کیونکہ ہر کوئی ایمانداری کے ساتھ دوکان سے جو چیز

Marfat.com

بھی لیتا ہے پہلے اس کی قیمت وہاں رکھ دیتا ہے۔ گھر مسجدوں سے دور اس لئے ہیں کہ وہاں تک جانے کا ثواب قدموں کی گنتی کے لحاظ سے زیادہ ملے اور قبرستان گھروں کے نزدیک ہے تاکہ آتے جاتے موت کی یاد تازہ ہوتی رہے۔ نومولود کو دیکھ کر روتے ہیں کیونکہ وہ دنیا کے قید خانہ میں آتا ہے اور مرنے پر خوشی اس لئے مناتے ہیں کہ اس قید سے اسے رہائی ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا کیونکہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہے اور وہ گناہ بھولے سے بھی نہیں کرتے لیکن اگر گناہ سرزد ہو جائے تو رعد کی آواز گنہگار کو اس کے گھر سمیت جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ پھر ان لوگوں نے مجھ سے درخواست کی کہ ہمیں اسلام کی تعلیم عطا فرمائیں۔ پس میں نے ان کے حسبِ حال ان کو تعلیم دی اور نصیحتیں کیں یعنی یہ کہ سختیوں پر توفیق صبر مانگو اور صبر کرو۔ اللہ سے ڈرو، فخر و غرور سے اجتناب کرو، اللہ کی رحمت پر بھروسہ رکھو۔ اگر موسیٰ علیہ السلام اور میری ملاقات کے مشتاق ہو تو ہمیشہ خوفِ خدا اور اس کے در سے امید رکھتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ پھر میں نے ان کو الوداعی سلام کہا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے حق میں دو دعائیں کیجئے۔

پہلی یہ کہ ہم ہر سال حج اور مکہ معظمہ زیارت کا شرف چاہتے ہیں۔ ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دیا جائے تاکہ ہم یہ شرف ہر سال حاصل کر سکیں کیونکہ ہماری سرزمین ساتویں زمین کے بھی پیچھے ہے۔ جب تک اسے لپیٹا نہ جائے گا ہم ہر سال یہ سعادت حاصل نہ کر سکیں گے۔

دوسری یہ کہ ہمیں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کر دیا جائے تاکہ لوگ ہماری وجہ سے فتنہ میں نہ پڑیں چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور ہر دو امور ان کے لئے قبول کر لئے گئے۔ پس وہ لوگ ہر سال پوشیدہ طور پر حج کے لئے آتے ہیں اور کوئی شخص ان کے حال سے واقف نہیں ہوتا۔ (معارج النبوۃ)

Marfat.com

سات زمینوں کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ وہ کہاں ہیں؟ ہماری عقلیں رسائی سے قاصر ہیں:۔

"وَفَوقَ كُلِ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ"۔ (۷۶:۱۲)

(اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے)۔

جنات سے ملاقات: اس کے بعد آپ ﷺ کا گزر جنات پر ہوا۔ وہ سب آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلَه اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اَعْبَدُ وَرَسُوْلُهٗ۔ پھر انہوں نے درخواست کی کہ ہمارے سامنے اپنا دین پیش کیجئے۔ میں (ﷺ) نے کہا کہ مجھے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

التحیات کا تحفہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کی تعریف اس طرح کی:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَاَطَّیِّبَاتٌ۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ جواب میں نے یہ دیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ۔

جب ملکوت کے فرشتوں نے یہ مقام مشاہدہ کیا تو ان میں سے ہر ایک نے یک زبان ہو کر ملکوت و جبروت میں غلغلہ انداز ہوتے ہوئے کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدَهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں تین فضیلتیں تحیات، صلوات اور طیبات پیش کیں اور اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں سلام، نبوت، رحمت اور برکتیں

Marfat.com

عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے سلام قبول کرتے ہوئے صلحائے امت کو یاد فرمایا:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِاللهِ الصَّالِحِيْنَ."

آواز آئی: یا محمد ﷺ! ہم جبریل کو بھی اپنی بارگاہ خاص میں داخل نہیں ہونے دیتے مگر آپ ﷺ نے اپنی امت کو اپنے ساتھ شریک کر لیا ورنہ یہ "عَلَيْنَا" کیا ہے؟ عرض کی: اے اللہ میری امت اگرچہ جسمانی لحاظ سے میرے ساتھ نہیں ہے مگر روحانی لحاظ سے میرا ہر امتی جان کے ساتھ پیوستہ ہے اور میری نظرِ عنایت ہر غائب و حاضر کے ساتھ ہے اور تیری عنایتوں میں سے اپنی امت کو اس کا حصہ عطا کروں گا۔ (معارج النبوۃ)

مقصودِ حقیقی: فرمایا: یَا مُحَمَّد (ﷺ) "اَنَاوَاَنْتَ وَ مَاسِوٰی ذَالِكَ خُلِقَتْهَا لِاَجْلِكَ."

(اے محمد ﷺ میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہوں اور آپ ﷺ ہیں اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آپ ﷺ ہی کیلئے پیدا کیا ہے)۔

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا استفسار: حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے کیا فرمایا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کہا کہ "میں نے تمہاری امت کے گناہوں کو دیکھا تو میں نے ہر ایک پر عفو و درگزر کی ہی نظر ڈالی"۔

فرمایا گیا: "اے محمد (ﷺ)! میرے لئے کیا لائے ہو؟" عرض کیا: "یا اللہ دو ہاتھ لایا ہوں۔ ایک ہاتھ میں تقصیر طاعت اور دوسرے میں جفاو معصیت ہے"۔ (یعنی ایک ہاتھ میں تیری نامکمل سی بندگی ہے اور دوسرے میں امت کے گناہوں کا پلندہ)

Marfat.com

(فرمایا گیا: "آپ ﷺ کی امت کی تقصیر طاعت کو اپنی رحمت سے معاف کیا اور جفاو معصیت کو آپ ﷺ کی شفاعت کے وسیلہ سے بخش دیا۔"

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے "فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی" (پس اس اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے بندے خاص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف وحی فرمائی جو اسی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے وحی فرمائی تھی۔) کے اسرار میں سے ایک کلمہ بتانے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ "اگر مجھے تمہاری امت سے بات کرنا پسند نہ ہوتی تو میں تمہاری امت کو بلا حساب و کتاب بخش دیتا"۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی ہی درخواست پر فرمایا کہ "حق سبحانہ و تعالیٰ نے میری امت کی شکایت کی کہ وہ خلوت میں گناہ کرتی ہے اور جلوت میں اظہار اطاعت کرتی ہے اور میں اس کے باطن پر نظر کر کے اپنی شانِ کریمی سے اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں"۔

یہی درخواست حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کی تو فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ اگلی امتیں جب گناہ کرتیں تو ان پر عذاب بھیجا جاتا اور ان کو فوراً سزا دی جاتی۔ لیکن تمہاری امت کے گناہوں کو نیکیوں کے صدقے میں حسنات میں بدل دیتا ہوں اور اس پر اپنی رحمت برساتا ہوں"۔

یہی سوال خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شکایت کی کہ تمہاری (ﷺ) امت مجھے رزاق جانتے ہوئے بھی رزق کے معاملے میں مجھ پر بھروسہ نہیں کرتی اور نارسیدہ غم کو اپنے اوپر مسلط کر کے تصویرِ غم بن جاتی ہے"۔ نیز: "میں نے بہشت کو تمہاری (ﷺ) امت کے لئے پیدا کیا ہے مگر اعمالِ خیر کے ذریعے بہشت

Marfat.com

سے رغبت کی خواہاں نہیں جب کہ دوزخ جو کہ منکروں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تمہاری امت ء اس کی طرف بھاگتی ہے اور میری نافرمانی کرتی ہے۔ "نیز" تمہارے امتی، لوگوں کی ملامت سے ڈر کر، چھپ کر گناہ کرتے ہیں اور مجھے حاظر و ناظر جانتے ہوئے بھی مجھ سے شرم نہیں کرتے۔ میں ان سے "آج" کی عبادت و اطاعت کا تقاضا کرتا ہوں۔ جب کہ وہ مجھ سے ہفتوں، مہینوں اور سالوں کی روزی مانگتے ہیں۔ میں ہر ایک کی روزی اسی کو دیتا ہوں مگر وہ میری عبادت میں دوسروں کو شریک کر لیتے ہیں۔ وہ میری بجائے غیروں سے اُمیدیں وابستہ کر لیتے ہیں اور غیروں سے ڈرتے ہیں۔ نیز نعمتیں میں عطا کرتا ہوں مگر تمہارے امتی انہیں غیروں کا عطیہ سمجھتے ہیں اور ان کا شکر بجا لاتے ہیں۔ میں ان کے اعمال بد سے واقف ہو کر بھی فرشتوں کے سامنے ان کی شکایت نہیں کرتا مگر وہ ذرا سی مصیبت آ جائے تو دنیا جہاں کے سامنے دہائی دینے لگتے ہیں اور ناشکری کرتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ نے مجھے بتایا کہ میرے اور آپ ﷺ کی امت کے درمیان نو شرطیں ہیں جو آپ ﷺ کے لئے دلی سکون کا سبب بن سکتی ہیں۔

① بندے کی اطاعت اس کی طاقت کے مطابق قبول کرتا ہوں لیکن جزا دیتے وقت اپنی بلند شان کے مطابق اسے زیادہ سے زیادہ نوازوں گا۔

② تائب کی توبہ قبول کروں گا اور اسے گناہوں سے یوں پاک کر دوں گا جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا۔

③ میں بندے کے ساتوں اعضاء پر نظر ڈالتا ہوں اگر ایک عضو بھی اطاعت میں ہوگا تو باقی چھ کی معصیت اسی ایک کے صدقے میں نابود کر کے دوزخ کے ساتوں درجوں سے اسے نجات دوں گا اور جنت کے آٹھوں درجات کا مستحق بنا دوں گا۔

④ گناہوں پر نادم بندوں کو بخش دوں گا۔

⑤ گناہوں پر پشیمان ہو کر آئندہ کے لئے تائب ہونے والوں پر میں اپنی:

Marfat.com

مصیبت بھیجتا ہوں تا کہ ان کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جائے۔

⑥ میں سال میں دو مرتبہ دوزخ کے دروازے کھولتا ہوں۔ موسم گرما میں آگ والا حصہ اور سرما میں تپش والا حصہ تا کہ آپ ﷺ کی امت آخرت میں اس سے محفوظ رہے۔

⑦ میں تمہاری امت کا حساب اپنے فضل عمیم سے لوں گا' عدل سے نہیں۔ اطاعت کا بدلہ کئی گنا دوں گا اور گناہ ان ظالموں کے ذمے لگا دوں گا جن کے ظلم کے زیر اثر وہ کئے گئے ہوں گے۔

⑧ جن ایام اور شعائر کو میں نے فضیلت دی ہے ان کی نیکیوں کا بدلہ کئی گنا دوں گا تا کہ آپ ﷺ کی امت کی نیکیوں کا پلڑا غالب رہے اور برائیاں مغلوب ہوں۔

⑨ میں آپ ﷺ کی امت کا حساب بروز قیامت اپنے کرم سے لوں گا اور اپنے فضل سے اس کے گناہ معاف کر دوں گا اور اپنی رحمت سے اسے جنت میں داخل فرماؤں گا۔

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے چھ پیغامات: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ اپنی امت کو میرے چھ پیغام پہنچا دیجئے:

① اگر تم احسان کی وجہ سے کسی کو دوست رکھتے ہو تو مجھے اپنا دوست بنائیے کیونکہ جس قدر احسانات میں نے کئے ہیں اور کسی نے تم پر نہیں کئے۔

② اگر کسی کا ڈر رکھتے ہو تو سب سے زیادہ مجھ سے ڈرو کیونکہ ارض و سماء پر میری قدرت اور بادشاہت کا سکہ رواں ہے۔

③ امید رکھنا چاہو تو مجھ ہی سے رکھو کیونکہ میں تمہیں سب سے بڑھ کر دوست رکھتا ہوں۔

④ اگر کسی پر جان و مال کی قربانی کرنا چاہو تو میری راہ میں ہی کرو کیونکہ میں تمہارا معبود ہوں۔

⑤ اگر کسی پر ظلم کرنے سے شرماتے ہو تو سب سے زیادہ شرم مجھ پر ظلم

Marfat.com

کرتے وقت کھاؤ کیونکہ تمہارے ہمہ جہت ظلم کے مقابلہ میں، میں ہمیشہ وفا اور عدل ہی کرتا ہوں۔

⑥ اگر کسی کو وعدہ کا سچا جانتے ہوئے اس کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تو میری تصدیق بطریق اولیٰ کرو کیونکہ میں جھوٹ اور وعدہ خلافی سے پاک و منزہ ہوں اور ہر طرح کے حرص و ہوس سے بالاتر ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: "اے محمد ﷺ! مانگئے" عرض کیا: اے رب العزت تو نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور عظیم ملک عطا فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی کا شرف بخشا، داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کیا۔ پہاڑوں کو مسخر کیا اور عظیم سلطنت دی۔ سلیمان علیہ السلام کو عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی اور جنات و شیاطین، انسانوں اور ہواؤں کو ان کے لئے مسخر کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو تورات سکھائی اور انجیل عطا کی۔ مادر زاد اوندھے کو بینا کرنے اور کوڑھی کو اچھا کرنے کا معجزہ دیا۔ مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت سے نوازا۔ شیطان سے ان کے اور ان کی والدہ کی مکمل حفاظت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں نے تجھے خلیل و حبیب بنایا۔ تورات میں تمہارا نام حبیب الرحمان لکھا اور قیامت تک جن و انس کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کا سینہ کشادہ کیا۔ بوجھ ہلکا کر دیا اور ذکر تمہار بلند کیا۔ تمہاری امت کو بہترین امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے کام کرے گی۔ اسے عادلہ بنایا، اسے اول بھی بنایا اور آخر بھی بنایا۔ اگر آپ ﷺ کی امت میری الوہیت اور تمہاری عبدیت و رسالت کی گواہی دے تو اسے ہر طرح کی مغفرت حاصل ہوگی۔ آپ ﷺ کے امتیوں کے قلوب کو ان کی اناجیل بنایا اور آپ ﷺ کو تمام انبیاء سے پہلے پیدا فرمایا اور آخر میں مبعوث کیا۔ اور سب انبیاء علیہم السلام سے پہلے آپ ﷺ کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ ﷺ ہی کو سبع مثانی سے نوازا گیا ہے۔ ازیں پیشتر یہ کسی کو نہ دی گئی اور اپنے خزانہ خاص سے آپ ﷺ کو سورہ بقرہ کی آخری آیات عطا کیں جو کہ عرش کے نیچے ہے۔ آپ ﷺ کو

Marfat.com

کوثر عطا کی اور میں نے آپ ﷺ کو آٹھ حصے یعنی اسلام، ہجرت، جہاد، نماز، صدقہ، صوم رمضان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عطا کئے اور آپ ﷺ کو فاتح اور خاتم بنایا"۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا۔ تمام لوگوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا، میرے دشمن کے دل میں ایک مہینہ کی مسافت سے میرا رعب ڈالا۔ میرے لئے غنیمت کو حلال فرمایا جو پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھی۔ تمام زمین کو میرے لئے مسجد بنایا اور پاکیزہ کیا اور مجھے مفاتح الکلم، جوامع الکلم، خواتم الکلم عطا کئے اور میری امت کو میرے سامنے پیش کیا اور تابع اور متبوع مجھ سے مخفی نہ رہا اور میری امت کو پیش آنے والے حالات سے مجھے آگاہی بخشی گئی۔ پھر حکم ہوا کہ آپ ﷺ اپنی امت میں تشریف لے جائیے اور لوگوں کو حق و باطل سے آگاہ کیجئے اور جنت و دوزخ کی حقیقت واضح کر کے تبشیر و تنذیر کا فریضہ انجام دیجئے اور جب ہماری ملاقات درکار ہو تو نماز کی نیت باندھ لیجئے۔ ہم حجابات اٹھا دیں گے۔

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی معراج: دیگر انبیاء علیہم السلام کو معراج سے سرفراز فرمایا گیا لیکن یہ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ" (۲:۲۵۳) (یہ رسول ﷺ ہیں جن میں سے بعض کو ہم اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے بعض پر فضیلت دی) کے مطابق درجہ بدرجہ ہوئی۔ اولیاء اللہ کو بھی معراج سے نوازا جاتا ہے جو ان کے موافق حال ہوتی ہے۔ ان کو شریعت، طریقت، حقیقت و معرفت کے مقامات سے گزارا جاتا ہے اور پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فیض سے عالم حقیقت تک پہنچایا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کی معراج کو آنحضرت ﷺ کی معراج کا عکس گردانا گیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو وصال و قرب سے نوازنا چاہتا ہے تو پہلے اسے تکالیف و مصائب کے ذریعے آزماتا ہے۔ اگر ثابت قدم رہے اور عبادات و اطاعات اور سنن و فرائض کی پابندی سے انحراف نہ کرے بلکہ ان میں مزید خشوع و

Marfat.com

خضوع کے ساتھ اضافہ کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو گواہ بنا کر اس کا نام شکر گزاروں میں لکھ دیتا ہے اور آزمائش کی ساتھ ساتھ یہ سلسلہ عنایات زندگی بھر جاری رہتا ہے حتٰی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "هٰذَا عَبْدٌ يَتَعَرَّضُ بِالْمَزِيْدِ" (یعنی یہ بندہ مزید دولت و عنایات کا طالب ہے) پھر ایک وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور کے پردوں پر بٹھا کر عالم معنی کی فضا میں اڑاتا ہے اور عوالم و جبروت کا مشاہدہ کرواتا ہے۔ جس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو تمام آسمانوں کے طبقات میں ہر ایک مقام میں ان کے شایانِ شان مشاہدات سے نوازا گیا اسی طرح قلوب سالکین کو ان کے مرتبہ کے مطابق حجابات میں ٹھہراتے ہیں اور مشاہدات سے نوازا جاتا ہے۔ جس طرح ساتوں آسمانوں پر مختلف انبیاء علیہم السلام تشریف فرما ہیں۔ اسی طرح ہر آسمان پر متمکن نبی سے متعلق ولایت سے اولیاء کرام کو حسب مرتبہ فیض سے نوازا جاتا ہے۔ اسی لئے بعض فیوض کو ولایت موسوی کہا جاتا ہے بعض کو ولایت عیسوی بعض کو ولایت ابراہیمی لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ لیکن جو خاص الخاص اولیاء ولایت محمدی ﷺ سے حصہ پاتے ہیں وہ ساتوں حجابات سے گزر جاتے ہیں اور قاب قوسین ادنٰی کا فیض پاتے ہیں۔

مسلمانوں کی معراج: فرمایا ﷺ:

"وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ"

(میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)

امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ معراج سے واپس ہوئے تو ان مشاہدات بے نظیر کا خیال کر کے فرمایا: "مِنْ اَيْنَ نَصِيْبُ اُمَّتِي مِنْ هٰذَا اَشْرَفِه" (اس شرف معراجیہ میں سے میری امت کی قسمت میں کہاں؟) فرمایا گیا: "مِعْرَاجُ اُمَّتِكَ اَلْجَمَاعَةُ" (آپ ﷺ کی امت کی معراج باجماعت نماز ادا کرنے میں ہے) چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرمایا: "اَلصَّوٰاةِ مِعْرَاجُ

Marfat.com

لمُؤمِنِین"

امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز روحانی اور جسمانی معراج کی جامع ہے کیونکہ افعال بدن سے اور اذکار دل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں وضو اور طہارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شق الصدر اور تحیل کے قائم مقام ہے۔ پھر تکبیر تحریمہ دنیا سے تعلقات کی قاطع بنتی ہے اور بندہ حمد و ثناء کرنے لگتا ہے گویا یہ بارگاہ خداوندی میں پہلا مرحلہ ہے پھر تعوذ و تسمیہ اور الحمد شریف پڑھتا ہے جو قرآنی تعلیمات کی جامع ہے۔ اب دنیا سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے اور بندہ بارگاہ رب العزت میں ہر آلائش اور دوئی کو بھلا کر حاضر ہے۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنَ کہہ کر براہ راست ہمکلامی کا شرف پاتا جو والا الضالین تک جاری رہتا ہے۔ پھر قرآن پاک سے کچھ تلاوت کرتا ہے۔ یہ قیام گویا بعض فرشتوں کے دوامی قیام مقبول کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مقبول عطیہ ہے۔ اہل معرفت کہتے ہیں کہ نمازی معراج ثناء سے آسمان پر قدم رکھتا ہے۔ پھر دل کے ساتوں مراحل جو ساتوں آسمانوں کی مثل ہیں کو وساوس شیطانی سے پاک رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور تعوذ کی راہ سے گزرتا ہے تو آگے بہشت کے مکاشفہ میں وارد ہوتا ہے۔ اسے بہشت کے آٹھ دروازے نظر آتے ہیں۔ پہلے دروازے کی چابی "ایمان" ہے' یہ دروازہ "باب المعرفت" کہلاتا ہے۔ دوسرا دروازہ "باب الذکر" ہے جو بسم اللہ الرحمٰن کی چابی سے کھلتا ہے۔ تیسرا دروازہ الحمد للہ رب العالمین کی کلید سے کھلتا ہے۔ چوتھا کلید "الرحمٰن الرحیم" سے پانچواں "مالک یوم الدین" کی چابی سے چھٹا کلمہ اخلاص سے یعنی "اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنَ" کی کلید سے ساتواں طلب ہدایت "اِهْدِنَا الصِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" کے ذریعے اور آٹھواں در بہشت جو "باب الاقتدار" ہے "صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا

Marfat.com

الضَّالِّيْن" کی چابی سے کھلتا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے : "جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَاب". (۳۸ : ۵۰) (ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے ان کیلئے کھلے ہونگے) سے یہی مراد ہے۔ پھر نمازی کی روح "فَاقْرَئُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ" (پس قرآن مجید سے پڑھو جتنا تمہیں آسان ہو۔) کے فرمانِ الٰہی سے رسول اللہ ﷺ کے اتباع مین قرآنی سورتوں کی تلاوت کے ذریعے قرآنی باغات کی سیر کرتی ہے۔

اب اللہ کی تجلیات اور کرم نوازیوں کو دیکھ کر نمازی سرِ خم تسلیم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ "مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ" (جو اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے انکساری کرتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے) کے مصداق اسے سربلند کر دیتا ہے اور وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہتا ہے تو اللہ کے نور کی بارش ہوتی ہے اور نمازی سجدہ شکر کے لئے اس کی بارگاہ میں گر جاتا ہے۔ سجدہ اللہ تعالیٰ کے قریب بہترین ذریعہ ہے۔

پھر دوسری رکعت میں قعدہ کا مرحلہ ہے یہ بارگاہ رسالت کا امتزاجی مرحلہ ہے۔ نمازی یہاں پہلے "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ" کہہ کر اللہ کی بارگاہ میں عقیدت میں موتی نچھاور کرتا ہے۔ پھر سامنے اسی بارگاہ میں "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کے موصوف کو جلوہ فرما دیکھتا ہے کیونکہ اسی قدموں کی برکت سے اللہ کی بارگاہ تک رسائی نصیب ہوئی اس لئے بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه"

اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جواب میں خود ان کے ساتھ شریک ہو کر ان کے ساتھ شریک ان کے اتباع میں کہتا ہے

Marfat.com

"اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ"۔

اتنے میں اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی طرف دھیان جاتا ہے تو وہ کہتا ہے

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ"

اور ہدیہ درود پیش کر کے دعاؤں کے ساتھ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کہ کر سفر معراج سے واپس اپنی دنیا میں آجاتا ہے۔

(معارج النبوۃ)

تحقیق و تلخیص

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلتَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ

"قرآنِ عظیم" مترجم از اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی مع تفسیر از صدر الافاضل مولا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی میں سورۃ البقرۃ کی آیت کی تفسیر یوں مندرج ہے:

"وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (۲:۲۴۸)

(اور اُنکے نبی نے اُن سے کہا کہ دیکھو کہ طالوت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رَبّ کی جانب سے دلجمعی کا سامان ہوگا اور وہ بقیہ اشیاء جو آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون چھوڑ گئے تھے۔ اُس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یقیناً تمہارے لئے اِس ایک بات میں نشانی ہے اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہو)

تفسیر:- یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زرد اندود صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا۔ اِس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام پر نازل فرمایا تھا۔ اِس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی تصویریں تھیں۔ اُن کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سیّد الانبیاء ﷺ کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سُرخ میں تھی کہ حضور بحالتِ نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ ﷺ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السّلام نے تمام تصویروں کو دیکھا۔ یہ صندوق وراثۃً مُنتقِل ہوتا رہا حضرت موسیٰ علیہ السّلام تک پہنچا۔ آپ علیہ السّلام اِس میں توریت رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اِس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ علیہ السلام کے کپڑے اور نعلین شریفین اور حضرت ہارون

Marfat.com

علیہ السلام کا عمامہ اور اُن کا عصا اور تھوڑا سا مَن جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام جنگ کے موقعوں پر اِس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ اِس سے بنی اسرائیل کے دِلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ علیہ السّلام کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل ہی متوارث ہوتا چلا آیا۔ جب اُنہیں کوئی مشکل درپیش ہوئی وہ اِس تابوت کو سامنے رکھ کر دُعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اُس کی برکت سے فتح پاتے۔ جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ اُن سے تابوت چھین کر لے گئے اور اُس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اُس کی بے حُرمتی کی اور اِن گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مُبتلا ہوئے۔ اُن کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور اُنہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت اُن کی بربادی کا باعث ہے تو اُنہوں نے تابوت کو ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اُس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اِس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اُس کی بادشاہی کے مقر ہوئے اور بے ورنگ جہاد کے لئے آمادہ ہو گئے۔ کیونکہ تابوت پا کر اُنہیں اپنی فتح کا یقین ہوگیا۔ طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) جوان مُنتخب کئے جن میں حضرت داؤد علیہ السّلام بھی تھے۔ (جلالین وجمل وخازن ومدراک وغیرہ)

فائدہ:- ① اِس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرّکات کا اعزاز واحترام لازم ہے۔ اُن کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرّکات کی بے حُرمتی گمراہوں کا طریقہ ہے اور بربادی کا سبب ہے۔

② تابوت میں انبیاء علیہم السلام کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آئیں تھیں۔

حقیر سگ دربار دستگیر ؒ

حضرت صوفی ساجد جاوید اکبر

نوری سروری اویسی قادری قلندری چشتی

Marfat.com

یَا حَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا قَیُّوْمُ

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے دس خصائص اور اُن کے فوائد

① مَا وَقَعَ ظِلُّہٗ عَلَی الْاَرْضِ	آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔
② لَمْ یَجْلِسِ الذُّبَابُ عَلَیْہِ قَطُّ	آپ ﷺ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔
③ مَا ظَھَرَ بَوْلُہٗ عَلَی الْاَرْضِ	آپ ﷺ کا بول مبارک کبھی زمین پر ظاہر نہیں ہوا۔
④ لَمْ یَحْتَلِمْ قَطُّ	آپ ﷺ کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔
⑤ لَمْ یَتَثَاءَبْ قَطُّ	آپ ﷺ کو کبھی جمائی نہیں آئی۔
⑥ لَمْ یَھْدِبْ دَابَّۃً رَکِبَھَا قَطُّ	آپ ﷺ جس جانور پر سوار ہوتے وہ کبھی نہیں بھاگا۔
⑦ تَنَامُ عَیْنُہٗ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ قَطُّ	آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل کبھی نہیں سوتا۔
⑧ وُلِدَ مَخْتُوْنًا	آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ختنہ شدہ پیدا ہوئے
⑨ یَنْظُرُ مِنْ خَلْفِہٖ کَمَا یَنْظُرُ مِنْ اَمَامِہٖ	آپ ﷺ جیسے آگے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے دیکھتے تھے۔
⑩ کَانَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ قَوْمٍ کَتِفَاہُ اَعْلٰی مِنْہُ	جب آپ ﷺ کسی قوم میں بیٹھتے تو ان سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

انشاء اللہ تعالیٰ جو شخص ان دس امور کو لکھ کر گھر میں رکھے گا اس کا گھر آگ سے نہیں جلے گا۔ بلکہ اگر جلتی آگ پر ڈالے تو وہ بھی بجھ جائے گی۔ (المترجم بالقبول خدمتہ قدم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم)

صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری اویسی نقشبندی عفی عنہ اللہ

خلیفہ مجاز:- تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی بہل کھتری نقشبندیؒ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معجزہ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

یہ واقعہ تیسرے پارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے میثاق لیا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو بُراق تیار کھڑا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے لگام تھامی، حضرت اسرائیل علیہ السلام نے رکاب پکڑی، فرشتوں کا نزول ہوا جو کہ ستر ہزار یا بے حساب تھا اور جب براق نے وہاں سے سفر شروع کیا اور تمام نبیوں نے ہمارے آقا روحی وقلبی فداہٗ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو الوداع کیا تو یہ منظر دیکھنے والا تھا۔ سبحان اللہ! جب براق آپ کو لے کر آسمان کی طرف اڑا تو ساتھ ایک پتھر بھی اڑا۔ بارہ فٹ کی بلندی پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا کہ اے پتھر ٹھہر جا وہ وہیں ٹھہر گیا۔ وہ پتھر ایک فٹ موٹا اور بارہ مربع فٹ شکل کا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو اس کے نیچے دو رکعت نمازِ نفل ادا کی۔ ادھر اس پتھر نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر آ کر نیت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے ساتھ لگا اور موم ہو گیا۔ وہاں اب لوگ کھڑے ہو کر دو رکعت نمازِ نفل ادا کرتے ہیں اور سنت کو پورا کرتے ہیں۔ اس میں ایک زبردست کرامت یہ بھی ہے کہ اگر چھوٹے قد کا آدمی اس کے نیچے کھڑا ہو تو بھی سر اوپر پتھر سے ٹکرا جاتا تھا اور اگر بڑے قد کا آدمی ہو تو بھی ٹکرا جاتا تھا۔ اس پتھر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ پر سوار ہوں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پتھر اللہ تعالیٰ نے بُراق بھیجا ہے۔ میں اس پر سوار ہو جاؤں گا تو پتھر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مرتبہ عنایت فرما دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا پیٹ چاک کرو۔ اس نے درمیان سے بہت بڑا سوراخ کر دیا۔ جب بُراق اوپر جانے لگا تو اپنے آپ کو سمیٹ کر اس سوراخ سے گزرا۔ اس طرح اس پتھر کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند کر دیا۔ زائرین جاتے اور اس پتھر کے نیچے زیارت کرتے۔ جب اس سوراخ کو دیکھتے تو زمین سے لے کر آسمان تک نُور ہی نُور نظر آتا اور وہ پتھر ہوا میں معلق تھا کسی چیز کا اس کو سہارا نہ تھا، وہ ہوا میں کھڑا رہا۔ یہ پتھر بیت المقدس میں معلق تھا۔

مؤلف

Marfat.com

انسانی جسم! اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی

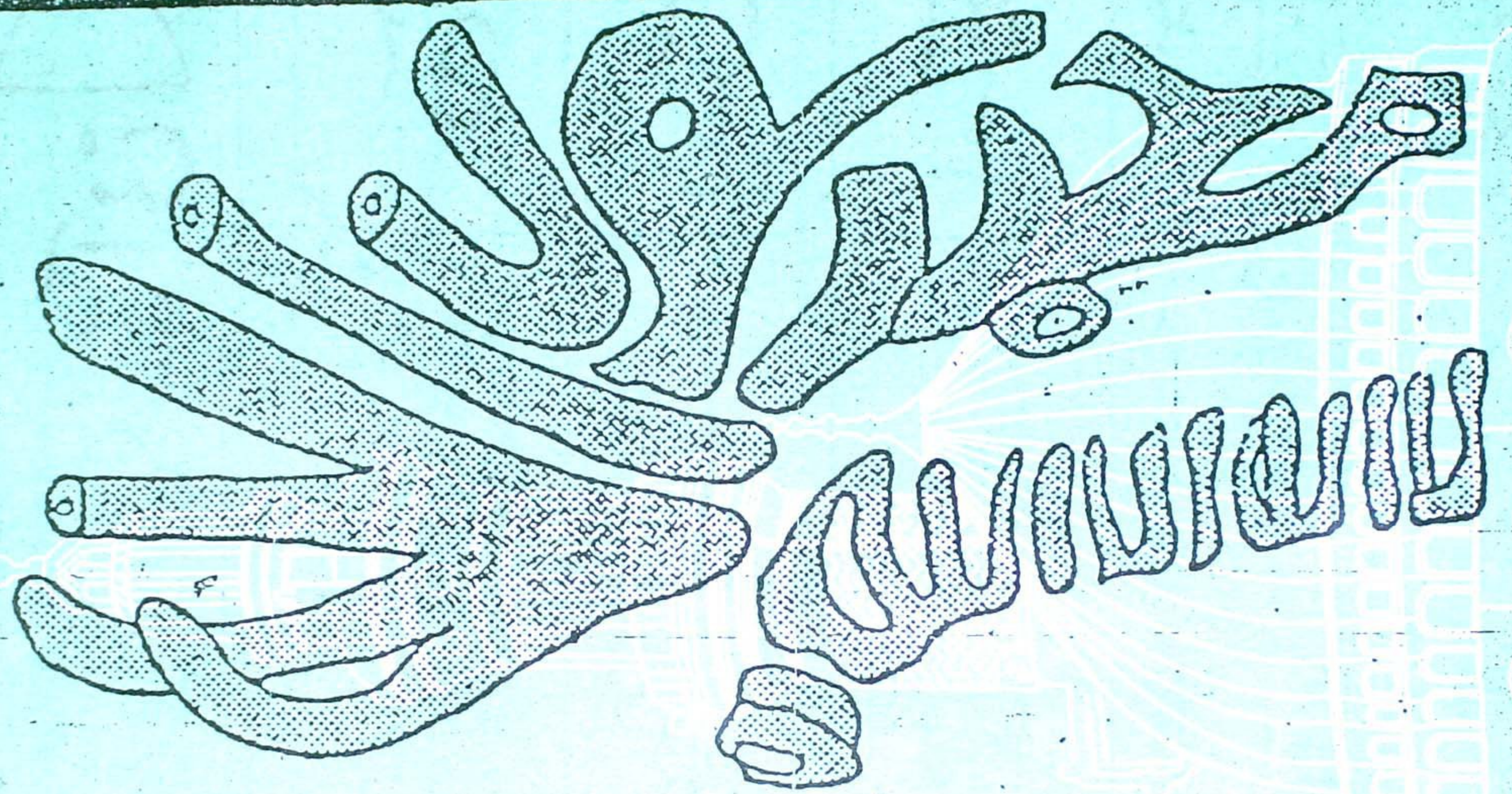

انسانی پھیپھڑے میں پائی جانے والی ہوا کی نالیوں کی ترتیب کلمہ طیبہ سے مشابہ ہے۔ اس حقیقت کا ایک ثبوت سعودی عرب میں کمپیوٹر کی مدد سے انتہائی احتیاط سے بنائی جانے والی ہوا کی نالیوں کی یہ تصویر ہے۔ بے شک فرمان ربانی برحق ہے کہ (ترجمہ) اور خود تمہاری ذات میں (نشانیاں) ہیں تو کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا۔ سورۃ الذّٰریٰت آیت ۲۱

Marfat.com

یا محیُ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا قیومُ

لوح قرآنی

الٓمٓ ۲	حٰمٓ عٓسٓقٓ ۲	نٓ ۲
المٓصٓ ۲	حٰمٓ ۲	یٰسٓ ۲
کٓهٰیٰعٓصٓ ۲ ۲ ۱ ۱ ۲	قٓ ۲	اٰمین ۲

اس کے دیکھنے والوں کی سب مشکلیں آسان ہو جائیں گی۔ صبح اس کو دیکھ کر جو کام شروع کیا جائے گا پورا ہوگا اور غیبی طریقوں سے رزق کی دولت آنے لگے گی ۔ انشاء اللہ

صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری اویسی نقشبندی عفی عنہ اللہ

خلیفہ مجاز:- تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی بہل کھتری نقشبندیؒ

Marfat.com

مآخذ و منابع

احسن القص کی تکمیل کے لیے مندرذیل کتب سے استفادہ کیا گیا۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	نام مصنف / مئولف
۱	تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲	تبیان القرآن	علامہ غلام رسول سعیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳	البدیہ والنہایہ	حضرت امام عمالدین ابن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴	مجموعۃ الاسرار	تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالبنی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵	جواہر شکر گنج	فقیر محمد رستم علوی حنفی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶	بعثت نبوی ؐ کی پیشینگوئیاں ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں	ڈاکٹر حقانی میاں قادری
۷	نقوش رسول نمبر جلد چہارم	جناب محمد طفیل ادارہ فروغ اردو لاہور
۸	کنز القمی	مئولف
۹	تذکرہ تاج العارفین	مئولف

Marfat.com

ضروری اِلتماس

1. قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ کوئی غلطی نظر سے گزرے تو براہِ کرم اُس کی نشاندہی پیش کنندہ کو کریں تا کہ آئندہ اشاعت میں اُس کا ازالہ کر دیا جائے۔ شکریہ!

2. بسلسلہ اشاعت عام عطیات بشکریہ قبول کئے جائیں گے۔

پیش کنندہ: صاحبزادہ محمد سلیم شامی بہل کھتری اویسی نقشبندی عفی اللہ

پتہ: آستانہ شامی 244-G گلشن راوی لاہور (پاکستان)

رابطہ نمبر: 042-7460955

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

② حیرت انگیز خواب

میں محمد شیراز خاں ساکن ۱۱۱/۲ ملتان روڈ لاہور کا رہائشی ہوں۔ مورخہ 16 جون 2010ء بروز جمعرات کی رات سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا ہوں اور مغرب کا وقت ہے۔ ایک دم آسمان پر ایک ھانڈی نمودار ہوتی ہے اس ھانڈی کے اندر سے نور نکل رہا ہے۔ اسی اثنا میں میں اپنے گھر والوں کو بلاتا ہوں کہ اوپر آؤ اور دیکھو پھر اچانک اس ھانڈی کے اندر سے ایک قلم نکلتا ہے اور آسمان پر ''اسم اللہ'' لکھ دیتا ہے تھوڑی دیر بعد وہ ''اسم اللہ'' اس جگہ سے چلتا ہے اور دوسری طرف ایک کونے میں جا کر غائب ہو جاتا ہے۔ پھر وہی قلم نکلتا ہے تو ''اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' آسمان پر لکھ دیتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ٹھیک اسی جگہ پر جا کر غائب ہو جاتا ہے جہاں اسم اللہ غائب ہوا تھا پھر اسی ھانڈی سے قلم دوبارہ نکلتا ہے اور ایک انسان کی شکل بنا دیتا ہے جس نے کالے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے لمبے سیاہ بال تھے سر پر سبز ٹوپی تھی اور نورانی چہرہ تھا۔ بندہ نے اس ہستی کو پہچاننے کی کوشش کی تو آخر کار اس نتیجے پر پہنچا کہ اس ہستی کو تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۲۸۵ سالہ عرس مبارک کے موقع پر سٹیج پر دیکھا تھا۔ پھر وہ ہستی بھی ٹھیک اسی جگہ جا کر غائب ہو جاتی ہے جہاں اسم اللہ اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائب ہوئے تھے اور وہ ھانڈی ساتھ والوں کی چھت پر آ کر ٹوٹ جاتی ہے۔

مؤلف

یہاں یہ بیان کر دینا بیجا نہ ہوگا کہ مؤلف کے پیر و مرشد تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک ۱۱۸ سال ہوئی۔ آپؒ کے ۹ صاحبزادے تھے مگر آپؒ نے کسی ایک کو بھی خلافت عطا نہ فرمائی۔ مؤلف آپؒ کی دسویں پشت سے تعلق رکھتا ہے جس کو آپؒ نے ۲۶۱ سال کے بعد اپنا خلیفہ مجاز مقرر فرمایا مؤلف اس وقت ۸۸ سال کی عمر میں سفر کر رہا ہے۔

Marfat.com

ظاہر اخر اول مبین حق مہدی سابق متصل متوسط شافی بار امام متقی سید فصیح خطیب مطہر طاہر طیب عالم

باطن رحمۃ محلل محرم امر ناہی شکور قریب مجیب مبلغ مؤنس حر

فتاح جواد غنی یتیم رزاق رؤف حریص عزیز

امی مضری قریشی ترازی حجازی تہامی ہاشمی عربی مدنی مکی

صاحب ناطق مصدق صادق امین واعظ مذکر مطیع مومن ابطحی برہان حجۃ نور

حکم عادل شہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علیہ وآلہ وسلم

نذیر ہادی مہدی رسول نبی طہٰ یٰس مزمل مدثر شفیع خلیل کلیم حبیب مصطفیٰ مرتضیٰ مجتبیٰ مختار ناصر منصور قاہر حافظ

Marfat.com